ترجمہ احکام متفرقہ اور مقدمات سرسری منفصلہ حکام عدالت دیوانی صدر آگرہ

بابت ۱۸۵۵ء .....

جلد ۱۴ (نمبر ۱ تا نمبر ۷ ؟)

۱۸/۷/۸۰

381

ثانی بحصہ مساوی بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۸۶۱ء تقسیم
دی اور ورثاء مذکورین نے از روئے دستاویز
مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۶۳ء کے اقرار کیا کہ ہم سب
ورثاء ملکی زوجہ یا تمنی مدعی کا بحصہ مساوی
ادا کر دیں گے سو مبلغ مذکور یعنی سمت ۴۰۰۰ روپیہ از
ترکہ متوفی سے ادا نہیں ہوا تھا کہ زوجہ متوفی
نے اپنا چہارم حصہ جائداد مدعی کے نام
انتقال کر دیا اور اُس وجہ سے مدعی نصف
ترکہ کا مالک ہوا پس مبلغ الطلک روپیہ باقی مدعی
ذمہ الکزنڈر ڈریڈون صاحب اور اسی قدر
روپیہ ذمہ فرانسس ڈریڈولف صاحب کے باقی
رہا سو بامنشاء دفعہ سود المضاعف کے مبالغ مذکور
بہ تکمیل زر دعوی بقدر سمت ۲۰۰۰ روپیہ ذمہ نابالغان
لینے چاہیئے فرانسس ڈریڈولف صاحب ایک مدعا علیہ
نے اقبال دعوی گذرانا اور الکزنڈر ڈریڈولف صاحب
مدعا علیہ ثانی کو دعوی مدعی سے بدین بیان
انکار ہے کہ بروقت تقسیم جائداد اسکے

کچھ ذکر اِس قرضہ کا نہیں ہوا اور نہ وثیقہ
اقرارنامہ مین جسمین قرضہ متوفی اسکا او
وعدہ ہے کچھ تذکرہ قرضہ مذکور کا مندرج
ہوا اور ہرگز مدعی کو اتنا معتقد ورنہ بہت
سے ایسا مبلغ کثیر مثل سمت ... اپنے والد
قرض دیتا فقط صدر الصدور صاحب نے
بلحاظ شہادت گواہان کے کہ رشتہ دار
بخوبی واقف حال خاندان فریقین سے
تھے اور باظہار ثبوت تحریر مشمولہ مثل جرح
وقوع معاملہ داد وستد مابین مدعی اور پدر متوفی
وسکے کے حسب بیان مدعی بخوبی متحقق ہوا
امر اصل منجملہ زر متدعویہ کے مدعی کو ڈگری
اور دعوی سود کو اسوجہ سے کہ یہ معاہدہ
قرضہ ایسا نہ تھا کہ شرائط ایکٹ ۲۸ ... ۱۸۵۵
اوسکی متعلق سمجھے جائین اور وقت لینے قرضہ
کے کوئی وعدہ نسبت ادائے سود کے
متعاقدین مین قرار نہین پایا تھا ڈسمس فرمایا

و فیصله حاکم موصوف سے جا نہین نا راض ہین
ہین مین مدعی کو سہبہ عذر ہین کہ سبب دعا ل
وسلا دلا نا لازم ہتہا کیونکہ اُس
معا ملہ قرضہ اور دوسرے
معاملہ جات دا وستد مین سر موفق
نہتہا اور مدعا علیہ اپیلانٹ کو
اوسی بیان سابقہ پر جو محکمہ
تحت مین اوسکی طرف سے پیش
ہوا ہتہا یعنی انکار قطع نسبت اظہار مدعی
بابت دینے قرضہ بعدد سنہ ۱۰۰۰ ... بر
لہ اپنے کو ہنوز اصرار ہے فقط

تجویز حکام صدر

ہم حکام کے دانست مین جملہ بیانات

مدعی از روے ثبوت سکا فی ثابت اور
متحقق ہین جب مدعا علیہ اصالتاً
محکمہ صدر الصدوری مین حاضر آیا
اور اوسکا اظہار قلمبند ہوا نامبردہ سنے
بعد معائنہ قطعہ چٹھی مورخہ نوین
دسمبر ۱۸۴۳ء اسمی دلیم ڈریدولصاحب
سکے کہ چٹھی مذکور مین صاف اقرار لینے
قرضہ سکا بغرض حاصل کرنے نجات
تقاضاے شدید دیگر دائران سے
مندرج ہے اقرار کیا کہ ذیل چٹھی
ابتدا مین دستخط والد میرے سکے ثبت
ہین پس یہہ بھی ایک دستاویز واسطے
ابطال بیانات مدعا علیہ متضمن انکار معاملہ
قرضہ اور عذر نہونے نقد وپیہ مدعی
کو واسطے دینے اسقدر زرخطیر سکے والد کو
کافی ہے اگرچہ یہہ بات صحیح نہے کہ
جب اقرار نامہ متضمن وعدہ اداے

عیوض زر معاوضہ ادا نہیں ہوا لہذا داخل خارج عمل مین نہین آیا منصف یہہ
تجویز صریح لکھتے ہین کہ بروقت رجستری بیعنامہ اول کے مدعا علیہون
نے وصول کل زرثمن کا اقرار کیا معہذا سوال مورخہ ۱۴ جون ۱۸۶۲ء
گذرانیدہ سرشتہ کلکتری جو بیعنامہ سے چار دن پیچھے گذرا تہا مدعی علیہم
کو اوسی امر کا اقرار ہی اور گواہان دستاویز بہی وصول زرثمن کا اقرار
کرتے ہین نظر بر وجوہ مذکورہ منصف نے مدعی کو ڈگری دی اور صدر الصدور
نے اوس حکم کو بحال رکھا مدعی علیہم کو اپیل خاص مین دو عذر رہین اول
یہہ کہ خود دعوی نالش [illegible] مین لکھا ہی کہ بوجہ اسکے کہ پہلی دستاویز
داخل خارج نہین ہوا دستاویز ثانی تنہا جسے نعل سنگ سے لکہا لی گئی
پس اگر دستاویز [illegible] درجا یز ہولی تو دستاویز ثانی کے
لکہانے کی کیا ضرورت تہی بلکہ دستاویز ثانی دستاویز اول کی قائم مقام
او رنا سخ اوسکے ہی دوم مدعی نے دستاویز اول پر زر معاوضہ
نہین دیا اور دستاویز ثانی اور [illegible] وجہہ سے بایعون کے پاس رہی
اور اونہون نے اوسکو شامل مثل کیا [illegible] یہہ کہ اگر وہ بیعنامہ دستاویز
اصلی اور بعد ادا ے زرثمن تحریر پایا ہوتا تو نالش کرنے مین اسقدر
توقف کی کیا وجہہ تہی ضلع بریلی مین دستور ہی کہ پہلے داخل خارج ہو جاتا
پیچھے زرثمن دیا جاتا ہی پس بیان مدعی مشعر ادا ے زرثمن
بوقت تحریر دستاویز بلا تکمیل داخل خارج کے کاذب ہی

رآے موزلی اسمت صاحب حاکم واضح ہو کہ یہی عذرات محکمہ
اپیل اول مین پیش ہو کے صدر الصدور کی تجویز سے رفع ہو گئی تہی
حاکم موصوف کی دانست مین نالش مدعی مین جو بربنا و بیعنامہ جسکی رجسٹری
حسب ضابطہ ہو کے بیعنامہ اوسی کے ہاتہہ مین رکہا دایر ہوئی تہی
کوئی بیضابطگی پائی نہین گئی اور اگر یہہ بیعنامہ بیعنامہ ثانی سے
فسخ ہوجاتا تو وہ مدعی کے ہاتہہ مین نرہ سکتا اور یہہ بیان مدعاعلیہ
کا ہی کہ بلا داخل خارج ہوجانے کے زرثمن کبہی ادا نہین ہوتا ہی
غلط قرار پایا اور رہجانا بیعنامہ ثانی کا بصورت تاہم حجت قوی
اس امر کی ہی کہ کوئی معاملہ بکمال استحکام یا تنسیخ معاملہ اول کے عمل
مین نہین ایا جبکہ بمنت وہ بیعنامہ [illegible] تا بیعنامہ اول کا
بدست مدعی مستلزم ثبوت اس امر کا ہی کہ وہ ابتک نافذ اور موثر ہی
اور عدالتین ماتحت کی تجویز سے ادا ہونا زرثمن کا ثابت اور حق
ہی تو اس صورت مین اپیل قابل منظوری کے ہی واضح ہو کہ اس
مقدمہ مین فریقین اصالتاً حاضر تہے رآے جیکسن صاحب ادا بنا
زرثمن کا حسب اطمینان ہر دو عدالت ہاے ماتحت کے ثابت اور متحقق ہی
بیعنامہ ثانی سے دستاویز اول فسخ نہین ہوئی بلکہ بنظر استحکام
اور مزید تاثیر دستاویز اول کی دستاویز ثانی لکہی گئی
تہی نہ داسطے استرداد مراتب اوسکے بلکہ بیعنامہ ثانی موید

عملیت ہیبنا مہ اول کا ہی اور جو سایل کا یہہ بیان ہے کہ داخل خارج
دا سے زر ثمن سے پیشتر ہوا کرتا ہی سو گاہی گاہی ایسا ہوتا ہی
لیکن مقدمہ ہذا مین ایسا اتفاق نہین ہوا چنانچہ یہہ بات اقرار
اپیل سے ہے بروقت رجسٹری اور مضمون سوال داخل خارج سے جو
مرسلہ کلکٹری مین گذرا اتہا ثابت اور متحقق ہی اسواسطے حکم ہوا
با تفاق مو رلی اسمت صاحب حاکم سے کے درخواست اپیل خاص کی
منظور ہیو اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ سایلون
واپس پہونچے ۔

نمبر ۸ خاص ۱۸۵۶ع

منفصلہ تیسری جنوری ۱۸۵۵ع

راے نامنظوری

حضار

جرنول کو رلی جیکسن صاحب
مو رلی اسمت صاحب

قایم مقام حکام

بنارس فیصلہ صدر الصدور جونپور
مرقومہ تیسوین جنوری ۱۸۵۴ع

میٹہرون متوکل مدعی — اپیلانٹ — مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

امرسنگه مدعي عليه   رسپانڈنٹ

واضح ہو کہ مدعی سنے اجرائے ڈگری مین جایداد برسر نیلام خریدکی تہی اور مدعی علیہ
کے نام بوجہ حیثیت کاشتکاری اوسکے اضافہ جمعکے واسطے دعویدار ہوا تہا منصف
صدر واسطے جبر تعداد مدعی بہاکی مدعی کو ڈگری دی اوس فیصلہ کی ناراضی سے
طرفین سے اپیل ہوئی تب صدر الصدور نے کل دعوی مدعی کا ڈسمس کیا
اور یہہ تجویز لکہی کہ مثل مدعا علیہ کے کاشتکار قدیم [illegible] کی نام دعوی اضافہ
جمع قایم نہین ہو سکتا ہے صیغہ اپیل خاص مین [illegible] علیہ تجویز صدر الصدور
کے خلاف روبداد اور قانون کے فیصلہ [illegible] در اصل امر تنقیح طلب یعنے
استعداد و قسم [illegible] اور تنقیح [illegible] اضی گرد نواح کی جنپر
دعوی قایم ہوا اور جسکے لحاظ [illegible] منصف نے ڈگری دی تہی ؛
صدر الصدور سے فروگذاشت ہوئی ہے کیونکہ بعد جاری ہونے اشتہار
بموجب قانون ۵ سنہ ۱۸۱۲ع صدر الصدور نے محض اوس بیان مدعی علیہ
مشعر قبضہ قدیمی کاشتکاری [illegible] اپنے کی بہاری مطالبہ جایز کو ڈسمس کیا ہے
حالانکہ تا وقتیکہ ثبوت اس امر کا کہ واسطے ادا ے جمع معینہ کے قول و قرار
ہوا تہا حاصل ہو نہوئی تب تک زمیندار اور خریدار نیلام کو مطالبہ
اضافہ جمع حسب نظام [illegible] اور ضابطہ کے پہنچتا ہی واضح ہو کہ صدر الصدور
نے تجویز اصل حقیقت کی نسبت استعداد و قسم اراضی کے نہین

کی تھی بعد بیان اس امر کے کہ منصف نے اوس عذر پر جو جواب دعوی
مین درج ہوا تھا لحاظ نہین کیا صدر الصدور لکھتے ہین کہ امر تنقیح طلب
یہہ ہی کہ آیا حسب بیان مدعا علیہ کا شتکار قدیمی للعب ... کے جمع للعب
کا اور از روے دفعہ ۲۶ ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کے اضافہ جمع کے مطالبہ سے
بری ہی یا نہین سو تجویز اوس امر کی اس طرح پر لکھی ہی کہ گواہان مدعا علیہ
کی شہادت سے ثابت ہی کہ کبھی نسبتو نسے خاندان مدعی علیہ کا بطور
کاشتکار موروثی اراضی مدعی پر قابض اور لگان بشرح معینہ
ادا کرتا چلا آتا ہی [illegible] سنہ ۱۸۵۹ء مین قبضہ استمراری چلا آتا ہی اور بموجب
مضمون دفعہ ۲۶ ایکت ۱۰ [illegible] اضافہ جمع قابل منظوری
کے نہین ہی [illegible] صدر [illegible] اوس امر کی تجویز
لکھدی ہی کہ جو مدعا علیہ کی طرف سے محکمہ مرافعہ اول مین پیش ہوا تھا
اور اوس بنا پر کل دعوی ڈسمس کیا گیا ہو یہہ عمل حاکم موصوف
کے اختیار مین تھا اور جب ایک مرتبہ اوس امر کی تجویز تحریر پا چکی تو
ضرور نہ تھا کہ صدر الصدور نسبت صحت یا عدم صحت تجویز منصف کی
جو بلحاظ استعداد اور قسم اراضی کی قرار پائی تھی راے لکھتے اور
جو عذر وکیل اپیلانت کی طرف سے اس مضمون سے زبانی پیش ہوا
ہی کہ ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کو نیلام علت بقایا مالگذاری سے تعلق ہی حالانکہ
مدعی خریدار نیلام اجراے ڈگری کا ہی وہ عذر غیر کافی متصور ہی کیونکہ

نیلام اجرائے ڈگری بموجب دفعہ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ع عمل مین آئے ہین
وہ بطور انتقال خانگی کے ہین اور بمقابلہ نیلام علت بقایا مالگذاری کے
نیلام اجرائے ڈگری سے کسیکو زیادہ حق حاصل نہین ہوسکتا ہی کیونکہ
نیلام علت بقایا مالگذاری بمقابلہ نیلام اجرائے ڈگری کے ذیشان ہی پس
یہ اپیل قابل نامنظوری کے ہی رائے جیکسن صاحب اپیلانٹ نے دعوی
اضافہ جمع بنام مدعی علیہ اس عذر کے ساتھ پیش کیا تھا کہ اشتہار معمولی
بموجب دفعہ ۱۰ قانون ۱۰ ۱۸۵۹ع جاری ہو چکا ہی [illegible] تجویز حاکم سے
ثابت ہی کہ مدعی علیہ رعیت قدیمی اور شرح [illegible] کاشت کرتا ہی
بموجب ضمن ۳ دفعہ ۴ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ع [illegible] حقیقت مدعا علیہ کی بوجہ
خاص اضافہ جمع [illegible] ہی اور [illegible] کا عمل موافق
قانون اور ہر طرح سے صحیح اور درست ہی اسواسطے حکم ہوا کہ فیصلہ
صدر الصدور ضلع جونپور مرقومہ تیسوین جنوری ۱۸۵۹ع کا بجنسہ بحال
اور درخواست اپیل خاص کی بابت [illegible] رائے موزلی اسمت صاحب
حاکم کے نامنظور رہو اور کاغذات مشمولہ درخواست ہذا حسب ضابطہ
وکیل کو واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۱۰۵۲ ۱۸۵۹ع

منفصلہ چہٹی جنوری ۱۸۵۸ء

راے نامنظوری

کارنوال کوری جیکسن صاحب
الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
حکام

بنارا ضی فیصلہ صدر الصدور ضلع کانپور

مورخہ بائیسوین مارچ ۱۸۵۷ء

سیتارام پتواری مدعی — اپیلانت — لالہ بسنت راے وکیل

بنام

[illegible]

جینہ ی ر وسنلے وغیرہ

شرح تجویز حاکم موصوف [illegible] اپیلانت کو یہہ عذر ہے [illegible] کہ از روے حق قبضہ قدیمی کے ایک گہات پر دخل پانے کی واسطے جس سے بذریعہ حکم صاحب جنٹ مجسٹریٹ واقع ۱۸۴۹ء مشعر دلا پانے قبضہ اون مدعی علیہ کو ہم بیدخل کئی گئی تہی نالش کی تہی سو حکم مدعی [illegible] راز رو ی ڈگری منصف منسوخ ہوا تہا لیکن صدر الصدور نے یہہ تجویز اثبات کی کہ وہ فیصلہ حاکمان پلس کے عمل درآمد پر قایم ہوا ہی اور اوسکی رو سے حق مدعی ما قبل ۱۸۴۹ء کے ثابت قرار پایا تہا تجویز منصف سے ناراض ہوکے اوسکو منسوخ کیا اپیل خاص سایل کو یہہ عذر ہے کہ تجویز صدر الصدور کی اسوجہہ سے زیادہ تر ناقص ہی کہ مدعی علیہ کی طرف سے کوئی ثبوت قبضہ تحریری بابت

ما قبل ۱۸۴۹ء داخل نہین ہوا اور یہہ امر کہ آیا ما قبل ۱۸۴۹ء قبضہ مدعی علیہم
کا تہا یا نہین معرض تحقیقات مین نہین آیا حالانکہ نالش مدعی خاص واسطے منسوخی
حکم صاحب جنٹ مجسٹریٹ واقع ۱۸۴۹ء کے دایر کی گئی تہی دریافت ہوتا ہی
کہ صدر الصدور کی تجویز سے شہادت زبانی جو بتائید دعوی مدعی داخل
ہوئی تہی پایہ اعتبار سے ساقط ہی اور جو ڈگری بہ تجویز منصف بربنا حکم
جو صیغہ جنرلی مین لیا گیا تہا صادر ہوئی تہی وہ صاف حکم مورخہ ۲۲ جون
متضمن والیسی مقدمہ بصیغہ اپیل کے ... بمقدمہ نظیر منفصلہ ۸ ربیع
نمبر دام اپیلانت بنام محمد باقر علی رسالدار ... ہوا ہی قرار پائی ہی
چنانچہ مقدمہ اخر الذکر ... تہا کہ تعمیل حکم والیسی کے لفظا لفظا
ہونی چاہیئے ... حاکم نسبت ... جو واسطے ثبوت
قبضہ مدعی ما قبل ۱۸۴۹ء کے داخل ہوئی تہی جو تجویز صدر الصدور کی
قرار پائی ہی وہ ناطق اور مختتمہ اور جو حکم مصدرہ صیغہ جنرلی کو صدر الصدور
نے خلاف قانون سمجہ کے نامنظور کیا ہی وہ بہی عمل صدر الصدور کا قابل
اعتراض کے نہین ہی اور جس صورت مین مدعی نے واسطے ثبوت قدامت
حق اپنے ما قبل ۱۸۴۹ء کے کوئی وجہ ثبوت معتبر داخل نہین کی اور فیصلہ
ما سبق مدعی علیہم صاحب جنٹ مجسٹریٹ کی تجویز سے ثابت قرار پایا تہا
تو صدر الصدور کے واسطے ضرور نہ تہا کہ زیادہ ثبوت قبضہ مدعی علیہ
ما قبل تاریخ فیصلہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ سے مدعی علیہ کا طلب کرتے

پس یہہ اپیل قابل ڈسمسی کے ہی تماری دانست مین بہی سوال قابل نامنظوری
کے ہی وکیل اپیلانٹ خود اقرار کرتا ہی کہ یہہ اپیل خاص قابل وثوق کے نہین
اور سوال کی تائید مین ہم اور کچہہ پیش نہین کر سکتے ہین فقط اسواسطے بالاتفاق
ہم اسے حاکم ممدوح سے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانٹ کی نامنظور
ہو اور منقول مشمولہ یادداشت نقل سے واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۲۲۲۳ متفرقہ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ چہتی ... سنہ ۱۸۵۴ع

... وری

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
حکام
مونی اسمت صاحب

بنا راضی فیصلہ صدر امین ... ضلع کانپور
مرقومہ چہبیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

مسماۃ رکمن کنور زوجہ لچہمن سنگہ و پیران سنگہ و راما ن مدعی علیہ
ڈگری لچہمن سنگہ عذرداران سائیل بر اے جوگل کشور وکیل

بنام

نوری لال وغیرہ طرفثانیان لالہ مادہو رام وکیل

دریافت ہوا کہ نتیجہ مقدمہ اجرای ڈگری طرفین نشانیان بتعداد ستائیس
ہزار آٹھ سو بائیس روپیہ دس آنہ گیارہ پائی بابت فیصلہ صدر الصدور ... فی
مورخہ انتیسویں ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۴۸ع کے سایلون نے سوال عذرداری کا
گذرانا چنانچہ بعد ملاحظہ کاغذات ضلع کانپور کے صدر الصدور نے
پچھلے سنہ کے فروری مہینے کی بیسویں تاریخ کو یہہ حکم صادر کیا کہ بنا منظوری
عذر مدعی علیہا عذردار کے مقدمہ خارج باقیات سے ہوا اور خرچہ
مدعی علیہا عذردار کا ذمہ مدعی کے کیا جاوے فقط اور پچھلے سنہ کے
مئی مہینے کی سولہویں ۱۶ تاریخ کو ہماری اعلی [illegible] سے حسب تشریحات
مندرجہ اوس روبکاری کے مقدمہ [illegible] واسطے تجویز ثانی کے پاس صدر الصدور
کے واپس بھیجا گیا بعد اسکے صدر الصدور [illegible] عذر نے سوالات
عذر کے جانب طرفین سے پچھلے سنہ کی جولائی مہینے کی سولہویں ۱۶ تاریخ
کو حسب وجوہات مندرجہ اپنی روبکاری کے حکم دیا کہ بنا منظوری عذر
عذردار کے ڈگری مدعی کی [illegible] سے رقم وصولی متذکرہ بالا کے
حسب ضابطہ کے جاری ہووے فقط کہ سایل اوس سے ناراض
ہو کے ان خلاصہ عذرات سے اپیل کرتا ہی پہلے یہہ کہ حاکم ضلع نے
نہ ثبوت عذر دادخواہان مدخلہ مقدمہ نمبری ملاحظہ فرمایا اور نہ تجویز
اس مقدمہ کی تا فیصلہ مقدمہ مذکور ملتوی رکھا حاصل عذر دوسرے
... یہہ کہ تجویز عذر عدم اجرا سے سود ایام توقف اجرا متروک

رہی واضح ہو کہ جو ڈگری مصدرہ صدر الصدور مورخہ ۲۹ انتیسوین جولائی
۱۸۴۱ء منی رام تیواری متوفی کو حاصل ہوئی تہی اوسکے وارثون نے اوس
ڈگری بتعدادی مبلغ [illegible] کے اجرای درخواست گذرانی سو مدعی علیہم نسبت
صحت تعدادہ کو بابت حساب سود کے اور نسبت اقرار ڈگری دار مشعر
ادا ہو جانے صرف چار ہزار دو سو اکیانوے روپیہ دس آنہ چار پائی
کے شاکی اور متعرض ہو کے یہہ عذر پیش کرتے ہین کہ از روے اقرارنامہ
مورخہ ماہ مئی ۱۸۴۲ء نوشتہ ڈگریدار موسومہ لچھمن سنگہ کی ذمہ داری
مدعی علیہم کی نسبت [illegible] ڈگری ہذا کے ساقط ہو گئی تہی چنانچہ مقدمہ
اسعدالت سے سولہوین مئی ۱۸۴۲ء بلکہ [illegible] فریق کی واسطے واپس
ہوا تہا اور یہہ لکہا [illegible] تہا [illegible] ہونا تعداد ڈگری [illegible] مبلغ
کا بابت منافع مواضع کے از روی اقرارنامہ واقعہ ۲۹ ۱۸۴۲ء ماقبل تاریخ
ڈگری ہذا مصدرہ ۱۸۴۲ء خلاف ضابطہ تہا سو بعد ملاحظہ ثانی
صدر الصدور نے صرف بقدر [illegible] اقراری ڈگری دار کی
مدعی علیہم کے حق مین مجرا دیا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ نالش مفلسی از طرف
سایلان حال واسطے انفکاک رہن چند مواضع بنام ڈگری دارون کے
محکمہ صدر الصدوری مین دایر اور زیر تجویز ہی اور حسب بیان سایلان
اوس نالش کی رو سے ثابت ہی کہ نہ صرف رہن کا انفکاک ہو گیا بلکہ
لقد ادا ڈگری ہذا تمام و کمال ادا ہو گئی اور زر فاضل کسیقدر یافتنی سایلون کا

واجب الادا ہی اور سایلون کو یہہ ہی عذر ہی کہ صدر الصدور کو مناسب
تہا کہ تاوقتیکہ از روے ملاحظہ وجہہ ثبوت نالش مبنری کی تنقیح امر کی
نہولیتی کہ آیا مطالبہ اوس ڈگری کا جسکے اجرا کی درخواست گذری ہی
ڈگری دار کو قانوناً وصول ہو سکتا ہی یا نہین سوال متفرقہ ہذا پہ حکم کا
صادر کرنا ملتوی رکہتے سو ہماری راے مین یہہ عذر معقول ہی اور جس
عمل کا سایل ذکر کرتا ہی اوسکی پابندی سے فریقین کو فایدہ متصور
لہذا حکم ہوا کہ حکم صدر الصدور کانپور مورخہ چہبیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ع
کا منسوخ ہووے اور نقل روبکاری کی [illegible] سے کہ صدر الصدور
اپنے حکم کو کالعدم اور منسوخ جانکر [illegible] تشریحات مندرجہ بالا کے
کاربند ہووین [illegible] میعادی [illegible] ضلع کانپور کے
صدر الصدور کے پاس بہیجی جاوی اور خرچہ سایل کا بحساب ربع
محنتانہ کے فی الحال سایلونکی طرف لکہا جاوے وقت تجویز کے
صاحب فیصلہ جسکے ذمہ مناسب جانینگے عاید کرینگے فقط

نمبر مقدمہ ۱۸ ۱۱ خاص سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ دسوین جنوری سنہ ۱۸۵۵ع
راے نامنظوری

کارنوں کورلی جنکنش صاحب }
مونلی اسمت صاحب } قایم مقام حکام

بناراضی حکم صاحب جج مرادآباد
مورخہ چھٹی مارچ ۱۸۶۴ع

مسماۃ ظہورن مدعی علیہا اپیلانٹیہ سایلہ پنڈت برج لال وکیل

بنام

بورن مل مدعی فرنثانی

معلوم ہوا کہ بناء [illegible] صاحب جج کے تین عذر پیش ہوئے ہین اول یہہ کہ کوئی ثبوت سازشی ہونے بیع کا محکمہ مرافع اول مین پیش نہین ہوا پس تسلیم پانا اُس [illegible] صاحب [illegible] امر حقیقی ایک عمل نے وجہہ ہے ثانی یہہ کہ جو صاحب جج نے ثبوت سازش بیع کافی تسلیم کیا ہی تو از روی قانون اور ضابطہ عدالت کے حاکم موصوف کو مناسب نہ تہا کہ حالات مقدمہ [illegible] اس امر کو ثابت قرار دیتے ثالث یہہ کہ ہرگاہ بیعنامہ موسومہ اپیلانٹ تاریخ [illegible] نالش سے بیشتر کا ہی اور کوئی قرقی بموجب حکم عدالت عمل مین نہین آئی تو بموجب کنسٹرکشن نمبر ۵۸ کے انتقال کی نسبت ممانعت نہ تہی دریافت ہوتا ہی کہ صدر امین نے صاف وصریح اپنی تجویز مین لکھا ہی کہ سازشی ہونا بیع کا ثابت ہی پس از روے ... مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۶۴ع جسقدر کہ وہ بیع مفرد کی

مدعی ہونا جایز متصور ہی تو اس صورت مین عذر اول قابل وثوق کے نہین
جواب عذر ثانی کا یہہ ہی کہ صاحب جج تجویز فرماتے ہین کہ گو حصول ثبوت
کا ایسے مقدمہ مین محالات سے ہی تاہم جملہ حالات مقدمہ سے ظن غالب اس امر
پر قایم ہوتا ہی کہ دستاویزات فریب سے واسطے محفوظ رکہنے جایداد کے
نیلام سے تحریر پائی ہی پس یہہ تجویز نسبت ایک امر واقعہ کے تجویز ناحق
متصور ہی بلکہ تائید اسکی اسوجہہ سے اور بہی زیادہ پائی جاتی ہی کہ دستاویزات
ہبہ نامہ بعد مکفول ہونے جایداد کے بعوض مطالبہ ڈگری شدہ اوس شخص کے
جسکا رسپانڈنٹ حال قایم مقام ہی اور جس مطالبہ ڈگری شدہ کی روسے
رسپانڈنٹ نے یہہ نالش واسطے ثبوت ... داری جایداد مذکورہ کے
دایر کی ہی تحریر ہوا ... ہی جواب عذر ... اگر کوئی حکم صریح دربار
فرقی کے نہین ہی تاہم عدم وجود حکم ... کا واسطے بری الذمہ کرنیکے جایداد
کے اور جایز کر دینے ایسے انتقال کے جو سازشی اور فرضی ثابت ہوا ہی
ہرگز کافی نہین ہی اور گو تحقیقات ... متفرقہ مین عذر دعوی دار کا منظور
بہی ہوا تاہم وہ امر نالش ... مین مانع نامنظوری عذر مذکور کا نہین
ہوسکتا پس یہہ اپیل خاص لایق نامنظوری کے ہی لہذا بربنائی وجوہ
مرقومہ بالا باتفاق رائے کارنول کوریلی جیکسن صاحب قایم مقام
حاکم کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایلہ کی نامنظور ہوا ور کاغذات
مشمولہ درخواست اپیل حسب ضابطہ واپس دیا جاوے فقط

نمبر مقدمہ ۹۵۵ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ دسویں جنوری سنہ ۱۸۵۵ع

راے نامنظوری

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمتھ صاحب
حکام

بنالش ... صدر الصدور ضلع مراداباد

مورخہ ... فروری سنہ ۱۸۵۴ع

لالو سنگھ وغیرہ مدعی ... سائل ... محمد علی وکیل

بنام

لچھمن سنگھ وغیرہ مدعا علیہ ... طرفثانی

معلوم ہوا کہ عذرات اپیل کے یہہ ہیں ... وہ ڈگری جسکی ... مدعی نیلام جایداد کی درخواست کرتاہی مدعی پاس رہن رکھی گئی اور اوس ڈگری مین جایداد ذمہ دار زر مطالبہ تجویزی کی قرار پائی ہی اور ضمن وہ شان مقدمہ مذکور جزو جایداد بصیغہ اجراے ڈگری دیگر مشتہر بہ نیلام ہوکے اپیلانٹون کی خریداری مین درآیا اور علی ہذا القیاس جزو ثانی کو ... لیہ بیع ... خانگی ہمنے خرید الیس یہہ جایداد اجراے ڈگری مدعی مین جو

صرف بنام ذات خاص مدعی علیہ مقدمہ مذکور کے بربناء رہن نامہ صادر
ہوئی تہی دوبارہ نیلام نہین ہوسکتی ہماری دانست مین عذر اپیل قابل
وثوق کے نہین ہی جو ڈگری مدعیون کے پاس ہے وہ بربناء تمسک جسمین
جایداد متنازعہ بضمانت آدائے مطالبہ تمسک کے مکفول ہوئی تہی حاصل ہوئی تہی
پس ڈگری مدعی سے جایداد مکفولہ اور بہی زیادہ مکفول ہوگئی گو یہہ امر بصراحت
نہ لکہا ہو کہ وہ جایداد ادائے مطالبہ ڈگری کے ذمہ دار ہی پس حق
اپیلانٹ کا خواہ ازروے خریداری نیلام خواہ بیع خانگی بلحاظ کفالت
ماسبق بحق مدعیون کی جو بسبب عدم ادائے مطالبہ برقرار رہی تہی
غیر موثر اور بیکار ہی پس مدعیان [illegible] اختیار رہے کہ اپنی اجرائے ڈگری
مین جایداد کو [illegible] کسی طرح پر نیلام [illegible] ین اگرچہ کوئی انتقال نیلامی
خواہ خانگی واقع نہین ہوا تہا اپیلانٹیون کو اختیار تہا کہ وہ سقدر زر
باقی جو بموجب ڈگری مدعیون کی اونکا پانا تہا داخل کر کے جایداد کو
نیلام سے محفوظ رکہتے کیونکہ یہی ایک عمل واسطے حفاظت جایداد کے
ممکن تہا اس مقام پر نظیر فیصلہ مقدمہ گور سندر کونتائین سایل بوجہ
بارہوین ستمبر ۱۸۶۳ع مندرجہ کتاب فیصلجات سراسری عدالت صدر
شرقی صفحہ ۱۱ قابل ملاحظہ ہی اسواسطے باتفاق رائے الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
حاکم کے حکم ہوا کہ سوال اپیل خاص سایل کا نامنظور ہوا اور کاغذات
مشمولہ درخواست اپیل حسب ضابطہ سایل کو واپس دیا جائی فقط

نمبر مقدمہ ۲۴ ۔ ۲ ۱۸۵۶ء

منفصلہ نمبر ۱۲ بہویں جنوری ۱۸۵۸ء
راے نامنظوری

موزلی اسمت صاحب
کارنول کوری جکیشن صاحب حکام
الغزیڈ ولیم بگبی صاحب

بنارانی حکم صاحب ... علیگڈھ

مورخہ ... تیہویں ... نمبر ۱۸۵۴ء

ہیرالال وغیرہ مدعی علیہم سائلان مولوی محمد نادر علے وکیل

بنام

سرکار طرفثانی

دریافت ہوا کہ تیئسوین دسمبر کو اولا سوال سائلون کا موزلی اسمت صاحب حاکم کی اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم ممدوح نے حسب وجوہ مندرجہ رجکار اپنے حکم صاحب جج کا قابل منسوخی کے تجویز کرکے حکم دربیشی سوال سائلون کا دوسرے حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور مضمون روبکاری حاکم موصوف کا یہہ ہی دریافت ہوا کہ ہیچ مقدمہ نمبری ۶۵ جو سائلون کی طرف سے بنام سلیمان

مشکوہ کارڈنر صاحب وغیرہ مدعی علیہم کے بدعوی دلاپانے ال مالی للعہ
اصل معہ سود کے ازروے بیعنامہ مرقومہ گیارہوین دسمبر ۱۸۴۸ع
بصیغہ ابتدا کے محکمہ صدر الصدور ضلع علیگڈہ کے دایر تہا اور حسب درخواست
مدعی علیہ کی بموجب حکم صدر الصدور کے بہی کہاتہ سایلون کے یعنی مدعیان
مقدمہ کا طلب ہو کر معاینہ امینون سے کرایا گیا اور یہہ صدر الصدور نے اپنے
کی تجویز مین بہی کہاتہ سایلون کی نسبت اشتباہ مشکوکی و جعلی کا قایم کرکے
مقدمہ کو منفصل کیا اور وقت منفصل کرنے مقدمہ اپیل تمام سایلان نمبری
۶۶ کے صاحب جج نے ذیل حکم منفصلہ [illegible] بابت قوت تغیر شدہ
و تبدیل شدہ بہی کہاتہ [illegible] سے ملاحظہ کیجائے گی اس نظر
سے کہ آیا مقدمہ قابل سپردگی صاحب [illegible] کو ہی یا نہین فقط حینا
بروبکاری ا ر نومبر سنہ حال کے صاحب قایم مقام جج نے علت جعل سازی
بہی کہاتہ مذکورہ کی نسبت سایلون کی قایم کرکے اس تمہید سے حکم
سپردگی مقدمہ کا فوجداری میں صادر کیا کہ آج غور سے کاغذات دیکھے گئے
اگرچہ یہہ بیان درپیش کی ہوئین ان مدعیون کے واسطے ثبوت مقدمہ کے
نہین ہین لیکن واضح ہی کہ ان بہیون مین بناوٹ ہوئی اور یہہ بناوٹ جسواز راہ
فریب کے اور طرح سے پائی نہین جاتی اور اوسوقت محمد حسین وکیل
اپیلانٹیون نے کچھہ عذر بیان نہ کیا سواے اسکے کہ یہہ کاغذ پیش کردہ
مدعیان نہ تہا اسواسطے بموجب دفعہ دو ایکٹ اول ۱۸۴۸ع کے

تحقیقات جرم منسوبہ حال مدعی علیہم و حال مدعیان سابق کے عدالت
فوجداری مین مناسب ہی فقط کر سایلان اوس سے ناراض ہوکے
اس خلاصہ عذرات سے اس عدالتمین اپیل کرتے ہین اول یہہ کہ حکم صاحب جج
کا واسطے سپردگی فوجداری اسمقدمہ کے خلاف قانون صدور پایا ہی اسواسطے
کہ تاریخ دوسری نومبر سنہ حال کو صاحب قایم مقام جج نے مقدمہ
منفصل کرکے ذیل حکم مین یہہ تحریر کیا ہی کہ بابت رقومات تراشیدہ اور
تبدیل شدہ بہی جات کے مکرر غور کیا جاویگا بنظر اسکے کہ مقدمہ قابل
سپردگی صاحب [illegible] کے ہی یا نہین بعدہ ۱۶ ماہ مذکور کو پہر مقدمہ
روبکار کرکے حکم سپردگی فوجداری [illegible] کیا حالانکہ یہہ امر خلاف
منشا دفعہ ۲ قانون [illegible] کے ہی دوسرے یہہ کہ ہرگاہ دفعہ اول
قانون مذکور مین اختیار سپردگی مقدمہ واسطے تحقیقات جعل کے نسبت ان
مقدمات کے دیا گیا ہی جو بطور وجہ ثبوت و تردید کے ازجانب فریقین
کے گذرین نہ یہہ کہ اگر کسی کاغذ کو حاکم عدالت خود طلب کرے اور ظاہر ہی
کہ اسمقدمہ مین بہی روزنامہ مثل ثبوت کے پیش نہین ہوئی تہی اور نہ مدعیان
نے اوسکو اپنا مناط دعوی کر رکہا تہا بلکہ مدعی علیہ کی درخواست پر تحکم عدالت
طلب ہوئی ہی کہ ملاحظہ سے روبکاری صاحب قایم مقام جج ضلع علیگڈہ
مورخہ ۱۶ نومبر سنہ حال کے واضح ہی کہ اوس مین حاکم موصوف اس طرح
پر لکہتے ہین کہ اگرچہ یہہ بہیان دیہیش کی ہوئین ان مدعیون کے واسطے ثبوت

اسمقدمہ کے نہین ہین اور یہی دیکھنے سے فیصلجات صدر العدوری نمبری
۶۵ و ۶۶ ۶ مورخات ۲۴ ۲ رفروری سنہ حال جبکو وکیل سایلون نے شامل مثل
پیش کیا معلوم ہوتا ہی کہ بیچ مقدمہ نمبری ۶۵ کے مدعی علیہ نے واسطے تصدیق
اپنے عذر بابت وصول پانے نصف زرثمن کے مدعی سے بعد گذرانئے درخواست
کے بذریعہ عدالت کے یہی ہاہی مدعیان سایلان کو طلب کرایا کہ یہہ امر خلاف
ضابطہ مقررہ عدالت خصوصاً برخلاف نظیر فیصلہ اس عدالت نمبری
۶ ۳۴ سلیمان شکوہ گارڈنر صاحب اپیلانٹ بنام منولال رسپانڈنٹ منفصلہ
۱۳ مئی ۱۸۴۶ء کے ہی اور اگرچہ ممکن ہوگا کہ ایکٹ [illegible] ۱۸۴۷ء سے وہ نظیر قایم نرہی
لیکن تب بہی واجب ہی کہ جن مقدمات [illegible] ایکٹ اول ۱۸۴۷ء علاقہ رکہتا ہی اون
مقدمات مین بموجب عبارت ایکٹ مذکور کے تکمیل [illegible] ہے اور چونکہ داخل
ہونا یہی ہاسے سایلان کا بطور وجہ ثبوت کے بخلاف طرفثانی کے پایا نہین
جاتا پس منظوری عذر دوسرے سایل کے حکم صاحب جج کا قابل بحالی کے
متصور نہین ہی اور چونکہ صادر ہونا حکم کا باتفاق دوسرے حاکم کے مناسب
معلوم ہوتا ہی اسواسطے حکم ہوا کہ کاغذات اسمقدمہ کے بغرض منسوخی کے
حکم صاحب قایم مقام جج ضلع علیگڈہ مرقومہ ۱۶ ر نومبر سنہ حال کی دوسرے
حاکم کی اجلاسمین پیش ہون فقط بعد اسکے چیتی اس مہنی کو کارنول کوسلی جیکشن
صاحب قایم مقام حاکم کی اجلاسمین پیش ہوا اور حاکم موصوف نے حسب
وجوہ مندرجہ راے اپنی سوال سایلون کا نامنظور کرکے حکم

ڈپٹی کا تیسرے حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور نہ جمعہ راے حاکم معزالیہ
کا یہہ ہی کہ سایلان نے سلیمان شکوہ کے نام پر نالش دایر کی تہی جسکو
صدر الصدور نے اس بیان کے ساتہہ ڈسمس کیا کہ ہبہ جات جو بتائید دعوی
پیش ہوئی ہین اونمین رقومات تراشیدہ و تبدیل شدہ بہت ہین اس باعث
سے ہبہ جات قابل اعتماد نہین عندالمرافعہ صاحب جج نے دوسری ماہ نومبر
۱۸۵۸ع کو صدر الصدور کے فیصلہ کو بحال رکہکر یہہ راے تحریر فرمائی کہ
ہبہ جات پر مکرر غور کرنا چاہیئے تا دریافت ہو کہ آیا مدعیان کو بعلت
جعل سازی بحکم [illegible] صاحب مجسٹریٹ کے سپرد کرنا مناسب ہی یا نہین
چنانچہ حاکم موصوف نے سولہوین ماہ مذکور نام سپردگان کو بذریعہ روبکاری کے
سپرد بحکمہ فوجداری کیا اپیلانٹ [illegible] عذر کرتے ہین کہ یہہ حکم خلاف مراد ایکٹ
اول ۱۸۶۰ع کے ہی کیونکہ بروقت دایر ہونے خواہ زیر تجویز ہونے مقدمہ ہذا
کے صدور نہین پایا فقط میری دانست مین اونکا یہہ عذر بطور حیلہ سازی
و خلاف بنائی ایکٹ مذکور کے پیش ہوا ہی کیونکہ صاحب جج موصوف نے
جوابی روبکاری مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۶۱ع مین تعدیل ایکٹ [illegible] کے وقت یہہ راے
بیان کی کہ ہبہ جات مستدعیت مشکوک معلوم ہوتی ہین اور تحقیقات
اونکی بذریعہ فوجداری کے کرنی چاہیئے سوا اس امر مین جو حکم
ممدوح نے منشاء ایکٹ مذکور کے مقصد اور صریح مانع کے مطابق عمل کیا ہے
ان باتون کے لحاظ سے مین اس اپیل کو نا منظور کرتا ہون فقط

سایلان کا دوسرا عذر بھی قابل استدلال کے نہین بعضے کربہی جات حساب
مدعیان اپیلانتان نے خود پیش نہین کین بلکہ رسپانڈنت کی درخواست پر
طلب ہوئین ہین اس سبب سے حسب دفعہ ۲ ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۲ع اون بہی جات
کی بابت فوجداری مین اوپر مدعیان کے نالش دایر کرنا نہین چاہئے کیونکہ
اس عدالت کا فیصلہ مورخہ ۲۱ مئی سنہ ۱۸۶۶ع بمقدمہ سلیمان شکوہ بنام منولال
صادر ہوا اوسکی رو سے ایسی نالش ممتنع ہی واضح ہو کہ اب دفعہ ۱۶ آئین ۹ سنہ ۱۸۵۴ع
کے بموجب ایسی نالش دایر کرنا جایز ہی پس ظاہر ہی کہ جو فریق موافق حکم عدالت
بہی جات حساب پیش کرے تو ایسی تبدیل اور بناوٹ کے بابت جو ازروے
ضمن ۳ دفعہ ۴ قانون دویم سنہ ۱۸۰۷ع [illegible] جعل سازی کا جرم اوسکی نسبت ٹھہر
بہرصورت جواب دہ ہوگا [illegible] صدر [illegible] صاحب جج نے حکم کو بحال
رکھتا ہون اور چونکہ میری راے جناب اسمتھ صاحب کی راے سے خلاف
ہے پس ضرور ہی کہ یہہ اپیل تیسرے حاکم کے اجلاس مین بھی پیش ہووے فقط
مین اس باب مین جناب اسمتھ صاحب حاکم کا متفق الراے ہون کہ بلحاظ
حالات مقدمہ ہذا صاحب جج کا حکم جسکے مطابق سایلان حسب ایکٹ اول
سنہ ۱۸۴۸ع جعل سازی کی علت مین محکمہ فوجداری کے سپرد ہوئی خلاف
قانون ہی کیونکہ اصول قوانین کا ایک مسلم سخن ہے کہ سیاست کے ایکٹون کا
مطلب اونکے لفظی معنے کے مطابق سمجھنا چاہئے چنانچہ ایکٹ اول سنہ ۱۸۴۸ع
مین حکم ہی کہ صاحب مجسٹریٹ ایسی دستاویزات و کاغذات کی تبدیلی

تحریر کی بابت جو نالشین خاص بطور وجہہ ثبوت کے برخلاف طرف ثانی کے
پیش کی گئین ہون اور محکمہ دیوانی سے ہوکر محکمہ فوجداری مین داخل ہوئین
اونکا انفصال کرین اور صرف وہ شخص جسنے جان بوجہہ کر اپنی خوشی سے
جعلی کاغذات پیش کئے ہون لایق ہی کہ ایکٹ مذکور کے مطابق محکمہ دیوانی
کی طرف سے فوجداری مین سپرد کیا جاوے برخلاف اسکے اپیلانٹان
مذکور نے صرف ازراہ مجبوری اپنی بہی جات پیش کین اور یہہ امر انصاف
سے بعید ہی کہ حاکم ماتحت کسی فریق کی طرف سے جعلی یا مشکوک دستاویز پیش
کرا دین اور پیچہے بعلاوہ پیش کرنے اس دستاویز کے اوسکو سزا دیوین پس
میری دانست مین صاحب جج کا حکم مورخہ سولہوین نومبر ۱۸۵۴ء خلاف
آئین اور منسوخی کے ہی فقط - سایلان کا وکیل بیان کرتا ہی کہ سایلون پر جو
نالش ہوئی تہی وہ صاحب مجسٹریٹ کے محکمہ سے ڈسمس ہوئی لیکن
وکیل مذکور نے نقل اوس فیصلہ کی داخل نہین کی اگر وکیل کا یہہ بیان درست
ہوتا تو سایلان درخواست واسطے موقوفی تجویز اپنے اپیل کیا کرسکتے فقط
میرے نزدیک ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ع سے مضمون ایکٹ نمبر ایک سنہ ۱۸۴۸ع مین
کچہہ فرق نہین معلوم ہوتا فقط اسواسطے باختلاف راے کارنول کی بی
جیکسن صاحب قایم مقام حاکم اور باتفاق راے ہو. بی اسمتہ صاحب
حاکم کے حکم ہوا کہ حکم علیگڈہ کے صاحب جج کا مورخہ سولہوین نومبر
۱۸۵۴ع کا منسوخ ہوا اور نقل اس روبکاری کی ہمراہ پرسبت بلا میعاد کے

اطلاعاً علیگڈھ کے صاحب جج کے پاس بھیجی جاوے اور کاغذات مشمولہ
سوال حسب ضابطہ سایلون کے وکیل کو پھیر دیے جائین فقط

نمبر مقدمہ ۲۴۵۹ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ تیرہوین جنوری سنہ ۱۸۵۵ع
راے نامنظوری

موزلی اسمتھ صاحب
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب } حکام

بنارضی حکم صاحب جج غازیپور
مورخہ تیرہوین ستمبر سنہ ۱۸۵۴ع

بابو دیبی پرشاد — عذردار — لالہ مان راے وکیل

بنام

رانی سرن مئی — طرفثانیہ — مولوی محمد نادر علی وکیل

معلوم ہوا کہ صدر الصدور نے درخواست طرفثانیہ کو واسطے اجراے
ڈگری کے اس باعث نامنظور کیا کہ اوسکے پاس ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۱ع کے مطابق
سارٹیفکٹ نتھا اوسکی اپیل سرسری کے وقت صاحب جج نے یہہ
تجویز کیا کہ سارٹیفکٹ کچھہ ضرور نہین کیونکہ اوسکی وراثت بسبب

راجہ کشن ناتھ راے بہادر کے از روے فیصلہ سپریم کورٹ مورخہ انیسوین ستمبر ۱۸۴۲ء کے جسمین رانی موصوفہ سرکار گورنمنٹ اور دوسرے فریق پرستغیث ہوئی تھی ثابت ہی بیٹی راجہ اکرناد ڈگری مذکور کا جائز ہی فقط مدعی علیہ عذر کرتا ہی کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے صرف ملکیت منقولہ کی نسبت استحقاق اوسکا پایا جاتا ہی مگر یہہ ڈگری جسکے اجرا کے بابت متنازعہ ہی راجہ موصوف کی معافی جاگیر بابت سرکار سے تعلق رکھتی ہی اور سرکار سے جایدا د لاوارث ہونیکے سبب سے ڈگری مذکور کے اجرا کا حکم صادر فرمایا اور اس ڈگری کے بموجب چھہ سو روپیہ کی سالانہ قسط بندی مدعی بنام ہے سے لی مدعی علیہ یہہ بہی اعتراض کرتا ہی کہ صدر الصدور نے اپنے فیصلہ مین ڈگری مذکور کی اجرا دینے پر مجاز ہونے سے جند اور عذرات تجویز فرمائی ہین لیکن حاکم مذکور نے صرف بسبب عدم موجودگی سارٹیفکٹ پاس مسماۃ مذکورہ کے اوسکے دعوی کو نامنظور کیا لہذا اوسکے استحقاق کی بابت عذرات مذکورۃ الصدر کا بہی فیصلہ کرنا واجبات سے ہی فقط بلحاظ عبارت فیصلہ سپریم کورٹ جسمین لکھا ہی کہ رانی راجہ موصوف کی اکیلی زوجہ بیوہ اور قایم مقام ہی میری تجویز مین یون آتا ہی کہ صاحب جج کی یہہ راے بہت درست ہی یعنے کہ مسماۃ مذکورہ اجراے ڈگری کر لینے پر مجاز ہونے کے واسطے اوسکے پاس حسب ایکٹ ۲۰ ۱۸۴۱ء

موجودگی سارٹیفکٹ کی کچھہ ضرورت نہین فقط اگرچہ مین اس مقدمہ کو
ڈگری اجرا کے واسطے بہر ضلع بر والپس بہیجتا ہون تاہم میری نزدیک صاحب جج
کو لازم تہا کہ حاکم محکمہ اول کو ہدایت اسبات کی کرتی کہ مدعی علیہ سے اون عذرات
اور اعتراضات کے جو مدعی علیہ نسبت مدعیہ کے اختیار نالش بابت بازیافت کے
جسکی ڈگری کا اجرا سرکار گورنمنت کی جانب سے ہوا تجویز کرے فقط اسقدر ترمیم
کرکے مین فیصلہ صاحب جج کو بحال و برقرار رکہتا ہون اور ترجمہ رائے مجہہ بیگ صاحب حاکم کا یہہ ہے
کہ بدانست میری صاحب جج کے فیصلہ مین کوئی ایسا بیان نہین ہے جسکے باعث صدر العدالت
مقدمہ کی اصل حقیقت لحاظ کرکے اپیلانت کے عذرات کا محاذ... کہ وہ البتہ اسپر مختار ہے کہ
اجرا ڈگری کی بابت جو عذرات رسپانڈنتیہ کیطرف سے پیش ہوئے ہین اونکی جواز
یا عدم جواز کی بابت فیصلہ کرے بلکہ اب صدر الصدور بر ان عذرات کے تجویز
کرنے بہر صورت لازم آتی ہے کیونکہ اوسینے تو رسپانڈنتیہ کی درخواست
کو صرف اس باعث سے ڈسمس کیا کہ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۸ع کی مراد کا
سارٹیفکٹ اوس پاس موجود تہا اور یہہ عذر تمہیدی صاحب جج کی
طرف سے بہت درستی کے ساتھہ رفع کیا گیا درحقیقت اس
اپیل کے دایر ہونے کی کچہہ ضرورت نتہی کیونکہ صاحب جج کا یہہ ارشاد
تہا کہ صدر الصدور ڈگری مذکور کو ضابطہ کے مطابق اجرا دلویں
اس حکم سے صاحب جج کا یہہ منشا پایا جاتا ہے کہ اجرا ڈگری سے
سبب اپیلانت کے عذرات کی تحقیقات کرنا چاہئے بنظر شرح بالا بجا ہے

فیصلہ صاحب جج کے مین اسمتھ صاحب کی راے سے اتفاق رکھتا ہون
اور صدر الصدور اپنی راے کی مطابق از سر نو مقدمہ ہذا کی تجویز کرین گے
اسواسطے باتفاق راے مولوی اسمتھ صاحب حاکم کے حکم ہوا کہ غازیپور
کے صاحب جج کا تیرہوین ستمبر سنہ ۱۸۴۲ء کا حکم بحال اور برقرار رہی اور کاغذات
مشمولہ سوال سایل حسب ضابطہ اوسکے وکیل کو پھیر دئیے جائین اور
خرچہ طرفثانی کا ذمہ سایل کے عاید ہوا اور نقل اس روبکاری کی مع کاغذات
مشمولہ ضلع نے میعادی پرسیت کے ساتھ غازیپور کے صاحب جج
کے پاس بھیجی جاوے فقط

نمبر مقدمہ ۱۷ خاص سنہ ۱۸۴۳ء

منفصلہ پندرہوین جنوری سنہ ۱۸۴۳ء

راے نامنظور ہی

حکام

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
کارنول کولن جکسن صاحب

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع گورکھپور
مرقومہ چوبیسوین جنوری سنہ ۱۸۴۲ء

ٹھاکر پرشاد مدعی — اپیلانٹ — مولوی محمد امجد علی اور [illegible] وکیل

بنام

مسٹر موریس صاحب مدعی علیہ رسپانڈنٹ

معلوم ہوا کہ عذر اپیل یہہ ہی کہ از روی قانون انگلشیہ کے شوہر اپنی زوجہ کے قرضہ کا ذمہ دار ہوا کرتا ہی چنانچہ یہہ امر مقدمہ ڈکاسٹر صاحب بنام مرفی صاحب رسپانڈنٹ منفصلہ ۶ فروری ۱۸۵۵ء مین تنقیح پاچکا ہی مناسب تہا کہ بموجب تمسک زوجہ یعنے مدعی علیہا ثانی کی طرف سے لکہا گیا تہا اوسکی ذمہ داری سے شوہر بری کیا جاتا تجویز العزیز ولیم بیگبی صاحب یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہی کیونکہ موریس صاحب اہل فرانسیس ہی پس قانون انگلشیہ اوس سے متعلق نہین ہوسکتا اور جس نظیر پر اپیلانٹ حوالہ کرتا ہی متناسب حال مقدمہ ہذا نہین ہی وہ نالش واسطے دلاپانے زر خسارہ کے تہی اور بنای اوسکی یہہ تہی کہ بعینامہ سازشی طرف سے مدیون ڈگری کے بنام اوسکی خوشدامن کے کہ شوہر اوسکا معاملہ کی سازش اور فریب سے واقف اور اوس مین معاون اور مددگار قرار پاتا تہا تحریر پایا پس یہی وجہہ تہی کہ شوہر زوجہ کے دین کا ذمہ دار تجویز ہوا تہا حالانکہ مقدمہ ہذا مین تمسک بابت زر قرضہ ماقبل نکاح زوجہ رسپانڈنٹ کی طرف سے لکہا گیا تہا جس نظیر پر سوال اپیل مین نشان دیا گیا وہ صورت مقدمہ ہذا سے اصلا متفق نہین ہی اوس نالش مین یہہ تجویز ہوئی تہی کہ شوہر افعال زوجہ کا ذمہ دار ہی یعنے یہہ کہ جب زوجہ کو فریب اور سازش سے جایداد حاصل ہوئی تہی تو بوجہہ اسکے کہ ذات شوہر کو ملکیت اور قبضہ جایداد مین

ذات زوجہ سے کسی طرح کی علیحدگی نہیں ہے ذات شوہر ہی ذمہ دار واپسی جایداد مذکور کے مستوجب ہوئی اور مدعی علیہ کیا جانا شوہر کا صحیح اور درست قرار دیا یا معہذا قطع نظر اختلاف قوانین ملک فرانس اور ملک انگلشیہ کی نسبت ذمہ داری شوہر بابت قرضہ زوجہ کے اسیقدر لکہا جاتا ہے کہ مسلہ قانون انگلشیہ کا متفقہ ہو چکا ہے کہ بعد نکاح کے جو کچھہ زوجہ قرض لیوے تو سوائے اوس قرضہ کے جو اخراجات ضروریہ کے بابت ہوا اور واسطے معاش اور سیکے بلحاظ مقدور اور حیثیت شوہر کے کافی اور ضروری سمجہا جاوے باقی قرض ہائے زوجہ کا شوہر ذمہ دار نہیں ہے پس ظاہر ہے کہ وجوہ امور اپیل خاص کی ہر گز قابل منظوری کے نہیں ہیں اسواسطے حکم ہوا کہ باتفاق رائے حاکم متوسط کے درخواست اپیل خاص کی نامنظور ہو اور کاغذات مشمولہ درخواست ہذا وکیل اپیلانٹ کو بموجب ضابطہ واپس ہوں اور کاغذات موصولہ بذریعہ منتخب اس روبکاری اور پر پیسیت نقل روبکاری کے ساتھہ صدر الصدور ضلع گورکھہ پور کے پاس بہیجی جائیں فقط

نمبر مقدمہ ۱۰۸۲ اپیل خاص ۱۸۵۷ء

منفصلہ ۲۲ جنوری ۱۸۵۸ء

رائے نامنظوری

کارنول کورٹ جیکشن صاحب
الفریڈ ولیم بیگی صاحب

حکام

بنا راضی فیصلہ اڈیشنل صدر الصدور ضلع بریلی
مرقومہ چوتھی مارچ سنہ ۱۸۵۴ع

موہن لال وسولا ساے مدعا علیہم اپیلانتان راے جوگل کشور وکیل

بنام

سید قدرت علی مدعی رسپانڈنٹ محمد امجد علی وکیل

واضح ہو کہ رسپانڈنٹ نے ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۵۲ع کو دعوی واسطے دلاپانے حصہ اپنے منجملہ حصہ ایک ثلث مقبوضہ باپ اپنے کے یعنی کل حصہ باپ کا اوسکے ایام نابالغی مین اوسکی ماں کی طرف سے مدعا علیہم کے نام ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ع کو بیع ہو گیا تھا دایر کیا گیا تھا مدعا علیہم کو یہہ عذر ہوا کہ وہ جایداد پاس ماں مدعی کے بطور مہر کے تہی لہذا اوسکو اوسکی انتقال کرنے کا استحقاق حاصل تہا صدر الصدور نے حکم ماتحت کے فیصلہ کو بحال رکہکے یہہ تجویز کی کہ زن بیوہ مہر کی رو سے ترکہ شوہری پر بلا حکم عدالت قادر نہین ہو سکتی ہی کو اوسکو اپنی مہر پر قبضہ ہو سکتا ہی اور جب زن بیوہ نے اپنے بیٹے کے ایام نابالغی مین جایداد بیع کر دی اور لفظ دین مہر کا صریح بیعنامے سے مندرج کیا گیا تو عذر مدعا علیہم نسبت مہر کے قابل اعتبار کے نہین ہی اپیل خاص مین یہہ عذر ہی کہ قابض ہونا اوس جایداد پر جو مہر مین شامل ہو خود ثبوت جواز اوس استحقاق کا ہی

اوسکی تائید کےواسطے قاضی یا دوسرے شخص کی تصدیق ضرور نہین ہی
اور اگر فتوی طلب ہوتا تو تنقیح اس امر کی کہ آیا زن بیوہ کو اپنی مہر کے انتقال کا
اختیار ہی یا نہین ہوجاتی ثانیاً یہہ کہ جس صورت مین مدعی دعوی وراثت اپنے
حصہ کا از روے شرع اسلام پیش کرتا ہی تو بناء دعوی اوس شخص کی وفات
کے روز سے محسوب کرنی چاہین جسکی وراثت کا وہ دعویدار ہی پس اس حساب
سے دعوی حد سماعت سے خارج ہی یا اگر ایام نابالغی پر خیال کیا جاوے تو
بموجب نظیر مقدمہ جیت بال سنگہ اپیلانٹ منفصلہ ۲۳ اگست ۱۸۶۸ع مدعی کو
اوسی وقت دعوی بمعہ منعقد کرنا چاہیئے تہا جب کہ وہ بلوغ کو پہونچا ثالثاً یہہ کہ مدعی
جلا بر اپنی ماں کے ساتہہ رہتا تہا اوس بود و باش سے یہہ مستنبط ہوتا ہی
کہ وہ اوس انتقال سے راضی ہوا تہا اور یہہ کہ وہ اوسکے زر ثمن سے اپنی
اوقات بسری کرتا تہا تجویز جیکسن صاحب حاکم نسبت عذر اول کے ہماری
دانست مین کوئی ثبوت قبضہ بربناء دین مہر کے ثابت نہین ہوا نہ اوسکی
نسبت علاوہ چند الفاظ جو پیچہے سے ہبہ نامہ بنام مدعی علیہم مین بنظر ثانی
داخل کیے گئے تہے کوئی دوسرا ثبوت داخل ہوا پس کوئی وجہ کافی اس یقین
کے لئے کہ بیٹے کے ایام نابالغی مین جو قبضہ اوسکی ماں کا تہا وہ بسبب مہر کے
حاصل تہا پائی نہین جاتی ہی جواب عذر ثانی کا یہہ ہی کہ ہر گاہ وہ دستاویز
جسکی بنا پر مدعی علیہم قابض تہی صریحاً اصل بناء دعوی تہی اور تاریخ
اوس دستاویز کے اندر میعاد حد سماعت کی تہہ گزر قانون تمادی ایام صغر

نہین ہی جواب عذر ثالث کا یہہ ہی کہ یہہ عذر فضول ہی شامل رہنا بیتے کا
اپنے ولیہ یعنے ماکے ساتہہ ہرگز منعسل اس امر کا نہین ہی کہ بیٹا بسبب انتقال
حصہ وراثت اپنی طرف سے ما اپنی کے رضامند ہوا ہو یا اوسنے زر ثمن
بیع سے اپنی اوقات بسر کی ہو بس ہمارے دانست مین یہہ اپیل قابل
ڈسمسی ہی بہ تردید عذر اول اپیل کے نظیر مقدمہ وجیہ النسا خانم اپیلانٹ
بنام مرزا احسن علی بیگ رسپانڈنٹ منفصلہ ۲۳ دسمبر ۱۸۷۴ع محولہ رسپانڈنٹ
کافی اور وافی ہی چنانچہ اوس لحاظ سے فتوی طلب کرینگے ضرورت نہین
تہی اوس مقدمہ مین یہہ تجویز قرار پائی تہی کہ آراضی یا [illegible] ہر قسم کی جایداد
غیر منقولہ کو بلا رضامندی وارثون یا اجازت حاکم وقت کے زن بیوہ
بعیوض دین مہر اپنے کے نہین پاسکتی ہو ہرگاہ صدر الصدور نے یہہ
تجویز کی کہ نہ رضامندی وارثون کی نہ اجازت حاکمان وقت کی حاصل ہوئی
تہی تو یہہ امر مستلزم اسبات کا ہی کہ زن بیوہ مذکور انتقال کا اختیار نہین
رکہتی تہی تا بنا یہہ کہ باتفاق رائے بکشی صاحب ہماری دانست مین بہی
انتقال ہونا حصہ اپیلانٹ کا از روی ہبہ نامہ اصل بناء دعوی متصور ہی
تاریخ انتقال ہبہ مدعی کی بناء دعوی نہین قرار پاسکتی چنانچہ قبضہ مخالف
اپیلانٹیونکا اوسی دستاویز کی تاریخ سے محسوب ہونا چاہئیے سو اس نظر سے
مقدمہ میعاد سماعت سے خارج نہین ہی عذر ثالث غیر موجہہ ہی صدر الصدور کی
تجویز یہہ ہی کہ رسپانڈنٹ کی کسی طرح کی رضامندی ثابت نہین ہوئی ہی

رائے بکشی صاحب حاکم

اور احکام ضمن ۴ دفعہ ۴ قانون ۱۶ اشتہار ۱۸۵۳ع کی رو سے یہہ عذر بطور وجہہ کافی واسطے منسوخی فیصلہ ماتحت کے قابل منظوری کے نہین ہے بسبب ہماری راے مین یہہ اپیل قابل نامنظوری کے ہے اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانٹون کی بمتفاق راے حاکم موصوف کے نامنظور ہو اور خرچہ عدالت کا ذمہ اپیلانٹون کے عاید کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ بلا داشت نقل کامل اپیلانٹونکو پہیر دئے جاوین فقط

نمبر مقدمہ ۵۸ سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ ستائیسوین جنوری ۱۸۵۵ع

راے نامنظوری

حکام

مونلی اسمتہ صاحب

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب

بمنارا ضی فیصلہ صدر الصدور آگرہ

مورخہ تئیسوین دسمبر ۱۸۵۴ع

جسونتم	اپیلانٹ	شیخ احمد بخش و لالہ مادہو رام وکلاء
	بنام	
اسماۃ امیدی و بینی لعل	طرفثانیان	مولوی محمد نادر علی بینی پرشاد و جگلکشور وکلاء

معلوم ہوا کہ یہہ مقدمہ اس مہینے کی ستائیسوین کو موزلی اسمتھ صاحب حاکم
کے اجلاس مین پیش ہوا اور جو راے حاکم ممدوح کی قرار پائی ترجمہ اوسکا یہہ
کہ اپیلانٹ اعتراض کرتا ہی کہ تعمیل حکم اس عدالت کی بابت داخل کرنے
ضمانت کے اندر ایک مہینے کے رسپانڈنتیہ کی طرف سے نہین ہوئی لہذا
مطابق ضابطہ کے مجلہ اپیلانت کو اختیار ہی کہ اجراے ڈگری کے موقوف کرنے
کے واسطے ضمانت داخل کردن فقط ضمانت داخل کردہ برحسب دستور کے
صرف رجسٹری ہوئے بعدہ ضامنان تصدیق ضمانت مذکورہ سے منکر ہوے
اس باعث صدر الصدور نے ضمانت کو نامقبول کیا اور رسپانڈنتیہ نے حکم
کو تسلیم کرکے اور اپنے ... باز رکھہ از سر نو ضمانت پیش کی لیکن بسبب نقصان
مبیعہ کے اوسکو حسب قانون اسباب کا اختیار نہہ فقط طرف ثانی سے
یہہ جواب ہوا کہ اگرچہ صرف چھبیس ہزار نو سو سینتیس روپیہ نو آنہ چھہ پائی کی ضمانت
مطلوب ہوئی تھی مگر رسپانڈنتیہ نے اسکا دو چند یعنے چونتیس ہزار کی ضمانت
داخل کی اور ضامن کیطرف ... اسکا رجسٹری ہونا قانونی تصدیق کے
کہ واسطے ترتیب مقدمہ اور تکمیل احکام عدالت ضلع کی کافی ہی لیکن جب
اپیلانت کی حیلہ سازی سے ضامنان پیچھے سے اسپر راضی کئے گئے کہ اپنے اصلی
اقبال سے نسبت انکار کرین اور ضمانت کے اقرار سے منحرف ہوئین تو رسپانڈنتیہ
اسباب مین قصوروار نہین اس بیان کی تائید مین آگرہ کی صدر دیوانی عدالت
کی ایک نظیر مورخہ تیسری تاریخ جون ۱۸۵۴ء مقدمہ راجہ مانسنگہ بنام جلال الدین کے

پیش ہوئی فقط میری دانست مین یون آتا ہی کہ ہر ایک اقرار نامہ کی تصدیق
مطابق دستور رجسٹری کے بعد ہوتی ہی اور جب تک یہہ تصدیق پوری نہووے
تب تک ضمانت حسب قانون کامل نہین ٹہیر سکتی ہی جبکہ صدر الصدور نے
ضمانت نامقبول کیا اگر رسپانڈنٹ اوسوقت اس حکم سے اعتراض کرتی
خواہ اپیل دایر کرتی تو اسمقدمہ کا دوسرا حال ہوجاتا لیکن اوسنے حکم مذکور
تسلیم رکہکر دوسری ضمانت پیش کی چونکہ رسپانڈنٹ کا وکیل اقرار کرتا ہی
کہ جو ضمانت میعاد کے اندر داخل کی گئی تعداد ضروری سے تین ہزار روپیہ
کم نہہ تہا کہ اپیلانٹ لکہتا ہی کی اس سے بہت زیادہ یعنے اٹہارہ ہزار روپیہ
کم تہی پس میری دانست مین رسپانڈنٹ نے حکم عدالت کی پوری تعمیل
نہین کی اور اس باعث سے اپیلانٹ کو اختیار رہا کہ اجراے ڈگری کے ملتوی
رکہنے کے واسطے ضمانت پیش کرے چاہیئے کہ یہہ مقدمہ دوسرے حاکم کے ملاحظہ
مین پیش ہووے مجہہ بیگی صاحب حاکم کی اسمقدمہ کے بابت جو راے
ہمت صاحب کی جانب سے صادر ہوئی میری بہی وہی راے ہی بظاہر
ضمانت کی کل تعداد حسب حکم عدالت میعاد معینہ کے اندر داخل نہین کی گئی
اور بموجب حکم اسعدالت کے اپیلانٹ کو اس بات کا مجاز سمجہنا چاہیئے کہ اجراے
ڈگری کو ملتوی رکہے بشرطیکہ ضمانت ضروری کو داخل کرے اسواسطے حکم
ہوا کہ آگرہ کے صدر الصدور کے احکام مورخات نوین اور تئیسوین دسمبر
منسوخ ہون اور نقل اس روبکاری کی بذریعہ پرسیپٹ کے میعاد کے

بغرض اطلاع مراتبات مصرحہ بالا کے اگرہ کے صدر الصدور کے پاس بھیجی جاوے
اور خرچہ سایل کا متفرقہ کے حساب سے طرفثانی کے ذمہ عاید ہو اور کاغذات
مشمولہ سوال حسب ضابطہ سایل کے وکیل کو پھیر دیے جائین فقط

نمبر مقدمہ ۱۰۷ خاص ۱۸۵۴ء

منفصلہ ستائیسوین ۲۷ جنوری ۱۸۵۵ء
راے نامنظوری

کارنول کورلی جیکسن صاحب سونلی اسمت صاحب	حکام

بنا راضی فیصلہ صاحب جج جونپور
مورخہ اکتیسوین ۳۱ جنوری ۱۸۵۴ء

شیخ غلام حسین مدعی اپیلانٹ شیخ احمد بخش اور رسالہ دار ہے ۔ اقرار
بنام
مدسری بخش و شوبخش وغیرہ مدعا علیہم طرفثانیان راے کو کلکسو زمار مجید دکو
معلوم ہوا کہ صاحب جج کی تجویز فیصلجات مطبوعہ مین مندرج ہی اور دگلہ قب
سے مثل مقدمہ کو واسطے دریافت اسباب کے طلب کیا تھا کہ تجویز مذکور
مین روبکاری بندوبست مرقومہ ۱۳ دسمبر ۱۸۴۶ء کا اور روبکاری

ڈپٹی کلکٹر مرقومہ ۲۹ ستمبر ۱۸۴۳ع کا حال صحیح لکھا ہے یا نہین اپیل ہذا
دو وجہ سے ہوئی ہے اول یہہ کہ صاحب مہتمم بندوبست ۱۲ دسمبر ۱۸۴۱ع
کی روبکاری مین لکھتے ہین کہ ساڑھے بیگہ کہ جسکی ڈگری اپیلانٹ کے حق مین
ہوئی تھی اوسکے دخل مین مجمع الماعت کے ہے اور مرزا آقا نواب صاحب
ڈپٹی کلکٹر ۲۹ ستمبر ۱۸۴۳ع کی روبکاری مین اوس جمعبندی کو منظور
فرماتے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اراضی جو مغالطہ سے چین پتی میں شامل ہوئی
مسلمان پٹی سے جسکی ڈگری مدعی کے حق مین ہوئی ہے متعلق ہے اور مگر
مدعی علیہ رسپانڈنٹ نے نالش واسطے تنسیخ اوس حکم کے نہین کی تو
صاحب کلکٹر کو سرکیولر ۲۱ ستمبر ۱۸۴۱ع کی رو سے اوس حکم کو منسوخ
کرنیکا اور اراضی مقبوضہ اپیلانٹ کو مسلمان پٹی سے جدا کرنیکا اختیار
نہ تھا اور نسبت اس دست اندازی بیجا کے اراضی جسکی ڈگری جسکے
حق مین ہوئی اور جو ساڑھے بیگہ تھی صرف مالگذاری باقی رکھنے اور جس
حال مین اپیلانٹ کی ڈگری بعد ہوجانے حد بست چین پتی کے حاصل
ہوئی تو جمعبندی مذکور ہے کہ مطابق حد بست مزبور کے ہوئی اپیلانٹ کے
حق کو تردید جایز نہین ہے دوسرے یہہ کہ تجویز صاحب جج کی اس بات پر
منحصر نہین کہ وہ اراضی مدعی کا تھا کہ اپیلانٹ کی ڈگری سے حکم اجرا ڈگری
مین ہے یہہ وجہہ کافی واسطے فیصلہ مقدمہ کے نہین ہے منقح کرنا
اس بات کا ضرور تھا کہ اراضی مدعی کا تھا متعلق مسلمان پتی یا چین پتی کے

ہی اور مقدمات سراسری سے اپیلانٹ کا دخل ثابت ہوتا ہی تجویز جسٹس صاحب
فی الحقیقت روبکاری بندوبست مرقومہ ۱۳ دسمبر ۱۸۴۱ء مین مطابق
بیان صاحب جج کے یہہ امر مندرج ہے کہ اپیلانٹ کا دخل اوپر جایداد متنازعہ
کے ہے جسکی ڈگری اوسکے حق مین ہوئی لیکن روبکاری مذکور مین کچھ ذکر
اسباب کا نہین ہی کہ کسی قدر اراضی متعلقہ مسلمان پتی حد بست کے
رو سے جین پتی کی گئی اور جب ترتیب بندوبست مین اول حد بست کیا جاتا
تب اگر وہ حد بست جو ڈگری کے خلاف اسقدر مدت کے بعد ظاہر کیا گیا
غلط تصور کیا جاتا تو خاص حکم واسطے اوسکی درستی کے مطابق ڈگری کے
صادر ہو سکتا تھا کیونکہ نہ تو اپیلانٹ کی ڈگری مین اور نہ اوسکے حکم
اجرا مین لکھا ہی کہ رسپانڈنٹ نے بموجب غلط حدود کے کسی قدر اراضی
متعلق مسلمان پتی جین پتی مین شامل کی اور جبکہ ہمکو دریافت ہوا کہ حکم صاحب
ڈپٹی کلکٹر مرقومہ ۲۱ دسمبر ۱۸۴۲ء کی رو سے اپیلانٹ کو اس سبب
کہ وہ حسب ڈگری مسلمان پتی پر علیحدہ قابض تھا اجازت ہوئی کہ
کاغذات جمعبندی اپنی علیحدہ داخل کرے اس حکم مین دخل کی نسبت
جس باب مین صاحب کلکٹر کو دست اندازی کرنی ممنوع نہ تھی کچھ تجویز نہین ہوئی
اور جو حکم صاحب کلکٹر نے واسطے منسوخ کرنے اجازت مذکور کے صادر
کیا تھا اوسکو صاحب کمشنر نے منظور کیا اور صاحب کلکٹر کو اختیار کامل
واسطے صادر کرنے ایسے حکم کے تھا اور اسواسطے اپیلانٹ کے حق

بیان کی تائید اسکی نسبت حدبست سنہ ۱۸۳۹ع تا سنہ ۱۸۴۷ع مین جبکہ حدبست ہوتا تھا
جمعبندیا صرف کیفیت تحصیلدار مرقومہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۸ع سے ہوتی ہے اور دوسری
وجہ اپیل کی اس لحاظ سے قابل منظوری کے نہین ہے کہ صاحب جج کی تجویز سے
ثابت ہے کہ اراضی مدعی بہا ازروے حدبست مرتبہ سنہ ۱۸۳۹ع و سنہ ۱۸۴۷ع کے بستی
رسپانڈنٹ مین شامل ہوتی اور اپیلانٹ نے تب سے تا رجوع نالش اپنے
کوئی دعوی اوسکی نسبت نہین کیا اور نہ اوسپر دخل پایا اسوجہ سے
دعوی اوسکا نسبت دخل قدیم رسپانڈنٹ ممنوع السماعت [illegible]
مین ڈسمس ہونا اپیل مدعی کا اور رسپانڈنٹ کو خرچہ دلانا مناسب
عذر مدعی کا یہہ ہے ازروے روبکاری کے مطابق حکم گورنمنٹ مرقومہ ۱۲ ستمبر
سنہ ۱۸۴۸ع کے عمل مین آئی ترمیم اوس بندوبست کی جو قانون ۹ سنہ ۱۸۲۲ع
کے بموجب عمل مین آیا نہین ہوسکتی ہے جواب مدعی علیہ کا یہہ ہے کہ وہ بندوبست
مسلمان بستی کا جو بستی کے ساتھہ عمل مین آیا تبدیل نہین ہوا صرف ترمیم جمعبندی
سگہ اراضی سے ہوئی جسکے دخل کا مدعی بموجب بندوبست کے دعوی کرتا ہے
اور جسکی نسبت صاحب جج تجویز کرتے ہین کہ مدعی کا دخل نہین ہے بلحاظ نقشہ
حکم بندوبست سنہ ۱۸۴۷ع اور روبکاری صاحب کلکٹر سنہ ۱۸۵۰ع کی مہر سے نزدیک
متحقق ہوا کہ روبکاری صاحب کلکٹر ناسخ حکم بندوبست کی نہین ہے ولیکن
سوا اوس روبکاری سے بندوبست مسلمان بستی مین اثر نہین ہوتا
بلکہ اوس سے صرف کسیقدر اراضی کی جمعبندی کی ترمیم ہوئی ہے اور

اوس اراضی کی نسبت صدر الصدور تجویز کرتے ہین کہ مدعی ہکو دخل ملیا
اور صاحب جج تجویز کرتے ہین کہ مدعی واقع مین ثابت نکر سکا کہ وسینہ
بعد ترمیم جمعبندی ۱۸۵۰ کے اراضی پر قبضہ تھا پایس اس امر مین میری بہ رائے
مطابق رائے کاونول کوری جینکنس صاحب قایم مقام حاکم کے ہی کہ ۱۸۵۰ع
کے حکم مین کوئی امر خلاف قانون یا انصاف واقع نہین ہی اور تجویز صاحب جج
کی نسبت قبضہ کے ناطق ہی اسواسطے حکم ہوا کہ سوال اپیل صاحب اپیلانت کا
نامنظور ہوا اور خرچہ طرفثانیان کا ذمہ اپیلانت کے حسب ضابطہ لکھا
جاوے اور کاغذات منشمولہ سوال ضابطہ کے موافق سایل کو واپس ہون
اور کاغذات موصولہ ضلع سہارنپور داخل رہنا اور بہ نسبت بے میعاد کے
صاحب جج ضلع جونپور کے پاس بھیجی جاوے فقط

نمبر مقدمہ ۲۵۰ ۱۸۵۶ع

۱

منفصلہ ۲۷ جنوری ۱۸۵۵ع

رائے نامنظوری

حکام	۱	مورلی ہمت صاحب الفرڈ ویلیم بیگبی صاحب

بنا رانی حکم صاحب جج ضلع غازیپور
مرقومہ اکتیسوین اکتوبر ۱۸۵۴ع

جلوندر اے مدعاعلیہ سایل لالہ مان راے وکیل

بنام

شاہ قاسم مدعی طرفثانی مولوی محمد امجد علی وکیل

معلوم ہوا کہ طرفثانی سابق مدعی نے بدعوی حقیت اور دلاپانے دخل بلا از روے تفریق و تقسیم بہ نسبت چار آنہ نجملہ آٹھہ آنہ حقیت جلوندر راے واقعہ تعلقہ قاسم آباد بجمع پرگنہ دو ہزار دو سو بچانوین روپیہ بارہ آنہ اور بہی مداخلات لغایہ چار آنہ حقیت جلوندر آندیہ سیردداری اور ٹہیکہ داری بلامیعاد مستاجری نہ زر انتفاع ... سو چوستہر روپیہ بموجب دستاویز شراکت نامہ مرقومہ بائیسوین اپریل ۱۸۴۸ع اور اقرار نامہ مرقومہ ستائیسوین اپریل ۱۸۴۸ع اور دلاپانے مبلغ دو ہزار چار سو چہہ روپیہ سوا بارہ آنہ زرمنافع سہ سو دا ابتداے ۱۲۵۵ لغایت ۱۲۶۰ فصلی اور چار سو تیس روپیہ دس آنہ قیمت جاید اد و ماٹ بابت اراضی سیر اور بحالی دخل اوپر اراضیات سیر کے صدر الصدور کے محکمہ مین نالش کی اور عند التجویز صدر الصدور نے دعوی مدعی کو از قسم سام لائی کے تجویز کرکے ڈسمس کیا و عند الاپیل مرافعہ ازجانب مدعی طرفثانی صاحب جج نے بسبب وجوہ مندرجہ روبکار اپنے فیصلہ صدر الصدور کو منسوخ کرکے مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے واپس بہیجا کہ سایل اوس سے ناراض ہے اور خلاصہ اوسکے عذر کا یہہ کہ جب صدر الصدور نے دستاویز منشاء نالش کی شرائط کو قسم سام پارتی کے

تجویز کرکے مقدمہ کو نہین تحقیق کیا تب صاحب جج کو مناسب تہا کہ اوپر اپیل سرسری کے اونکے فیصلہ کو منسوخ کرتے بلکہ شخص ناراض کو چاہئے تہا کہ اپیل نمبری اوسکی کرتا فقط میری دانست مین صاحب جج حسب دفعہ ۵ قانون ۶ سنہ ۱۸۴۳ع کے اسبات کے مجاز نہ تہے کہ اپیل سرسری کو بنا راضی فیصلہ صدر الصدور بابت مقدمہ ہذا کے سماعت کرین کیونکہ صدر الصدور نے مدعی کی نالش کو بسبب ہونے سازش قسم سام بارتی کے ناجائز جانکر ڈسمس کیا تہا اور حاکم مذکور کی یہہ تجویز بہ صورت معاملہ کی اصل حقیقت پر تہی کہ جسکی ناراضی سے حسب قوانین صرف اپیل نمبری دایر ہوسکتا ہے پس میرے نزدیک مناسب ہے کہ فیصلہ سرسری اپیل صاحب جج کو منسوخ کرکر صدر الصدور کے اول حکم کو ارسر نو بحال رکہون مقدمہ ہذا کو واسطے اتفاق رائے کے جلسہ دوسرے حاکم مین پیش کرنا چاہئے بعد سماعت عذر وکیل فریق ثانی کے مین بیگلی صاحب حاکم کی تجویز مین بابت مقدمہ ہذا اور اوس حکم مین کہ جسکے صادر کرنے کا ارادہ ہے متفق الرائے ہون اسواسطے حکم ہوا کہ حکم صاحب جج غازیپور مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع جو شعر منسوخی حکم صدر الصدور غازیپور مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع صادر پایا ہے رد اور منسوخ ہووے اور نقل اس روبکاری کی اطلاعاً صاحب جج غازیپور کے پاس کہ باہر نسبت لے میعاد کے ساتہہ بہیجی جاوے اور کاغذات شمول حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۱۲ متفرقہ سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ ستائیسوین جنوری سنہ ۱۸۵۸ء

رامے نامنظوری

موزلی اسمتھ صاحب ⎫
کارنول کورنی جیکسن صاحب ⎭ حکام

هری مہتہ بہاؤ وسری نواس راؤ مدعیان سائلان

رامے جوگل کشور وبابو بینی پرشاد ومولوی محمد مجیب علی ومولوی محمد نادر علی وکلاء

بنام

نراین راؤ طرف ثانی شیخ احمد بخش وکیل

معلوم ہوا کہ یہہ سوال حسب ضمن اول دفعہ ۵ قانون ۱۸۵۶ء مدعیان کی جانب سے گذرا جسکی نالش ضلع مین ڈسمس ہوئی اور اونکی طرف سے اپیل اس عدالت مین دایر ہی اس سوال مین مدعیان یہہ درخواست کرتے ہین کہ مدعی علیہ سے بعد ثبوت ارادہ انتقال مال متنازعہ کے بغرض محفوظ رکہنے اجرا حکم اخیر سے جو صادر ہوئی ضمانت لیجاوے فقط مدعی علیہ کا وکیل اعتراض کرتاہی کہ اس مضمون کا سوال پہلے ہی گذر چکا ہی اور موافق حکم اس عدالت کے تحقیقات مراتب مندرجہ سوال کے بذریعہ صاحب جج ضلع کے ہوئی کہ صاحب جج نے باعث عدم ثبوت ارادہ انتقال کے سوال مذکور نامنظور کیا یہہ حکم صاحب ممدوح کا بارہوین اگست ۱۸۵۷ء کو جلسہ ایک حاکم کے سے بحال رہا پس بدین لحاظ اوس سوال کو دوبارہ گذرانا خلاف قانون ہی اور یہہ بہی عذر کرتاہی کہ واسطے نظرثانی حکم مورخہ بارہوین اگست سنہ الیہ کی درخواست نہین

کی گئی فقط میری دانست مین ضمن اول دفعہ قانون مستدلہ کے معنی و منشا یہہ ہے
کہ جب کبہی اثبات کی دلیل کافی مل سکے کہ مدعی علیہ کو مال متنازعہ کے انتقال کرنیکے
خواہ اوٹہا لیجانے کا ارادہ ہے بمقصد محفوظ رکہنیکے اجراے حکم سے حاکم
اوس محکمہ کا جس مین نالش دایر ہے اس امر کی تجویز کرنیکا مجاز ہے بلکہ ایسا کرنا اوسپر
فرض ہے ہر چند کہ سوال سابق بلحاظ حقیقت حال نامنظور ہوا مگر یہہ امر داخل کرلنے سوال ثانی
کا جو بہی مضمون اور حالات پر مبنی ہے کہ اوس نامنظوری کے بعد وجود ہین اس مانع نہین
ہو سکتا مدعیان جواب سوال ثانی دوبارہ گذرانتے ہین سواس امر کے وے ابہی ذمہ دار
ہین و اگر اپنا ثابت نکر سکینگے تو اونکو بموجب ضمن ۲ دفعہ نقصان اوٹہانا بدی کلیہ
نزدیک ایسا حکم دینا مناسب ہے کہ صاحب جج ضلع بابت اعتراض مندرجہ سوال کے
حسب معمول تحقیقات کرین فقط لیکن مین اس مقدمہ کو واسطے تجویز کے دوسرے حاکم
کے اجلاس مین بہیجتا ہون فقط قانون مستدلہ کی جو شرح کہ سمت صاحب نے تحریر فرمائی
مین اوس سے کلیۃً اتفاق رکہتا ہون جب کہ صاحب جج کسی وسیلہ سے تحقیقات ضروری
عمل مین آوے بعد ازان اسعدالت کو تجویز اس امر کی کرنی مناسب ہوگی کہ آیا بنظر
حالات موجودہ مدعی علیہ سے ضمانت طلب کرنا مصلحت ہے یا کہ جایداد متنازعہ قرق
ہو اسواسطے حکم ہوا کہ نقل اس روبکاری کی بسبب نئے میعاد دینے ساتہہ اس
حکم سے کہ صاحب جج موافق حکم اسعدالت کے عمل مین لاوین ضلع کانپور کے
صاحب جج کے پاس بہیجی جاوے فقط

رائے جیکسن صاحب حسب حکم

نمبر مقدمہ ۱۸۰ اخاص سنہ ۱۸۵۷ء

منفصلہ تیسری فروری سنہ ۱۸۵۵ء

ربکارنا منظوری

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمت صاحب — حکام

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور بریلی

مورخہ اٹھائیسوین مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

موہن لعل مدعی — اپیلانٹ — لالہ مانرائے وکیل

بنام

سیوارام ولو لیبد ہر مدعی علیہما — رسپانڈنٹ

وجوہات اپیل

ترجمہ رائے حاکم ممدوح کا یہہ ہی کہ منصف نے مدعی کے حق مین ڈگری کی اور صدر الصدور نے منصف کے فیصلہ کو رد اور منسوخ کرکے دعوی ڈسمس کیا نالش ہذا مطابق قیاس صدر الصدور خلاف کنسٹرکشن نمبر ۱۱۲۹ کے نہین ہی کسواسطے کہ نالش مبنی اوپر فیصلہ ثالثی کے ہی اور اُسمن

فیصلہ سے بنا دعوی جدید پیدا ہوتی ہی اور امر متنازعہ فیہ کے تجویز صیغہ اجرا ڈگری
مین نہین ہوی اور اپیلانٹ کو واسطے تصفیہ اس امر کے حکم رجوع کرنے نالش کا ہوا
بیان اپیلانٹ کا یہہ ہی کہ میرے پاس ڈگری سرا سری تعدادی لعہ
بنام رسپانڈنتان کے تہی اور رسپانڈنتان کے پاس ڈگری نمبری تعدادی
لعہ بنام مجہہ اپیلانٹ کے تہی جب رسپانڈنتان نے اپنی ڈگری کو جاری
کرایا فریقین مین ثالثی قرار پای اور ثالثیون نے یہہ تجویز کی کہ اپیلانٹ کو اوسکا
زر ڈگری مجرا ملے اور باقی یافتنی رسپانڈنتان حسب قسط بندی ادا ہو مگر رسپانڈنتان
نے خلاف فیصلہ مذکور کے اپنی ڈگری کے اجرا کے لئے درخواست دی اور اپیلانٹ
نے یہہ عذر کیا کہ فیصلہ مذکور مانع اجرا ڈگری ہی مگر اوسکا عذر نامنظور رہا اور
رسپانڈنتان نے باجرا ڈگری جایداد اپیلانٹ کے نیلام کے واسطے اشتہار
جاری کرایا اور اپیلانٹ نے بنا ر امی حکم متفرقہ منصف کے اپیل کی اور
صاحب جج نے حکم منصف کو بحال رکہا نالش ہذا اس غرض سے دایر ہوئی
ہی کہ اپیلانٹ کو لعہ مجرا ملے اس روپیہ کا مجرا ہونا منصف اور
صاحب جج نے نامنظور کیا تہا صدر الصدور نے اسوجہہ سے مقدمہ
کو ڈسمس کیا کہ نالش کنتراکشن نمبر ١١٢١ کے خلاف ہی میرے
نزدیک تجویز اونکی درست ہی تجویز عذر اپیلانٹ کا صرف بصیغہ
متفرقہ بمقدمہ اجرا ڈگری رسپانڈنتان کے ممکن ہی اور حکم صاحب جج کا
بحالی فیصلہ منصف بموجب دفعہ ١٥ ایکٹ ٢٣ سنہ ١٨٦١ع کے قطعی ہی اور اوسکی تنسیخ

سکے واسطے نالش نمبری نہین ہوسکتی ہی پس ڈسمس کرنا اپیل کا نامناسب ہی سو اسے ہماری واسطے نامنظور کرنے اپیل ہذا کے متفق راے الفرڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم کے ہی اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانٹ کی نامنظور ہووے اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۷ سنہ ۱۸۵۰ع

منفصلہ تیسری فروری سنہ ۱۸۵۰ع

راے نامنظوری

موزلی اسمتھ صاحب
الفرڈ ولیم بیگبی صاحب } حکام
کارنول کومبلی جیکسن صاحب

ہردیو بخش ضامن خرچہ اپیل ولایت راے ملازم اپیلانٹ ولایت — سایل

پنڈت ہرجلجل — وکیل

حال یہہ ہی کہ پہلے سوال سایل کا بیسوین جنوری سنہ حال کو موزلی اسمتھ صاحب حاکم کے اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم موصوف نے حسب وجوہ مندرجہ روبکاری اپنی سایل کو مستحق واپس پانے زر مطلوبہ مجمعہ خزانہ کا تجویز کر کے حکم دربیغی سوال کا دوسرے حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور

راشمت جیتنا جیب

مضمون روبکار حاکم ممدوح کا یہہ ہی کہ سایل کا سوال بدرخواست واپسی چہہ سو
اٹھاسی روپیہ نو آنہ مجتمعہ خزانہ کے جو اس مہینے کی چھٹی تاریخ کو اوپر طلبی کیفیت کے
سررشتہ سے ملتوی رہا تہا آج معہ کیفیت اس عدالت کے بخشی سے پیش ہو کے
پڑہا گیا حال یہہ ہی کہ سایل نے سوال اس مطلب سے کہ بیچ مقدمہ راد ملازم
اپیلانٹ ولایت بنام رانی روپ کنور رسپانڈنٹیا اور بعد فوت اسکے بابی جودہ کنور
ولیہہ ہرسنگہ بخش نابالغ رسپانڈنٹیہ ولایت دعوی لہ للعہ مال عجب بابت
(ار ہبای)
دخل پانے احمدپور وغیرہ مبلغ چہہ سو اٹھاسی روپیہ نو آنہ بابت بقیہ
ضمانت خرچہ اپیل ولایت کے میری طرف سے خزانہ عدالت صدر اگرہ
مین جمع ہین اور اب اپیلانٹ مذکور تاریخ ۲۳ دسمبر ۱۸۵۷ع کو بذریعہ
درخواست دست بردار اپیل ولایت سے ہوا اس حالت مین اب مجہکو
کچہہ سروکار ضمانی خرچہ اپیل ولایت سے نرہا اور بہرکیف مستحق واپسی
چہہ سو اٹھاسی روپیہ نو آنہ مذکورہ بالا کا ہون امیدوار ہون کہ موافق ضابطہ
کے بذریعہ حکم حضور معرفت وکیل اپنے کے دلوایا وین فقط اس
عدالت مین گذرا کہ بموجب روبکار اس مہینے کی چھٹی تاریخ کی کیفیت سررشتہ سے
طلب ہو کے آج کیفیت بخشی اس عدالت کی اس مضمون سے ملاحظہ مین گذری کہ
چہہ سو اٹھاسی روپیہ نو آنہ بابت بقیہ ضمانت خرچہ اپیل ولایت تاریخ ۲۰
فروری ۱۸۵۸ع کو بصیغہ جوڈیشل ڈپارٹ مین اپیلانٹ کی طرف سے
داخل ہوی اور اب تک جمع ہین اور تا ہنوز فرد حساب دربارہ خرچہ مقدمہ اپیلانٹ

ولایت کے اسعدالت مین ولایت سے نہین پہونچی تا وقتیکہ فرد حساب خرچ
ولایت سے اسعدالت مین نہ پہونچی جب تک حال خرچہ اپیل ولایت کا کسطرح
ظاہر ہو سکتا ہی کہ بابت خرچہ اپیل ولایت اپیلانت ولایت سے کسقدر
پایا ہے پس واپس ہونے زر مذکور مین اسقدر عذر ہی فقط ہماری
دانست مین وجہہ لکہی ہوئی بخشی اسعدالت کی دربارہ واپس نہونے زر
کے سایل کو مانع متصور نہین ہی لیکن بنظر حالات خاص کے صادر ہونا
حکم کا باتفاق راے دوسرے حاکم کے مناسب معلوم ہوتا ہی اسواسطے
حکم ہوا کہ کاغذات اسمقدمہ کے بغرض اتفاق راے دربارہ صادر
ہونے حکم واپسی جبہ سو اٹہاسی روپیہ لوآنہ کی سایل کو موافق ضابطہ
کے دوسرے حاکم کے اجلاس مین پیش ہون فقط اور ستائیسوین ۲۷ ماہ مذکور
کو کار نول کورنی جبکشن صاحب قایم مقام حاکم کے اجلاس مین پیش
ہوا اور حاکم ممدوح حسب وجوہ مندرجہ راے انگریزی کے درباب
واپس دلانے زر مجتمعہ خزانہ کے سایل کو موزلی اسمتہ صاحب حاکم
کی راے سے اختلاف کرکے حکم پیشی سوال کا تیسرے حاکم کے اجلاس مین
صادر کیا اور ترجمہ راے انگریزی حاکم موصوف کا یہہ ہی کہ مسمی ہردیو بخش سایل
کو لازم اپیلانت ولایت کا ضامنی ہوا تہا اور جایداد مکفولہ ضمانت قیمتی دس ہزار
روپیہ کے یعنے جسقدر کہ ضرور ہوتی ہی نہ تصور ہو کر ضامنی کو اجازت تسویا
کرنے تعداد دس ہزار روپیہ کے ساتہہ جمع کرنے مبلغ جبہ سو اٹہاسی روپیہ

نوانہ نقد کے میں اب سایل بیان کرتا ہی کہ مقدمہ اپیل نسبت واپسی مرافعہ
کے خاتمہ میں ہوگیا لیکن عدالت کو چونکہ حسب سررشتہ یا کوئی معتبر اطلاع
اسکی حقیقت کے نہین پہنچی ہم نہین کہہ سکتے کہ کسقدر روپیہ بابت خرچہ
کے اپیلانٹ سے واجب الادا ہی یا یہہ کہ ایا باشتنا سے رقم چہہ سو اتہاسی
روپیہ نو آنہ زر نقد کے جو بقیمت جایداد مکفول کہ واسطے زر خرچہ کے کافی ہوگی
یا نہین فقط اور قلیل ہونا رقم زر نقد کا بمقابلہ کل تعداد ضمانت سایل کے
کوئی وجہہ کافی واسطے اس امر کے نہین ہی کہ بلا دریافت ہونے نتیجہ اپیل
اور منکشف ہونے حال ذمہ داری مدعا علیہ کے زر مذکور اوسکو واپس
کیا جاے فقط اسوجہہ سے میری راے اسمتہ صاحب کی راے سے
اتفاق نہین کرتی اسباب مین کہ کوئی امر روبروے عدالت ایسا ہی
جسسے حکم واپسی زر مطلوبہ کا اتفاقاً مناسب ہو فقط اور راے مجہہ بیگی صاحب
کا ترجمہ یہہ ہی کہ جکیسن صاحب کی راے سے مین اتفاق کرتا ہون بسبب اسباب
مین کہ رقم چہہ سو اتہاسی روپیہ نو انہ نقد مدخلہ سایل اوسکو واپس نکہنی چاہئیے
جب تک از روے سررشتہ اطلاع اس امر کی نہ حاصل ہو کہ ملازم اپیلانٹ
نے اپنا اپیل مسترد کرلیا فقط اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایل کا
نامنظور ہو فقط

نمبر مقدمہ ۲۶۶ سنہ ۱۸۵۷ء

منفصلہ تیسری فروری ۱۸۵۵ء

راے نامنظوری

الفرڈ ولیم بیگی صاحب
کارنول گورن جیکسن صاحب
سوزلی اسمتھ صاحب
حکام

بنا راضی حکم صدر الصدور ضلع آگرہ

مورخہ چودھویں نومبر ۱۸۵۴ء

بہادر لال او منی لعل مشتریان خرچہ ننڈکشور ڈگریدار سائل
لالہ رام چند وکیل

بنام

بابو رام نراین وکیل عدالت دیوانی صدر ضلع آگرہ طرف ثانی
بابو بینی پرشاد و شیخ احمد بخش وکلاء

دریافت ہوا کہ بعد خرید کے خرچہ باقی ننڈکشور ڈگریدار ذمگی پنالعل تعدادی پانسو پچیس روپیہ سوا بارہ آنہ کے سائلون نے سوال بدرخواست مالک متصور ہونے اپنی بجاے پنالعل بابت خرچہ کے اور ننڈکشور ڈگریدار نے سوال بدرخواست مالک خرچہ ہونے مشتریون کے بجاے اپنی صدر الصدور کے محکمہ مین گذرانا کہ صدر الصدور نے اوپر سوال

نند کشور ڈگریدار کے اسطرح کا حکم صادر کرکے کہ ایک مقدمہ اجراے ڈگری
بابو رام نراین مدعی کا بنام اسی نند کشور مدعا علیہ کے دایر ہے اور دوسری
یہہ مدعا علیہ دین دار بقیہ زر ڈگری مدعی مذکور کا ہی علاوہ اسکے یہہ بات
مشہور ہی کہ بنام ایسے مدعا علیہ کے مقدمات تجویز ثانی دایر ہین اور
دایر ہونے والے ہین پس اس صورت مین یہہ انتقال صرف واسطے بچنے
زر ڈگری کے ایسی معلوم ہوتا ہی لایق منظوری کے نہین ہین نظر بران حکم
ہوا کہ یہہ درخواست سایل کی درباب انتقال نامنظور رہے فقط سوال
سایلون کو بہی اسوجہہ سے کہ جو انتقال خرچہ جانب نند کشور سے بوجہہ
بچنے تحصیل ڈگریات سے نامنظور ہوا ہی حکم نامنظوری درخواست سایلون
بہی صادر کرکے حکم شامل مثل رہنے کا صادر کیا کہ سایلان اس سے
ناراض ہی فقط جو سایل نے حق حقوق نند کشور ڈگریدار نسبت خرچہ ڈگری
شدہ مقدمہ بینالال ایپلانٹ بنام نند کشور رسپانڈنٹ کے خریدی اور فریقین نے
یعنے نند کشور بایع اور سایل خریدار نے بموجب کشتی نمبر ۱۲۱۴ کے
صدر الصدور سے واسطے تحریر کیئے جانے معاملہ بیع مذکورہ کے
درخواست کری فقط صدر الصدور بلا پیش ہونے کسی عذر بسبب
اس معاملہ کے جانب شخص ثالث سے از خود مانع معاملہ بیع کے
ہوئے اور اوسکے تحریر کرنے سے انکار کیا اسوجہہ سے کہ بیع مذکور
سازشی اور فریبی ہے اور غرض اوس سے یہہ ہی کہ رام نراین وکیل

ہماری عدالت کا جسکو نند کشور پر ڈگری حاصل ہی اس خرچکو اپنی اجرائے ڈگری
مین تفرق نکرسکے فقط ایسا حکم از خود صادر کرنیکی صدر الصدور کو مجاز نہتی فقط
چونکہ وہ واقف تہے کہ نند کشور کے ذمہ ڈگریان واجب الادا ہین تو انہون نے
بجا کیا کہ معاملہ ہیچ کو بلا تامل تحریر نہین کیا لیکن مناسب طریقہ یہ تہا کہ درخواست
کو تہوڑے دن تک پڑے رہنے دیتے کہ اوس عرصہ مین کوئی جانب ثالث عذر اپنا عذر
پیش کرتا فقط نسبت بیضابطگی کارروائی صدر الصدور کے مجہی اس سوال
کے ساتہ وہی سلوک کرنا ضرور ہوا جیسا کہ درخواست یکطرفہ کے ساتہ کیا
جاتا ہی کیونکہ رام نراین کی جانب سے اگر سچ پوچہیں تو کوئی میرے روبرو
حاضر نہین ہوا اوس شخص نے واسطے مقابلہ اس سوال کے ایک وکیل مقرر
کیا ہی فقط اسواسطے حکم ہوا کہ آگرہ کے صدر الصدور کا چودہوین نومبر
۱۸۵۸ع کا حکم منسوخ ہو وے اور نقل اس روبکاری کی اس حکم سے کہ
سوال سایل کو داخل کرکے حسب ہدایت مذکورہ بالا کے سلوک کرین
بے میعادی ہیبت کے ساتہ آگرہ کے صدر الصدور کے پاس بہیجی جاوے
اور کاغذات متشمولہ سوال حسب ضابطہ پہیر دئے جاوین فقط

نمبر مقدمہ ۶۱ سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ تیسری فروری ۱۸۵۶ع

راے نامنظوری

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
کارنول کورنی جیکنش صاحب
سوزلی اسمت صاحب
حکام

بناراضی حکم صاحب جج ضلع فتح پور

مورخه بیسوین دسمبر ۱۸۵۴ع

مسماة رنگی زوجه رام پرشاد متوفی اور مسماة منیا بیگم زوجه کلیان متوفی مدعاعلیها سائله
لالارام وکیل

بنام

مرلیدهر وغیره مدعیان طرف ثانی

معلوم ہوا که منجمله مدعیان دو اشخاص نے بیچ محکمه صاحب جج کے اپیل سرسری بناراضی حکم صدرالصدور درباب نہ مستقید ہونے دعوی کے دایر کیا اور صاحب جج نے حکم مذکور کو منسوخ کیا اور یہه اپیل بناراضی حکم صاحب جج کے دایر ہوا ہی فقط حکم صاحب جج بیضابطه ہی اور پسند عدالت نہین ہو سکتا اولاً اس وجه سے که دو مدعیان کی جانب منجمله چار مدعیون کے اپیل دایر نہین ہو سکتا جب تک که وه دونون مدعیان جو شراکت اپیل سے انکار کرتے ہون رسپانڈنٹ قرار نه دیے جاتے دوم حسب منشاء ضمن ۲ دفعه ۲ قانون ۲۶ سنه ۱۸۴۷ع کے سرسری اپیل صرف اوس حالت مین منظور ہوتا ہی که جب مقدمه

عدالت ماتحت سے بوجہ تاخیر یا بضابطگی یا کسواد رنقص کے ڈسمس ہوا ہو ورنہ حکم مین ستثنیہ کا سرسری اپیل نہین سماعت ہو سکتا صرف اپیل عام ہو سکتا ہی فقط پس مین صاحب جسج کے حکم کو منسوخ کرتا ہون اور جو کچھہ کارروائی ازجانب صدر الصدور مابعد اوس حکم کے عمل مین ائے ہو بیکار اور ناجایز تصور ہونی چاہئے اسواسطے حکم ہوا کہ فتحپور کے صاحب جسج کا نمبر ہوین دسمبر ۱۸۵۳ء کا حکم منسوخ ہو اور نقل اس روبکاری کی اس حکم سے کہ صاحب جسج اپنے حکم کو منسوخ جانئے جو کچھہ کہ اوسکی بنا پر حکم صادر ہوا ہو اوسکو بیکار اور ناجایز تصور کرین نے میعادی پر سیت کے ساتھہ فتحپور کے صاحب جسج کے پاس بھیجی جاسے اور کاغذات مشمولہ سوال حسب ضابطہ پھیر دئے جائین فقط

نمبر مقدمہ ۱۹۰۵ سنہ ۱۸۵۴ء

مفصلہ تیسری فروری ۱۸۵۴ء

رامے نامنظوری

حکام

انفرڈ ولیم بیگبی صاحب
کارنوں کورنی جیکنشن صاحب
مونزلی اسمتھ صاحب

بنارافعی حکم صاحب جسج گورکهپور
مورخه نوئین جون سنه ۱۸۶۸ع

بابو سرجیت سنگه مدیون مدعاعلیه سایل راے جوگل کشور و مولوی محمد حیدر علی وکلاء

بنام

مهرباسو میسی کنوری ما دروولیه بابو تلکدہاری سنگه نابالغ طرفثانی

لاله بسنت راے اور شیخ احمد بخش وکلاء

معلوم هوا که بعد گذراننے درخواست طرفثانیه کے واسطے وصول کرا پانے مبلغ نوسوایکسته روپیه پونے پندره آنه خرچه منهای کلکتری بابت تقسیم تعلقه بالگانون پرگنه سدهوه جوبه بمقدمه اجرا ڈگری خارجی پچیسوین جولای سنه ۱۸۶۲ع کے صدر الصدور کے محکمه مین سایل نے عذر باین خلاصه بیش کیا که جو کچهه دینا فریقین کا تها وه هنگام هونے صلحنامه بمقدمه اجرا ڈگری کے که جسکا یهه خرچه هی باخود ناسب طے هوگیا اور مقدمه اجرا ڈگری کا تعمیل تمام فیصل پایا اب درخواست ڈگریدار کی نسبت دلا پانے اوسکے محض بیجا هی فقط اور عند التجویز صدر الصدور نے باین خلاصه توجه که جو صلحنامه مین کچهه ذکر اس زر خرچه کا مندرج نهین هی نامنظوری عذر سایل کے حکم دیا که ڈگریدار کو اختیار هی که واسطے وصول اس روپیه کے حسب دستور درخواست گذرانی اور عند الاپیل صاحب جسج نے اپیل سایل کو نامنظور کرکے خرچه اوسکے ذمه عاید کیا که سایل اوس سے ناراض هی اور خلاصه اوسکے عذر کا یهه هی که جب

بعد صدور حکم ڈگری درخواست اجراے ڈگری سے گذر کر بالکل مواخذہ زر ڈگری کا
آپسمین طے ہوکر صلحنامہ بمضمون اسکے کہ کل نزاع آپسکی رفع ہو گئی اور کسی امر کا
مواخذہ درمیان فریقین کے باقی نرہا تو تجویز حکام ضلع کی کہ صلحنامہ مین ذکر خرچہ
مقدمہ کا نہین ہی یہ امر خلاف شان مقدمہ کے ہی کیونکہ جب صلحنامہ مین عموماً یہ
بات مندرج ہی کہ تصفیہ جملہ نزاع باخودنا ہوگیا ظاہر ہی کہ ... خرچہ ... بین کی
نسبت بہی مواخذہ باقی نرہا فقط میری راے مین احکام صدر الصدور و
صاحب جسج کے اس مقدمہ مین غلط ہین بتاریخ پچیسوین ۲۵ جولائی ۱۸۵۲ء صدر الصدور
... گذرنے صلحنامہ کے جانب فریقین سے یہہ حکم دیا کہ بعد تعمیل
... مال کے مقدمہ اجراے ڈگری خارج ہو پس بعد صادر کرنے ایسے حکم
حاکم موصوف مجاز نہ تہے کہ بتاریخ بیست و پنجم نومبر ۱۸۵۲ء ... ہمسوال
رسپانڈنٹ کے مقدمہ کو پہر تازہ کرین اور حکم واسطے دلائی جانے اصرف
... کے اپیلانٹ کی نسبت جاری کرین کیونکہ بعد صدور حکم مورخہ
چبیسوین جولائی کے تعلق صدر الصدور کا مقدمہ مذکور سے منقطع ہو چکا تہا
سواے ازین صلحنامہ بتاریخ بستم جون ۱۸۵۳ء ثبت ہی اور روپیہ واسطے
... کے رسپانڈنٹ بتاریخ ششم مئی ۱۸۵۲ء یعنے ایک سال سے زیادہ قبل
ادخال صلحنامہ کے محکمہ کلکٹری مین جمع کر چکا تہا اور چونکہ خود صلحنامہ سے
... ہی کہ تمام امور متنازعہ فیمابین بموجب اسکے طے ہو چکے تہے بلا استثناے
... کے فقط بس یہہ تصور کرنا چاہئے کہ رسپانڈنٹ دعوی ...

زر اخراجات امین سے دست بردار ہو چکا تہا فقط غرض کہ کسی طرح پر یہہ امر سمجہنا چاہئے میری دانست مین کوئی شبہہ نہین ہی کہ عمل صدر الصدور کا درباب یہہ تحریک دینے مقدمہ مذکور کے بر طبق پیشی سوال رسپانڈنٹ بعد طے ہو جانے مقدمہ کے ایک مرتبہ صیغہ اجراے ڈگری سے خلاف سر رشتہ ہوا اسواسطے حکم ہوا کہ گورکہہ پور کے صدر الصدور اور صاحب جج کی پچیسوین نومبر ۱۸۵۳ع اور نوین جون ۱۸۵۴ع کے احکام منسوخ ہون اور نقل اس روبکاری کی معہ کاغذات موصولہ ضلع نے میعادی پرسیت کے ساتہہ گورکہہ پور کے صاحب جج کے پاس بہیجی جاے فقط

نمبر مقدمہ ۱۱۴۰ ۱۸۵۴ع

منفصلہ چودہوین فروری ۱۸۵۵ع

راے نامنظور رہی

حکام — الفریڈ ولیم بگبی صاحب / موزلی اسمت صاحب

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع اعظم گڈہ

مورخہ سترہوین مارچ ۱۸۵۴ع

کریم بخش جان مدعا علیہ — اپیلانٹ — سید صفدر علی وکیل

بنام

مسماۃ مسلمن بی بی مدعیہ — رسپانڈنٹ — مولوی محمد نادر علی وکیل

ترجمہ راے حاکم موصوف کا یہہ ہی کہ منصف نے مدعیہ کے حق مین ڈگری کی
اور صدر الصدور نے اس فیصلہ کو بحال رکہا وجوہات اپیل اول یہہ کہ دعوی
حق شفع از روے شرع مابین میعاد ایک مہینے کے تاریخ بیع سے ہو پانا چاہئے
حالانکہ نالش ہذا بعرصہ زیادہ چار سال بعد بیع اور بعد دایر ہونے نالش
بنام مدعیہ طرف سے اپیلانت کے رجوع ہوئی دوسرے یہہ کہ جب مدعیہ
نے اپنی ڈگری خرچہ کے لئے جاری کرا کے شرط صلحنامہ سے انحراف
کیا تو استحقاق اوسکا نسبت جایداد مدعا بہا کے ساقط ہو گیا تیسرے
یہہ کہ مقدمہ ہذا مین دو قسم کے حق کی تجویز ہوئی ہی یعنے استحقاق موروثی
نسبت نصف جایداد کے اور استحقاق حق شفع نسبت باقی نصف جایداد کے
اور یہہ بات خلاف قاعدہ عدالت ہی چوتہے یہہ کہ مدعی علیہ اپیلانت
خریدار بارہ آنہ حصہ کا ہی اور ریاض علی خریدار چار آنہ کا ہی اور ڈگری
میں تصریح اس بات کی نہین ہی کہ آتہہ آنہ سے ڈگری کے عیوض کسقدر حصہ
بارہ آنہ سے اور کسقدر حصہ چار آنہ سے دلایا جاوے جس امور کا ذکر
اپیلانت کرتا ہی وہ شرع مین نہین ہی اور جن شارعون کی راے یہہ
ہی کہ درخواست حق شفع کے اندر میعاد ایک مہینے ہووے اونکا
مطلب یہہ ہی کہ میعاد مذکور اوسوقت سے محسوب ہووے جبکہ دعویدار

نہ اپنی مسیبت

حق شفع کو بیع سے اطلاع ہووے وہ یہ نہین کہتے ہین کہ میعاد معینہ مذکور تاریخ
بیع سے محسوب کی جاوے علاوہ اسکے مطابق تجویز صدر کلکتہ بمقدمہ محمد ابیاس
وغیرہ اپیلانت بنام جوراماز بہ وغیرہ رسپانڈنتان منفصلہ یکم مئی ۱۸۵۱ع
کے اسباب مین شبہہ ہی کہ شرع کی رو سے کوئی میعاد واسطے کرنے دعوی کے
معین ہی یا نہین اور اگر ہو بھی تو قانون حد سماعت سے برطرف ہوئے دوسرا
عذر ہذا نامعقول ہی اگر مدعیہ نے خلاف شرط صلحنامہ کے کیا تو عذر اپیلانت
اوسوقت مین پیش ہونا چاہیئے تہا جبکہ مدعیہ نے خرچہ کے لئے ڈگری جاری
کی تہی بلکہ ایسی عہد شکنی سے مدعیہ اپنے استحقاق جایداد سے جسکا ثبوت
ڈگری عدالت سے ہوا محروم نہین ہو سکتی ہی تیسرے مطابق بیان اپیلانت
کے دو امر کی تجویز نہین ہوئی ہی مدعیہ دعوی حق شفع کا بموجب حقیت
وراثت جو گانون کے دوسرے حصہ مین واقع ہی کرتی ہی اور ایک حق
دوسرے پر موقوف تہا بلکہ بغیر ثابت کرنے اپنے بیان نسبت حقیت موروثی
کے مدعیہ مستحق حق شفع کی نہوتی اور جب عدالت ہاے ماتحت کے نزدیک
مدعیہ کا حق موروثی ثابت ہوا تب اونہون نے اوسیکے مطابق حق شفع کی
بہی ڈگری کی چوتہی مین عذر کو نامنظور کرتا ہون جبکہ فیصلہ عدالت ہاے
ماتحت کو اوسی رسپانڈنتیہ مالکہ کل دیہات کی ہوگی تو تصریح متذکرہ اپیلانت
کی ضرورت نہ تہی اس تصریح کی احتیاج صرف اوس حالت مین ہوتی جبکہ
جایداد مین اپیلانت کا کسی قدر حق باقی رہتا میرے نزدیک اپیل ہذا قابل

دمس کے ہی اور خرچہ ذمہ اپیلانت کے چاہئے رائے ہماری واسطے نامنظو رآمد ست کیا
کرنے درخواست کے مطابق رائے الفریڈ ولیم بیگی صاحب حاکم کے ہی
اسو اسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانت کی نامنظور ہوئے اور
خرچہ رسپانڈنت کے ضابطہ کے موافق ذمہ اپیلانت کے لکھا جاسے اور کاغذات
مشمولہ درخواست حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۱۲۱۳ خاص ۱۸۵۷ء

منفصلہ چوبیسوین فروری ۱۸۵۸ء
رائے نامنظوری

حکام
موزلی اسمت صاحب
کارنول کوربی جیکسن صاحب

بنا راضی فیصلہ صدر امین ضلع غازیپور
مورخہ بائیسوین مارچ ۱۸۵۵ء

جودہا رائے مدعاعلیہ اپیلانت راجہ جوگل کشور دکیل

بنام

مسماۃ لولاکنور زوجہ سیتارام متوفی ولیہ مان رائے نابالغ مدعیہ رسپانڈنت
معلوم ہوا کہ عدالت ہذا مین مدعی علیہ نے ایک ایک عذر پیش کیا کہ صدر الصدور نے

حق شفع کو بیع سے اطلاع ہووے وہ یہ نہین کہتے ہین کہ میعاد معینہ مذکور تاریخ
بیع سے محسوب کی جاوے علاوہ اسکے مطابق تجویز صدر کلکتہ بمقدمہ محمد امیان
وغیرہ اپیلانت بنام چوراماز بہ وغیرہ رسپانڈنٹان منفصلہ یکم مئی ۱۸۵۱ع
کے اسباب یقین ہی کہ شرع کی رو سے کوئی میعاد واسطے کرنے دعوی کے
معین ہی یا نہین اور اگر ہو بہی تو قانون حد سماعت سے برطرف ہوئے دوسرا
عذر ہذا نا معقول ہی اگر مدعیہ نے خلاف شرط صلحنامہ کے کیا تو عذر اثنا
اوسوقت مین پیش ہونا چاہئے تہا جبکہ مدعیہ نے خرچہ کے لئے ڈگری جاری
کی تہی بلکہ ایسی عہد شکنی سے مدعیہ اپنے استحقاق جایداد سے جسکا ثبوت
ڈگری عدالت سے ہوا محروم نہین ہو سکتی ہی تیسرے مطابق بیان اپیلانت
کے دو امر کی تجویز یقین ہوئی ہی مدعیہ دعوی حق شفع کا بموجب حقیت
وراثت جو گانون کے دوسرے حصہ مین واقع ہی کرتی ہی اور ایک حق
دوسرے پر موقوف تہا بلکہ بغیر ثابت کرنے اپنے بیان نسبت حقیت موروثی
کے مدعیہ مستحق حق شفع کی نہوتی اور جب عدالت ہاے ماتحت کے نزدیک
مدعیہ کا حق موروثی ثابت ہوا تب اونہون نے اوسیکے مطابق حق شفع کی
بہی ڈگری کی جو ہتی ہین عذر کو نا منظور کرتا ہون جبکہ فیصلہ عدالت ہاے
ماتحت کو اوسی رسپانڈنٹیہ مالک کل دیہات کی ہوگی تو تصریح متذکرہ اپیلانت
کی ضرورت نہ تہی اس تصریح کی احتیاج صرف اوس حالت مین ہوتی جبکہ
جایداد مین اپیلانت کا کسی قدر حق باقی رہتا میرے نزدیک اپیل ہذا قابل

ذمہ مسئول کے ہو اور خرچہ ذمہ اپیلانٹ کے چاہئے رائے ہماری واسطے نامنظور کرنے درخواست کے مطابق رائے الفرڈ ولیم ہگبی صاحب حاکم کے ہے اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانٹ کی نامنظور رہوے اور خرچہ رسپانڈنٹ کے ضابطہ کے موافق ذمہ اپیلانٹ کے لکہا جاوے اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۱۲۱ خاص ۱۸۵۷ء

منفصلہ چوبیسوین فروری ۱۸۵۷ء

رائے نامنظوری

موزلی اسمت صاحب کارنول کوپی جیکسن صاحب	حکام

بنا راضی فیصلہ صدر امین ضلع غازیپور

مورخہ بائیسوین مارچ ۱۸۵۷ء

جودہاراے مدعا علیہ ــــ اپیلانٹ ــــ راے جوگل کشور وکیل

بنام

مسماۃ نولاکنور زوجہ سیتا رام متوفی ولیہ مان راے نابالغ مدعیہ رسپانڈنٹ

معلوم ہوا کہ عدالت ہذا من مدعی علیہ نے ایک ایک عذر پیش کیا کہ صدر الصدور

امور لیاقت

جو مدعیہ کی حق کو سشاستر پر قایم کیا ہی سو بیجا کیا ہی کسواسطے کہ جب مدعیہ نسبت بدوضعی
کی ذات سے خارج ہوے اور خصوصاً جبکہ رشتہ دار قریب موجود ہین تب مدعیہ
نابالغ کی ولیہ نہین ہو سکتی ہی باوجود اسکے صدر الصدور نے مطابق قانون کے
بیوستہ طلب نہین کیا اور مقدمہ کی تجویز کر دی منصف نے اسبات کو دوسرا امر تنقیح
طلب قرار دیا کہ آیا مدعیہ ذات مین شامل ہی یا نہین اور باوجود خارج ہونے ذات
سے مستحق پانے متروکہ شوہر کے ہی یا نہین اور دو وجہ سے یہہ تجویز کی کہ جو بیان
چند گواہ مدعا علیہ کرتے ہین کہ مدعیہ ذات سے خارج ہی اوس بیان سے مدعیہ
کے حق مین خلل نہین پہنچتا ہی اول بلحاظ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ع کے دوسرے
اس وجہ سے کہ مدعیہ اپنے پسر نابالغ کی طرف سے ولایتاً دعوی کرتی ہی
اور ماکی بدوضعی سے بیتی کے حق مین خلل نہین ہو سکتا ہی مدعی علیہ نے جواب مین
یہہ اعتراض نہین کیا تھا کہ مدعیہ بسبب خارج ہونے ذات سے لیاقت انجام ولایت
کی نہین رکھتی ہی بلکہ صرف یہہ عذر کیا تھا کہ مدعیہ شوہر متوفی کے متروکہ کے
پانیکے لایق نہین ہی پس بمقابلہ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ع جسکی رو سے یہہ حکم ہی کہ کسیکا حق
بسبب خارج ہونے اوسکے ذات سے کسی قانون یا دستور کے ذریعہ سے
ساقط نکیا جاوے اور ولی کا ہونا بھی ایک حق ہی ہماری راے مین ضرورت
طلب کرنے بیوستہ کی نسبت پہلے امر کی نہین اور اس مقام مین تجویز صدر کلکتہ
مورخہ پہلی مئی ۱۸۶۰ع مندرجہ صفحہ ۲۹۳ قابل ملاحظہ کے ہی واضح ہو
کہ اگر ثابت ہو کہ مدعیہ اپنے شوہر کے متروکہ کے پانے کی مجاز نہین ہی تو اس

انجیکشن صاحب

ثبوت سے دعوی مدعیہ میں جو دسیکے بیتی کے طرف سے پیش ہوا خلل نہیں ہو سکتا ہے
اسواسطے حکم ہوا کہ باتفاق راے حاکم موصوف کے درخواست اپیل خاص
اپیلانٹ کی نامنظور رہوا ور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ وکیل
اپیلانٹ کو واپس ہوں فقط

نمبر مقدمہ ۶ ۱ ۸ خاص ۱۸۵۴ع

منفصلہ چوبیسوین فروری ۱۸۵۴ع

راے نامنظوری

حکام: موزلی اسمتھ صاحب / الفرڈ ولیم بیگبی صاحب

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع فتحپور

مورخہ نوین فروری ۱۸۵۴ع

دلی بخش خان عرف بابو خان مدعی اپیلانٹ بابو بینی پرشاد وکیل

بنام

سیتا رام تیلی وغیرہ رسپانڈنٹ شیخ احمد بخش و مولوی محمد نادر علی وکیل

معلوم ہوا کہ سوال ہذا میں صرف ایک عذر ہے جسکہ فیصلہ صدر الصدور ضلع
... بابت مقدمہ نمبر ... حرف منون لال بنام مدعی علیہ ہذا مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۲ع

کی روسے بیعنامہ مورخہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۴۲ع اور ڈگری مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۴۳ع
جو اقبال دعوی سازشی پر ہوئی ہی منسوخ ہوے اور وہ فیصلہ اپیل سے
بحال رہا اور قطعی ہی تب تجویز ہوا بہ بحالی بیعنامہ اور ڈگری اقبالی سازشی
جو منسوخ ہو چکی ہی خلاف انصاف ہی اور جبکہ بیعنامہ اور ڈگری مذکور
ڈگری قطعی کی رو سے فریبی قرار دی گئی اب اونکا بحال رکھنا خلاف دفعہ ا
قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ع اور نظیر صدر کلکتہ مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۲۶ع بمقدمہ راو
رام سنگہ اپیلانت بنام رانی ماری دما رسپانڈنٹ کی ہی کسواسطے کہ ایک
امر کی دو مرتبہ تجویز ہوئی ہی اور نظایر مندرجہ ڈگری ہاے عدالت ہاے
ماتحت متعلق مقدمہ کے نہین ہین نظیر صدر کلکتہ مین صرف یہہ لکھا ہی کہ (آہسمنت صفا...)
اگر ایک شئے کی نسبت تجویز قطعی ہو گئی ہی تو عدالت کو اوسی شئے کی نسبت
دوسری نالش سماعت کرنیکا اختیار نہین ہی اور مدعی علیہ رسپانڈنٹ
کی طرف سے یہہ حجت ہوئی کہ جو تجویز سابق اس امر کی ہوئی تھی کہ بیع
فریبی اور سازشی تھی اور فیصلہ [illegible] بہ ڈگریدار مسمی منون دبایع اور خریدی
مدعا علیہ مقدمہ مذکور کے قطعی ہی مگر اوس مقدمہ مین کوئی تجویز مدعی علیہم
کی آپس کے حق کی نہین ہوئے پس دفعہ ا قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ع کی رو سے
نالش ہذا بنظر اس اصول کے ممنوع السماعت نہین ہی کہ کوئی شخص اپنے
فریب کا فایدہ نپاوے اور اسکو یہہ اجازت نہ دیجاوے کہ اپنے بیان سے انکار
کرے اور واسطے استدلال اس حجت کے مدعی علیہ فیصلہ اس عدالت

مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۶۶ء مقدمہ اجودھیا پرشاد بنام مادھو رام اور ایسی صورت کے فیصلجات پر نظیر اجوا کرتا ہی ہمارے نزدیک دلایل حکام ماتحت کے کافی ہین اور فیصلہ خلاف قانون کے نہین ہوا ہی کیونکہ قانون کی روسے ایسی نالش کی دوبارہ تجویز ممنوع ہی جسکی شئے نالش اور فریقین اور وجہہ دعویدار ہون پس میرے نزدیک اپیل قابل نامنظوری کے ہی اور راے مجہ الفرڈ ولیم ہیگبی صاحب حاکم کی جو اسمقدمہ مین قرار پائی ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ واسطے نامنظوری اپیل کے راے ہماری متفق راے ہمت صاحب کے ہی جو کہ مقدمہ ہذا اور مقدمہ سابق کے فریقین واحد نہین ہین تجویز سابق مانع سماعت نالش ہذا کی نہین ہی جو جو تو نے اپنی جایداد رسپانڈنٹ کے نام انتقال کردی تو اس سبب سے اوسکی قایم مقام ہیئے اپیلانٹ کی طرف سے نالش واپس پانے جایداد کے نہین ہوسکتی ہی اسواسطے باتفاق راے حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانٹ کی نامنظور ہو اور نقول مشمولہ حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۱۹۸ سنہ ۱۸۶۷ء

منفصلہ چوبیسوین ۲۴ فروری سنہ ۱۸۶۸ء

راے نامنظوری

حکام

سوزلی اسمتھ صاحب
الفرڈ ولیم بیگبی صاحب

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع آگرہ
مورخہ تیسویں جون سنہ ۱۸۵۴ء

پنڈت برجلعل وکیل صدر مدعی | اپیلانت | شیخ احمد بخش وکیل

بنام

طامس صاحب مدعا علیہ | رسپانڈنت | مولوی محمد نادر علی وکیل

معلوم ہوا کہ صاحب جج نے زمرہ فریقین سے کسی شخص کے نام فروگذاشت ہونیکے باعث سے مقدمہ کو نین ستحہ کیا تہا اور بنا راضی اوس حکم کے اپیل پیدا ہوئی ہی سایل کا اصـ حاضر ہی تین عذر پیش کرتا ہی اول یہہ کہ طامس مدعی علیہ اور بی بی اگنس ادرسمن لیسہ لے یا لک بی بی اگنس نے مدعی کو قطعہ رہنا مہ مرتہن ہرسنتری لکہدیا اور روپیہ پایا طامس نے ایک کوٹہی معمرہ آور مسکونہ اپنی کو رہن رکہا اور بی بی اگنس نے بہی ایک مکان زرخرید اپنا رہن رکہا اور قبالجات سابق منجملہ اونکے قبالہ اخر کی تاریخ نوین جنوری سنہ ۱۸۵۳ء ہی کہ اس تاریخ تک سمن متبنی نہین کیا گیا تہا حوالہ مدعی کی گئی اور چونکہ سمن بی بی اگنس کا لیسر لے پالک تہا اسلیئے بنظر حفاظت کے اوسکا بہی نام رہنامہ مین شامل کیا گیا مگر کوی جایداد مخصوص اوسکی رہن نہین ہوئی اور شرط رہنامہ کی یہہ تہی کہ زر رہن و سود اول طامس کی جایداد سے وصول ہو

اگر وہ اکتفا کرے تب بی بی اگنس اور ثمن کے جایداد سے وصول ہوا ور یہ
بی بی اگنس اور طامس اسوجہ سے مدعی علیہ کیئے گئے کہ وہ اپنی جایداد
پر قابض ہیں مگر مریم بی بی زوجہ ثمن متوفی نہ تو اپنے شوہر کی جایداد پر اور نہ بیٹے
مرہونہ پر قابض ہی اور فیصلہ صاحب جج اس عدالت کے نظیر نمبر ۶ سر موٴرخہ
۲۷ جنوری ۱۸۵۲ء مقدمہ رام بدام سنگھ اپیلانٹ بنام رانی کیلان کنور
رسپانڈنٹ کے خلاف ہی دوسرے یہہ کہ اگر سایل بیوہ مذکورہ بید خل کو
مدعی علیہ کرتا اور وہ عذر بید خلی کا کرکے رسید برعایت کے کرے تو
اوسکا خرچہ سایل پر عاید ہوتا اور گو کہ طامس یہہ عذر کرتا ہی کہ مریم ہماری
ہمشیرہ کو مدعی علیہا کرنا لازم ہی لیکن وہ خرچہ دینے مین عذر کرتا ہی
تیسرے یہہ کہ جو صاحب جج لکہتے ہین کہ مرہونہ مدعو ہی ایک مکان کا
کیا ہی جسپر بی بی اگنس قابض ہی اگر اوسکی ڈگری حاصل کرے
تو منشا یہ وہ اور اوسکا بہائی بلا نیلام ہونے مکان طامس کے زر ڈگری
سایل ادا کردی وغیرہ سو جب سایل کو صدر الصدور کے محکمہ
سے ڈگری حاصل ہو چکی تہی تب بی بی مریم نے وہ دعوی پیش کیا
اور طامس کی طرف سے یہہ عذر نہین ہوا ہی کہ ہماری بہن کا حصہ مکان
مرہونہ ہمارے ملک مین ہی اور وہ مکان تنہا اوسکی طرف سے سایل
کے پاس بشرط مندرجہ رہنامہ کے رہن ہوا اور تجویز صاحب جج کی
خلاف منشاء رہنامہ کے ہی طامس مدعا علیہ نے صدر الصدور کے

محکمہ مین اپنے جواب مین یہہ عذر کیا تہا کہ سمن کی بیوہ کو مدعی علیہ کرنا
لازم تہا اور بسبب فروگذاشت ہونے اوسکے نام کے مقدمہ قابل نہین سنتے
کی ہی اور صدر الصدور کے نزدیک ثابت ہوا کہ سمن کی جایداد پر
نہ بیوہ سمن بلکہ بی بی اگنس قابض تہی اور جبکہ فریقین اسبات کے متفق
ہین تو اگر مدعی بیوہ سمن کو مدعی علیہ کرتا تو نامناسب بلکہ خلاف قانون ہوتا
اور جس دلیل سے صاحب جج نے بسبب فروگذاشت ہونے نام زوجہ
سمن کی زمرہ مدعی علیہ سے مقدمہ مدعی کو نہین سنتے کیا ہی وہ دلیل اس
خیال پر قایم ہی کہ شاید طامس مدعی علیہ کو جسنے صاحب جج کی کچہری
مین اپیل کی تہی اوس فروگذاشت کے سبب سے نقصان ہوا اور
حسب ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۴۵ع کے صرف اوس حالت مین نہ سنتے کرنا مقدمہ
کا واجب ہوتا جب وجود اوس نقصان کا ہوتا میرے نزدیک وجہہ
مظہرہ سایل سے تردید اون دلیلون کے نہین ہوتی ہی جنسے صاحب جج
نے نقصان ہونیکا احتمال کیا لیکن میرے نزدیک درخواست ہذا قابل
نامنظوری کے ہی فقط اور واسطے وجہہ ہیگی صاحب حاکم کے جو اسمقدمہ
مین لکہی گئی ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ ہماری رائے متفق رائے اسمتہ صاحب
کی اس امر کی نسبت ہی کہ صاحب جج کے حکم مین دست اندازی کرنیکے
لئے کوئی وجہہ کافی پیش نہین ہوئی اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص
اسپلانت کی باتفاق رائے حاکم موصوف کے نامنظور ہوا اور خرچہ سپانڈنٹ

رسپانڈنٹ کا ذمہ اپیلانٹ سے رہے اور کاغذات متعلقہ درخواست ہذا بلا داشت
نقل کے واپس ہون اور کاغذات موصولہ ضلع بذریعہ منتخب اسم وبکاری دیرپسیت
سنہ میعادی کے وہ جج ضلع اگرہ کے پاس بھیجی جائین فقط

نمبر مقدمہ ۲۵۶ عام سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ ستائیسوین فروری سنہ ۱۸۵۵ع

رائے نامنظوری

کابنول کوربی حکنسن صاحب
الفرڈ ولیم بیگبی صاحب } حکام
موزلی اسمت صاحب

نرسنگہ داس عرف نرسنگہ دیو مدعا علیہ — اپیلانٹ
شیخ احمد بخش و رائے جوگل کشور — وکلا

بنام

بیا رے لعل مدعی — رسپانڈنٹ — لالہ بسنت رائے وکیل

حال یہ ہی کہ بعد داخل ہونے موجبات اپیل کے ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۵۴ع کو اشتہا

حسب دفعہ ۷ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۲ء کے بنام رسپانڈنٹ آویزان ہوا اوس
حساب سے ۲۲ ر دسمبر سنہ ۱۸۵۴ء تک چھہ ہفتہ ہوتا ہی اور یہہ سوال ۱۳ ر دسمبر
کو بعد آتھہ دن کے چھہ ہفتہ سے معہ ضامنی داخل ہوا ہی اور رسپانڈنٹ
۱۳ ر نومبر کو اس محکمہ مین وکالتاً حاضر ہوا تھا اگر تاریخ حاضری کی مقبول ہو
تو چھہ ہفتہ کے اندر یہہ سوال وضامنی داخل ہے بلاحظہ قانون ۱۴
سنہ ۱۸۲۹ء کے جیسا مناسب ہو حکم والا شرف اصدار پاوے حجتیں ۳۰
دسمبر سنہ ۱۸۵۴ء کے گذرا تہا اج بحضور ہم سب حکام کے دربیش اور ملاحظہ
ہوا راے کارنول کورٹنی جکنس صاحب قایم مقام حاکم کی یہہ ہی کہ
رسپانڈنٹ کو بتاریخ ۸ ر نومبر سنہ ۱۸۵۴ء واسطے داخل کرنے جواب موجبات
کے حسب ضمن ایک دفعہ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۵۲ء مہلت چار ہفتہ کی عنایت
ہوئی تہی چنانچہ اوسنے ۷ ر ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۴ء کو اپنا جواب موجبات
معہ ضامنت جو اوس سے بسبب ہونے باشندہ غیر ملک بموجب قانون
۱۲ سنہ ۱۸۱۴ء مطلوب ہوئی تہی داخل کیا و ضمانت صدر الصدور کے
پاس بطلب کیفیت اسیحکم سے بہیجی گئی کہ کیفیت پندرہ روز کے اندر
ارسال کرے ماہ دسمبر کی ۲۶ ر تاریخ اوس نے حسب بیان ناظر
اپنی محکمہ کے یہہ کیفیت بہیجی کہ ضمانت ہذا صرف بقدر ایکہزار روپیہ کے
معتبر ہے بعدہٗ مدعا علیہ نے واسطے پورا کرنے کمی قرار دادہ کے چار سو
پچاس روپیہ کی ضمانت باقی تہی ۱۳ ر ماہ دسمبر کو داخل کیا جو نکہ

رسپانڈنٹ کی کارروائی سے ظاہر ہی کہ اوسکو احکامات قوانین مذکورہ کے
ہر ایک امر کی نگاہداری کا دلی ارادہ تہا اور جو کہ ضمانت کہ صدر الصدور کے ناظم
نے قرار دی ہی اوسکو جلد موجود کیا پس اسعدالت سے اوسکے سوال کا
خارج ہونا میرے نزدیک مصلحت نہیں کیونکہ اوس نے فی الواقع احکامات
مذکورہ کے حقیقی منشا پر عمل کیا ہی اور عدالت ہذا کے حکام نے جو قوانین
مذکورہ کے لفظی مراد پر اصرار کرکے حکم صادر کیا اسکا یہہ انجام ہوگا کہ
محکمہ ماتحت کا عہدہ دار زیر حکم بذریعہ کیفیت ثابت ہونے تہوڑی کمی درمیان
تعداد ضمانت داخل کردہ کسی فریق کے جسکے پورا کرنے کے لئے بسبب کوتاہی
میعاد چار ہفتہ جو واسطے داخل کرنے جواب موجبات کے مقرر ہوی تو نوبت
نہیں پہونچ سکتی ہی اوسکو سماعت سے محروم کرے فقط راے
ہم دونون حکام کی یہہ ہی کہ عدالت ہذا کے اکثر حاکمون کی یہہ راے
ہی کہ سائل کو حسب مراد ضمن ایک دفعہ دو قانون چودہ سنہ ۱۸۲۴ع بلحاظ منشا
ضمن ۱ دفعہ ۷ قانون ۱۵ سنہ ۱۸۳۵ع جو بالعد صادر ہوا لازم تہا کہ بعد
آویزان ہونے اشتہار بر در عدالت صدر دیوانی عرصہ چار ہفتہ کے
اندر ضمانت کافی داخل کرتا اور چونکہ اس امر مین قاصر ہوا پس اب
ضمانت مقبول نہیں ہو سکتی اور نہ اوسکو یہہ اجازت مل سکتی ہی کہ بنا
جواب موجبات داخل کرکے اپیل کے بابت جوابدہ ہووے کیونکہ اس
عدالت کے حاکمون کو از روئے احکامات مذکورہ بالا کسیطرح اسکا

اختیار رہنہیں کہ ایسی ضمانت داخل کرسکنے کے لئے میعاد معینہ بڑہاوے
اسواسطے حکم ہوا کہ سوال رسپانڈنٹ سایل کا نامنظور ہوا اور ضامنی مدخلہ
سایل کی داخل دفتر ہو فقط

نمبر مقدمہ ۱۰۱۷ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ آٹھوین مارچ سنہ ۱۸۵۵ع

راے نامنظوری

بعدالت
کارنول کورنی جیکسن صاحب
الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
قایم مقام حکام

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور
مرقومہ چوبیسوین فروری سنہ ۱۸۵۵ع

رام پرس راے وغیرہ مدعاعلیہم اپیلانٹ مولوی محمد نادرعلی وکیل

بنام

گیلا سنگھ وغیرہ مدعی رسپانڈنٹ شیخ احمد بخش وکیل

معلوم ہوا کہ اپیل ہذا دو وجہ سے ہوئی ہے اول یہہ کہ تجویز صاحب جج کی صحیح نہین ہے کہ جو واجب العرض کی یہہ شرط ہے کہ اگر کسی حصہ دارے شرکا و ملکا حصہ خریدنے کا دعوی کرے تو وہ اپنے حصہ کا انتقال

کر سکتا ہی اوس شرط سے تبدیلی قاعدہ شاستر کے ہوئی ہی جسمین
یہہ لکھا ہی کہ جو شخص جایداد غیر منقسم مین شریک ہو اور اوسکی اولاد نہو مگر
بہتیجا ہو تو وہ اپنے حصہ کا انتقال نہین کر سکتا ہی کیونکہ یہہ دونون باتین
باہم علاقہ نہین رکہتی ہین دوسرے یہہ کہ فیصلہ صاحب جج کا خلاف نظیر
عدالت ہذا مصدورہ اکیسوین جنوری ۱۸۶۸ء مقدمہ رنجیت اپیلانٹ کے
ہی ہیڈ گصاحب کے مثل مقدمہ ہذا کو طلب کیا تہا اور اوس مین مینے
دو بیوستہ پائی جنمین یہہ احوال لکہتے ہین اول یہہ کہ جو شخص جایداد موروثی
غیر منقسم پر قابض ہو وہ جاے پشت تک اوسکو ہبہ نہین کر سکتا دوسرے
یہہ کہ قابض جایداد موروثی غیر منقسم کو بلا اجازت شرکا اختیار انتقال
کرنیکا نہین ہی جو شاستر مین شرائط امتناع انتقال کی ہین اونکی تعمیل کے لئے
شرکا نے واجب العرض پر دستخط کئے اور واجب العرض سے اونکو وہ اختیار
حاصل ہوا میرے نزدیک واجب العرض پر دستخط کرنے سے شرکا نے اپنی
منظوری اسبات کے نسبت ظاہر کی کہ جو شاستر مین انتقال جایداد موروثی
غیر منقسم کی نسبت امتناع ہی اوسکی تعمیل کسی وجہہ سے ہو اور واجب العرض سے
شرکا کو یہہ اختیار حاصل ہوا کہ انتقال کو روک دین بلکہ جب واجب العرض
مین یہہ شرط ہوئے کہ اگر شرکا کو اطلاع انتقال کے پیشتر نہ دیجاوے
اور وہ اوسی شرط پر خریدنے سے انکار نکرین تو انتقال ناجایز ہو تب
واجب العرض مذکور مطابق قاعدہ مندرجہ بیوستہ ثانی کے ہی کسواسطے

سو اگر شرکا بعد اطلاع کے اوسی شرط پر خرید نکرسکتے تو اوس سے اونکی یہہ
رضامندی ظاہر ہوتی کہ شخص غیر کے ہاتھہ انتقال ہووے اور میرے
نزدیک واجب العرض خلاف شاستر کے نہین ہے اور نہ شاستر کو ظاہر
کرتے ہین پس عذر اول اور عذر ثانی یہی کہ فیصلہ خلاف نظیر عدالت ہذا کے
ہی بے اصل ہی خصوصاً جبکہ نظیر مذکور متعلق اختیار انتقال نسبت بیوہ کے
ہی جبکے استحقاق کے لئے شرع کی رو سے قاعدہ خاص مقرر ہی پس ہمارے
نزدیک اپیل قابل ڈسمس کے ہی اور رچہ الونڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم نے
جو اس مقدمہ مین راے اپنی تحریر کی ترجمہ اوسکا اسطرح پر لکھا گیا ہی
کہ واسطے ڈسمس کرنے اپیل کے راے ہماری متفق راے جبکنس صاحب کے
ہی نظیر مظہرہ اپیلانتان اونکے مفید نہین بلکہ مضر ہیکیونکہ اس مقدمہ مین نسبت
شرائط باہم نزاعان کے جو واجب العرض مین درج ہوئین حکام صدر نے
اپنی راے اس مضمون سے تحریر کی کہ اسطرح کے اقرار مداہین خصوصاً
اول مقرون کی نسبت آئین و قانون کو کچھ دخل نہین ہی مقدمہ ہذا مین
اپیلانتان نے شرائط واجب العرض کو قبول کیا تہا لیکن بسبب اسکا عذر
نہین کرسکتے ہین کہ دوسرے قبول کنندگان شرائط نے فایدہ شرائط واجب العرض
کا اوٹھایا فقط اسواسطے باتفاق راے حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست
اپیل خاص اپیلانت کی نامنظور ہوا اور بنقول مشمولہ بلا داشت نقل کے
واپس ہون اور کاغذات موصولہ ضلع بذریعہ منتخب اس روبکاری کے

کے ہے پر بسبب ٹلنے میعاد کے صاحب جج ضلع کانپور کے پاس بہیجی جاوے فقط

نمبر مقدمہ ۳۱۲ سنہ ۱۸۵۶ع

منفصلہ دسوین مارچ سنہ ۱۸۵۵ع
رائے نامنظوری

حکام
الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمتھ صاحب

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع فتحپور
محررہ ساتوین مارچ سنہ ۱۸۵۴ع

مسماۃ مہارانی کنور زوجہ پہلوان سنگہ متوفی مدعاعلیہ اپیلانٹ صدر سائلہ

بنام

برجور سنگہ وغیرہ — طرفثانی — لالہ مان رائے وکیل

حال یہہ کہ سائلہ نے سوال اس مضمون سے اس عدالت مین گذرانا کہ پہلوان سنگہ نے بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع فتحپور محررہ ساتوین مارچ سنہ ۱۸۵۴ع مشعر منسوخی فیصلہ منصف محررہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۵۳ع درخواست اپیل خاص متضمن [illegible] بنام برجور سنگہ وغیرہ مدعیان رسپانڈنتان کے اس عدالت مین گذرانے ہنوز نوبت درپیشی اوسکے کی نہین پہونچی تہی کہ نامبردہ فوت ہوا

سائلہ وارث شاوسکتی ہی لیکن ہنگام تحریر وکالتنامہ موسومہ لالہ رام چند وکیل
سررشتہ پرتاب سنگہ و ٹہاکر دین سنگہ برادران شوہر میرے نے نام اپنا بھی وکالتنا
مین بشمول میرے لکہدیا اور میرے تئین اسبات سے اطلاع نہوئی اور وکیل نے
درخواست بامید ہونے ثبوت وراثت بذریعہ وکالتنامہ مذکور اسعدالت مین
داخل کی کہ ۹ ستمبر ۱۸۶۸ کو پیشگاہ حضور سے حکم تحقیقات وراثت کا بنام صاحب جج
ضلع فتحپور کے صادر ہوا کہ کاغذات تحقیقات وراثت کی اسعدالت مین پہونچی ۱۹
دسمبر ۱۸۶۸ع کو بسبب اسکے کہ پرتاب سنگہ و ٹہاکر دین سنگہ واسطے ثبوت وراثت کے
حاضر نہوئی اور سائلہ نے سوال عدالت صاحب جج مین گذرانا کہ پرتاب سنگہ و
ٹہاکر دین سنگہ نے جو وکالتنامہ بشمول نام اپنے اور میرے کے صدر کو بہیجا وہ
وارث شوہر میرے کے نہین ہین مین تنہا وارث ہون بجہت ناقص ہونے
وکالتنامہ کے پیشگاہ حضور سے حکم اخراج مقدمہ کا صادر ہوا لہذا یہ درخواست
بامید صدور حکم ثبوت وراثت اپنی ساتہہ بہولا سنگہ متوفی شوہر اپنے کے
گذرانکر امیدوار ہون کہ حکم تحقیقات وراثت تنہا بحق سائلہ کا بنام صاحب جج
ضلع فتحپور کے نفاذ پاوے کہ اوس پر [illegible] کی ساتوین تاریخ کو ہماری
اجلاس مین سے اس شرح سے حکم صادر ہوا کہ جو ظاہر ہے کہ پہلے جب موافق
درخواست سائلہ کے حکم تحقیقات وراثت سائلہ کا ساتہہ بہولا سنگہ متوفی
کے ضلع مین بہیجا گیا تب پرتاب سنگہ و ٹہاکر دین سنگہ نے جنہون نے بشمول
نام سائلہ کے اسعدالت مین سوال درخواست ہونے تحقیقات وراثت

اپني سابقه متوفي کے گذرانا تها ضلع پر حاضر هوکے کچهه پیروي نکیا اور اخیرکار
بسبب اسکے که اون دونون شخصون نے بشمول نام سابیه کے اسعدالت مین
وکیل مقرر کیا تها وکالتنامه لاله رام چند وکیل کا خلاف ضابطه کے متصور هوکے
درخواست اپیلخاص کي خارج کي گئي جو که اب دیا جاتا فرصت مناسب کا
تهاکر دین سنگه اور پرتاب سنگه کو واسطے اسکے که جو کچهه دعوي و استحقاق وراثت
پهلوان سنگه متوفي خواه جو کچهه عذر درباب وراثت سابیه ساتهه متوفي مذکور
کے رکهتي هون پیش کرسکین مناسب متصور هي اور بنظر حالات خاص کے
صادر هونا حکم کا باتفاق راے دوسرے حاکم کے مناسب معلوم هوتا هي
اسواسطے حکم هوا که کاغذات مقدمه کے بغرض صادر هونے حکم کے بنام
صاحب جج فتحپور کے مشعر اسکے که ایک قطعه اطلاعنامه میعاد مناسب کا
پرتاب سنگه اور تهاکر دین سنگه مذکورین کے نام درصورت عدم دستیابي
کے اون مین سے کسي کے اشتهارنامجات معمولي اونکے نام جاري کرکے
فرصت مناسب اونکو دیوین که جو کچهه دعوي استحقاق اپنا نسبت وراثت پهلوان سنگه
اپیلانت متوفي کے یا جو عذر د[illegible] راثت سابیه ساتهه متوفي مذکور کے رکهتے
هون پیش کرین اور درصورت حاضر هوکے عذر پیش کرنے اونکي تحقیقات
مناسب اوسکي اور تکمیل ضابطه معمولي کا عمل مین لاکر کل کاغذات تحقیقات کو
مع اقتضاے راے اپني کے اسعدالت مین بهیجدین دوسرے حاکم
کے اجلاس مین پیش هون چنانچه اس مهینے کي دسوین تاریخ کو الفرد ولیم بیگبي صا

حاکم نے اسطرح پر اپنی راے قایم کی کہ میری دانست مین بیچ انعقاد مات کے
ضرورت اجراے اطلاعنامہ کی بنام مسمیان پرتاب سنگہ اور رتنا کردین سنگہ
کے جنکے نام وکالتنامہ منقطع بطور رشتہ کا مسماۃ مہارانی کے بیچ وراثت پہلوان سنگہ
مدعا علیہ متوفی کے لکہتے ہین نہین ہے کیونکہ مسمیان مذکور نے صاحب جج ضلع کے
روبرو حاضر ہوکر یہہ قول اپنا کہ ہم ہی وارث متوفی کے ہین اور اس وجہ سے
استحقاق اونکے قایم مقامی کا صیغہ اپیل مین رکہتے ہین ثابت نکیا فقط نامبردگان
کا اخراج عدالت سے جو بسبب اونکی اپنی نے پروائی کے ہوا ہے مناسب ہے
یا شاید ایسا ہو کہ بسبب حاصل ہونے منصب اسبات کے کہ بصیغہ اپیل عدالت
مین حاضر ہون انہون نے مقدمہ مین زیادہ پیروی کرنا مناسب نہ جانا فقط
بہر نہج چونکہ عقل مقتضی اسبات کے ہے کہ اخراج سایلکا عدالت سے نسبت
تدبیر ناجایز مسمیان موسومہ بالا کے واقع ہوا ہے اسواسطے میری راے
مین اوسے لازم تہا کہ حسب مراد ایکٹ ۱۲ [۱۸۴۵] ستدعی بحالی اپنے اپیل
کے نمبر پر ہوسے ساتہہ بیان اسوجہہ کے کہ اپیل مذکور بباعث ایسے امور
کے جو اوسکے قابو سے باہر تہے ڈسمس ہوا تہا لہذا یہہ سوال معہ تجویز
مصرحہ بالا کے اسسٹنٹ صاحب کے حضور پیش ہو تاکہ اگر صاحب موصوف بعد
غور ثانی تصواب اوس طریقہ کارروائی کے جسکے اوپر ہدایت ہوئی ہے اتفاق
راے کرین تو سوال بزاد ڈسمس ہو فقط نسبت تجویز مرقومہ بالا کے میری ساسمنٹ صاحب کا
راے متفق ہے اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایلہ کا نامنظور ہووے فقط

نمبر مقدمہ ۲۵۷۵ سنہ ۱۸۵۶

منفصلہ دسوین مارچ سنہ ۱۸۵۸ع

راضی نامہ منظوری

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم

بنا راضی فیصلہ صاحب جج کانپور

مورخہ چھٹی جولائی سنہ ۱۸۵۷ع

مشتاق علی و محسن علی سایل شیخ مومن علی وکیل

بنام

دریاو سنگھ اور رانی پرتاب کنور طرفثانی

جو سایل کوئی سبب اسکا نہین بیان کرتے کہ جب برطبق رپورٹ سررشتہ دار نسبت اوسکے سوال کے اوسکا نام پکارا گیا تو وہ عدالت مین حاضر کیون نہوے فقط سوال مذکور بوجہ عدم پیروی کے خارج ہوا تھا نہ اوپر وجہ صحیح صحیح ہونے تجویز صاحب جج کے یا بسبب داخل ہونے سوال مذکور کے مابین میعاد اپیل کے فقط کسی سایل کو مناسب نہین ہی کہ اپنے مسلسل کو اوسکی قسمت پر چھوڑدے اور وہ اپنی حاضری مین تا رسید فہرست ہر ہفتہ کی ضلع مین نیت و فعل کیا کرے اگر خود اصالتاً نہ حاضر ہوسکے تو فوراً وکیل

مشتہر کرے اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایلون کا نامنظور رہو اور نقل مشمولہ سوال بلا داشت نقل کے پھیر دی جاے فقط

نمبر مقدمہ ۶۴۴۴ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ دسوین مارچ سنہ ۱۸۵۵ع

راے

کارنول کورنی یکبشن صاحب ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ حاکم

نباراضی حکم صاحب جج ضلع کانپور

مرقومہ ۲۹ انتیسوین دسمبر سنہ ۱۸۵۴ع

منسکھ و موہن مدعاعلیہما ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ سایلان ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ لالہ بسنت راے وکیل

بنام

مسمی الکار مدعی ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ ‎ طرفثانی

معلوم ہوا کہ یہ مقدمہ واسطے تحقیقات [illegible]سی کے صاحب جج کے محکمہ سے سپرد صدر الصدور کے ہوا او صدر الصدور نے ۱۹ انیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ع کو بعد تحقیقات کامل کے مفلسی مدعی طرفثانی کی نامنظور کی او اسکی ناراضی سے مدعی نے صاحب جج کے محکمہ مین اپیل کیا تیسوین اگست سنہ ۱۸۵۴ع کو صاحب جج کے اجلاس سے بمنسوخی حکم صدر الصدور

ومنظوری مفلسی کے حکم صادر ہوا اوس حکم کی ناراضی سے مدعاعلیہا
سمایلان نے اسعدالت مین اپیل کیا تہا کہ ہماری اجلاس سے پچیسوین نومبر
۱۸۵۵ع کو حکم صاحب موصوف کا منسوخ ہو کے یہہ مقدمہ اس حکم سے واپس
بہیجا گیا تہا کہ صاحب جج سر نو تجویز مناسب کرکے وجوہات نامنظوری مدعی
روبکار صدر کی نسبت مفصلاً اپنی راے لکہین نقلا چنانچہ صاحب
ممدوح نے موافق حکم اسعدالت کے اونتیسوین دسمبر ۱۸۵۵ع کو حسب وجوہات
مندرجہ اپنی روبکاری کے مفلسی منظور کی اسمایلان اسحکم صاحب جج
سے ناراض ہو کے اسعدالت مین باین خلاصہ عذر اپیل کرتے ہین گو جو
صاحب جج بہادر نے تسلیم جایداد مدعی ایک منزل حویلی اور جسکہ صرف
باعتبار بیان مدعی [illegible] مشتعر رہن ہونے پاس موہنچند کے کہ نہ موہنچند نے
رہنامہ پیش کیا اور نہ کسی عدالت مین دعویدار ہوا مفلسی مدعی کی نامنظور
فرمانے ہین سو بحجہ بیان مدعی مفلس واسطے ثبوت رہن اور رفع استطاعت
اوسکی کے صریح خلاف قاعدہ عدالت کے ہی فقط واضح ہو کہ یہہ اپیل
بہی بناراضی حکم صاحب جج کے جنہون نے مفلسی بسمی الکاری کی صرف اوپر
اسی بیان مسمی مذکور کے کہ ایک منزل حویلی ایکی جسکہ مالک اوسکے ایک
شخص ثالث کے پاس رہن ہی اکتفا کرکے بلا پیش کرانے رہنامہ کے
اور بلا طلب شہادت مرتہن واسطے تصدیق قول مدعی کے منظور کرکے
اسی بیان کے ساتہہ کہ مدعاعلیہ اپیلانٹ نے خرید لینے سے حقیت

مذعی ہیچ جایداد مرہونہ کے بقیمت چہہ سو پچیس روپیہ کے واسطے درخرچ
نالش مدعی کے کافی ہونے انکار کیا فقط واضح ہو کہ صاحب جج کے حکم مین
اس خرچ کی گنجایش نہی کہ صاحب موصوف نے استفادہ اُس ذریعہ کا جو
واسطے انکشاف صداقت مدعی کے انکو حاصل تہا نکیا یعنے او نہین لازم تہا
کہ مرتہن کو معہ رہنامہ کے طلب کرتے اور اوس سے تصدیق بیان مدعی کی
ازروے حلف کراتے کیونکہ اسقدر تحقیقات واسطے تردید عذر مدعا علیہ
نسبت بطالت رہن مظہرہ مدعی کے اور واسطے تنقیح اس تجویز صدالصدور کے
کہ معاملہ رہن برخلاف مراد دفعہ ۵ قانون ۸ سنہ ۱۸۴۲ع کے عمل مین آیا اور کیہ ہونا
مدعی کا مستدعی فروخت جایداد بقیمت چہہ سو پچیس روپیہ کے اور مصروف
ہونا اوسکا بیچ بیشہ بزازی کے مثبت ہی ذی مقدوری مدعی کا واسطے
اداے زرخرچہ اوسکی نالش کے کہ زاید از دو سو پچاس روپیہ نہو تا ضرور تہا
فقط چونکہ میری دانست مین صاحب جج نے منجملہ دلایل صدالصدور درباب
نامنظوری مفلسی مدعی کے ایک دلیل کو بہ خاطر خواہ رفع نہین کیا اسواسطے مجہی
ضرور ہوا کہ واسطے تحقیقات کامل کے مقدمہ کو واپس کیا جاوے اسواسطے حکم ہوا
کہ حکم صاحب جج ضلع کانپور مورخہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع کا رد اور منسوخ ہو
اور نقل اس روبکاری کی اس حکم سے کہ صاحب موصوف موافق اشارات
مذکورہ بالا کے پہر از سر نو تجویز مناسب کرین نالے منجا دی بیرسٹ کے
ساتہہ صاحب جج ضلع کانپور کے پاس بہیجی جاوے فقط

نمبر مقدمہ متفرقہ دو ای ۹ ۳۲۳ سنہ ۱۸۵۹ع

منفصلہ دسوین مارچ سنہ ۱۸۶۰ع

راے نامنظوری

موزلی اسمتھ صاحب کارنول کورلی جیکسن صاحب	حکام

بناراضی حکم صدر الصدور ضلع میرٹھہ

مورخہ بتیسوین جنوری سنہ ۱۸۶۰ع

گنگا سہاے وغیرہ سایلان لالہ بسنت راے وکیل

بنام

شیخ علی بخش وغیرہ طرفثانی

معلوم ہوا کہ سالگرام مدعی ڈگریدار نے اس خلاصہ مضمون سے سوال صدر الصدور کے محکمہ مین گذرانا کہ گنگا سہاے وغیرہ مدعیان بنام علی بخش مدعا علیہ کے واسطے ایصال بارہ ہزار تین سو تینتالیس روپیہ زر ڈگری کے ڈگری جاری کرا کے حکم نیلام جایداد مدعا علیہ کا حاصل کیا اور رادسی مدعا علیہ بر بقدر ایکہزار تین سو چھبیس روپیہ بوجہ سایل کے ڈگری جا آٹھوین نومبر سنہ ۱۸۵۶ع کو ہوئی ہے کہ اوس ڈگری کو بہی بوجہ سایل نے

جاری کرا سکے حکم قرقی و نیلام ادسی جایداد کا ایک سایل حاصل کیا کہ دونون مقدمات
مین ۵ ماہ دسمبر ۱۸۵۶ء کو وہ جایداد نیلام ہوئی اس صورت مین استحقاق
حصول پانے و نیلام زر ڈگری کا زر نیلام سے سایل کو ہی کہ اس سوال پر اسطرح
صدر الصدور نے حکم صادر کیا کہ سایل اور سالگرام زر نیلام سے رسدی
پاوین فقط اس حکم سے سایلان ناراض ہوکے بعد زر مندرجہ سوال کے اپیل
کرتے ہین اور سبب اوسکے تجویز منوزلی اسمت حاکم کی یہہ ہے واضح ہو کہ عذر
بنسبت حکم دلائی جانے سالگ رام ڈگری دار ثانی کو ایک حصہ رسدی منجملہ زر
نیلام کے یہہ ہی کہ ملک مدیون ڈگری کے سایلان کے تمسک مین بالتخصیص مکفول
مندرج تھی اور سالگ رام ڈگریدار کے تمسک مین علی العموم متذکر تھی اور اس
وجہہ سے حسب نظیر صدر یعنے مقدمہ ملک محمد منفصلہ ۲۱ جون ۱۸۵۶ء سالگرام
مذکور کو حصہ رسدی پانیکا استحقاق نہین ہی فقط میری دانست مین نظیر
مستدلہ سایلان حسب حال مقدمہ کے نہین ہی اور نہ درباب تقسیم حصہ رسدی
کے صدر الصدور کی جانب سے کوئی برخلاف ضابطہ یا قابل عذر کے واقع
ہوا فقط نظیر موضحہ ۲۶ اپریل ۱۸۵۸ء بمقدمہ ... تن چند وغیرہ اپیلانٹان
ہم شکل مقدمہ ہذا کے نہین ہی فقط یہہ اپیل نامنظور ہوے مگر درخواست
رویداد سے حاکم کے پہی پیش ہو میری دانست مین نظیر مستدلہ سایلان
مطابق حال مقدمہ کے نہین ہی کیونکہ مقدمہ مذکور مین عدالت کے
طرف یہہ تجویز ہوئی ہی کہ کوئی جایداد جو عموماً مکفول ہو اور کسی معاملہ مین

بالتخصیص رہن نہو تو استحقاق خریدار نیلام کا اوس جایداد کی نسبت زایل نہین ہو سکتا اور مقدمہ ہذا مین سالگرام کے پاس جایداد نیلامی مکفول تھی اور اپیلانٹیان کے پاس اگرچہ بالتخصیص رہن تھی الا وہ رہن تاریخ مابعد کو عمل مین آیا تہا اور اپیلانٹان قابض و دخیل نہوئی تھی لہذا دلایا جانا سالگرام کو حصہ رسدی زرثمن نیلام مین سے مقتضائے انصاف معلوم ہوتا ہی اسواسطے حکم ہوا کہ باتفاق رائے حاکم موصوف کے سوال اپیلانٹ کا نامنظور ہوا اور کاغذات مشمولہ سوال حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر مقدمہ ۱۰۱ اخاص سنہ ۱۸۵۷ع

منفصلہ دسوین مارچ سنہ ۱۸۵۷ع

رائے نامنظوری

حکام

کارنول کوری جیکسن صاحب

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع فرخ آباد

مورخہ اٹھائیسوین فروری سنہ ۱۸۵۴ع

بال کشن مدعی علیہ اپیلانٹ لالہ بسنت رائے وکیل

بنام

فتاب ۲ رائے مدعی — رسیا ٹونت — سید قربان علی وکیل

معلوم ہوا کہ درخواست اپیل مین تین عذر مندرج ہین مگر وکیل اپیلانت صرف
اول و تیسرے عذر کو تصدیق کرتا ہی اول عذر یہہ ہی کہ بلحاظ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع
کے فیصلہ صاحب جسیج بموجب سے ناقص و ناتمام ہی کہ صاحب ممدوح نے
منصف کے ڈگری کو منسوخ کیا ہی مگر واسطے تردید اون دلایل کے جنپر
فیصلہ مذکور مبنی ہی یہہ کہ مدعی علیہ کا فیصلہ بصیغہ کاشتکاری موروثی
ثابت ہی اور یہہ کہ قرار داد فیصلہ ثالثی مدخلہ مدعی قابل اعتبار کے نہین ہی
کوئی وجہ نہین لکھی تیسرا عذر یہہ ہی کہ یہہ تجویز صاحب جسیج کی کہ حکم صاحب کمشنر
موخرہ ۱۸ فروری سنہ ۱۸۸۱ع متعلق مقدمہ ہذا کے نہین ہی خلاف قاعدہ عدالت
اور چند نظایر کے ہی اور اپیلانت مدعی علیہ نے صد[illegible] درخواست پیش کردہ
مدعی کی کبھی نہین کی اور جب تک درخواست داخل عدالت نہ ہو تب تک ثبوت
دعوی مدعی کا تصور نہین ہو سکتا ہی اور مدعی نے بموجب دخل یابی نے نزاعی
کے نالش کی اور عرضی دعوی مین کسی سوال یا پتہ یا قبولیت کا ذکر نہین کیا
پس زیادہ نتیجہ کا دعوی قابل لحاظ کے نہین ہی چونکہ فیصل عدالت ہذا موخرہ
۰ ارمارچ سنہ ۱۸۸۰ع بمقدمہ مہالچھمی کنور بنام شیو سہاے اسامان کی تجویز
ہوئی کہ تجویز مقدمہ کی مطابق بیان عرضی دعوی کے ہونا چاہئے نہ ادہر ثبوت
کے جو جواب الجواب سے مترشح ہووے اور بمقدمہ نونگ سنگہ بنام سیجن رام
اور یہہ مورخہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۸۱ع یہہ بات تنقیح پایا ہے کہ اضافہ کرنا

ہبیج کا بلا ثبوت دست آویز ی اور صرف بلحاظ اقرار احکام مال کے لازم نہیں ہے
اور پروانہ صاحب کلکٹر مورخہ ۲۸ مارچ ۱۸۴۹ء جس سے صاحب ممدوح نے
اپنے حکم کو نسبت مقدمہ اپیلانٹ کے منسوخ کی ظاہر ہے کہ حکم کمشنر کا متعلق
مقدمہ ہذا کے ہی جب صاحب کلکٹر کے حکم سے دعوی اپیلانٹ واسطے
اضافہ کرنے ہبیج کے منسوخ ہوا تو اوس حکم کی تاریخ سے ایک سال کے بعد
نالش واسطے تنسیخ اوس حکم کے دایر نہیں ہو سکتی - آبجیکشن صاحب
میرے نزدیک اول عذر قابل لحاظ کے نہیں ہی مجھکو دریافت ہوا کہ صاحب جج
نے بلحاظ حکم صاحب کمشنر مورخہ ۲۸ مارچ ۱۸۴۹ء کے جسمین یہہ ارشاد
ہے کہ صاحب کلکٹر بالکشن کے بیان کی نسبت قبضہ موروثی کی تحقیقات کرینگے
اور بلحاظ اوس تحقیقات کے جو صاحب کلکٹر نے بموجب روبکاری ۱۵ اپریل
۱۸۴۹ء کے کی اور نیز بلحاظ اوس اقرار بالکشن کے جو اوسنے حسب
استفسار صاحب کلکٹر درخواست ۲۹ ستمبر ۱۸۴۸ء مین ادا کرنے ہبیج
کے مطابق فیصلہ ثالثی کے کیا یہہ تجویز کی کہ حکم صاحب کمشنر مورخہ
۱۲ فروری ۱۸۴۷ء متعلق مقدمہ کے نہیں ہے اور یہہ کہ جو صاحب کلکٹر
نے اپنے پروانہ مین فہرست اون مقدمون کی لکھی ہے جنمین صاحب کمشنر کا
متعلق ہی سو غلط ہی اور یہہ تجویز کہ حکم صاحب کمشنر قرۃ ۱۲ فروری
۱۸۴۷ء متعلق مقدمہ کے نہیں ہی میرے نزدیک خلاف ضابطہ
عدالت نہیں ہی اگر مدعی علیہ نے نسبت صداقت درخواست کے

اقبال نہین کیا تو صاحب جج کے نزدیک اوس سوال کا ثبوت ہوا اور از روی
نقل مرخطہ عدالت سے واضح ہی کہ صاحب کلکٹر نے سوال و جواب بالمشافہ اوسپر
تحریر کیا اور سوال و جواب سے اس امر مین کچھہ شک نہین ہی مدعی نے بموجب
داخل باقی کے نہین بلکہ بموجب سوال مدعی علیہ حسبین جمع معینہ تا الثبوت
کی نسبت اقرار ہی نالش کی پس نظایر ہند رہوین مارچ ۱۸۴۲ع متعلق نہین ہی
اور نظایر ۲۴ اگست ۱۸۴۸ع بہی کچھہ مشابہت مقدمہ ہذا سے نہین رکہتی
اور حکم صاحب کمشنر کا عام تہا اور متعلق اسمقدمہ کے نتہا پس تیسرا عذر
اپیلانٹ کا قابل لحاظ کے نہین ہی اور میرے نزدیک اپیل خاص قابل
نامنظوری کے ہی فقط اور بوجہ الفرڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم کی راے جو اسمقدمہ
مین صادر ہوئی ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ ہماری واسطے [illegible]وری اپیل کے
متفق راے جیکسن صاحب کے ہی صاحب جج نے صاف اسبات کی تجویز
کی ہی کہ فریقین مین اقرار تحریری واسطے ادائے اضافہ ہیج کے ہوا پس بلحاظ
دفعہ ۹ قانون ۵ ۱۸۳۱ع اور ضمن اول دفعہ ۹ قانون ۷ ۱۸۲۲ع اپیلانٹ کو
کوئی وجہ کافی واسطے اپیل کرنے بنا راضی فیصلہ صاحب جج کے نہین ہی
اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانٹ کی باتفاق راے حاکم ممدوح
کے نامنظور ہوا اور خرچہ اپیلانٹ کے ذمہ عاید کیا جاوے اور نقول مشمولہ
سلاداشت نقل واپس ہون اور کاغذات موصولہ ضلع بذریعہ منتخب اسکی واپسی
دیوانی نے میعادی کے صاحب جج فرخ آباد کے پاس بہیجی جاوے فقط

نمبر مقدمہ ۲۷۲ متفرقہ ۱۸۵۷ء

منفصلہ سترہوین مارچ ۱۸۵۸ء

راے

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب موزلی اسمتھ صاحب کارنول کوہلی جکسن صاحب	حکام

بنارضی حکم صاحب جج ضلع بوندیل کھنڈ

مرقومہ سولہوین ستمبر ۱۸۵۷ء

سمرمینت بلونت راو بھوگ مدعی	سایل
شیخ احمد بخش دراے جوگل کشور و بابو بینی پرشاد	وکلاء

بنام

نراین راو وغیرہ — طرفثانیان — لالہ ماتھر اور مولوی محمد وزعلی وکلاء

معلوم ہوا کہ مدعی سایل نے درخواست قرقی آئین دوم ۱۸۵۶ء کے صاحب جج کے محکمہ مین گذرانی اور صاحب موصوف نے تاریخ مذکورہ بالا کو بعد تحقیقات کامل کے درخواست مدعی کی نامنظور کی اوس حکم صاحب موصوف سے سایل نے ناراض ہو کے اس خلاصہ عذر سے اسعد التمیز اپیل کیا کہ حال استحقاق

دعوی مدعیہ کا ملاحظہ عرضی دعوی اور جواب دعوی سے ظاہر ہی اور اصل سخن
مدعا بسے مدعا علیہم کو بجز اقبال کے کوئی چارہ نہو سکا لہذا ابتدا سے زمان
رجوع نالش سے ابتک درباب انتقال جایداد کے بابت ڈگری ہوجانے
اس دعوی کے دست تصرف کا دراز ہی اور ثبوت اسکا گواہان سے بخوبی
جا چکا ہو گیا لہذا امیدوار ہی کہ بعد ملاحظہ مثل کے حکم قطعی کا شرف نفاذ پاوے
فقط کہ جاری اجلاس مین پیش ہو کے سترہوین فروری سنہ حال کو بنسبت مقدمہ
کے اسطرح پر حکم صادر ہوا تھا کہ حکم حاکم ماتحت کا منسوخ ہو کے کاغذات مقدمہ
کے بغرض اتفاق رائے کے دوسرے حاکم کے اجلاس مین پیش ہون کہ مطابق اس حکم
کے یہ مقدمہ تقیناً موزلی اسمتہ صاحب کے اجلاس مین پیش ہو کے ہشتم
ماہ حال کو بسبب مختلف ہونے رائے حاکم ممدوح کے ہمدی رائے سے تیسرے
حاکم کے اجلاس مین حکم پیش ہونے مقدمہ کا صادر ہوا تھا چنانچہ جلسہ مین
الفرد ولیم بگبی صاحب حاکم کے پیش ہو کے بموجب حکم تاریخ امروزہ کے آج
پھر ہمارے اجلاس مین پیش ہوا واضح ہو کہ مقدمہ مین مدعی مذکور اپنے تئین
پیشوا متوفی کی دختر مرحومہ مسماۃ مہرمینت کا متبنی بائی صاحبہ کا متبنی اور پیشوا متوفی
کے نابالغ ہفت سالہ متبنی فرزند مسمی مادہو راو کا ولی قرار دیکر نالشی ہی اور
نرائن راو کہ وہ انکو پیشوا متوفی کا متبنی فرزند اور مکند راو جمعدار یا خزانچی
پیشوا متوفی اور ہر گبند راو دنا گوبند مہتمم ملکیت پیشوا ظاہر کرتے ہین مدعا علیہم
مین فقط منشا زو قسم اراضی و مکانات و زر نقد و جواہرات پر مشتمل ہے اور

رے اول حکمنـ

عرضی دعوی مین لتعین دعوی بقدر تین کرور اٹہاسی لاکہہ اٹہتر ہزار لیغضہ قریب
چار کرور روپیہ کے لکہا ہی فقط مدعی مادہو راو کو اکیلا وارث ٹہیراکر اس بیان سے
نالشی ہوا کہ نراین راو کے واسطے وجہ معاش بقدر دو سو روپیہ ماہوار ہی کے
مقرر ہوئی تہی اور وہ جایداد موروثی مین کسی حصہ کا استحقاق نہین رکہتا ہی فقط
جوابدعوی مین مدعا علیہم قبول کرتے ہین کہ مادہو راو پیشوا متوفی کا متبنی ہی
لیکن نراین راو کو بہی اوسکا متبنی فرزند قرار دیکے کہتے ہین کہ وہ بشمول مادہو راو کے
جایداد متنازعہ کا وارث ہی اور ہنر نجید ورادہا گوبند مدعا علیہم بیان کرتے ہین
کہ جایداد کے ہم لوگ مہتمم تا ہونے بالغ مادہو راو کے مقرر رکہو گئے فقط امر
تنقیح طلب ہی کہ آیا مدعا علیہم کا ارادہ واسطے انتقال جایداد کے کہ جسکے مادہو راو
کی حقیقت مین ضرر[illegible] متصور ہی کسی دلیل سے پایا جاتا ہی یا نہین فقط
مدعی بیان کرتا ہی کہ مدعا علیہم نے چالیس ہزار روپیہ واسطے ادائے خرچہ
اوس نالش کے کہ محکمہ سپریم کورت مین دایر کی تہی بالسن مال بر صاحب
نامی ایک مختیار معرفت گنبس صاحب مجسٹریٹ ضلع بنارس کے بہیجا تہا اور
دوسری بار اوسی مقدمے بابت اٹہارہ سو روپیہ نقد اور بہیج اور مدعا علیہما نے
پچپن ہزار روپیہ کے سرکاری نوت خریدے کہ نراین راو کے پاس موجود
ہین فقط مدعا علیہم اس بیان کو تسلیم کرتے ہین فقط چونکہ دو فریق جاید
متنازعہ کے دعویدار ہین بس ظاہر کہ اگر مدعا علیہم جایداد کی نسبت بدستور
قابض و مختیار کل رہنے پاتے تو اس سے نقصان ہونے کا گمان

غالب یہان اب بعض خاصیین کے مختلف دعوی کی حقیقت حال اور خطرہ مذکور کی
نسبت حالات ذیل کا ذکر کرنا مناسب ہی یعنی کہ جناب گورنر جنرل بہادر کا
ایک مراسلہ رقمزدہ ۱۸۳۳ء بنام پیشوا صاحب بجواب اونس خط کے کہ جسمین
پیشوا نے متبنی کرنے ایک لڑکے کے کہ اوسکا نام درج نہین ہی اطلاع دی ہی
مدعاعلیہم کی طرف سے اس محکمہ مین گذرا اور سوا اسکے ایک نقل خط مورخہ
پندرہوین (۱۵) جولائی ۱۸۵۳ء جو سپی صاحب ایجنٹ صاحب گورنر جنرل بہادر نے
بنام کسٹ صاحب قائم مقام کلکٹر کے لکہا تہا اوسمین یہہ ذکر ہی کہ مادہو راو
بہ استحقاق متبنی ہونے کے پیشوا کے باقیات زر پنشن جو تاریخ وفات یعنی
چہہ مہ ماہ حال تک اوسکا باقی تہا وصول کریگا ایک اور خط نوشتہ
پیشوا صاحب موسومہ ہملٹن صاحب ریذیڈنٹ مرقومہ یکم شوال [illegible] ہجری مین مضمون
متبنی کیے جانے نراین راو کا مندرج ہی چنانچہ اس حال کی اطلاع جناب گورنر جنرل
بہادر اور لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ کو ہوئی فقط ایک اور چٹہی مورخہ ۲۵
رمضان ۱۲۶۹ ہجری مکاتبہ پیشوا موسومہ منسن صاحب مین ذکر
مادہو راو کا بطور فرزند متبنی مندرج اور یہہ بہی لکہا ہی کہ جسمین ہرچند
اور راو باگوبند اور ملکمند راو تا زمانہ نابالغی نامبردہ کے منتظم جایداد رہینگے
فقط بتاریخ ۲۹ جون ۱۸۵۳ء لومر صاحب نے ایک چٹہی بنام کسٹ صاحب
کمشنر کی بہ ہدایت اس امر کے کہ صاحب موصوف جایداد اور خاندان
پیشوا متوفی کے بمقابلہ اون بلوہ کش سپاہیون کے جو ملازمت پیشوا

موصوف سے موقوف ہو گئے تہے حفاظت کرین اور نراین راو اور ہرچند
دو جبیان کو امانت و زر نقد اور زیورات کا تصور کرین اور یہی نابردگان کو
متعدبہ ہذا کے مدعی بلونت راو کی کارسازیون سے محفوظ رکہین لیکن مغطا ن چٹہیات میں بہ
یہہ بہی ذکر ہی کہ نراین راو مستحق پانے پنشن دو سو روپیہ ماہواری کا ہی لیکن
از روے وصیت نامہ کے صرف مادہو راو ہی وارث مقرر ہے فقط
پس حالات مندرجہ بالا سے پیدا ہوتا ہی کہ نراین راو جسکا قبضہ از روے چٹہیات
متذکرہ بالا کے صرف بطور امانت ہی دعویدار شراکت و رانٹ کا بہی
ہوتا ہی اسواسطے یہہ امر غور طلب ہے کہ آیا جایداد کو نابردگان کے سپردگی
مین بشمول اوتہنون مدعا علیہم کے رہنے دینا مصلحت ہے یا نہین حالانکہ
چٹہیات مدخلہ سے [illegible] ہوتا ہی کہ صرف مادہو راو کہ وہ معرفت بلونت راو کے
جو اپنے تئین اوسکا ولی بیان کرتا ہی مدعی گردانا گیا جایداد کا استحقاق
رکہتا ہی فقط انتقال جایداد زرکثیر سے بمقام کلکتہ اس بیان کے ساتہہ کہ مدعا علیہم
اپنا استغاثہ نسبت مدعی کے سپریم کورٹ مین کہ وہ محکمہ مجاز دست اندازی کا
ایسے مقدمات مین نہین ہے [illegible] دائر کرینگے بے شبہ یہہ ثابت ہوتا ہی کہ اونکو
خلاف مطلب مادہو راو کے جسکو حاکم وقت نے پسر متبنی اور کل وارث
متوفی مذکور کا قرار دیا ہے ارادہ صرف کرنے جایداد مشمولہ متوفی کا ہے
فقط اسوجہہ سے میری راے مین صاحب جج کو مناسب تہا کہ بحالت مداخلت
ہونے ضمانت کے جایداد کو تا تحقیقات نالش کے قرق رکہتے

تجویز

لیکن اس مقدمہ مین دو مسٹر حاکم کی رای لینا ضرور چاہتا ہون فقط اکثر جایداد
مدعو بہ کی نسبت یہہ بیان کیا گیا ہی کہ وہ منقولہ ہی یعنے نقد و زیورات وغیرہ
اشیاے قیمتی زیادہ تین کرور روپیہ کے اوس ضلع مین بقبضہ جایداد مدعا علیہم
رکہی تہی فقط حقیقت مین یہ جایداد غیر منقولہ زیادہ چہہ لاکہہ روپیہ سے نہین بیان
ہوئی ہے فقط جو فہرست کہ مدعا علیہم نے بتاریخ اونتیسوین ۲۹ اگست سنہ ۱۸۵۴ع
صاحب جج کے روبرو پیش کی اوس مین ارسال ہونا رقومات کا باطراف مختلف
بقدر ایک لاکہہ گیارہ ہزار روپیہ کے مندرج ہی فقط جواب مین مدعا علیہم
بیان کرتے ہین کہ یہہ روپیہ بدیانت داری تمام واسطے امور تجارت کے قبل
ارجاع اس نالش کے روانہ کیا گیا تہا اور اس غرض سے نہین کہ اپنے تئین
حکم اخیر کے اجرا سے حیلتاً محفوظ رکہین فقط میری [illegible] نسبت مین بموجب آئین کے
ثبوت کافی اس امر کا یعنی کہ مدعا علیہم کا ارادہ خورد و برد کرنے جایداد کا
اس غرض سے ہے کہ کبہی حاکم اوس جایداد کو اونسے دلانا چاہی تو نہ دلا سکے
پیش کرنا چاہیے اور ایسا ثبوت نہ صرف مدعا علیہم کے اون اعمال سے جو زمانہ
حال کے متعلق ہین بلکہ بعض اعمال سابق سے بہی مستخرج ہو سکتا ہی اور جیسا کہ
جایداد مدعا بہ مکہتہ ی حقیتون [illegible] انتقال ہوئے ہی ویسے ہی چہوٹی حقیتون کے
منقولی [illegible] سے بہی ثبوت مذکور پایا جاتا ہی اگرچہ [illegible] نزدیک الہ آباد
وغیرہ مین زر نقد کے انتقال کرنے کے بابت مدعا علیہم کی زبانی
شہادت پر اکتفا کرنا نچاہیے لیکن چونکہ اکثر جایداد قسم منقولہ سے

ہر اور اوسکا نقل مکان اور انتقال کرنا آسان ہی اس باعث سے مبری یا
دانست مین رقوم مذکورہ بالا کے بیچی اور بنارس والی کوٹھیون برہند یا فیصلہ
کرنے سے ارادہ انتقال کا احتمال قوی پایا جاتا ہی کہ جسکے لحاظ سے زر ضمانت کا
مقدار معقول مدعا علیہون سے طلب کرنا واجب بجا معلوم ہوتا ہی سو تعین ضمانت
کافی کا صاحب جج ضلع کی تجویز پر موقوف ہی پھر اگر مدعا علیہم ضمانت کی
دریپیشی مین قاصر ہوئین تو ایسا کوئی سبب خاص نہین کہ جسکے باعث وے جایداد کے
دخل اور اہتمام سے محروم کیئے جاوین بانسبت جایداد کے کسی کارروائی سے
جو حسب مراد ضمن ۲ دفعہ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ع کے قرقی کی اصل غرض کے
مطابق ہو ممنوع ہوجاوین ظاہر اجیکنس صاحب کو ضمانت کلی طلب کرنیکا
ارادہ ہی مگر چونکہ ... زر ضمانت مین کچھہ تخفیف کرنا منظور ہے اور چونکہ علاوہ
برین دعوی کے تعداد عظیم کی نظر سے بہر صورت مناسب ہی کہ اسعدالت کے
جملہ حکام مقدمہ ہذا کی نسبت تجویز کرین لہذا چاہیئے کہ کاغذات مقدمہ تیسرے
حاکم کے اجلاس مین بھی واسطے تحریر رای کے پیش کیئے جائین فقط
رائی بیگبی صاحب حاکم چونکہ جیکنس صاحب اور اسمتھ صاحب دونون نے رائی بیگبی صاحب
اپنی یہہ رائے ظاہر کی کہ اسباب کا یعنی مدعا علیہم کو جایداد کے انتقال
کرنے خواہ اوسی عدالت ضلع کی عملداری سے خارج کرنے کا ارادہ
بہی ثبوت کافی گذرا اور اس باعث سے حسب منشاء دفعہ قانون ۲
سنہ ۱۸۰۶ع کے اوسکی قرقی کا حکم صادر کرنا لازم آتا ہی پس کچھہ ضرور نہین

کہ اس امر کے باب مین بھی اپنی رائے واضح کرون کیونکہ فی الحقیقت جس
بات کی تجویز ہو چکی ہی اور ضلع کے صاحب جج کی یہہ رائے مخالف نا درست تھہری
تھی میرے ہم جلیسون کے درمیان ایک ہی امر کی بابت یعنے نسبت متعلق
ضمانت کے جسکو مدعا علیہم سے طلب کرنا چاہئے ایسی مختلف رائے ہوئی
کہ جسکی باعث سے از راہ ثالثی غلبہ رائے کرنا ایک جانب کا مناسب متصور ہی
جکسن صاحب کا حسب منشا ہی اسکا ارادہ ہی کہ مقدار دعوی کے مطابق
ضمانت طلب کرین مگر سمت صاحب چاہتے ہین کہ مقدار ضمانت تعداد دعوی
سے کچھ کم ہو سو اس امر ضمانت مین میری یہہ رائے ہی کہ قوانین کی عبارت
اور عدالت کا ضابطہ مقتضی اسکے ہی کہ زر ضمانت کل تعداد مدعا بہ
کے برابر ہو اگر عدالت ہذا کے حکام اوس تعداد سے کم ضمانت
طلب کرتے تو اسطرح وے کسیقدر ایک ہی اسمقدمہ کی تجویز کر چکتے اور
مدعی کے دعوی کو مبالغہ آمیز قرار دیتے اور منشاء قانون تو یہہ ہی
کہ اتنی ضمانت لینی چاہئے کہ جسکے ذریعہ سے عدالت کے فیصلہ اخیر کا
تکملہ ہو سکی اور یہہ کہ اگر اتنی ضمانت پیش نہ کی جاوے تو حکام عدالت
کو چاہئے کہ اراضی اور مال اور اسباب وغیرہ کو نالش مندا برہ کے تعداد دعوی
کے مقدار پر قرق کرنیکا حکم دیوین علاوہ برین ایسے حکم کے صدور سے
مدعا علیہم کو فی الواقع کسی نوع کی ایذا نہین پہونچیگی اگر وے ضمانت کو
پیش کرین تو بہتر ورنہ گو کہ قرقی کا اشتہار کیا گیا تاہم اسکی کچھ ضرورت

نہ تہرینگی کہ دے جایداد منقوضہ کے امانت اور اہتمام سے محروم ہو وین
کیونکہ حسب بیان ضمن ۲ دفعہ ۹ قانون مذکورہ بالا کے ایسی قرقی سے صرف
اتنی غرض ہی کہ اگر اسپندہ کو جایداد منقولہ کا پوشیدگی مین انتقال کیا جاوے
تو نا جایز تہرے چنانچہ مجہی گمان غالب آتا ہی کہ جنکیٹن صاحب اسی منشاء سے
قرقی کا حکم صادر کرنا چاہتے ہین فقط لیکن چاہئے کہ یہہ میری رائے اجیکتن صاحب
کے اجلاس مین پیش کیجاوے تاکہ امر مذکور کی نسبت خلاف فہمی واقع نہو
اور اگر حاکم موصوف اپنے حکم مجوزہ اولی کے یہہ تفسیر قبول کرین تو صاحب جج
ضلع کو اسی مضمون کی ہدایت ہوگی مدعا علیہم کو یہہ حکم دینا چاہئے کہ وے
ایک ہفتہ کے اندر جو میرے نزدیک عرصہ کافی ہے ضمانت مطلوبہ عدالت
صدر میں پیش کرین فقط دستخط اجکنسن صاحب اس سخن مین لینے کہ اگر بباعث
پیش نہونے ضمانت مطلوبہ عرصہ ہفت روزہ کے اندر جایداد مدعا علیہم داسطے
محفوظ رہنے انتقال اور نقل مکانی سے قرق کیجاوے تو اس صورت مین
عین منشاء قوانین کی تکمیل ہو جائیگی دستخط میری رائے ایبگی صاحب کی رائے
سے متفق ہی لہذا حکم ہوا کہ حکم صاحب جج ضلع بنام مرقومہ سولہوین ستمبر ۱۸۵۸ع
رد اور منسوخ ہو وے اور نقل اس روبکاری کی بذریعہ پریسیڈنسی کے سیشن
صاحب ممدوح کے پاس اس حکم سے بہیجی جاوے کہ صاحب ممدوح مطابق
ہدایت مرقومہ بالا کے ضمانت بقدر مقدار دعوی کے بتعین میعاد ایک ہفتہ
کے طلب کرین اگر وے ایک ہفتہ کے اندر ضمانت مطلوبہ عدالت داخل

نگرین تو صاحب ممدوح بباعث پیش نہونے ضمانت مطلوبہ کے عرصہ غیبت میں جایداد مدعا بہ واسطے محفوظ رہنے انتقال اور نقل مکان سے موافق لکھے ہوئے اوپر کے قرق کرین فقط

نمبر مقدمہ ۲۲۷ ۔ ۲ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ سترھوین مارچ ۱۸۵۵ع

رائے نامنظوری

حکام { کارنوالس جنکنس صاحب
الفرڈ ولیم بیگبی صاحب }

بنا راضی حکم صدر الصدور آگرہ

مورخہ ستائیسوین جنوری ۱۸۵۵ع

مسٹر چارلس مرفی صاحب ڈگریدار — سائلی

بنام

مسٹر ڈاکسٹر صاحب و مسماة اندر سید صاحبہ — طرف ثانی

دریافت ہوا کہ حاکم ممدوح نے حسب وجوہ مندرجہ رائے اپنی استدعا سائل کو قابل نامنظوری کے تجویز کرکے حکم دربیشی سوال کا دوسرے حاکم کے اجلاس میں صادر کیا اور رائے حاکم ممدوح کی یہہ ہے کہ اپیل بنا راضی حکم

متعلقہ صدر الصدور آگرہ متضمن نامنظوری درخواست اجراء ڈگری اپیلانٹ
بابت باقیات صد جو ازروے ڈگری باقی ہی حسب قانون ۲۴
۱۸۰۶ء بمقابلہ رسپانڈنٹان معرفت صاحب رزیڈنٹ گوالیار
جنکے محکمہ مین مدعا علیہ نوکر ملازم ہی بصیغہ سرسری دائر ہوا فقط
اپیلانٹ بیان کرتا ہی کہ صاحب رزیڈنٹ کو جملہ مقدمات دیوانی
مین جملہ اشخاص کی نسبت جو محکمہ رزیڈنٹی سے تعلق رکھتے ہین انفصال
کا اختیار ہی فقط ظاہر ہی کہ جو ڈگری کسی غیر ملک کے بادشاہ کی
سرزمین کے کسی محکمہ مین حاصل ہووے اوسکا اجراء ممالک محروسہ
سرکار کمپنی بہادر کے ہر اطراف مین حسب ہدایت قانون ۳ سنہ ۱۸۰۳ء
ہو سکتا ہی لیکن اس مین شبہہ ہی کہ آیا جو ڈگری کہ کسی محکمہ کمپنی
بہادر مین حاصل ہووے اوسکا اجرا ملک غیر مین ہو سکتا ہی یا نہین
لیکن میری دانست مین اپیلانٹ اپنی عدم اجراء ڈگری کا سارٹیفکیٹ
جسپر دستخط صاحب جج آگرہ کا ثبت ہو پا سکتا ہی اور بشرطیکہ گوالیار
کے رزیڈنٹ صاحب کو سب اشخاص کی نسبت جو علاقہ رزیڈنٹی کے
اندر سکونت رکھتے ہین مقدمات دیوانی مین حسب بیان اپیلانٹ انفصال
کا اختیار ہو اسحالت مین اگر اپیلانٹ کی درخواست معہ سارٹیفکیٹ
مذکورہ بالا رزیڈنٹ صاحب کی خدمت مین گذرانتا تو وہ اوسکا مستحق تہا
کہ صاحب موصوف کی معرفت جہان تک اوسکی عملداری کی حد ہو

اپنی ڈگری کا اجرا کرا دے لیکن از روے قانون مستدلہ اپیلانٹ کے بنسبت
میری حکام عدالت ہذا کو بہات کا اختیار حاصل نہین ہی کہ صدر الصدور کو
ریزیڈنٹ صاحب کی معرفت اپیلانٹ کی ڈگری کا اجرا کرانے کا حکم دیوین میری
یہہ خواہش ہی کہ عدالت ہذا کا دوسرا حاکم نسبت اوسہہ تفسیر کے جو مین نے قانون
مذکور کی بابت تجویز کی اپنی راے تحریر فرماوی فقط اور راے میری جبکیشن صاحب
کی راے سے متفق ہی اگرچہ فی الحقیقت اپیلانٹ اجرا اوس ڈگری کا جو اوس نے
کسی محکمہ ملک غیر مین حاصل کی ہو حسب قانون ٢٣ سنہ ١٨٥٢ع کے حاطہ
عملداری سرکار کمپنی بہادر کے کرا سکتا ہی شاید برعکس اسکے ممالک محروسہ
[illegible] ڈگری کا اجرا ملک غیر مین ناممکن ہو اپیلانٹ کو لازم ہی کہ جب کبھی مدعاعلیہ
محکمہ [illegible] کی احاطہ عملداری کے اندر آوے تو قابو پاکے اپنی ڈگری کا اجرا
کرا دے اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایل کا نامنظور رہا کاغذات مشمولہ سوال
ضابطہ سایل کو واپس ہون اور کاغذات مشمولہ ضلع بذریعہ نقل
[illegible] کاری کے نئے میعادی پرسیت کے ساتھہ آگرہ کے صدر الصدور
کے پاس بھیجی جاوین فقط

نمبر مقدمہ ٥٣٢ سنہ ١٨٥٤ع

منفصلہ چوبیسوین ٢٤ مارچ سنہ ١٨٥٥ع

رائے منظور

مولوی ... صاحب   حاکم

نائب حکم صدر الصدور ضلع بنارس

مرقومہ تیرہویں جنوری ۱۸۶۶ء

راجہ ... غلام ... مدعا علیہ عذردار   سائل

شیخ احمد بخش   وکیل

بنام

... داس ... بنام ... داس پسر نابالغ

کستوری داس متوفی مدعی   طرفثانیان   لالہ ... وکیل

واضح ہو کہ ... امور متنازعہ کے صرف دو امر مندرج ہین

... بارہ آنہ سیکڑا کا تمسک مین مشروط تہا دوسری

... ڈگری صادر ہوئی تو ابتداء ڈگری

... کا بحساب ... ما ... کے

... دلانا واجب تہا فقط ڈگری ...

... تاریخ ایصال مندرج ہی اور ذیل مین ڈگری ...

... سے تاریخ سود ڈگری تک بحساب بارہ آنہ سیکڑا

... سے یہہ ہی کہ جو کچہ مرابطہ درمیان

فریقین ... شکنی مدعا علیہ اور ... رجاع

نالش کے سبب فسخ ہوئی اور لگانا سود کا بحساب معمولی بارہ روپیہ سیکڑا
سالانہ کے جایز ہوا فقط میری رائے اسباب میں متفق نہیں ہی کیونکہ میری دانست
میں جب مدعی نے خود دعوی سود کا بحساب مشروط بارہ آنہ سیکڑا ماہواری
کے پیش کیا حاکم کو جیسا کہ دفعہ ۴ قانون ۴ سنہ ۱۸۳۹ کے ملاحظہ سے معلوم
ہوگا ضرور نہ تھا کہ از روے الفاظ مندرجہ ڈگری کے زیادہ سود دلاتے
فقط عذر دوسرا یہہ ہے کہ جس حالت میں کشوداس گنگر دیال لڑکا بہرنا بالغ اور اسکا
بذریعہ اپنے ولی کے پیروی مقدمہ کی نہیں کر سکتا جب تک کہ پہلے سارٹیفکٹ
محکومہ ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۰ ع حاصل نکرے یا اپنا استحقاق وراثت ثابت نکرے
فقط اس عذر کو صدر الصدور نے قبول نکیا مع اس بیان کے کہ اگر مدعا علیہ
کو نسبت وراثت کے کچھہ عذر تھا تو وہ بیان کرسکتا تھا فقط میری دانست
میں یہہ دوسرا عذر مضبوط نہیں ہی فقط سایل کو اقبال ہی کہ صرف ایک
امر یہہ نسبت کالت بت طریقہ معمولی ثبوت وراثت کے فروگذاشت ہوگیا
یہہ بھی دعوی نہیں کیا گیا ہی کہ نابالغ مذکور جو بذریعہ اپنے ولی کے
عدالت ہوا ہے بیٹا اوس شخص کا نہیں ہے جو اوسکا باپ مشہور ہی
نہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نامنظور کرنا صدر الصدور کا اس عذر مدعا علیہ
عذر مذکور اور بر ... دم صرح وجہہ کے مبنی نہیں ہی کیونکہ جو عذر
سایل کے ہو سکتا ہی فقط لہذا میں اول عذر کو مدعا علیہ کے جایز
سمجھتا ہوں اور دوسرے کو ناجایز اسواسطے حکم ہوا کہ پذیرائی عذر

اول سایل کے حکم صدر الصدور مرقومہ تیرہوین جنوری ۱۸۵۵ع کا رد اور منسوخ ہووے اور نقل اس روبکاری کی پرسیبت نئے میعاد کے ساتھ اطلاع ضلع بنارس کے صدر الصدور کے پاس بھیجی جاوے اور کاغذات مشمولہ سوال حسب ضابطہ کے واپس ہوون فقط

نمبر مقدمہ ۷۴۳۴ ۱۸۵۷ع

منفصلہ چوبیسوین مارچ ۱۸۵۵ع

راے

الفرڈ دلیم بیگبی صاحب
موزلی اسمتھ صاحب | حکام

بنا راضی حکم صدر الصدور ضلع جونپور
مرقومہ اٹھارہوین نومبر ۱۸۵۴ع

شبند یال خریدار ڈگری بھوما ے کنور ڈگریدار | سایل
لالہ مان راے و لالہ جوگل کشور | وکلا

بنام

گوپال چند خریدار ڈگری بسماۃ جنی بی بی عذردار | طرف ثانی
شیخ احمد بخش | وکیل

حال یہہ ہی کہ اس مہینے کی دسوین تاریخ کو سوال سایل کا ہماری اجلاس
مین پیش ہوکے اس تصریح کے ساتھہ ہماری رای قرار پاکے حکم پیش ہونے
کا عدالت کا دوسرے حاکم کے اجلاس مین صادر ہوا یہ غرض سوال یہ
کی یہہ ہی کہ تعمیل ایک ڈگری کے دوسری ڈگری بتعدادی اٹھتہ ہزار
تین سو چہہ روپیہ کی جسی مسماۃ ہنی نے فرجا اپنے داماد گوپال چند کے نام
منتقل کی … ہی قرقی و نیلام ہو فقط صدر الصدور صاحب … چند
دلایل … غالب ہوئے اس امر کے کہ انتقال مذکور سازشی ہی
تحریر کی ہار اور گواہان بیعنامہ دیا جانا زر ثمن کا نہین بیان کرتے فقط
سایل نے بوشتہری ایک ڈگری کا ہی بتاریخ ۲۶ ماہ مئی اپنی ڈگری
جاری کرائی اور دوسری تاریخ جون کو واسطے قرقی ڈگری مذکور کے
اور اجراے حکم ممانعت انتقال کے درخواست دی اور تیسری تاریخ
ماہ مذکور کو اظہار گواہون کے ہوئے لیکن قبل اسکے کہ یہہ اظہار درج …
ہو بتاریخ اٹھوین جون بیعنامہ تحریر ہوا اور بمقام … بتاریخ
چودہوین ماہ مذکور رجسٹری ہوا فقط پندرہوین تاریخ اس مہینے
کی سایل نے فہرست تعلقہ واسطے قرقی ڈگری مذکور کے داخل کی
لیکن ڈگری چونکہ قبل ادخال فہرست تعلقہ کے منتقل ہو چکی تہی
صدر الصدور نے موافق دفعہ ۴ سرکیولر مورخہ دسوین جون
۱۸۴۲ء اور سرکیولر مورخہ اکیسوین مئی ۱۸۴۴ء کے یہہ تصور کیا کہ

جب تک از روے نالش نمبری کے جایز یا غیر جایز ہونا انتقال ڈگری
کا تجویز ہو قرقی اور نیلام ہونا اوسکا ملتوی رہنا چاہیے فقط اسبات
مین کئی نظایر کا حوالہ دیا گیا ہی بہ ثبوت اسبات کے کہ بموجب سرکولیر
مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۴۷ء عدالت نے نسبت فریب اور سازش یا جایز
ہونے انتقالات کے اختیار کی رو سے عمل کیا ہے اور بہ تعلیق
انکشاف سازش کے التواے نیلام کے اجازت دہی سے انکار کیا ہے
فقط پس صدر الصدور کو چونکہ صاف وجہہ واسطے تصور کرنے سازش
کے انتقال مذکور مین معلوم ہوتی ہی لہذا میری دانست مین اونکو لازم
تھا کہ صحیح نتیجہ پر اپنی راے کے عمل کرکے التواے قرقی اور نیلام سے
جسکی سایل نے درخواست کی تھی انکار کرتے فقط میری راے مین
حکم صدر الصدور کا قابل منسوخی کے ہی مگر ایک اور حاکم کی بھی راے
تحریر ہونی چاہیے فقط چنانچہ اس مہینے کی سترہوین تاریخ کو کارنول
کورلی جیکسن صاحب قایم مقام حاکم نے اس شرح سے اپنی راے قایم
کرکے حکم پیش ہونے کاغذات کا تیسرے حاکم کے اجلاس مین صادر
کیا واضح ہو کہ فروخت ڈگری بتاریخ اٹھوین جون عمل مین آئی دعاعلیہ
مشتہری ڈگری پانے بابت پندرہوین ماہ مذکور فہرست تعدیقہ بابت آج
اوسکے جسکی قرقی کا وہ دعویدار تھا نہین داخل کیا فقط گو کہ گنجایش
اس شبہہ کی ہو کہ بیچ درمیان سایل اور دعاعلیہ کے سازش ہوا لاجبن

حالت مین یہہ نہین کہہ سکتے کہ دعوی عذرداری کی نسبت سوای دہوکے
اور فریبی ہونے معاملہ بیع کے اور بہی کوئی طرح ہو سکتی تہی یا نہین
لہذا ابہی دلیل کافی واسطے مداخلت کرنے کے حکم صدر الصدور [illegible] مین
مین نہین معلوم ہوتی اور چونکہ میری راے اسسٹنٹ صاحب کی راے سے مخالف
ہے مین چاہتا ہون کہ یہہ مقدمہ [illegible] کہ مسئلہ پیش ہو فقط اور
آجکی تاریخ الفرڈ ولیم ہیکنی صاحب [illegible] کی راے سے ان وجوہ
سے اتفاق کرکے یہہ کاغذات مقدمہ کے ہمارے اجلاس مین واپس بہیجی
کہ میری راے اسسٹنٹ صاحب کی راے سے اتفاق ہے اسباب مین کہ بموجب
سرکیولر مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۴۷ع کے جب صدر الصدور کو ظن غالب
فریبی ہونے انتقال کا تہا تو انکو واسطے نیلام کے حکم دینا لازم تہا
اور عذرداران اگر مناسب جانتا تو نالش سلسلہ واسطے جوازی انتقال
کے دایر کرتا فقط آجتک کہ ایسا حکم کل مقدمات مین جنمین انتقال
جایداد کا سازشی قرار پاوے جاری نہو مراد دفعہ ۷ قانون ہفتم
۱۸۲۵ع کے کبہی تعمیل نہوگی کیونکہ اجراے ڈگری مین قرقی جایداد کی
بلا تحقیقات ماقبل کے نہین ہو سکتی اور مدیون ڈگری بیچ زمانہ
تحقیقات کے جیسا چاہئے تو ہر سازشی انتقال اپنی جایداد کا
کر سکتا ہے بیشتر اسکی کہ حکم قرقی کا جاری ہو فقط حکم صدر الصدور
کا صاف نہین ہے کیونکہ اگرچہ انہون نے دلایل واسطے سازشی

فصل کرنے انتقال کے معقول بیان کی ہین لیکن آخر کہتے ہین کہ یہہ امر صرف
نالش نمبری مین تجویز ہو سکتا ہے اور مرافعہ اول مین مرافعہ نمبری تجویز اوسکی
نہین ہو سکتی فقط جو ہماری رائے دربارہ تجویز مرقومہ بالا کے الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
کی رائے سے متفق ہے اسواسطے حکم ہوا کہ حاکم صدر الصدور ضلع جونپور
مورخہ اٹھائیسوین نومبر ۱۸۵۴ء منسوخ ہووے اور نقل اس روبکاری
کی اس حکم سے کہ مقدمہ کو نمبر سابق پر قایم کر کے موافق مراتبات
مندرجہ بالا کے عمل مین لاوین بہ نسبت نئے میعاد کے ساتہ ضلع جونپور
کے صدر الصدور کے پاس بھیجی جاوے فقط

نمبر مقدمہ ۲۰۵ ۱۸۵۴ء

منفصلہ اٹھائیسوین مارچ ۱۸۵۵ء

باسے نامنظوری

حکام

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب

کارنول کوری جیکسن صاحب

بنارا مرافعہ فیصلہ صدر الصدور ضلع بوندیلکھنڈ

مورخہ پچیسوین مارچ ۱۸۵۴ء

پیسرام دونسے مدعاعلیہ سایل مولوی محمد نادر شاہ وکیل

بنام

کچہری عی ... مرفتانی

معلوم ہوا کہ نالش بواسطہ داخلت ... واقع موضع ...

مالی ... کی بعد انقضای ٹہیکہ بر میعاد بیعنامہ مرقومہ ۲ اگست ... اہر ہوئی

منصف سے اوسکو ڈگری کیا ... صدر الصدور نے اوس تجویز کو بحال رکہا اوس ...

سے اپیل ... بوجوہ ذیل ہوئی اولاً یہہ کہ چونکہ مجہہ اپیلانٹ عذر بیع کی ... ہے

واجب العرض ... حق شفع شرعی ... پر مبنی ہی لہذا دجوہ فیصلجات مرافعہ ...

مبنی ... حق شفع کے غیر موجہ ہیں بلکہ اون حاکمون کو تنقیح کرنا اسبات کا لازم تہا ... یا

بایع نے قواعد مندرجہ واجب العرض کے بموجب تعمیل کی ہے یا نہیں دوسرے یہہ کہ

جس حالت مین رسپانڈنٹ کو انکار اسکا نہیں ہے کہ مین ... اپنی حصہ کا دخیل کار

ہون تو بہہ امر کہ میرے حصہ کی تصریح بلحاظ ... وبائی کے نہیں مندرج ہی میرے

حقیت حق شفع مین مضر نہیں ہے

راے بگیی صاحب حاکم

ہمارے نزدیک وجہہ اول قابل منظوری کے نہین ہی کیونکہ اپیلانٹ نے جواب نالش

مین یہہ اقبال نہیں کیا کہ بیع فی الواقع عمل مین آئی ہی اور نہ یہہ دعوی کیا کہ ہمکو حق شفع بموجب

شرایط واجب العرض کے حاصل یعنی بیان اوسنے نہیں کیا کہ مدعیان حق مین جو انتقال

ہوا وہ اسوجہہ سے ناجایز ہی کہ بایع نے شرایط واجب العرض کے بموجب تعمیل نہین کی

بلکہ اوسنے یہہ بیان کیا کہ بیع محض فرضی اور سازشی ہی اور اگر ایسی بیع کی اس نظر سے

ہوئی ہیکہ اوکو حق شفع بوجہہ حصہ داری کے حاصل ہی اوس سے محروم رکہے جاوین اگر ظاہر
ہے کہ بابت شفیع کے دعوی کرنیکے دعویدار کو لازم ہی کہ بیع کے وقوع فی الواقع
سے قبل اگر سے اوسپر دونون امور یعنے بزبان واحد بیع سے انکار کرنا اور دعوی
شفع کو نہ کرنا باہم وجوہ متناقض ہین اور اصل امر متنازعہ فیہ اس مقدمہ مین یہہ تہا
کہ آیا بتاریخ بیع مدعا علیہ درست تہا یا نہین اور چونکہ حاکمان ماتحت نے اس امرکو تحقیق کیا ہی
لہذا اوسکی تجویز پر بصیغہ اپیل خاص اعتراض نہین ہو سکتا ہی اور بنسبت وجہہ ثانی کے رای
ہماری یہہ ہی کہ اگر سائل کی وجہہ اول درست گردانی جاتی تو اوسی کی بنا پر یہہ بہی وجہہ
معقول متصور ہوتی لیکن چونکہ ہماری رای یہہ ہی کہ اسمقدمہ مین امر متنازعہ فیہ یہی تہا کہ آیا
انتقال جو رسپانڈنٹ کے حق مین ہوا ہی درست ہی یا نہین نہ یہہ کہ آیا اپیلانٹ کو حق
شفع حاصل ہی یا نہین لہذا یہہ وجہہ ثانی قابل توجہہ کے نہین ہی پس ہماری نزدیک مناسب
ہی کہ یہہ سوال نامنظور ہووے

رای جیکسن صاحب

واضح ہو کہ بیع جسپر یہہ نالش مبنی ہی اوسکا اظہار ۱۸۶۲ع مین بذریعہ درخواست گزرانیدہ
بمحکمہ کلکٹری واسطے داخل خارج کے کیا گیا اور باقیات مالگزاری کے واقع ہونے
سے جب جایداد کا انتقال ہوا تو اپیلانٹ نے شئی مبیعہ کا ٹہیکہ لیا لیکن حق شفع کا
کبہی اوسنے دعوی نہین کیا اور نہ زرثمن کے ادا پر مستعد ہوا اور یہہ امر بہی مشتبہہ ہی
کہ آیا بتاریخ بیع وہ حصہ دار تہا یا نہین اور اب بیع مذکور پر اوسکو یہہ اعتراض ہی
کہ ہمارے حق شفع سے ہمکو محروم کرنیکے لئے یہہ بیع فرضی وقوع مین آئی ہی

تخلف یہہ ہی کہ حق شفع کا دعوی ابتدا سے کبھی نہین کیا پس ظاہر ہی کہ از روی تجویز
صدر العدالت کی عام اس سی کردہ اوپر قواعد شرع کے مبنی ہو یا نہو اپیلانٹ کو اب
بعدہ دعوی حق شفع کا حاصل نہین ہی اور اسی تجویز متعلق امر اول سے بھی واسطے اپیلانٹ
دوسرا عذر باقی نہین رہتا ہی پس باتفاق رای حاکم موصوف کے حکم ہوا کہ درخواست
اپیل خاص سایل کی نامنظور ہو اور کاغذات منتقولہ حسب ضابطہ وکیل سایل کو واگزاشت
ہون فقط

نمبر مقدمہ ۱۱ متفرقہ سنہ ۱۸۵۶ع

منفصلہ اکتیسوین ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۵۵ع

رای نامنظوری

مورلی اسمتھ صاحب
کارنول کوپلی جیکسن صاحب
حکام

بنا راضی حکم صاحب جج ضلع غازیپور
مرقومہ چودھوین ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۵۴ع

مدار تہہ سنگہہ وغیرہ — سایلان — لالہ ہزاری وکیل

بنام

سکہہ دار تہہ سنگہہ وغیرہ — طرفثانیان

دریافت ہوا کہ مقدمہ تفریق و تقسیم تعلقہ تھولی پرینہ کو باعث موجب ڈگریات عدالت
دیوانی کے سررشتہ کلکٹری مین پیش تھا صاحب ڈپٹی کلکٹر نے ۱۴ ار دسمبر کو
محال مذکور کو مشترکہ داری نا تمام ٹھہرا کر روبکاری استصوابا صاحب جج ضلع کے
پاس بھیج دیا چنانچہ صاحب موصوف نے ۱۴ ار ماہ مذکور کو محال کو زمینداری اور ڈگری
سایل کو قابل اجرا کے تصور کرکے جواب اوسکا سررشتہ کلکٹری مین بھیجدیا کہ
اس حکم سے سایل ناراض ہوکے اس عدالت مین اس خلاصہ عذرات کے ساتھ
اپیل کہ تاہم ایک یہہ کہ حکم صاحب جج کا خلاف حکم سابق حاکم موصوف مرقومہ
۱۴ ار اگست ۱۸۵۷ع کے ہے دوسرا یہہ کہ خلاف تجویز حاکمان مال کے
صاحب جج نے جو نوعیت محال کی زمینداری تصور کرکے ہماری ڈگری
کے عدم اجرا کا حکم [illegible] کیا یہہ امر بیجا ہی فقط چنانچہ مونرلی اسمت صاحب
حاکم نے حکم صاحب جج کا موافق شرح ذیل کے منسوخ کرکے واسطے اتفاق
رای کے دوسرے حاکم کے اجلاس مین پیش ہونے حکم صادر فرمایا
سے اسمت صاحب
اور تجویز حاکم ممدوح کے یہہ ہی تین قطعہ ڈگری بابت اراضی واقع تعلقہ
تھولی حسب تفصیل ذیل صادر ہوئین یعنی [illegible] سنگھ و [illegible] سنگھ ہر دو کسان
اراضی مذکورہ کو زمینداری مطلق بیان کرکے حسب حصہ رسدی کے
دعویدار ہوی اور محکمہ صدر امین سی ڈگری تقسیم مداخلت حصہ رسدی
کے حاصل کی و فقط سایلان نے واسطے تقسیم کرانے مزار جیند کھون
کے دعوی کیا اور محکمہ صدر اعلی سے ایکہزار [illegible] بیگہ وغیرہ کے ڈگری

بصیغہ پیتی داری ناتمام حاصل کی فقط سایلان بنا رامی حکم صاحب جج جو مشعری
اسکے کہ صدر اعلی کی ڈگری بحق سایلان ہے اس لحاظ سے واجب التعمیل نہین ہے
کہ طریقہ نالش و ڈگری بابت کہیتون و نمبرون کے خلاف نوعیت محال کے ہے
کیونکہ وہ قسم زمینداری مطلق سے ہے نالشی مین فقط بنسبت حکم مذکورہ
کے دہی سایلان یہہ عذر پیش کرتے ہین کہ حسب قواعد سرکلر مورخہ چوبیسوین ۲۴
جون ۱۸۴۲ع تحقیقات نوعیت زمینداری کی حکام مال کے ذمہ ہے جیسے کہ
خود صاحب جج نے اپنی روبکاری مورخہ ۱۲ اگست مین قبول کیا
اور صاحب ڈپٹی کلکٹر نے وقت استفسار بعد تحقیقات اپنی روبکاری مورخہ
۴ دسمبر ۱۸۵۱ع مین لکہا ہے کہ وہ محال قسم پیتی داری ناتمام کے ہے بسبب لہذا
حسب منشا سرکلر مذکور کے صاحب جج کو لازم تہا کہ عیوض خارج کرنے
ڈگری سایل کے حکم اجرا کا فرماتے اور ستیل سنگہ و منو سنگہ کی ڈگری
اجرا کردہ کے عیوض اوسکی تعمیل کو ملتوی رکہتے فقط تجویز حکم صاحب جج
اس پر مبنی ہے کہ صاحب موصوف نے سابق مین عندالاپیل ایک مقدمہ کے
بعد ملاحظہ کاغذات پیتی داری اور واجب العرض کے بتاریخ اٹہائیسوین ۲۸
جنوری ۱۸۵۲ع اس محال کو قسم زمینداری ٹہرایا تہا اور اگرچہ صاحب
ڈپٹی کلکٹر کے روبکار وچیٹی مورخہ ۲ دسمبر مین دوسری راے
لکہی ہے مگر صاحب جج اپنی راے سابق پر بدین لحاظ قایم رہا کہ ہرچند
محال مین تین پیتی واقع ہین تاہم شاید وہ قسم پیتی داری کا نہو فقط

لہذا حکم ہوا کا غذات مقدمہ طلب کئی جاوین اور واسطے احضار طرفثانی کے
سمن جاری ہو فقط تتمہ راے اسمت صاحب حاکم مورخہ ۲۴ مارچ
۱۸۵۴ء حکام دیوانی پر فرض ہی کہ حتی المقدور اپنی احکام ڈگری کا اجرا و
تعمیل کراوین اور اونکو لازم ہی کہ اس مقصد کے برلانے مین کمال کوشش
کرین اور جبکہ ڈگری کا اجرا ناممکن متصور نہو تو حکام مال کو چاہیئے کہ اسکے
حسب ہدایت حاکمان دیوانی تعمیل کرین چنانچہ ضوابط مندرجہ سرکلر صدر دیوانی
عدالت مورخہ چوبیسوین جون ۱۸۴۲ء کے فقرہ ہفتم کا خاص منشا یہی ہی
ڈگری کو ناممکن الاجرا ٹہرا کر خارج از فہرست صرف اوس حالت مین کرنا مناسب
ہی کہ جسوقت صاحب جج کو از روی کیفیت صاحب کلکٹر کے ثابت ہوا کہ
ایسی شاملاتی پٹی یا محال نہین ہی جسکی روسی فیصلہ کی تعمیل ہو سکے کہین
ایسا حکم نہین پایا جاتا کہ اگر صاحب کلکٹر تعمیل ڈگری کو ممکن ٹہراوین تو
صاحب جج کو اختیار ہوگا کہ راے مختلف ظاہر کرے مگر مقدمہ ہذا مین ظاہرا
یہی حال ہوا ہی چنانچہ صاحب ڈپٹی کلکٹر نے صاف لکھا ہی کہ وہ محال حسب
پٹی داری تا تمام یا بھیاچارہ سے ہی اور سایل کی ڈگری قابل الاجرا ہی فقط
تو بہر صاحب جج کو واسطے مداخلت اپنی تجویز کی کرکے دوسری قسم کی پٹی
داری ٹہرا کر اوسکو مانع اجرای ڈگری قرار دیتی ہین حالانکہ حاکم محکمہ مال
اپنی تئین مستعد واسطے اجرا کرانے ڈگری کے ظاہر کرتا ہی فقط لہذا مین
صاحب جج کا حکم منسوخ کرکے صاحب موصوف کو ہدایت کرتا ہون کہ

صاحب کلکٹر کو ڈگری کے اجرا کرنے کا ارشاد فرماوین فقط

راے جیکشن صاحب

سرکلر مذکورہ بالا مین یہہ حکم مندرج ہی کہ پٹیداری سے دیسی ہی نوعیت جو حکام مال نے تجویز کے ہو وہی محکمجات دیوانی مین تسلیم کی جاوے سو مقدمہ ہذا مین حکام موصوف نے پٹیداری ناتمام کا بیان کیا ہی لہذا برخلاف تجویز صاحب جج کے ڈگری مذکور قابل اجرا ٹھہرتی ہی الغرض اس امر مین یہہ کہ صاحب جج نے جو زمینداری مطلق کا بیان کرکے ڈگری کو ناقابل اجرا ٹھہرادیا سو غلطی کی فقط میری راے اسمت صاحب کی راے سے متفق ہی لہذا باتفاق راے حاکم موصوف کے حکم ہوا کہ حکم صاحب جج ضلع غازیپور مرقومہ ۲۴ دسمبر ۱۸۵۴ء کا منسوخ ہوا اور نقل اس روبکاری کی بذریعہ پرینیٹ شنلے میعاد کے ساتھہ معہ کاغذات متعلقہ ضلع پاس صاحب جج ضلع غازیپور کے بھیجی جاوے فقط

کتاب

ترجمہ

احکام متفرقہ اور مقدمات سرسری منفصلہ حکام عدالت دیوانی

صدر آگرہ

جو حسب منظوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی

مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۵۶ء اور بموجب ارشاد حکام

صدر دیین مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۵۶ء

چھاپے جاتے ہین

المہتمم

آر ایچ ایمت صاحب صدر الصدور بنارس

جلد ۱۲ نمبر ۴

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۵ء

حکیم جواہر لعل کے مطبع مصدر النوادر آگرہ مین چھاپی گئی

سنہ ۱۸۵۹ء

نمبر ۳۳۴۸ سنه ۱۸۵۵ع

منفصله دوسري اپريل سنه ۱۸۵۵ع

کارنول کوري جیکسن صاحب
موزلي اسمت صاحب
حاکمان

بناراضي حکم صدرالصدور ضلع بنارس
مرقومه گیارهوین ستمبر سنه ۱۸۵۴ع

مسماة حشمت النسا بیگم مدعاعلیها عذرداره سایله — شیخ احمد بخش اور لاله مان رائے
اور لاله جوگال کشور وکلاء

بنام

مسماة ولایتي بیگم مدعیه ڈگریداره طرفثانیه — مولوي محمد نادر علي وکیل

معلوم هوتا هي که مسماة ولایتي بیگم از روے اقرارنامه واسطے دلاپانے مبلغ
۱۱ه معه ۵ زربخشش ماهواري کے ابتدائیه پر نالشي هوئي اور کل تعداد دعوي

اسمقدمہ کی بعد تبدیل الفاظ مذکورہ کے تھی اور عرضی مدعی مین دعوی واسطے دلاپانے
مبلغ ایک ہزار تین سو چھہتر روپیہ باقیات زر پنشن بابت سالہاے گذشتہ
کے اور واسطے ٹھہرانے حق پنشن سالہاے آیندہ کے مندرج ہے فقط صدر
الصدور نے تاریخ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء کو حکم بحق مدعیہ تا حین حیات اُسکے
ملنے پنشن کے ڈگری صادر کی لیکن جو دعوی ذمہ دار کرانے چند جایداد کا
واسطے وصول زر پنشن کے مدعیہ کی جانب سے گذرا اُسکو نامنظور کیا فقط
مدعیہ نے جب اجراے ڈگری کرائی تو جو پنشن تاریخ ڈگری کے بعد واجب الادا ہوا
اُسکا بھی سایل دعوی کیا تب اپیلانٹ نے عذرات مفصلہ ذیل پیش کیے -
اول یہہ کہ جو املاک مخصوص ازروے ڈگری ذمہ داری سے بری ٹھہرین
ممکن نہین کہ وہ مواخذہ دار واسطے اداے پنشن کے قرار پاکر اجراے ڈگری
مین نیلام ہوں دویم جو زر پنشن کہ بعد تاریخ ڈگری واجب الادا ٹھہرا اُسکو
ازروے ڈگری دلانا نچاہیے سیوم سود کا دعوی ناجایز ہے چہارم یہہ کہ
مدعیہ مبلغ الف ۵ محاصل جایداد مدعا علیہا مجتمع خزانہ کلکٹری سے ازروے
حکم عدالت وصول کر چکی فقط صدر الصدور نے عذر ناجایز ہونے سود کو قبول
کر کر باقی تین عذرات کو بوجوہات ذیل نامنظور کیا اولاً مدیون
ڈگری کی ہر ایک جایداد مقبوضہ سے زر ڈگری کا دلانا بہرحال مناسب ہے
ثانیاً ڈگری مذکور نہ صرف واسطے باقیات پنشن کے بلکہ واسطے سودی ہونے

زر پنشن تاحین حیات مدعیہ کے ہے ثالثاً حسب حکم قانون ۷ سنہ ۱۸۵۲ء
کے اپیلانٹیہ کو لازم تہا کہ کوئی ثبوت تحریری بابت وصول کرنے مبلغ
آٹھ سو پچاس روپیہ کے جسکا ذکر اسکے سوال مین ہے پیش کرتے فقط
اپیلانٹیہ اس اپیل مین تینون عذرات نامنظور کردہ صدر الصدور کو دوبارہ
پیش کرتی ہے فقط مجہے دریافت ہوا کہ اس عدالت کے حکام نے اپنے فیصلہ مورخہ
۲۷ اگست سنہ ۱۸۵۲ء مین مقدمہ نیلادہر بنام مسماۃ درگا جو ہمشکل دعوی
مقدمہ ہذا کے ہے یہہ تجویز فرمائی کہ جو مبلغ صدور ڈگری عدالت کے بعد واجب
الادا ہوا اسکو بذریعہ ڈگری بغیر کسی شرط کے دلانا مناسب نہین اور
مدعیہ اسکا وصول اجرای ڈگری سے کرا سکتی ہے فقط اوراگرچہ صدر
الصدور نے اپنے حکم اجرای ڈگری مین لکہا ہے کہ جو زر پنشن آیندہ بعد
تاریخ اس ڈگری کے واجب الادا ٹہرے وہ بہی شامل ڈگری ہذا کے ہوگا
مگر عرضی دعوی مین اس امر کی نسبت صرف یہہ درخواست تہی کہ استحقاق
واسطے وصول زر پنشن کے آیندہ قرار دیا جاوے اور میری بدانست مین
صدور ایسی ڈگری کا جسکے ذریعہ سے وہ مبلغ کہ اسوقت واجب الادا نتہا
حکم وصول کرنیکا دیا جاوے خلاف قانون ہی لہذا صدر الصدور کے
اسقدر حکم کو نسبت وصول دلانے اس زر پنشن کے کہ مابعد تاریخ ڈگری کے
واجب الادا ٹہرے منسوخ کرنا مناسب سمجہتا ہون علاوہ برین دفعہ ۴۰

قانون ۱۹ ۱۸۵۳ء اس مقدمہ سے میری نزدیک خاص تعلق نہین رکھتا ہی
کیونکہ معلوم نہین ہوتا ہی کہ جسوقت اپیلانٹیہ نے بابت وصول ہونے آٹھہ
سو پچاس روپیہ صاحب کلکٹر کی معرفت مدعیہ کو عذر پیش کیا اوسوقت ۸۵۰
مبلغ مذکورکے وصول ہونے کا تحریری ثبوت پیش کرنا اُسکے اختیار مین تھا یا نہین
عند الدرئیل اُسنے نقل حکم صاحب کلکٹر اور رسید مدعی بابت وصول زر مذکور کے
کہ جسکی مدعیکو انکار نہین عدالت ہذا مین پیش کیا ہی اور جب یہہ عذر گذرا کہ
آٹھہ سو پچاس روپیہ صدر الصدور کے حکم کی مطابق ادا ہوا تھا تو حاکم
موصوف کو لازم تھا کہ جب تک اپنے سررشتہ کے کاغذات کو معاینہ کرکے
اس بیان کی صحت یا عدم صحت کو دریافت نکرتے تب تک عذر مذکور کو حسب مراد
دفعہ ۸ قانون ۱۹ ۱۸۵۳ء کی نامنظور نکرتے لہذا مین صدر الصدور کے
اِس فیصلہ کو منسوخ کرکے حکم دیتا ہون کہ آٹھہ سو پچاس روپیہ جسکا وصول ہونا
رسپانڈنٹیہ کا وکیل اب قبول کرتا ہے اپیلانٹیہ کے حقمین مجرا دیا جاوے
باقی عذر کی بابت یعنی کہ اجرای ڈگری اپیلانٹیہ کی جایداد مین سے کرانا
نچاہیئے مین صدر الصدور سے متفق الرای ہوکر اس عذر کو ناجائز سمجھتا ہون
کیونکہ مدیون ڈگری کی جایداد بہرحال کل زر ڈگری کی بابت ذمہ دار ہے نقل
چاہیئے کہ کاغذات مقدمہ ہذا معہ وجوہات جسکے باعث میری راے وبا تو نمبر
صدر الصدور کی راے سے مختلف ہے دوسرے حاکم کے اجلاس مین واسطے تحریر

راي کہ پیش کیجا دین فقط عذر اوّل کي بابت جبکا کارنول کورلي جنکسن صاحب قايم
مقام حاکم نے دوسرے عذرات کي بعد ذکر کیا ہے مین حاکم موصوف سے
متفق الراي ہوکر ایسا سمجھتا ہون کہ اگرچہ کوئي خاص تعلق مطالبہ ڈگري
سے بري کیا جاوے تو بہي اس باعث سے مدعا علیہ کي جايداد اُس عام مواخذہ سے
جسکي وہ اجراے ڈگري مین حسب آئین یعني دفعہ ۹ قانون ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء کے
ذمہ دار ہے بري نہین ہوسکتي اُن وجوہات کے نسبت بہي جنکے لحاظ سے
جنکسن صاحب تجویز صدر الصدور کي اُس حصہ کو جسمین آیندہ کي ماہواري
پنشن کے ادا کرنیکا حکم ہے منسوخ کرتے ہین میري راي صاحب ممدوح کي
راي سے متفق ہے کیونکہ وہ قاعدہ مستدلہ حاکم موصوف جو عدالت سدر کے
فیصلہ مرقومہ ۱۸۶۲ء مین قرار پایا في الواقع اِس مقدمہ مین موثر ہے
اور مین باتفاق راي حاکم موصوف کے مبلغ [illegible] جسکا ادا ہونا
ثابت ہوا اپیلانٹیہ کے حق مین مجرا دلاتا ہون خرچہ سپانڈنٹیہ کے ذمہ
عاید ہووے اسواسطے باتفاق راي کارنول کورلي جنکسن صاحب قايم مقام
حاکم کے حکم ہوا کہ حکم صدر الصدور بنارس مرقومہ پچھلے سنہ کے ستمبر
مہینے کي گیارہوین تاریخ کي نسبت مجرا نہ دلانے رقم آٹھ سو پچاس روپیہ
[illegible] کے حق مین اور نیز دربارہ جاري نہونے ڈگري کے بابت
پنشن ایام مابعد [illegible] ہووے اور باقي بحال رہے اور خرچہ سپانڈنٹ

حسب ضابطہ ذمہ طرفثانی کے عاید کیا جاوے اور نقل اس روبکاری معہ کاغذات
موصولہ ضلع کے ہمراہ پر نسبت میعاد کی واسطے اطلاع صدر الصدور صاحب
بنارس کے پاس بھیجی جاوے اور کاغذات مشمولہ ضابطہ کے موافق واپس ہوں فقط

---

۵۸۶ نمبر مقدمہ

منفصلہ دوسری اپریل ۱۸۵۵ء

موزلی اسمت صاحب حاکم

بناراضی حکم صاحب جج ضلع بریلی
مرقومہ پہلی فروری ۱۸۵۵ء

دیر سنگہ و شیو سنگہ عذرداران سایلان شیخ احمد بخش وکیل

بنام

بھوانی سنگہ ڈگریدار طرفثانی

حال یہہ ہے کہ اول میں بھوانی سنگہ نے علاوہ سایلان جمال
مسماۃ بنجی اور مان کنور و کہمان سنگہ وغیرہ پر واسطے دلاپانے ایک حصہ منجملہ
سات بسوہ اراضی جنکی فروخت ہونیکا بیان ہوا یعنی ایک بسوہ گیارہ بسوانسی

تین کچوانسی واقع موضع الہ داد پور بہاری کے از روے بیعنامہ نالش دایر کی
منصف نے اُسکو ڈسمس کیا صدر الصدور نے عند الاپیل مدعی کے
دعوی کو ڈگری کیا بعد مدعی اُنہین مدعی علیہم پر واسطے واپس
پانے زر نیلام کے مستغیث ہوا اور از روے اقبالدعوی کے ڈگری
حاصل کی جنکے اجرا مین دو سات بسوہ اراضی مذکور کو نیلام کرانے
چاہتے تھے فقط اوسنل صدر الصدور نے جب دریافت کیا کہ سیو سنگہ
اور دیر سنگہ عذرداران کا قدیم مالکانہ دخل اور بیدخلی اُن مدعا علیہم کے
جنکے مقابلہ مین ابتدائی ڈگری کرائی گئی تہی ثابت ہے تو اراضی مذکور کو نیلام سے
بری کیا فقط صاحب جج اس حکم کو بدین نظر منسوخ فرماتے ہین کہ
مدعا علیہم کے نام کاغذ بندوبست مین داخل ہے جس سے ظاہرا ثابت ہوتا ہے
کہ ایام بندوبست مین جو بارہ برس سے بیشتر وقوع مین آیا ودخیل تہے
حالانکہ جیسا حاکم موصوف لکہتے ہین اُس زمانہ کے بعد اُن لوگونکی بیدخلی ہونیکا
مذکور نہین ہوا بلکہ فریق ثانی اُنکی قبضہ سابقہ سے بہی صاف انکار کرتے ہین فقط
اب اس مقدمہ مین میری رای یہہ ہے کہ صدر الصدور نے اوپر دو قطعہ
سوالات اور چند مدعا علیہم کے اظہار پر جنمین اُنہون نے موضع متنازعہ
حق وحصہ رکہنے اپنے سے منکر ہوکر بیان کیا کہ عذرداران ہمیشہ
مالکانہ قابض رہتے چلے آئے ہین اور پتواری کے اظہار پر بہی کہ جو

ماہ فروري ۱۸۶۳ع مین لیا گیا اور جسکا مضمون بیان مذکورہ بالا سے
مطابقت رکہتا ہے اپنے فیصلہ کوٹي کیا ہے فقط صدر الصدور کي تجویز کا
یہہ منشا پایا جاتا ہے کہ عذرداران مالکانہ حقیت کي رو سے بسوون پر
قابض رہے اور کہتے ہین کہ جو شخص ڈگري مین مدعا علیہم ٹہرے اُنکا
نہ استحقاق و نہ قبضہ پایا جاتا ہے لہذا حسب مراد فقرہ چہارم سرکلر
مورخہ ستوین جون ۱۸۶۳ع کے نیلام کو موقوف کرنا چاہیے فقط
ہمینہ متفرقات مین ایک ہي امر یعني قبضہ کي تنقیح لازم تہي سو وے
وجوہات جو صاحب جج نے واسطے ثبوت قبض و دخل مدعي علیہم بوقت
فرق ہونے بسوون کے بدانست میري اِس نظر سے غیر کافي ہین
کہ صدر الصدور نے چند دلایل جو محکمہ اپیل مین غلط خواہ مسترد نہین
تہرائے گئے عذرداران کے قبض اور دخل ہونیکي صاف تجویز
کي تہي لہذا مین صاحب جج کے حکم کو منسوخ کرکے اُسکے محکمہ مین واپس
بہیجتا ہون تاکہ وہ اِسي مضمون سے تجویز جو مطابق منشاء دفعہ چہارم
سرکلر مذکورہ بالا کے ہو عمل مین لاوین اسواسطے حکم ہوا کہ حکم صاحب جج
بریلي مرقومہ یکم فروري ۱۸۶۵ع کا رد و منسوخ ہووے اور نقل اس
روبکاري کي اِس حکم سے کہ مقدمہ کو نمبر سابق پر قایم کرکے حسب تشریح
مندرجہ بالا کے عمل مین لاوین بہ پیشت بہیجي جاوے ساتہہ ضلع بریلي سے

صاحب جج کے پاس بھیجی جاوے اور خرچہ سایلان کا بحساب بعمحنتانہ متفرقہ کے ذیل مین بکارگی کے لکہا جاوے کہ صاحب جج وقت تجویز کے جسکے ذمہ مناسب سمجھینگے عاید کرینگے اور کاغذات شمول حسب ضابطہ کے واپس ہون فقط

۳۴۴۱ نمبر خاص ۱۸۵۳ء

منفصلہ تیسری اپریل ۱۸۵۳ء

جارلس کوری جیکسن صاحب }
موزلی ہمت صاحب } حاکمان

بنارا ضی فیصلہ صاحب جج ضلع اعظم گڈہ
مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۵۳ عیسوی

سیو بھجن سنگہ و شیو گوپال سنگہ وغیرہ سایلان راے جوگلکشور وکیل

بنام

دیبی دیال سنگہ و کولاہل سنگہ وغیرہ طرفثانیان

معلوم ہوا کہ عذر سایل کا یہہ ہے کہ فیصلہ ثالثی بموجب شرایط قانون نہم ۱۸۳۳ء کے وقوع مین آیا اور نقشہ کشتواری مدخلہ کلکٹری مین نمبران سب کہیتون کے موجود ہین جو دونون فریق کے دخل مین ہین اور اسیطرح سے

صاحب جج نے فیصلہ مین مندرج ہی پس جس صورتمین اپیل اس فیصلہ کی ناراضی سے واقع نہین ہوتی تو صاحب کلکٹر کو بعد مدت مدید کے اسکی منسوخی کا اختیار حاصل نہ تہا علی الخصوص جبکہ کوئی خطا یا نقص اسمین پایا نہین گیا اور کاغذات متعلق تجویز پنچایت مین جمیع امور کی تفریح داخل ہے اور صاحب جج نے جو انکو بلحاظ اسوجہہ منظرہ کے کہ انکو مطابق ساتہہ نقشہ بندوبست کے نہین ہے نادرست گردانا ہے خلاف انصاف کے ہے ماورای اسکی یہہ تجویز خلاف شرایط قانون نہم ۱۸۳۳ع کے متصور ہے فقط رای جکسن صاحب واضح ہو کہ قبل بندوبست کے تقرر سیوانہ معرفت پنچون کی وقوع مین آیا کرتا ہے اور ہرگاہ مہتمم بندوبست کی دانست مین یہہ تقرر ایسی غلطی کے ساتہہ واقع ہوا ہو کہ اختتام تک پہنچنا بندوبست کا لاممکن ہو تو ہماری دانست مین منسوخی اُس عمل کی بنظر تقرر سیوانہ کے زیادہ تر توضیح کے ساتہہ بلحاظ دخل واقعی کے جیسا کہ اسمقدمہ مین ہوا قانوناً ممنوع نہین ہے اور چونکہ تجویز صاحب جج کی یہہ ہوئی تھی کہ زمین مدعا بہا کا مدعیان نشان نہین دے سکے اور نہ اسکا کچہہ ثبوت پیش کیا کہ وہ زمین انکی ملکیت قرار دی گئی ہے لہذا اس رای کو اُس امر کی تجویز ناطق تصور کرنی چاہیے پس ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ یہہ اپیل نامنظور ہووے رای اسمتھ صاحب ویسے فیصلہ ثالثی کی وقوع یا عدم وقوع بلحاظ شرایط

قانون نمبر ۳ سنہ ۱۸۳۴ع کے یہہ ہے کہ وہ فیصلہ کبھی نہ اجرا اور نہ بحال رکہا گیا جیسا کہ اُس قانون کی دفعہ ۸ مین حکم ہے اور اگر اِس طریق کے بموجب عمل کیا گیا ہوتا تو صاحب کلکٹر کو نہ کچھہ دقت زمین کی شناخت مین حسب تفریح پنچایت کے ہوتی اور نہ کوئی وجہہ واسطے تردید فیصلہ مذکور کے اُنکو حاصل ہوتی پس باتفاق راے کارنول کورلی جیکسن صاحب قایم مقام حاکم کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور ہووے اور کاغذات منسولہ حسب ضابطہ کے وکیل سایلون کو واپس دیا جاے فقط

۳۰ مہ نمبر سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ ساتوین اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

حکام { موزلی اسمٹ صاحب
کارنول کورلی جیکسن صاحب
الفرڈ دیلیم بیگبی صاحب }

بنارافی حکم صاحب جج غازیپور
مورخہ اونتیسوین نوامبر سنہ ۱۸۵۴ع

نند کشور ڈگریدار — سایل — لالہ مانندے وکیل

نند کمار

بنام

طرف ثانی

معلوم ہوا کہ صدر الصدور نے بمقابلہ نند کمار دوسرے دعوی دار
حق شفع کے مسمی نند کشور کے حق شفع کو لایق ترجیح تصور کرکے اُسی مستحق
خریداری قرار دیا اور واضح ہو کہ ہرگاہ دونو اشخاص مذکورین شفیعانہ
دعوی دار ہوے اور انہون نے زر ثمن ادا کر دیا تو اودلاین سنگہ خریدار
نیلام حصہ قیمتی ۵۰ر۴ پاے منجملہ موضع رام پور گنکری کا اپنا زر بیعنامہ
واپس لیکر دست بردار ہوا فقط مابعد اُسکے نند کمار نے بمحکمہ صاحب جج اپیل کیا
اور خریدار نیلام اُسمین عذر دار ہوا فقط صاحب جج نے ہر دو شفیعان
کو غیر مستحق قرار دیکر خریدار نیلام کو بشرط ادای قیمت کامل کے قایم
رکہا فقط اس عدالت سے حکم صاحب جج کا منسوخ ہوا اسوجہہ پر کہ
حاکم موصوف کو مابین دونو دعویداران حق شفع کے تصفیہ کرنا چاہیے تہا
اور نسبت دعوی خریدار نیلام کے بلا اپیل عذر دار سے پر تجویز کرنا تہا فقط
اب صاحب جج نے وہی حکم سابق اپنا پہر صادر کیا ہے اس بیان سے کہ
قسم محال متنازعہ چونکہ پتی داری نہین ہے حق شفع اُسمین پیدا نہین ہو سکتا
اور صدر الصدور کو یہہ ہدایت کی ہے کہ جو کچہہ حکم بہ نسبت نیلام کے اُنکو
مناسب معلوم ہو صادر کرین فقط سیر بدانست مین یہہ ثابت ہے کہ جس حالتمین

ذریعہ نیلام اندر میعاد معینہ دس دن کے زرثمن ادا نکر سکا اور نہ صاحب اسسٹنٹ
کلکٹر یا صدر الصدور کے روبرو حاضر آیا وتہیہ اخلت اسکی بحیثیت عذردار قانوناً
بجا ہے فقط میری رای اب بہی یہی ہے کہ صاحب جج کو درمیان دونو شفیعان
مقابل کے یہہ تجویز کرنا لازم ہے کہ آیا کونسی شفیع کی حق شفع کو فوق ہے بوجہ
اسکے کہ دونون کو محروم کرین اوپر اسی ایک وجہہ کے جو صاحب موصوف نے خود
ایجاد کی اور فریقین سے کسو کی جانب سے پیش نہین ہوئی کیونکہ طرفین اپنی اپنی
استحقاق کو بوجہہ پٹی داری ہونی نوعیت محال متنازعہ کے قائم کرتے ہین
لیکن انکو موقع ثبوت اس امر کا یعنی ایدہرے صاحب جج کا نسبت نوعیت محال مذکور کے
نہین حاصل ہوا فقط میری رای مین مقدمہ ضلع پر پہر واپس ہونا چاہیے لیکن چاہتا
ہون کہ ایک اور حاکم کی رای بہی تحریر ہو جاے فقط اور اسی مہینے کی
اکتیسوین کو کارنوال کورلی جیکسن صاحب قائم مقام حاکم کے اجلاس مین
پیش ہوا اور حاکم ممدوح نے احکام صدر الصدور اور صاحب جج کو بیضابطہ
تجویز کے حکم دوپیشی کا تیسرے حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور رای حاکم
موصوف کی یہہ ہے کہ ہمیں بدانست مین قبول کرلینا دعوی حق شفع کا اور لینا
اس قیمت کا جسکی عوض بیع عمل مین آئی تہی ایک جز تہا ان خدمات
مین سے جو بحیثیت حاکم بایع ہونیکے صاحب کلکٹر کو مفوض نہین اور اس
عمل درآمد مین دستاندازی کرنیکے عدالت ہای دیوانی مجاز نہین فقط

گو کہ عدالت ہای مذکور منظوری نیلام سے انکار کر سکتی ہین تاہم اُنکو
اختیار نہین کہ تجویز اِس امر کی کرین کہ آیا کونسا خریدار قانوناً مستحق ہے
یا یہہ کہ استحقاق خریدار مقبولہ صاحب کلکٹر سے تجاہل کرکے دوسرے خریدار کا حق
قرار دین فقط میری رای مین احکام صدر الصدور اور صاحب جج سکہ ہر دو بے ضابطہ
ہین لیکن چونکہ میری رای اسمت صاحب کی رای سے بالکل مطابق نہین ہے اِسواسطے
چاہتا ہون کہ یہہ معاملہ حاکم ثالث کے روبرو پیش ہو فقط میری رای جنکسن صاحب کی رای — رای جنکسن صاحب
سے عموماً مطابق ہے میری دانست مین صدر الصدور مجاز نتھے کہ اِس سوال ابتدائی
کے تجویز کرین اور نا ہر دو حق شفع کو بمقابلہ ایسے فریق کے جسکے استحقاق کو صاحب
کلکٹر نے قبول کر لیا تہا ترجیح دین کیونکہ صاحب کلکٹر کو اختیار تنقیح مراتب مذکورہ حاصل
تہا اور اگر صاحب موصوف کی تجویز سے ناراض ہوکر اپیلانٹ فوقیت اپنے
دعوی کی ثابت کیا چاہتا تو اُسکو نالش نمبری کے سوا کوئی اور ذریعہ حاصل نہ تہا فقط
میری دانست مین نامکمل قرار دینا صاحب جج کا دعوی ہر دو شفیعان کو ایسی وجہہ سے
جسکو فریقین مین سے کسو نے حاکم موصوف کے روبرو پیش نہین کی محض غلطی ہے فقط
لہذا جنکسن صاحب کی رای کے ساتہہ مین اتفاق کرتا ہون اِسبابت مین کہ احکام
صدر الصدور اور صاحب جج کے مسترد ہوکر مقدمہ عدالت اولی مین باز بنمبر کیا جاے
تاکہ صدر الصدور ایک حکم جدید موافق آئین کے اُسکی نسبت صادر کرین اِسلیے
باتفاق رای کارنول کونسل جنکسن صاحب قایم مقام حاکم کے حکم ہوا کہ احکام صدر الصدور

اور صاحب جج غازیپور مورخہ پانچوین اپریل اور ۲۹ نومبر ۱۸۵۴ع کے منسوخ
ہوکر نقل اسی روبکاری کی اسحکم سے کہ صاحب جج اپنے حکم اور یہی حکم صدر الصدور کو
منسوخ جانکے مقدمہ کو صدر الصدور کے محکمہ مین بہیجکر حکم دین کہ وہ پہر داخل نمبر
باقیات کے کرکے ایک حکم جدید موافق آئین کے اسکی نسبت صادر کرین بی محاذ
بربست کے ساتھ غازیپور کے صاحب جج کے پاس بہیجی جاے فقط

---

۳۵۴ نمبر ۱۸۵۴ع

منفصلہ ساتوین اپریل ۱۸۵۵ع

مسٹر نول کورلی دیکنس صاحب قایم مقام }
الفرد ولیم بیگبی صاحب } حاکمان

نماراضی حکم صاحب جج ضلع جونپور
مورخہ بیسوین جنوری ۱۸۵۵ع

منشی منی لعل خریدار دگری جانکی ناتہہ دوبے ڈگریدار سایل — لالہ مانداے وکیل
بنام
گنیش دت — طرفثانی

معلوم ہوا کہ طرفثانی نے ایک قطعہ سوال صاحب جج کے محکمہ مین بدرخواست

ملتوی رہنے نیلام تا میعاد اپیل تاریخ نامنظوری عذرداری سے حسب مراد گذرنے
انیسوین جولائی ۱۸۴۶ء نمبری ۲۷۰۱ کی گذرا ناکہ صاحب جج نے حسب مراد
چٹھی مورخہ انتیسوین جولائی ۱۸۴۳ء بمنظوری استدعای طرفثانی کے
حکم اجرای اشتہار نیلام کا بعد تین مہینا کے بنام صاحب کلکٹر کے صادر کیا کہ سایل نے
اسکی ناراضی سے عدالت مین اپیل کیا اور پچھلے مہینے کی چوبیسوین کو کارنل
کوسلی جنکنس صاحب قائم مقام حاکم کے اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم ممدوح نے حسب
وجوہ مندرجہ رای انگریزی اپنی حکم صاحب جج کو لایق منسوخی کے تجویز کرکے
حکم دربیشی کا دوسرے حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور ترجمہ رای حاکم موقوف کا یہ
واضح ہو کہ یہہ اپیل سیری بناراضی حکم صاحب جج ضلع جونپور مورخہ نوین
جنوری ۱۸۴۵ء کے دایر ہوا ہے فقط منشی بینی لال ابلانت خریدار ڈگری
جانکی ناتہہ دوبے کا بیان کرتا ہے کہ صاحب جج نے بتاریخ انیسوین جنوری
عذر سمی سرب دت کا نسبت نیلام کے اس وجہہ پر نامقبول کیا کہ سوال
مذکور ایک دن قبل از روز معینہ نیلام کے صرف ایام گذری کی غرض سے
داخل ہوا لیکن تاہم حاکم موصوف نے نسبت غلط فہمی مضمون
سرکلر مرقومہ انیسوین جنوری ۱۸۴۳ء کے عرضداشت عذردار مورخہ
بیسوین جنوری منظور کرکے نیلام کو اس غرض سے کہ عذردار کو مہلت
اپیل کی حاصل ہو نہین پہلے کیواسطے ملتوی کیا رای حاکم میرید الشاین

ب تفصیل سند روبکاری جکسن مورخہ ۲۴ مارچ ۱۸۴۳ء منشاء سرکلر مورخہ ۱۹
جولائی ۱۸۴۳ء کا یہہ نہین ہے کہ کوئی نیلام تا انقضای میعاد اپیل
باراضی حسب حکم متضمن نامنظوری عذر نسبت اسی نیلام کے ملتوی رہے ایسی
حالتمین کہ جب یہہ امر صاف ظاہر ہو کہ عذر مذکور صرف بغرض ایام گذاری کے
پیش ہوا تھا جیسا کہ ضمن ۶ دفعہ ۳ اور ضمن ۵ دفعہ ۴ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۵ء مین
ذکر ہے فقط میری دانست مین صاحب جج کے حکم کو منسوخ کرنا مناسب ہے لیکن جانتا ہون
کہ رای حاکم ثانی کی بھی اس امر مین تحریر ہو فقط میری رای جکسن صاحب کی
رای بیگبی صاحب
رای سے اسباب مین متفق ہے کہ حکم صاحب جج مصدرہ بیسوین جنوری گذشتہ
متضمن التوای نیلام تا انقضای میعاد اپیل منسوخ ہو کیونکہ میری دانست مین
ضابطہ مہلت سہ ماہی کا انہین مقدمات کے واسطے موضوع ہے جسمین حاکم وقت
نسبت دعوی عذر دار کے تحقیقات اور اصل حقیقت پر حکم صادر کری نہ ایسے
مقدمات کے واسطے جنمین حاکم موصوف کو منکشف ہو چکا ہو کہ ارجاع دعوی مین
قصداً تاخیر عمل مین آئی اور اسوجہہ سے دعوی مذکور بلا تحقیقات امور
اصلی کے نامنظور ہوا فقط اپیلانٹ مستحق پانے خرچہ کا ہے فقط اسواسطے
باتفاق رای کارنول کوردلی جکسن صاحب قائممقام حاکم کے حکم ہوا کہ جونپور کے
صاحب جج کا اس سنہ کے بیسوین جنوری کا حکم منسوخ ہو اور نقل اس روبکاری
کی باطلاع منسوخی حکم مشعر التوای نیلام کے بعد میعادی پرسنٹ کے ساتھہ جونپور کے

صاحب جج کے پاس بہیجی جاے اور کاغذات مشمولہ سوال حسب ضابطہ بہیر دیئے جائین اور خرچہ سایل کا متفرقہ کے حساب سے طرفثانی کے ذمہ عائد ہو فقط —

۴ ۸ ۸ ۱ نمبر ۱۸۵۴ء

منفصلہ چودہوین اپریل ۱۸۵۵ء

سوزلی ہمت صاحب
ہنری بنک ہارنگٹن صاحب } حاکمان

بنارا ضی فیصلہ صاحب جج ضلع بریلی
مرقومہ ۲۲ جون ۱۸۵۴ء

متر سین وغیرہ مدعیان — سایلان — لالہ بادیہو رام وکیل

بنام

امید رام وغیرہ — طرفثانیان — بابو بینی پرشاد وکیل

معلوم ہوا کہ مدعیون نے جنہون نے پہلے اصالتاً حاضر ہوکر بعد ازان وکیل مقرر کیا ہے دو عذر پیش کیے جو بقول وکیل ایک جہہ مین شامل ہوسکتے ہین یعنی یہہ کہ مدعیان باخود برادر حقیقی ہین اور متر سین نمبر دار ہے اور دو بسوہ متنازعہ فیہ اُسکی خلص مین داخل ہین اور چونکہ نام امید رام

بالغ کا کھیوٹ مین بوقت بندوبست حسب استدعای علانیکے داخل کیا گیا
لہذا وجوہ دسمس دعوی جنکو کہ صاحب جج نے فرض کر لیا ہے قطعی متصور
نہین ہو سکتی ہین اور چونکہ مدعیان قبل بیع کے دخیل کار اس حصہ پر
مرتہنی کے تہے اور ڈگری انکو بسبب تہنی کے ملی لہذا انکو حقیت حق
شفع اور شریک کا سب سے بہتر حاصل ہے رای اکثریت قضاۃ کسیطرح سے ہو کیف
... نام کا نام حصہ دارون مین داخل کیا گیا ہے اور اس سبب سے
ہماری یہہ ہے کہ بموجب امر متنازعہ کے بموجب شرایط واجب العرض کے جسکی بنا پر
... دعیون کے مقدمہ مبنی ہوا ہے اور جس سے فریقین کو اقبال ہی عمل مین
... ہے اور مضمون یہہ ... ان عموماً واضح ہے اگر کسی شریک کو اپنا حصہ
... منظور ہو قبل بیچنے بدست شخص دخیل کے اسکو لازم ہے کہ دوسرے
... ہاتہہ اسکی بیچنے کی استدعا کرے اور بغیر داخل اپنے شرط خاص کے
... صورت مین ہماری دانست مین سایلونکا یہہ دعوی کہ انکو اورون سے
ت حق شفع کی حاصل ہے ثابت نہین سمجہا جا سکتا ہی اور یہہ ...
... تجویز کہ ہے جو اس عدالت کے حکام غلبہ آرا سے حسب استصواب
... بورڈ ... ہوئی بوجہہ خلاف راے درمیان صاحب کلکتر ضلع جونپور
کمشنر ضلع بنارس کے قرار پائی چنانچہ چٹہی سکرتری صدر بورڈ
مرقومہ ... ستمبر ۱۸۵۴ع درجواب صاحب رجسٹر عدالت ہذا نمبر ۱۱۸۰

مرقومہ ۲۰ نوامبر سنہ ایہ قابل ملاحظہ کے ہے اِس بلحاظ ان وجوہ کے ہمارے
نزدیک مناسب ہے کہ یہہ اپیل نا منظور ہووے فقط رای ہارنگٹن صاحب
باتفاق وجوہ مبینہ رای اسمت صاحب حاکم کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل
خاص سایلون کی نا منظور رہووے اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ وکیل
سایل کو واپس ہوں فقط

۲۰۴ نمبر سنہ ۱۸۵۵ء

منفصلہ چودھوین اپریل سنہ ۱۸۵۵ء

موزلی اسمت صاحب }
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب } حکام

بنا راضی حکم صاحب جج ضلع غازیپور
مرقومہ دسوین نوامبر سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

غلام قاسم خان مدعی | سایل | مولوی محمد امجد علی وکیل

بنام

اکبر خان و سیف اللہ خان | طرفثانیان | محمد نادر علی لالہ مان [illegible]

معلوم ہوا کہ سایل نے واسطے حصول ڈگری حقیت او بیدا [illegible]

کامل چار آنہ مقبوضہ سیف اللہ خان اور موضع نور پور وغیرہ کے مواضع [illegible]
مبلغ تین ہزار روپیہ ادا کرا پانے قبالہ از نام خود حسب [illegible] بابارہ [illegible]
مرض کے نالش کی اور عندالتجویز صدر الصدور نے حسب وجوہ مندرجہ فیصلہ
اپنے کے دعوی مدعی کا نامنظور کیا اور عندالاپیل [illegible]
صاحب جج نے منظور کیا کہ سائل نے اسکی نارضی سے درخواست اپیل [illegible]
کی معیاد میں گذرانی اور پہلے اس بیشی کی درخواست کو [illegible] جلد [illegible]
[illegible] تو بوجہ وجوہ مندرجہ رای انگریزی کے حکم [illegible]
کے اجلاس میں صادر ہوا اور ترجمہ رای انگریزی کا یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] حکم سرسری صاحب جج متضمن بحالی تجویز صدر الصدور کے جسمین
[illegible] باعث کمی قیمت دعوی کے نالش اپیلانٹ کو نامنظور کیا تھا
[illegible] میں دائر ہوا ہی قبل دریافت اصل حقیقت اپیل ہذا کے اس امر کی
[illegible] بابت کہ آیا بصیغہ سرسری دائر کرنا اپیلخاص کا بنا راضی حکم کسی صاحب جج کے
[illegible] عندالاپیل سرسری حکم نامنظور کو بحال رکھا لایق سماعت کے ہے
میں نے کوئی نظیر عین ہمشکل اس مقدمہ کے نہیں پاتا ہوں لیکن
مقدمہ مسماۃ [illegible] کنور سابقہ کا جو محکمہ پریزیڈنسی سے بائیسوین ۲۲
اپریل ۱۸۶۲ع کو فیصل ہوا اس مقدمہ سے کچھہ مناسبت رکھتا ہے کہ
اس فیصلہ کی رو سے صاحب جج کے حکم سرسری متضمن تنسیخ حکم نامنظور سے اپیلخاص

بصیغہ سرسری جایز الثبات ٹھہرا اور جس حالت مین حکم صاحب جج نسبت مقدمہ ہذا
کی متضمن بحالی نہ کہ منسوخی ہے اُس حالت مین بھی میرے نزدیک کوئی
وجہ نہین جسکے لحاظ سے دائر ہونا ایسی اپیل کا ناجایز ٹھہرے دوسرا
مقدمہ یعنی گوبندسہی داس جسکا حوالہ نظیر مذکورہ بالا مین دیا گیا اُسکا نشان
مجھکو اپنی جلد مطبوعہ مین بابت فیصلجات سنہ ۱۸۶۱ء کے نہین ملتا ہے کیونکہ
محکمہ مذکور کے فیصلجات سرسری بابت سنہ مرقومہ بالا نہین چھاپے گئے فقط
اگر اس عدالت کا دوسرا حاکم جسکے اجلاس مین یہہ بیان واسطے تحریر رائے کے
پیش کیا جایگا میری رائے سے متفق ہوکر اپیل ہذا کو جایز الثبات قرار دیوے
تو مین صدر الصدور و صاحب جج دونونکا حکم منسوخ کرنا مناسب سمجھونگا کیونکہ
اُن دونون نے گشتی کتب نمبر ۱۴۲ جسمین یہہ حکم ہے کہ ہیچ نالشات
حق شفع بابت ایسی اراضیات جنکے محاصل سے مالگذاری سرکاری
ادا ہوتی ہے مگر وہ نہ کل محال ہے نہ جزو محال جسکی جمع معین ہو بنای
دعوی ایسی جایداد کا موافق نرخ بازار کرنا چاہیے فقط ظاہرا از راہ
سہو لحاظ نہین کیا پس صدر الصدور و صاحب جج نے جو یہہ تجویز کی کہ
زر استامپ عرضی دعوی کا موافق قیمت مندرجہ بیعنامہ کے ہونا چاہیے
اس تجویز مین اُنہون نے غلطی کی اس پچھلے امر کی بابت بھی دوسرے حاکم
کی رائے لینی ضرور ہے اور اس مہینے کی ساتوین کو مولی احمد حسن صاحب

حاکم کے اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم ممدوح نے حسب وجوہ مندرجہ رای اپنی
سوال سایل کو قابل السماعت اس عدالت کے نہ تجویز کرکے یہہ حکم ڈیپٹی کا
ہمارے اجلاس مین صادر کیا اور رای انکی یہہ ہے کہ بابت پہلے امر کے کہ آیا اپیل خاص
سرسری یعنی ایسا اپیل جو بنا راضی حکم صاحب جج متضمن نامنظوری اپیل سرسری
کی اس محکمہ دایر ہو قابل سماعت ہے یا نہین میری دانست مین حسب مضمون
دفعہ ۳ قانون ۴۶ سنہ ۱۸۴۳ء کے صاحب جج کا ایسا حکم نامنظوری ناطق منتہی
ہے اور اسی باعث اپیل خاص سرسری اس نسبت مین قابل السماعت نہین ہے
فقط مین مقدمہ ہذا کو بگیبی صاحب کے پاس اس منشا سے واپس بھیجتا ہون
تاکہ اگر انکی نزدیک مصلحت ٹھیرے تو قانون مذکورہ بالا بلحاظ کرکے درخواست
اپیل کی بابت دوبارہ تحقیقات عمل مین لاوین فقط اور اب جو رای ہماری قرار پائی
وہ یہہ ہے یعنی دوبارہ غور کرنیکے بعد مین اپنی پہلی رای سے درگذر کرکے اسمتھ
صاحب کی اس رای سے یعنی کہ حکم صاحب جج سے اپیل خاص سرسری عدالت ہذا
مین قابل السماعت نہین ہے مین متفق الرای ہوتا ہون مین نے مقدمہ
رام گوپال اپیلانٹ کا بنام شیوچندر بنرجی وغیرہ رسپانڈنتان منفصلہ
محکمہ پریزیڈنسی مورخہ گیارہوین جنوری سنہ ۱۸۵۱ء کو نظیر پایا کہ
اسمین اپیل سرسری بنا راضی حکم صاحب جج جسنے منصف کے حکم مین سرسری
کو اپیل بصیغہ سرسری بحال رکھا تھا قابل سماعت ٹھیرایا گیا لیکن

اس مقدمہ مین صاحب جج نے اپنے حکم کو چند وجوہات پر جو حاکم محکمہ ادنی کے
وجوہات سے متفاوت تہے مبنی کیا اور صاحب موصوف کی یہہ کار
روائی بضابطہ ٹہرائی گئی چنانچہ حکام محکمہ اکثر نے صاحب جج اور منصف کے
حکم کو منسوخ کرکے مقدمہ واسطے تجویز ثانی منصف کے پاس اس باعث واپس بہیجا
کہ مدعیکی نالش نہون مستقیہ کرنیکی جو وجوہات اُسنے بیان کی تہی غیر کافی
متصور ہوئی لیکن مقدمہ بالاکی خاص صورت یہہ ہے کہ وہ صاحب جج کے
اصلی حکم سے اپیل ستری تہا اور اس باعث مقدمہ ہذا سے کچہہ تعلق نہین
رکہتا ہے لہذا حکم ہوا کہ یہہ اپیل نامنظور اور خرچہ اپیلانت کے ذمہ عاید ہو
اور کاغذات مشمولہ سوال اپیل حسب ضابطہ واپس ہون فقط

---

۳۲۱ نمبر ۱۸۶۸ع

منفصلہ چوتہوین اپریل ۱۸۶۸ع

حکام:
- بہوزلی اسمتھ صاحب
- کارنول تورلی جنکین صاحب
- الفونڈ ویلو بیگبی صاحب

بنارالیہ حکم صاحب جج سہارنپور

مورخہ اکیسوین نوامبر سنہ ۱۸۵۴ء

روبکار منشی نیاز عذردار سایل لالہ بسنت رای وکیل

بنام

صاحب کلکٹر ضلع مظفرنگر طرف ثانی مولوی محمد امجد علی وکیل

حال یہہ ہے کہ پہلے پچھلے مہینے کی ستر ہوین کو سوال سایل کا بابت اول
اپیل جینکسن صاحب قایم مقام حاکم کے اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم ممدوح
سوال سایل کو حسب وجوہ مندرجہ رای اپنی قابل نامنظوری تجویز کرکے
حکم دریشی کا دوسرے حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور رای انکی یہہ ہے کہ اپیلانت
واسطے منسوخی حکم صاحب جج ضلع سہارنپور مورخہ اکیسوین نوامبر سنہ ۱۸۵۴ء بدین
واسطے قرق تحصیل کرنے بتی وندی جایداد نین سکہہ نابالغ متوفی کے صاحب کلکٹر
مظفرنگر کو بموجب دفعہ ۳ قانون ۵ سنہ ۱۸۴۲ء کے ہدایت ملی درخواست گذرانتا ہے
اپیلانت مظہر ہے کہ مین بذریعہ وفات نین سکہہ نابالغ کے بذریعہ خرید نیلام آتھوان
انکی حقیت کا حاصل کیا اور حسب الحکم صاحب کلکٹر مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۵۴ء کے نام
میرا بہ نسبت جایداد نابالغ متوفی کے بعینہ ملکیت بہ استحقاق وراثت داخل دفتر
سرکار ہوا اور مطابق حکم مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۵۳ء کے وہ جایداد بحق مجہہ اپیلانت
کے قرقی سے واگذاشت ہوئی نقط صاحب جج اپنی تجویز مین یہہ لکھتے ہین کہ سرکار
اپیلانت نے صرف حقیت سوہن سنگہ ولی نین سکہہ نابالغ کی بعد اجرای ڈگری کے

یعنی نابالغ نہ تو اُسکی حقیقت بالکل مستثنا ہی خرید کی لہذا اپیلانٹ کو اسکا
منصب نہیں رہا کہ عدالت سے جو بابت فرق رکھنے جایداد متوفی کے صادر ہوا
... موجب ... روبکار سے معلوم ہوتا ہے کہ جب صاحب کلکٹر نے دریافت
کیا کہ بعد وفات موہن سنگہ ولی نابالغ متوفی کے لوکچند بطور سربراہ کار
و قابض جایداد ہے تو اُسنے باتیسوین ستمبر سنہ ۱۸۲۲ع کو حکم دیا کہ نام لوکچند کا
باستحقاق ولایت بعوض ملکیت نسبت اُس جایداد کے داخل دفتر ہو اور تاریخ
... ماہ اپریل سنہ ۱۸۳۳ع کو صاحب کمشنر نے بموجب حکم صاحب کمشنر کے جایداد کی
واگذاشت کرنیکا ارشاد فرماکر یہہ حکم صادر کیا کہ بعد وصول لوکچند سربراہ کار
جایداد مذکور کا جو لکہا ہے کہ یہ جایداد کا انفکاک بنام کے حقیقت موہن سنگہ
خریدی ہوئی بیان کیا تہا ... تاریخ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ع کو حاکمان صدر دیوانی حکم متضمن
بحالی قبضہ لوکچند و منسوخ کرکے یہہ ہدایت فرمائی کہ واسطے حصول اختیار
بابت فرق رکھنے جایداد کے عدالت دیوانی مین درخواست کرنی چاہئے فقط پس آگاہ واضح
ہو کہ اپیلانٹ نہیں سکتا متوفی کی جایداد کا موروثی مالک نہیں ہے بلکہ اُسکے بعد باپ
موہن سنگہ ولی و منتظم سابق کے فقط از راہ سربراہ کاری قابض رہا ہے اور اُسنے
صرف حقیقت موہن سنگہ کی خریدی نہ کرسکتا نابالغ کی اور وہ منتظمہ بہر طرف
مالک حقیقی کے نام سے انفکاک رہن کرسکتا تہا لہذا مین صاحب جج کا حکم غیر واجب
ٹہرانیکا کوئی سبب نہیں پاتا اور اپیل ہذا کو بہمیس ... نامناسب جانتا ہوں

وکیل بلانت نے فیصلہ عدالت ہذا منعقدہ اجلاس مسٹر بگلبی صاحب اور بانگلس صاحب
حاکمان مورخہ انیسویں مارچ ۱۸۳۳ء کو جو بمقدمہ سری گوبند بنام سرکار
گورنمنٹ کے ہے سرسری روبرو پیش کیا اور بیچ اس عدالت کی کنسٹرکشن
نمبر ۱ پر جسکی رو سے دست اندازی سرسری ازجانب محکمہ دیوانی البتہ
ممنوع ہے ملاحظہ کیا لیکن چونکہ یہہ اپیلانت عارضی دفعہ ۲ باکر استحقاق اپنا [illegible]
بیان کرکے لکھتا ہے کہ میں مالک استحقاق وراثت اور بندوبست داری کا بلا دقت
متوفی کے ہوں اسواسطے یہہ بدایت ہے یہہ ایسا مقدمہ ہے کہ جسمیں سرسری دست
اندازی عدالت کی جائز ہے مگر چاہیے کہ مقدمہ ہذا دوسرے حاکم کے اجلاس میں واسطے
تجویز کے پیش کیا جاوے اور اسی مہینے کی اکتیسویں کو سورلی صاحب حاکم کے
اجلاس میں پیش ہوا اور جب حاکم موصوف نے حکم صاحب جج کو قائم رکھنے کی تجویز
کرکے حکم دیکہ کا عذرات مقدمہ کا تیسرے حاکم کے اجلاس میں صادر کیا
اور بموجب رای حاکم ممدوح کا یہہ معلوم ہوا کہ جب وکیل سرکار نے صاحب
جج سے یہہ درخواست کی کہ بیتی متنازعہ مطابق احکام صدر بورڈ کے نسبت لاوارثی
... کیجاوے تو صاحب جج نے حسب منشاء ضمن ۵ دفعہ ۱۶ قانون ۱۸۰۳ء کے
... بتاریخ ۱۸۳۱ء کو حکم منفصل قسمت بیتی مذکور صادر فرمایا کہ ایک
... واسطے حاضر ہونے دعویداران اندر ایک سال کے جاری کیا اور بموجب
... ۱۸۳۲ء تحصیلدار کو منتظم اسکا مقرر کیا صاحب جج نے بتاریخ ۱۲

نوامبر ۱۸۵۵ء عذر داری اپیلانت کو نامنظور کرکے مقدمہ فہرست سے
خارج کیا فقط اس تجویز سے یعنی کہ مقدمہ ہذا مین عدالت ضلع کی سرسری
دست اندازی از روے قانون جایز ہے میری رای اتفاق نہین رکھتی
وکیل سرکار عذر کرتا ہے کہ قبضہ اپیلانت کا صرف نسبت ہونے ولی کے تنہا نہ ساتھ
استحقاق اپنے کے تو بہی جو نظایر کہ اپیلانت کیطرف سے پیش ہوئی وہ
میری دانست مین مفید اسکی ہین اور منسوخی حکم صاحب جج کی برعایت ضمن ۴
دفعہ ۹ قانون مذکورہ بالا کے لازم آتی ہے چاہیے کہ کاغذات مقدمہ تیسرے
رای ہنگلس صاحب حاکم کے اجلاس مین پیش ہون فقط رای میری اسمتھ صاحب کی رایسے متفق
لیکن میری دانست مین حسب مراد ضمن ۴ و ۵ دفعہ ۱۶ قانون سنہ ۱۸۴۳ء کے
حاکمان عدالت دیوانی کو اسکا منصب نہین کہ بصیغہ سرسری دست اندازی
کرکے اپیلانت کو قبضہ اور انتظام جایداد سے بیدخل کرین اس امر مین تجویز حاکمان
عدالت ہذا کی کنسٹرکشن نمبر ۸۰۰ مین بصراحت تمام مندرج ہے چنانچہ حکم ہوا
کہ قایم مقام صاحب جج کا حکم مورخہ ۲۱ نوامبر ۱۸۵۴ء منسوخ ہوا اور اپیلانت
کو قبضہ و دخل بدستور دلایا جاے اور وہ مستحق پانے خرچہ اپیل کا ہے فقط
اور نقل اس روبکاری کی معہ کاغذات موصولہ ضلع کے بہ میعادی بستے
ساتھ سہارنپور کے صاحب جج کے پاس بھیجی جاے اور کاغذات مشمولہ سوال حسب
ضابطہ سپرد کیے جاوین اور وکیل سرکار محنتانہ اپنا حسب سررشتہ سے مناسب جانے وصول کرے فقط

۶۶۴ نمبر ۱۸۵۵ع

منفصلہ چودہویں اپریل ۱۸۵۵ع

حکام: ہنری بیک ہارنگٹن صاحب، ہنری ل اسمتھ صاحب، الفریڈ ولیم بیگبی صاحب

بنا راضی حکم صاحب جج شاہجہان آباد
مورخہ ۲۸ فروری ۱۸۵۵ع

بدرالدین علیخان سایل مولوی محمد امجد علی وکیل

بنام

پیارے لعل اور مسماۃ ہر دیوی طرفثانی مولوی محمد نادر علی وکیل

معلوم ہوا کہ طرفثانیوں نے درخواست واسطے حصول مبلغ سات سو چوہتر روپیہ پانچ آنہ تین پائی اصل معہ سود خرچہ ڈگری مورخہ ستائیسوین جولائی ۱۸۵۱ع کے گذرانی اور بعد داخل ہونے سوال عذر کے سایل کیطرف سے اتہائیسوین دسمبر ۱۸۵۴ع کو صدر الصدور نے بنا سلوک عذر سایل کے حکم دلانے خرچہ کا سوائے سود کے صادر کیا اور بعد الاپیل ازجانب

سایل صاحب جج نے حسب وجوہ مندرجہ روبکار اپنے حکم صدر الصدور کو بحال کیا کہ سایل نے اُسکی ناراضی سے اِس عدالت مین اپیل کیا کہ اِس مہینے کی چوتھی کو پہلے مونزلی اسمت صاحب حاکم کے اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم ممدوح نے حسب وجوہ مندرجہ راے احکام ضلع کو قابل منسوخی کے تجویز کرکے حکم دربستی مقدمہ کا دوسرے حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور راے حاکم ممدوح کی یہہ ہے کہ صاحب جج حکم صدر الصدور مورخہ اتہائیسوین دسمبر ۱۸۵۴ع کو بابت دلانے خرچہ ایک ڈگری کے جو بنظر حق شفع واسطے قبضہ و دخل دینے ایک منزل حویلی بشرطیکہ زر قیمت دو مہینے کے اندر ادا ہو صادر ہوئی تہی اور جسکی نسبت حکام صدر دیوانی عدالت نے بعینہ مستغرق یہہ تجویز فرمائی کہ بباعث موجود نہونے شرط مذکورہ بالا اب وہ ڈگری واجب التعمیل نہین ہے بحال رکہتاہے فقط ظاہرا صاحب جج اپنی تجویز مین یہہ وجہہ گردانتے ہین کہ اداے خرچہ شرط مذکورہ پر جو صرف بابت قبض و دخل اُس جایداد کے جسکی نسبت ڈگری حق شفع صادر ہوئی تہی منحصر نہ تہا فقط اب مدعا علیہ یہہ عذر پیش کرتاہے کہ اِس عدالت عالیہ کا حکم مورخہ اتہارہوین مارچ ۱۸۵۵ع مشعر واجب التعمیل نہ رہنے اُس ڈگری کے مختتم ہے اِسواسطے اُسکا اجرا بابت خرچہ کے جو ایک جزو ڈگری کا ہے نہین ہوسکتاہے فقط میرے خیال مین نہین آتاہے کہ دلانا خرچہ کا جو ایک نتیجہ بلکہ فرع ڈگری

سبب ہے جس حالت مین کہ خود ڈگری جسکا یہہ خرچہ ہے باطل ٹھہرے کس لحاظ
سے جایز ہو سکتا ہے مین حاکمان ماتحت کے حکم کو منسوخ کرنا مناسب
جانتا ہون لیکن چونکہ حکم متضمن باطل ہونے اُس ڈگری کے اجلاس کامل سے
صادر ہوا تھا اسواسطے مقدمہ ہذا کو دوسرے حاکم کے جلسہ مین واسطے
تحریر رای کے بہیجتا ہون فقط اور گیارہوین اسی مہینے کو جو ڈپٹی انگلش صاحب
حاکم کے اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم موصوف نے بعد اتفاق رای کے مونزلی
سمتھ صاحب حاکم کی رای سے حکم ہدایت کا تیسرے حاکم کے اجلاس مین صادر
کیا اور رای اُنکی یہہ ہے میری رای اسمتھ صاحب کی رای سے اتفاق رکہتی ہے
کیونکہ اُس عدالت کے حکم سابق مین درخواست اجراء اُس ڈگری کے جو بحق فریق
ثانی ایک شرط کے ساتھہ صادر ہوئی تھی نسبت ادا نہونے اُس شرط کے
نامنظور ہوئی لہذا سواے اُس حکم کے جو اسمتھ صاحب تجویز فرماتے ہین
بدانست میری کوئی دوسرا حکم صادر نہین ہو سکتا ہے لیکن چونکہ حکم
سابق عدالت ہذا کے اجلاس کامل سے نفاذ پایا اس سبب سے مناسب ہے
کہ یہہ مقدمہ تیسرے حاکم کے اجلاس مین بھی پیش ہو فقط مین اپنے ہم جلسون کے
رای اتفاق رکہتا ہون اجراء ڈگری کے پہلی درخواست بشمول خرچہ مقدمہ
کل ڈگری سے نسبت رکہتی ہے اور ہرگاہ اُس عدالت مین وہ ڈگری غیر
اشتہا کرنے خرچہ متعلقہ کے قابل اجرا نہین ٹھہرے لہذا یہہ مقدمہ مرتبہ اخیر

سطے ہوا اسواسطے باتفاق رای ہوزلی اسمت صاحب اور ہنری بنک بارنگٹن صاحب حکام کے حکم ہوا کہ شاہجہان آباد کے صدر الصدور او صاحب جج کی اتہائیسوئین دسمبر ۱۸۵۴ء اور اتہائیسوئین فروری سنہ حال کے احکام منسوخ ہون اور نقل اس روبکاری کی اطلاع علیہ میعادی کی بابت کے ساتہہ شاہجہان آباد کے صاحب جج کے پاس بہیجی جاے اور کاغذات شمولہ سوال حسب ضابطہ پہیر دیئے جائین فقط

نمبر ۶۹۹

منفصلہ ۱۴ اپریل ۱۸۵۵ء

ہنری بنک بارنگٹن صاحب
ہوزلی اسمت صاحب
حاکمان

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع بریلی
مصدورہ اتہائیسوئین دسمبر ۱۸۵۴ء

امام خان احد المدعی
سایل
بنام
سماۃ نصیبن بانو وغیرہ ۱۸
طرفثانیان

معلوم ہو کہ فیصلہ صدر الصدور کی ناراضی سے سائل نے مدعا علیہ کی منظوری

اپیل خاص عدالت ہذا میں گزشتہ ۲۹ تاریخ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۵۲ع کو اپنی

درخواست اپیل خاص داخل کی دوسری تاریخ یعنی بعد اندر میعاد تین مہینے

تاریخ فیصلہ کورٹ اس محکمہ میں از جانب سائل سابق گذری اس توقف کا

سائل کو بھی انکار نہیں ہے لیکن وہ گذارش کرتا ہے کہ کاغذ اسٹامپ جو میں نے

واسطے حصول نقل فیصلہ صدر الصدور داخل کیا تھا جس مدت تک طیاری

نقل کورٹ مذکور صاحب جج میں پڑا رہا وہ ایام حساب میعاد اپیل سے مجرا دئے جاویں

اگر یہ عرض میری قبول ہو تو میعاد اپیل میعاد معینہ قانونی سے باہر نہ ہوگا فقط

اسکے سائل نظیر فیصلہ صدر دیوانی عدالت شرقی مورخہ نویں دسمبر سنہ ۱۸۵۴ع

در مقدمہ مسماۃ مادھی داسی وغیرہ مدعیان سائلان بنام گورموہن گھوش

وغیرہ مدعا علیہم طرفثانیان صادر ہوا استدلال کرتا ہے جسمیں یہ حکم ہے

جو عادت واسطے ادخال سوال اپیل خاص مقرر ہے اوسکے حساب کرنے میں اسقدر

مدت جو اپیلانٹ داخل کرنے استامپ واسطے نقل فیصلہ ماتحت تا بتاریخ

ملنے نقل واسطے حوالہ ہونے کے گذری وضع دیا جاوے عرض سائل کی کم نصیب

بابت ہے کہ حکام نے اس امر میں قانون کی دو تفسیر مانی ہیں

ہونے سرکلر مورخہ ۱۰ اگست سنہ گذشتہ نمبر ۱۴۲ امین صاف لکھا ہے

اپیل خاص مجریہ سال من کوئی حکم اس مضمون کا نہیں ہے کہ جتنے عرصہ تک

کاغذ استغاثت اُس سررشتہ مین جہان سے نقل ڈگری لے جاے تا تاری نقل حکم
بڑہا سکے وہ عرصہ میعاد ادخال اپیل مین مجرا دیا جایگا بلکہ اُسمین جسکا ناحق
یہہ ہے کہ جو میعاد مقرر ہے اُسمین کمی اور بیشی نہوگی فقط میرے نسبت آئین
یہہ تفسیر بہت مناسب ہے کیونکہ وہ ضمن ا دفعہ ۵ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۵۳ع کی
مراد ہے اگرچہ ایات مذکور کے آخری دفعہ مین کچہہ اور مضمون مندرج ہے
مطابقت رکہتے ہے پس بلحاظ تفسیر مذکورہ بالا کے مجہے لازم آتا ہے کہ سایل کے
سوال کو اس سبب سے کہ وہ بعد انقضاے میعاد معینہ کے داخل ہوا اور توقف کا
کوئی سبب معقول بیان نہین کیا گیا نامنظور کرون لیکن میرے نزدیک سبب
یہہ ہے کہ بابت نظیر فیصلہ صدر دیوانی شرقی کے دوسرے حاکم کی راے لیجاے
فقط ہماری راے مین جو قاعدہ کہ عدالت ہذا کے سرکلر مورخہ ۳۰ اگست سنہ ۱۸۵۴ع
کے فقرہ سیوم مین مندرج ہے وہ بعد غور تمام اوپر منشاء ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۵۳ع کے
قرار پایا اور میرے نزدیک جو دلیل کہ صدر عدالت شرقی کے فیصلہ مورخہ ماہ دسمبر
سنہ گذشتہ مین درج ہے اس عدالت کے تجویز کی صحت مین مخل نہین ہے بنظر
اِسکے درخواست کی نامنظوری مین ہنری بنک ہارنگٹن صاحب کی راے سے میری
راے اتفاق رکہتی ہے اسواسطے حکم ہوا کہ بلا درخواست اپیلنٹ سایل
کی بنظر انقضاے میعاد کے خارج ہووے اور کاغذات شمولہ حسب ضابطہ کے
واپس ہون فقط

۳۲۵ نمبر متفرقہ

منفصلہ اکیسوین اپریل سنہ ۱۸۵۵ء

الفریڈ ولیم تیلبی صاحب
ہنری بنک بارنگٹن صاحب } حاکمان

بناراضی حکم صاحب جج ضلع مین پوری
مورخہ گیارہوین دسمبر سنہ ۱۸۵۴ء

منا لعل وکیل عدالت ضلع مین پوری سایل . میر صفدر علی وکیل

معلوم ہوا کہ صاحب جج نے تاریخ مذکورہ بالا کو بہ نسبت سایل کے بعلت کمی قیمت کے جرمانہ مبلغ لعہ صادر کیا از اس حکم کی ناراضی سے سایل اس محکمہ مین باین خلاصہ عذرات اپیل لایا ہے کہ صاحب جج بہادر نے بہ تعذر کمی قیمت کاغذ استام درخواست اپیل کی بمقدمہ ولیم مکلین صاحب ادام اللہ بنام درین سنگہ وغیرہ مدعاعلیہم رسپانڈنٹ لوبعہ روپیہ جرمانہ بحساب ہیجگونہ جو کیا ہے اور وصول فرمایا ہے آیندہ درست نہین ہے دوسرا عذر یہ ہے کہ حکم اُسی حاکم کا مناقص دوسرے مقدمہ مین ہونا نہ چاہئے سوا اس مقدمہ مین ہوا ہے بر خلاف ضابطہ عدالت کے ہے چنانچہ حاکم ممدوح نے

نسبت اس اپیل کے اپنی رای اسطرح تحریر فرمائی ہے میری رائے یہہ ہے کہ حکم صاحب جج کا اور ضابطہ فہمی مطلب آئین کے مبنی ہے اور یہہ کہ منشا ... قانون ... کا سوال اس عدالت کے نہیں ہے غلط اپیلانٹ نے ... مقدمہ اپیل کے مبلغ سات سو چھیاسی روپیہ ... آنہ ... پائی قرار دیئے ... اور اسکے واسطے کاغذ اسٹامپ قیمتی ... کا کافی تھا اب نہیں معلوم کہ آیا یہہ تخمینہ اسکا ... تھا یا غلط لیکن اگر وہ قیمت اپنی اپیل کے موافق ڈگری صد ... مبلغ ... چار ... روپیہ ... آنہ قرار دیتا اور عرضی دعوی اوپر اسٹامپ ... کے تحریر کرتا تو اس صورت مین بے شبہہ وکیل جسکے معرفت ایسا کاغذ کم قیمت داخل ہوتا بر آئینہ موافق سرکلر مورخہ بیسوین جنوری سنہ ... ع کے سزا اور جرمانہ کا مستوجب دفعہ ... قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ع کے ہوتا فقط صاحب جج کو لازم تھا کہ نظر بحالات مقدمہ اس امر کی تنقیح کرتے کہ آیا مقدار اپیل صحیح قرار دی گئی ہے یا نہین اور جب کہ یہہ ثابت ہوتا کہ صحیح نہین قرار دی گئی تب انہین چاہئے تھا کہ نسبت اس اپیل کے احکام موافق آئین یا مطابق ضابطہ عدالت کے جاری کرتے لیکن حاکم موصوف کو یہہ نہین چاہئے تھا کہ سزا محکومہ دفعہ ۱۰ نسبت وکیل کے عائد کرتے حالانکہ اسکا عمل کرنا خلاف مراد دفعہ مذکور کے

متصور نہین ہو سکتا فقط حکم صاحب جج کو مین منسوخ کرتا ہون اور حکم دیتا ہون
کہ درج جانے اگر اپیل سے دسوان حصہ ہو چکا ہو تو اسکو واپس کیا جاے فقط چونکہ
مقدمہ ہذا مین ایک امر جدید پیش ہوا ہے لہذا مین مستدعی ہون کہ
رای ایک اور حاکم کی بھی اسکی نسبت تحریر ہو فقط میری رای بیگبی صاحب کی رای
سے متفق ہے باتفاق سب حاکم موصوف کے حکم ہوا کہ حکم صاحب جج ضلع مین پوری
مرقومہ گیارہوین دسمبر سنہ ۱۸۵۲ء کا منسوخ ہوا اور نقل اسی روبکاری کی
بذریعہ پیروی بے میعاد کے پاس صاحب جج ضلع مین پوری کے بھیجی جاے
کہ موافق اشارات مرقومہ بالا کے عمل مین لاوین فقط

---

۱۹۰ نمبر سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ اکیسوین اپریل سنہ ۱۸۵۵ء

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب }
ہنری بنگ ہرنگٹن صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع گورکھپور
مرقومہ اکتیسوین مارچ سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

ٹونہین کنور کشوری مدعا علیہا — اپیلانتیہ — رای جوگل کشور و بابو بینی پرشاد وکلاء

بنام

رام دین داس مدعی   رسپانڈنٹ   شیخ احمد بخش وکیل

معلوم ہوا کہ دعوی واسطے مداخلت اور اندراج نام کے بموجب
حقیت برت موضع نکمان ہبروہ مین حسب قطعہ برت پیر مرقومہ کنوار بدی
نومی سنہ ۱۲۴۲ فصلی اور واسطے استرداد بعنایہ مرقومہ ۳ جنوری سنہ ۱۸۴۳ء
کے دائر ہونے سے صدر امین نے اسکو ڈسمس کیا مگر صدر الصدور نے مدعی کے
حق مین ڈگری دی اور اس تجویز کی ناراضی سے اپیل اس عدالت مین
بوجوہات ذیل رجوع کی گئی ہے اولاً یہہ کہ اس حالت مین مجہہ اپیلانتہ پر
اصل عنایہ بموجب دفعہ ۸ قانون ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء جاری نہین ہوا تب
نالش مدعیکو بموجب کنسٹرکشن نمبر ۱۴۲ کے تین سال تک کرنا لازم تہا اور
دوسرے یہہ کہ نالش خارج حد سماعت سے ہے کیونکہ دستاویز بنائے نالش کے
تاریخ کے ساڑھے ستتر برس بعد یہہ مقدمہ دائر ہوا ہے اور تیسرے
یہہ کہ کاغذات بندوبست مین اپیلانتیہ خیلکار قرار دی گئی ہے
اور کوئی نالش اسکی تنسیخ کے لیئے دائر نہین ہوئی ہے فقط رائی ۔
انگلیس صاحب حاکم پہلی وجہہ ہمارے نزدیک غیر موجہہ ہے کیونکہ صدر الصدور
کی تجویز مین یہہ بات ٹہری ہے کہ راجہ اصل مالک ہے اور اسنے برت
دیا ہے اور اسنے بعد ازان بنظر نقصان رسپانڈنٹ کے اپیلانتہ کا نام

بند و بست کے وقت فریباً داخل کرادیا پس ایسی صورت مین ضرورت نہ
تہی کہ اپیلانٹیہ کے نام اطلاعنامہ جاری کیا جاوے اور دوسرے وجہہ ہماری
دانست مین اس سبب سے قایم نہین رہ سکتی ہے کہ برت پیر بعینہ
اُسی قسم کی دستاویز ہے جسکے بابت مقدمہ مرزا نوازش علی بیگ اپیلانٹ
بنام نند لعل داس وغیرہ رسپانڈنٹ کا بتاریخ ۲۰ جون سنہ ۱۸۵۳ع اور مقدمہ
راجپوت اپیلانٹ بنام رام دیال وغیرہ رسپانڈنٹ بتاریخ ۲۰ مارچ
سنہ ۱۸۵۴ع اس عدالت مین فیصل ہوچکے اور بانقضاے میعاد پانچ
برس ہوا انفکاک برت کے لیے دی گئی رسپانڈنٹ کو حق مداخلت حاصل
نہین تہا پس میعاد تمادی ایام کو بعد انقضاے میعاد پانچ برس سے
نہ کہ تاریخ برت پیر سے محسوب کرنا چاہیے اور تیسرے وجہہ نالش کے
ابتدائی ہماری یہہ ہے کہ استرداد بندوبست کے لیے ضرورت نالش کرنیکی
نہ تہی اور چونکہ راجہ نے اپنی غرض سے یعنی واسطے عدم ایفاے معاہدہ
ساتہہ رسپانڈنٹ کے نام اپنی جا بعینہ اپیلانٹیہ کا اپنے استدعا کی
بموجب داخل کرایا اور برت پیر صدر الصدور کے تجویز مین دستاویز
جایز اور درست متصور ہے پس راجہ کو اختیار نہ تہا کہ نام اپنے ماکا
بعوض اپنے داخل کرادے اور بموجب ڈگری ہذا کے وہ خارج کردیا جائیگا
پس حسب وجوہ مرقومہ بالا کے ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ یہہ اپیل

ڈسمس ہووے اور خرچہ ذمہ اپیلانٹیہ کے عائد ہووے راي ہارنگٹن صاحب
ہماري راي متفق ساتہہ راي بیگبي صاحب کے ہے پس حکم ہوا کہ یہہ
اپیل نامنظور ہووے اور خرچہ ذمہ اپیلانٹیہ کے عائد کیا جاے اور کاغذات
موصولہ ضلع بذریعہ منتخبہ بکار ہذا کے اور ہر بیست بلہ میعاد صدر الصدور
ضلع گورکہپور کے پاس واپس بہیجے جاویں اور کاغذات مشمولہ درخواست
بلا دراشت نقل کے حسب ضابطہ وکلاء اپیلانٹیہ کو واپس دیے جاویں فقط

۲۹۳ نمبر سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ اکتیسوین ۳۱ اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

الفریڈ ولیم بیگبي صاحب حاکم

بنارافي حکم صاحب جج الہ آباد
مرقومہ تیرہوین ۱۳ نوابر سنہ ۱۸۵۴ع

مسماۃ عظیم النسا بي بي سایلہ مولوي محمد امجد علي وکیل

بنام

چودہري صفدر علي طرفثاني مولوي محمد نادر علي اور الہی بخش وکلاء

حال یہہ ہے کہ بعد فوت چودہري اشرف علي زمیندار لمبردار

دوازدہ حصہ زمینداری واقع تعلقہ رسد الہ پور اور حصہ دار دیگر مواضع
واقعہ پرگنہ چاپل کے طرف ثانی نے سوال بدرخواست حصول سارٹیفکٹ
وراثت حسب منشاء قانون بیس سنہ ۱۸۴۱ع کے باین خلاصہ مضمون گذرانا کہ
انیسوین اپریل سنہ ۱۸۵۳ع کو چودہری اشرف علی نے وفات پائی اور متوفی مذکور
بہتیجا مجہہ سایل کا تھا اور بعد فوت اسکے بسبب نہونے کوئی اولاد اور ذکور
اناث کے وارث شرعی اسکا مین ہی ہون اور اگرچہ مسماۃ عظیم النسا بی بی
ایک زوجہ منکوحہ متوفی مذکور بعمر تیرہ برس کے لاولد موجود ہے اور وہ عورت
پردہ نشین مسل دیگر متعلقات کے گہر مین رہتی ہے اور داد و ستد متوفی مذکور
بکثرت رکہتا تہا کہ انجام وانصرام اسکا بسبب وارث نہونے اور قریب ہونے
مجہہ سایل کے میرے متعلق ہونا چاہئے لہذا امیدوار دلاپانے سارٹیفکٹ واسطے
وراثت متوفی کا بعد تحقیقات کے ہون فقط اور سایلہ نے بہی بعد
داخل کرنے جواب کے متضمن اس امر کے کہ شادی متوفی مذکور کی ساتہہ مجہہ
سایلہ کے اور بعض دین تعدادی پچیس ہزار روپیہ کے علی رؤس الاشہاد بنام
اصاغر واکابر برادری اور رؤسای شہر کے ہوئی اور تب تک دین
زندگی متوفی ادا نہوکوئی شخص باظہار قرابت کے وارث مقر نہین ہوسکتا اور
جو جایداد زمینداری متوفی مذکور کی ہے وہ اکثر بیچ دین مہاجنان اندرون دستاویز
متوفی کے مرہون اور رکفول چلی آتی ہے اور ظاہر ہے کہ حاصل کرنا سارٹیفکٹ

کا مطابق قانون نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۴۱ء کا صرف واسطے وصول زر قرضہ کے نافذ ہے
اور جبکہ چودہری خود متوفی مذکور مقروض کثیر وفات پایا ہے تو کچھہ احتیاج حاصل
کرنے سارٹیفکٹ کی نسبت سایل کے ضرور نہین ہے بلکہ ہر گاہ وراثت دادخواہ کی
ہے شرعاً مسلم الثبوت ہے اور تا وقتیکہ دین مہر میرا اور بھی دین مہری شوہر کو
ادا نہو ہر گز قیام میراث کا نسبت سایل کے ممکن نہین ہے ایسی حالت مین
کیا بوجہہ وراثت شرعی اور کیا بوجہہ تقدیم دین مہر مجھہ سایلہ کے مطابق
قانون نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۴۱ء کے مرحمت ہونا سارٹیفکٹ کا نسبت دادخواہ کے
مقتضاے انصاف ہے فقط ایک قطعہ سوال سایلہ کیطرف سے بھی بدرخواست
حصول سارٹیفکٹ وراثت متوفی کے گذرا اور عند التجویز صاحب جج نے اسوجہہ سے
کہ سارٹیفکٹ وراثت متوفی کا صفدر علی باپ متوفی کو چاہیے کیونکہ حقدار وہی
ہے حکم دیے جانے سارٹیفکٹ اصغر علی متوفی کا حسب منشاء قانون نمبر ۲۰
سنہ ۱۸۴۱ء نسبت طرفثانی کے صادر کیا کہ سایلہ اُسّی ناراض ہے میرے نزدیک
کوئی وجہہ مداخلت کی بیچ حکم صاحب جج کے اِسمقدمہ مین نہین ہے فقط ایکٹ نمبر ۲۰
بابت سنہ ۱۸۴۱ء واسطے اسانی تحصیل یافتنی قرضہ شخص متوفی کے موضوع ہے
پس جب کہ اپیلانتیہ اپنے سوال مین جو صاحب جج کے روبرو گذرا صاف مظہر ہے
کہ شخص متوفی نے کوئی قرضہ یافتنی اپنا نہین چھوڑا کہ جو تحصیل کیا جاتا بلکہ خود
بہت مقروض مرا تب مجھہ نہین معلوم کہ کس وجہہ سے سایلہ اپنے تئین مستحق پانے سارٹیفکٹ

نکو مراکابت مذکور کا تصور کرتی ہے علاوہ اسکے باب شخص متوفی کا نسبت قرابت قریبہ اپنے ساتھہ متوفی کے اور نسبت اسکے کہ وہ مرا ہے بجائی لیاقت انجام دینے اُن امور کے رکھتا ہے جو بموجب سارٹیفکٹ مذکور کے کرنی ضرور ہوتی ہین اور نسبت ہذا مین کوئی وجہہ کافی واسطے کرنے مداخلت بیچ فیصلہ صاحب جج کے اس بارہ مین نہین ہے فقط اور بیس امر مین کہ صاحب جج نے اُس فریق سے کہ جسکو انہون نے سارٹیفکٹ عطا کیا ضمانت طلب نہین کی میری رایہہ ہے کہ ایکٹ مذکور کی یہہ مراد نہین ہے کہ کل مقدمات مین ضمانت طلب کیجاوے بلکہ اسکی رو سے صاحب جج کو اختیار تجویز اسباب کا حاصل ہے کہ موافق حالات مقدمہ کے چاہین ضمانت طلب کرین یا نکرین اور میری رایہہ مین ضرورت طلب کرنے ضمانت کے مقدمہ ہذا مین نہین ہے کیونکہ خود اپیلانٹ کے قول سے ظاہر ہے کہ کوئی قرضہ تحصیل کرنا نہین ہے فقط اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایلہ کا نامنظور ہو اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ پہیر دیئے جائین فقط

نمبر مقدمہ

منفصلہ اکیسوین اپریل ۱۸۵۵ع

حاکمان — الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
هونرلی اسمتھ صاحب

نا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع الہ آباد

مرقومہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۷۲ عیسوی

جے سنگھ وغیرہ مدعیان سائلان لالہ جوگل کشور وکیل

بنام

مسٹر ادوارڈ بلو وغیرہ مدعا علیہ طرفثانیان لالہ بینی پرشاد وکیل

واضح ہو کہ اس سوال مین ایک وجہ یہ پیش کی گئی کہ جب
دستاویز جدید عوض اُس روپیہ کے جسکے لیے ڈگری ہونیکی اُمید تھی
تحریر کی گئی تو وہ ڈگری ساقط ہو گئی اور اُسکی اجرا مین جو نیلام واقع ہوا
بے بنیاد تہا اور مدیونان ڈگری نے قبالہ بیع بالوفا ڈگریدار کے حق مین تحریر
کر کے داخل خارج کے لیے سوال پیش کیا پس انکی طرف سے کوئی سہو یا
خطا وقوع مین نہین آئی اور اگر جے پرشاد ڈگریدار کی غفلت سے داخل خارج
وقوع مین نہین آیا تو کوئی وجہ موجبہ بیع کے جواز کی نہین پائی جاتی
رائے بنگبی صاحب ظاہر ہے کہ قبالہ مظہرہ بیع بالوفا بتاریخ ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۷۱ء
تحریر ہوا اور اصدار ڈگری کا ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۱ء کو وقوع مین آیا
پس اگر یہ معاملہ مکمل تہا تو اپیلانٹون کو لازم تھا کہ جے پرشاد مدعی سے
راضی نامہ داخل کرا کر مقدمہ کو خارج کرا دیتے مگر جب حال مین اصدار ڈگری
کا باوجود تحریر قبالہ کے وقوع مین آیا تو معاملہ سابق کے لحاظ سے ڈگری

معطل یا ساقط نہین تصور ہو سکتی ہے اور ایسی صورت مین بات یہی لازم آتی ہے جو صاحب جج نے حالات مقدمہ سے اخذ کیا ہے کہ معاملہ خام و ناتمام تھا علاوہ برین جس حال مین صاحب جج نے اس امر کو متحقق کیا ہے تو اعتراض انکی تجویز پر بصیغہ اپیل خاص سماعت نہین ہو سکتا ہی لہذا باتفاق رائے الفریڈ ولیم بگگی صاحب حاکم کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور ہو وے اور خرچہ مرافعہ بذمہ سایل کے عاید ہو کر حسب ضابطہ لکھا جاوے اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ کے واپس ہون فقط

---

۲۷۵ نمبر سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ اٹھائیسوین اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

حاکمان
ہنری بنک ہارنگٹن صاحب
الفریڈ ولیم بگگی صاحب

بنارا ضی حکم صاحب جج ضلع آگرہ
مورخہ بیسوین جنوری سنہ ۱۸۵۵ع

بندت نندرام وکیل معزول منصفی باہ بنیابت — سایل

حال یہہ ہے کہ سایل نسبت اُس قصور کے جسکی بابت محکمہ صاحب شمن جج
مین طلب کیا گیا تہا بیشی گاہ حاکم موصوف کے سررشتہ فوجداری سے مطابق
رای اہل جوری کے بری ہوا تو بھی حاکم موصوف کو اسکا گمان قوی باقی
رہا کہ قصور مذکور کو کہ نسبت سایل کے پایہ ثبوت کو نہین پہنچا مگر فی الواقع اُس سے
سرزد ہوا اور اُس باعث سررشتہ دیوانی مین سایل کو عہدہ وکالت محکمہ منصفی سے
معزول کیا فقط میرے دانست مین یہہ کارروائی صاحب جج کی بعید از انصاف ہے کیونکہ
معزولی کے واسطے گمان قوی کے ثبوت کامل ہی ضرور ہے لیکن حاکم موصوف نے
بمجرد گمان قوی وبہہ بیان ذکر کے سایل کو عہدہ سے جس پر وہ حسب بیان
اپنی مدت ستترہ سال سے معمور رہا تہا معزول کیا لہذا میری نزدیک
مناسب ہے کہ حکم صاحب جج کو منسوخ کرکے واسطے بحالی سایل کے حکم صادر کردن لیکن
اس امر مین دوسرے حاکم کے لیئے مناسب ہے مجھکو دریافت ہوا کہ حسب مبادی دفعہ ایکت
... ۱۸۶۱ء کے لازم ہے کہ جب تک وکیل پر محکمہ مجاز کیطرف سے فوجداری مین
کوئی جرم ثابت نہو تب تک وہ اپنے عہدہ سے معزول نہووے محکمی مرے
کہ ایکت مذکور ان اطراف کے صوبہ جات مین جاری نہین لیکن تاہم دفعہ
مستدلہ کا قاعدہ بہت درست و واجبی ہے میرے دانست مین اپیل
ہذا کے فیصلہ مین قاعدہ مذکور پر عمل کرنا چاہیے فقط مین باتفاق رای ہنری
ایلک ہارکنس صاحب کے ایسا سمجہتا ہون کہ سایل اُس جرم سے جسکی بابت محکمہ صاحب سشن

جج مین ملزم ہوا تہا بری کیا گیا اور اسواسطے وہ عہدہ وکالت پر بحال ہونیکا مستحق
ہے اسواسطے باتفاق راے حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ اگرہ کے صاحب جج کا اِس
سنہ کی بیسوین جنوری کا حکم منسوخ ہوا اور نقل اس روبکاری کی اس حکم سے
کہ صاحب جج سایل کو اوپر اُسکے عہدہ یعنی وکالت کے بحال کرین بہ میعاد ...
پیریسٹ کے ساتہہ اگرہ کے صاحب جج کے پاس بہیجی جاے اور کاغذات مشمولہ
سوال حسب ضابطہ پہیر دیئے جائین فقط

---

۲۴۸ نمبر متفرقہ سنہ

منفصلہ اٹہائیسوین اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

ہنری بیک بارنگٹن صاحب حاکم

متہراسنگہ مدعی علیہ سایل

میری دانست مین کوئی ایسا قانون نہین جسکی رو سے
حاکمان عدالت ہذا مجاز اِسکے ہون کہ سایل کو زیادہ مہلت واسطے دائر
... اپیل خاص کے حسب ضابطہ صیغہ متفرقات مین عنایت کرین اور جو
... کہ ضمن ۲ دفعہ ۵ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۵۳ع مین مندرج ہے وہ
... نمبری کے خاص اپیلون سے متعلق ہے اور مقدمات متفرقہ سے

کچھ تعلق نہیں رکھتا لہذا سایل کی یہہ درخواست نامنظور ہوئی فقط اگر وہ خاص اپیل متفرقہ کہ جسکی پیش کرنیکی خواہش رکھتا ہے میعاد معینہ کے اندر داخل نکر سکے تو چاہیئے کہ وہ اپیل دایر کرنے کے توقف کا سبب معقول بیان کرے تاکہ حاکمان عدالت اُس عذر پر ملاحظہ کر کے جیسا کہ اُسکی نسبت مناسب سمجھیں حکم صادر کریں اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایل نامنظور ہو اور کل کاغذات شمولہ واپس چنانچہ بر مسل واپس دیے گئے فقط

تمام شد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

جلد [illegible] مین

المہتمم

[illegible]

۱۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

نمبر ۱۷ اپیل خاص سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ پہلی مئی سنہ ۱۸۵۵ء

امت صاحب
بیگی صاحب

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع اعظم گڈہ
مرقومہ تیسوین مئی سنہ ۱۸۵۳ء

ندی بی بی وویرن بی بی	شیخ احمد بخش و مولوی محمد نادر علی
عبد الحمید ملا علیم اپیلانٹ	وکلاء

بنام

رام پرشاد	ریسپانڈنٹ	رای جوگل کشور و لالہ رام رای وکلاء

دفعہ ہو کہ سوال اپیل خاص مین مدعی علیہون یا پنچ مدعیان سے ہین

اولاً یہہ کہ مدعی کو اقبال علی کردہ شخصون نے دستاویز ٹہیکہ کو تحریر کیا اور
اُسکی بناء پر کل کا دعوی وہ پیش نہین کرتا ہے پس بالکل محاصل کے لئے
اُسکو ڈگری نہین مل سکتی ہے کیونکہ حقیت اُسکی متعلق صرف نصف سہم ہے
اور اِس ڈگری کی روسے حقیت سے زیادہ اُسکو دلایا گیا ہے اور صاحب جج نے
جو اشارہ رام سہل کو واسطے ارجاع اپنے دعوی کے کیا ہے تو اُسکا مطلب
شاید یہی ہو کہ اُسکو اختیار دائر کرنے نالش کا اوپر رام پرشاد مدعی کے ہے
مگر رام سہل اپنے جواب مین یہہ بیان نہین کرتا ہے کہ کچھہ باقی یافتنی ہے
پس دو شخص کی حصص کی ڈگری ایک کو دینا خلاف ضابطہ ہے اور بناء
مدعی کی حقیت کی وہی ٹہیکہ ہے لہذا نالش لمبری مین مدار تجویز اوپر
روبکاری فوجداری متعلقہ مرجوعہ صیغہ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۴۰ء نہین ہو سکتا
ہی اور اِسی جہت سے صاحب جج کا فیصلہ خلاف قانون کے واقع ہوا
فقط دوسرے یہہ کہ تجویز صاحب جج کی اِس وجہہ سے ناقص ہے کہ موصوف
الیہ نے ہم سایلون کے اِس عذر کو کہ دستاویز ٹہیکہ کو رام سہل نے
اپنی خوشی سے ہملوگون کے پاس واپس کرایا تجویز نہین کی ہے اور
ایسے عذر کو صدر الصدور بلحاظ کاغذات فوجداری کے ناقابل
سماعت گردانتے ہین مگر یہہ کوئی وجہہ کافی نہین ہے فقط تیسرے یہہ کہ
اگرچہ حاکمان ماتحت کاغذات فوجداری سے مدعیکو مستفید ہونے دیتے ہین

مگر ہم سایلون کو جو کچھہ استفادہ اُنسے متصور ہو اُسکی نسبت ہمکو غیر مجاز
قرار دیتے ہین اور مدعی نے دونو محکمات مال و فوجداری مین برابر یہی
بیان کیا ہے کہ اُس علاقہ پر ہمارا دخل ہے اور یہہ نہین ظاہر کیا کہ زمیندارون نے
نے کاشتکارون سے کچھہ تحصیل کی اور اُسی بیان کی رو سے حاکم فوجداری نے
اُسکے دخل کو قایم رکھا اور اب خلاف اُسکے مظہر ہے کہ ہم لوگون نے زر
تحصیل کیا حالانکہ تحصیل کے واسطے دخل شرط ہے فقط جو ہے یہہ کہ جب
دستاویز ٹھیکہ بغیر لینے رجسٹری کے لکھی جاتی ہے تو اُسکے فسخ کا اختیار دونون
فریق کو حاصل رہتا ہے اور بیان ہم لوگون کا اور یہی رام سہل کا یہی ہے
کہ تنسیخ ٹھیکہ کی عمل مین آئی پس کاغذات فوجداری مفید اُس حقوق کے
کی جو فریقین کے اقرار سے منسوخ ہو مفید نہین متصور ہو سکتی ہین اور یہہ
یہہ بیان کہ ہم سرکاری مالگذاری ادا کرتے ہین مؤید اس دعوی کا نہین
متصور ہے کیونکہ اُس امر کو اس نالش مین وہ داخل کرتا ہے پانچوین
یہہ کہ بموجب بیان مدعی رام سہل کے قبضہ مین دستاویز ہی اور اُسنے
ہم سایلون کے ساتھہ سازش کی لیکن ظاہر ہے کہ وہی شخص باعث نقصان مدعی
ہوا ہے لہذا لازم تھا کہ مدعی رام سہل پر نالش کرتا نہ کہ ہملوگون پر اور
اگرچہ یہہ عذر عدالت ماتحت مین پیش نہین کیا گیا لیکن اُسکو بصیغہ اپیل
خاص رجوع کرنا ممکن ہے فقط رای اسمتھ صاحب نسبت امر اول کہ

رای ہماری یہہ ہے کہ نالش مدعی کی اِس بیان پر قائم ہوئی کہ رام ہیل
جو سماجری مین اُسکا شریک تہا زمینداروں کے ساتہہ سازش کرکے
دستاویز ٹہیکہ کو واپس کر دیا پس ظاہر ہی کہ جو کچھہ اُسکے اختیار مین تہا
وہ کر گذرا ہے چنانچہ رام ہیل کو بہی اِسی سے زمرہ مدعا علیہم مین داخل
کیا ہے اور جس حالت مین دستاویز ٹہیکہ مین کچہہ تصریح حصص کی داخل
نہین ہے لہذا انکی دعوی کے واسطے بالکل رد یہہ کہ جو مدعا علیہون نے اُسکی بدلی
کہ ایام مین نادرستی کی راہ سے تحصیل کیا خلاف قانون کے نہین ہے ہان
اگر رام ہیل کوئی دعوی حصہ کے لئے پیش کرتا تو مدعی اُسکے نزدیک البتہ جوابدہ
ہوتا لیکن جس حالت مین اُس شخص نے بدعہدی کی تو لازم نہین ہے کہ اُسکے سبب سے
مدعی کی حقیت ٹہیکہ کے اوپر جتنی ہے ضرر واقع ہو اور ہماری دانست
مین فیصلہ نظیروں کہ حاشیہ مین درج ہے اِس مقدمہ سے متعلق نہین ہے
اور نسبت وجود نالش کے رای ہماری یہہ ہے کہ امر تنقیح طلب کچھہ یہہ تہا کہ
رام ہیل نے دستاویز ٹہیکہ مدعا علیہون کو براہ سازش واپس کیا یا
نہین بلکہ یہہ تہا کہ آیا مدعا علیہم جوابدہ مدعی کے واسطے زر محاصل علاقہ
کے جو انہون نے ایام مین اپنے دخل بیجا کی تحصیل کیا متصور ہین یا نہین
اور اِس امر مین حاکمان ماتحت کی تجویز واقع ہو چکی ہے اور نسبت تجویز ابتدائی
رای ہماری یہہ ہے کہ حاکم فوجداری نے بموجب ایکت ۴ سنہ ۱۸۴۰ع دخل مدعیکو

جسمین برا دست ہماری ہوئی تہی تہرقائم کیا اور اس معاملہ مین کچہہ ضرورت نہ تہی کہ مدعی تحصیل کا کچہہ ذکر کرنے فقط جو تہی اور یا نچمین وجہ ہماری دانست مین بلحاظ حالات محققہ حاکمان ماتحت نسبت مدعیکی بیدخلی بیجا اندر میعاد ٹہیکہ اور بمادہ بدعہدی ادریافتنی مسمی رام لال کے جو مدعیکا شریک ٹہیکہ تہا محض غیر موجہہ ہے پس ہماری دانست مین یہ اپیل قابل نامنظوری کے ہے فقط رای جگنبی صاحب باتفاق رای اسمت صاحب حاکم کے حکم ہوا کہ اپیل نامنظور ہوا اور کاغذات منسلکہ درخواست ہذا بعد ثبت نقل کے واپس ہون فقط

نمبر ۳۴۸

منفصلہ پہلی مئی سنہ ۱۸۵۵ع

مسٹر ولی اسمت صاحب حاکم

سوال بدرخواست صدور حکم التوای مقدمہ

متدائرہ محکمہ صدر الصدور ضلع میرٹہہ

ہرگوپال مدعی علیہ سایل مولوی محمد امجد علی وکیل

سایل کا سوال بدرخواست صدور حکم واسطے التوای مقدمہ

متدائرہ محکمہ صدر العدور ضلع میرٹھ تا فیصلہ مقدمہ اپیل خاص کے
اِس عدالت سے جو پہلے بیت کی اٹھائیسوین کو ملتوی رہا تھا آج پھر
پیش ہوکے معہ فیصلہ ثانی صاحب جج میرٹھ کے ملاحظہ مین در آیا
بعد ملاحظہ فیصلہ صاحب جج ضلع میرٹھ مورخہ ۱۹ انیسوین فروری سنہ ۱۸۵۵ء
نمبر ۱۴ کے جسکی نسبت اپیل خاص اِس عدالت مین داخل ہو چکی ہے مگر
بسبب عدم تکمیل ضابطہ قانون کے منوز واسطے سماعت کے تیار نہین ہے
میرے نزدیک صاحب جج کو مضمون ذیل کی ہدایت کرنی مناسب ہے کہ
جب تک اس امر کے باب مین عدالت ہذا سے دوسرا حکم اصدار پاوے
تب تک صاحب موصوف فیصلہ مذکورہ بالا کے اُس جز کی تعمیل کو کہ اُسمین
حکم تھا کہ اصلی مقدمہ متدائرہ سنہ ۱۸۴۹ء اور بارثانی مرجوعہ حال جسمین
ہرگوپال مدعی اور محمد رضا وغیرہ وارثان آقا محمد قاسم مدعی علیہم تھے
محکمہ صدر العدور مین واپس بھیجکر واسطے تجویز ثانی اصل حقیقت کے
پھر داخل فہرست ہو تاکہ بعد ادخال وجوہات ثبوت و تردید منجانب
طرفین کے از سر نو فیصلہ صادر ہو ملتوی رکھین اور اگر مقدمہ مذکورہ
بالا محکمہ صدر العدور مین واپس کیا ہو تو صاحب جج کو مناسب ہوگا
کہ حاکم مذکور کو یہہ حکم دیوی کہ بالفعل اُس مقدمہ کی نسبت کچھہ تجویز عملمین نہ
لاوے اسواسطے حکم ہوا کہ نقل اِس روبکاری کی اِس حکم سے کہ موافق تشریحات

مندرجہ صدر کے عمل مین لاوین بعد میعادی پرپست کے ساتھ مسل
میرٹہہ کے صاحب جج کے پاس بہیجی جاوے فقط

نمبر مقدمہ

منفصلہ پانچوین مئی ۱۸۵۵ع

بحضوری مسٹر ہارنگٹن صاحب — حاکم

باراضی حکم صدر الصدور ضلع علیگڈھ
مرقومہ یکم فروری ۱۸۵۵ عیسوی

بابو ہر شنکر پرشاد سنگہ — سایل — بابو بینی پرشاد دیال

بنام

ساکو راے وغیرہ — طرفثانیان

معلوم ہوا کہ سایل نے حسب مراد دفعہ قانون دوم ۱۸۰۶ع کے صدر الصدور سے یہہ استدعا کی تہی کہ طرفثانی سے یا تو ضمانت لیجاے اور یا ملکیت اونکی قرق ہو باین وجہہ کہ ارادہ طرفثانیان مذکور کا منتقل کر دینے جایداد مقبوضہ اپنی کا ہے اور کہ محاصل اراضی متنازعہ

میہ کو تصرف کرتے ہین اس غرض سے کہ درصورت فتحیابی مدعی اجرا
ڈگری سے محفوظ رہین فقط صدر الصدور نے بعد لینے ثبوت کے
جو سایل نے بتائید اپنی درخواست کے پیش کیا تھا بتاریخ ساتوین
دسمبر گذشتہ یہہ حکم جاری کیا کہ ناظر عدالت تین روز کے عرصہ
مین مدعا علیہم سے بمقدار دعوی اور خرچہ نالش کے ضمانت لیوے
اور درصورت نہ داخل ہونے ضمانت کے اطلاع کرے فقط چونکہ
ضمانت مطلوبہ داخل نہوئی تب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ سایل نے صدر الصدور
سے استدعا کی کہ نسبت جایداد مدعا علیہم کے موافق ہدایت مندرجہ
دفعہ و قانون مذکورہ بالا کے عمل درآمد ہو لیکن صدر الصدور نے
اسمعاملہ مین دوسرا حکم صادر کرنے سے انکار کیا اسوجہہ سے کہ برخاست
کردینا مدعا علیہم یا دیگر کارندہ اراضی متنازعہ سے بمنزلہ حکم بیدخلی
مدعا علیہم کے قبل انفصال نالش موسومہ انکی سے ہوگا فقط بعدہ
سایل کی اسعدالت مین اپیل کرنے کے ہوئی فقط استدلال سایل
یہہ ہے کہ اگر صدر الصدور کو صداقت بیان مدعی کی نسبت ارادہ
مدعا علیہم واسطے انتقال جایداد مقبوضہ انکی کے اور نسبت تصرف
محاصل اراضی متنازعہ کے کوئی شبہہ باقی رہتا تو حکم مورخہ ساتوین
دسمبر سنہ ۱۸۵۰ع درباب طلبی ضمانت کے مدعا علیہم سے صادر نکرتے اور یہہ

اس حالت مین کہ مدعا علیہم نے حکم مذکور سے اپیل نہین کیا تو گویا وہ حکم
مستحکم ہو چکا تہا اور اُسکی بجا ہونے سے اب انکار نہین ہو سکتا فقط بسبب
موجب اُن دلایل کے عذر سایل کا یہہ ہے کہ اگرچہ صدر الصدور نے قبل
انفصال مقدمہ کے بیدخل کر دینا مدعا علیہم کا انتظام اراضی متدعویہ سے
ضرور یا مناسب نہ سمجہا ہو لیکن اُنپر فرض تہا کہ پیروی اپنی حکم تا
ضمانت کے ایک حکم ثانی اس مضمون سے جاری کرتے کہ کسی قسم کی جایداد
مدعا علیہم کی ہو بمقدار معینہ قانون کے قرق کیجاوی فقط مبر[illegible]
مدعا سایل کا سبب غیر تکمیل ہونے عمل درآمد صدر الصدور [illegible] حاصل
مدعا والون اس امر مین واضح و لایح ہے کیونکہ قانون مین یہہ بات
نہ مندرج ہے کہ اگر بر طبق ثبوت اس امر کے کہ مدعا علیہم بغرض اتمام
[illegible] عمل کیا جاتا ہے جو ضمانت طلب ہوسکے ہو اندر میعاد
مناسب کے جو واسطے ادخال ضمانت کے عطا ہوئی تہی ضمانت داخل
نہ [illegible] قرقی جایداد کی لازم آویگی فقط مقدمہ زیر تجویز عدالت مین
صدور [illegible] حکم مطابق [illegible] سایل ثابت قرار پائی جیسا کہ حکم صدر الصدور سے
[illegible] ضمانت کے صادر ہوا تہا ظاہر ہے پس جب کہ اندر میعاد کے
داخل نہوئی تو سایل مستحق اسکا تہا کہ حکم واسطے قرقی جایداد
[illegible] مالیت کسی مدعا بہ مع خرچہ کے جاری ہو فقط لہذا

مقدمہ صدر الصدور کے محکمہ مین واپس بہیجا جایگا تاکہ اُسکی نسبت ایک
حکم جدید بلحاظ تحریرات بالا کے صادر کرین اسواسطے حکم ہوا کہ حکم صدر الصدور
ضلع غازیپور مرقومہ یکم فروری سنہ حال رد اور منسوخ ہوا اور نقل
اِس روبکاری کی اِس حکم سے کہ موافق اشارات مذکورہ بالا کے عمل مین
لاوین بے میعادی پرسبت کے ساتھہ صدر الصدور ضلع مذکور کے پاس بہیجی جاوے فقط

۲۳۶ نمبر سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ پانچوین مئی سنہ ۱۸۵۵ع

اڈورڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم

بنارضی حکم صاحب جج شاہجہان آباد

مورخہ تیسوین نومبر سنہ ۱۸۵۴ع

صاحب کلکٹر ضلع دہلی سایل مولوی محمد امجد علی وکیل

بنام

قاسم علی عذر دار طرفثانی

معلوم ہوا کہ سرکار کی جانب سے درخواست وصول ایکسو اکانوی

روپیہ بارہ آنہ ساڑھے چھہ پائی بابت رسوم کاغذ استامپ مقدمہ
مُفلسے منفصلہ سنہ ۱۸۳۳ء کے گذرا اور بعد گذرنے جواب کے طرفثانی کیطرف سے
متضمن اس امر کے کہ تاریخ ڈگری سے عرصہ زاید بارہ برس سے گذر گیا ہے
تو بعد انقضا میعاد کے بموجب کنسٹرکشن ۱۳۴۹ سرکار کو اختیار وصول
رسوم کا باقی نہین رہا صاحب جج نے اس وجہ سے کہ ملاحظہ جلد فیصلجات
عدالت دیوانی صدر کلکتہ معلوم ہوا کہ فیصلہ مورخہ ۴ اگست سنہ ۱۸۵۴ء
نمبر ۹۹۷ خاص نسبت اسی امر کے صادر ہوا جسمین پانچ حاکمون نے
بالاتفاق یہہ تجویز فرمائی ہے کہ درخواست جو از جانب سرکار واسطے
وصول رسوم کے اندر میعاد بارہ برس کے داخل ہووے قابل سماعت ہے
لحاظ اسکے ضرور ہے کہ درخواست سرکار کی نامنظور کیجاوے درخواست
سرکار کو نامنظور کیا کہ سایل نے اُسکی ناراضی سے اس عدالت مین
اپیل کیا اور خلاصہ عذرات سایل کا یہہ ہے کہ حسب نظیر و دستوری
اگست سنہ ۱۸۳۵ء معافیہ وصول زر رسوم سرکار مین لحاظ میعاد دوازدہ
سال کا نچاہیئے اور از روے ضمن ۹ دفعہ ۱۵ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ء
کے عدالت کو لازم ہے کہ جب جایداد اُس شخص کی جسکی ذمہ رسوم ہے
پاوے رسوم سرکار وصول کرین اور کنسٹرکشن نمبری ۱۳۴۹ اُن
مقدمات سے متعلق ہے جنمین سرکار متخاصمین سے ہو اور از روے کنسٹرکشن

نمبر ۱۳۶ نسبت توقف کا عدم اجراے رسوم سرکار کا بہی دیکھنا
چاہئے کہ کیا ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک کوئی جایداد اُس شخص کی
جسکے ذمہ رسوم سرکار ہو باقی نجاوے سرکار کس چیز سے زر یافتنی
اپنا وصول کرسکے اور اس مقدمہ مین بہی وجہ توقف عدم اجرا کے
قوی ہے فقط معلوم ہوتا ہے کہ صاحب جج نے نظیر عدالت کلکتہ مستدلہ
اپنی کو غلط سمجھی ہین کیونکہ فیصلہ مذکور کی یہہ مراد نہین ہے جو صاحب جج
سمجھے ہین یعنی کہ کل درخواستین منجانب گورنمنٹ واسطے واپسی قیمت
اسٹامپ کے مقدمات مفلسی مین مابین میعاد بارہ برس کے گذرتی
جاوین بلکہ اُسمین صرف اسیقدر تجویز ہوئی ہے کہ دعوی گورنمنٹ کا
ایسی مقدمات مین اوپر بنیاد ڈگری کے قایم ہوتا ہے پس وصول
ہونا مبلغ مدعویہ کا صرف اجراے ڈگری سے ممکن ہے اور بموجب کنسٹرکشن
نمبر ۱۳۲۸ مستدلہ عدالت شرقی کے ایسے مقدمات مین عمل درآمد موافق
منشاء کنسٹرکشن نمبر ۱۳۶ کے ہونا چاہئے کہ جسکے بموجب درخواستین اجراے
ڈگری کی بحالت تاخیر کے کوئی وجہ معقول بیان ہونے کی تاریخ ڈگری سے
بارہ برس بعد بہی منظور ہونی چاہئے فقط لہذا مین صاحب جج کے حکم کو
مسترد کرتا ہون تاکہ صاحب موصوف موافق ہدایات مصرحہ بالا کے ایک
حکم جدید صادر کرین اسواسطے حکم ہوا کہ شاہجہان آباد صاحب جج کا

سوین نوامبر ۱۸۵۳ء کا حکم مسترد ہو اور نقل اس روبکاری کی اس حکم سے کہ صاحب جج مقدمہ کو پہر سابق نمبر مین قایم کرکے موافق ہدایات مصرحہ بالا کے ایک حکم جدید صادر کریں بہ میعادی بر سبیل کے ساتھ شاہجہان آباد کے صاحب جج کے پاس بہیجی جاے اور نقل شمول سوال حسب ضابطہ بہیردی جاسے اور فی الحال خرچہ سایل بابت اپیل محکمہ کے متفرقہ کے سا اُسکے ذمہ لکہا جاے تجویز کے وقت صاحب فیصلہ جسکے ذمہ مناسب جانینگے عاید کرینگے فقط

۱۸۷ نمبر خاص ۱۸۵۴ء

منفصلہ بارہوین مئی ۱۸۵۵ء

ہنری اسمت صاحب }
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صدر العیدور ضلع اعظم گڈہ

مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۵۳ء

سہارام ورام دیال مدعیان اپیلانتیان لالہ ہانسری ورام جو سے گنگا وکلا

بنام

می پال سنگه وبعضان خان بنام رسپانڈنٹیان

معلوم ہوا کہ یہہ دعوی واسطے اثبات حقیت مالکانہ اور
اندراج نام بابت حصہ دانہ نیرہ گندہ ایک بٹ یعنی کل مواضع کو پہرکہور
اور رالو پور کے تیسرے حصہ کے جزبسم کے ازروے حقیت حق شفع اور تنسیخ عنام
اور قبض الوصول مرقومہ ۱۲ اپریل ۱۸۶۹ء دائر ہوا منصف نے اُسکو
ڈسمس کیا اور صدرالصدور نے اُس تجویز کو بحال رکہا جسکی ناراضی سے
سوال اپیل خاص مشعرجہہ وجہون کے ضلع سے بہیجا ہے جنمین سے صرف
تین وجہہ کو وکلا وسایلان بہس کرتے ہین اولاً یہہ کہ ہملوگون کا دعوی
ازروی حقیت حق شفع رواج دیار پر قایم ہے اور منصف اُسکو مثبت ازروے
گواہی گواہان کے قرار دیتے ہین لہذا دعوی کو ڈگری کرنا لازم تہا
مگر صدرالصدور نے اس عذر کی طرف التفات نہین کیے ہی ثانیاً
یہہ کہ اس عدالت کے کئی فیصلجات کی روسے یہہ قاعدہ تجویز ہوچکا
ہے کہ حقیت حق شفع کی بنا پر نالش اندر میعاد بارہ برس کے دائر
ہوسکتی ہے پس تاخیر دو برس کی جو اس نالش کے ارجاع مین واقع
ہوئی ہے مضر ہماری حقیت مین نہین تصور ہوسکتی ہے بلکہ کچہہ تاخیر
ہوئی ہی نہین کیونکہ بیع کے سننی کے ساتہہ ہی ہملوگون نے اسی
عذر کو بجواب مقدمہ دیگر کے اسطرح پر پیش کیا کہ وقوع بیع باس شخص

اجنب کے باوجود موجود رہنے شہر کا وجایداد کے ناودرست ہے بسبب
یہہ کہ عدم درستی عوی حق شفع نسبت بیعنامہ سابق جو زم ناتھ کے
حق مین تجویز ہوا نالش ہذا مین مضر نہین ہے کیونکہ بیعنامہ مذکور تجویز
عدالت سے ناجایز اور قابل ابطال قرار دیا گیا ہے نقص ای
واقع ہوئی نالش ہذا مین دستور دیہہ اس طرح بیان کیا گیا ہی کہ
دیہیان شہ کا کی حقیت جایداد کو انتقال کرنا چاہے مگر برعکس اسکے
شیونراین اور درگیبال بایعان نے بیعنامہ حق مین سمیان جی بال سنگھ
اور رمضان خان اشخاص اجنبی کے لکھدیا او منصف لکھتے ہین
اگر گواہون نے تائید بیان نالش کی نسبت دستور دیہہ کے کی ہے
مگر مدعیون کیطرف سے بقول حاکم مرافعہ اولے کی بہت غفلت اور
عدم پیروی وقوع مین آئی چنانچہ انہون نے اگرچہ بتاریخ اٹھوین مارچ
سنہ ۱۸۵۰ء ارادہ خرید کو بذریعہ حق شفع کے اظہار کیا لیکن اسکے
دو برس کے بعد اُس امر مین اُنہون نے کچھہ فکر کی پس بموجب قاعدہ
تجویز مندرجہ رای نواب مصطفی خان اپیلانت بنام رانی مہاراج کنور
وغیرہ رسپانڈنٹ منفصلہ ساتوین جون سنہ ۱۸۵۲ء مدعیون پر
باوجودیکہ وے قوم ہنود سے ہین تعمیل شرایط شرع محمدی کی
واجب ہے پس ظاہر ہے کہ سایلون کو اختیار تہا کہ دستور دیہہ

مستفید ہوویں مگر اُسکی بابت یہی اُنہوں نے نہین کی مانا ہیہ کہ
دونوں عدالت ماتحت کے حاکمونکی راي یہي ہوئی ہے مدعیون نے
قصہ سنگھ نے تعمیل شرایط جو حق شفع کے اظہار کے لیے مقرر ہین واقع
ہوا ہے اور اگرچہ مدعیون نے دستور دیہہ کے لحاظ سے اس انتقال کو
طرف اشخاص اجنبي کے نادرست قرار دیا لیکن ہنگام دوران
مقدمہ جو مدعي علیہم حال بایں اور خریداران نے واسطے استرداد
بیعنامہ حق مین رام ناتھ سنگہ کے نالش دایر کرکے اُس باب مین ڈگری
باسترداد بیعنامہ مذکور حاصل کي مدعیون نے اپنے ارادہ خرید کا
کچھ اظہار نہین کیا اور ہماري دانست مین تاخیر کرني ایسے امر
مین جہان پر اظہار دعوي فوراً چاہیئے موجب اُسي ضرر کا ہي جو
حاکمان ماتحت نے تصور کیا ہے تیسرے یہہ کہ ہماري دانست مین
رام ناتھ کا بیعنامہ ناجایز قرار پانے سے ارتفاع قصور مذکور نہین
تصور ہوسکتا ہے بلکہ صدر الصدور کي راي یہہ ہے کہ رام ناتھ سنگہ نے
خود مغلوب ہونے اُس مقدمہ مین جو اُسکے نام پر دایر ہوا نالش ہذا
کو معرفت مدعیون کے جو اُسکے اقربا ہین اس نظر سے رجوع کرادیا ہے
کہ اُسکا مقصد بطور دیگر حاصل ہووي فقط پس ہماري دانست مین
یہہ سوال قابل نامنظوري کے ہے فقط راي بگلي صاحب ہمکو اتفاق

سانتهم لي اسمث صاحب حاکم کے سوال بذاکی نامنظوری مین ہے اور قاعدہ
تجویز مندرجہ مقدمہ مصطفی خان اپیلانت بنام رانی بھوج کنور وغیرہ سپانڈنٹ
منفصلہ ساتوین جون ۱۸۵۴ء اس مقدمہ مین بھی موثر ہے فقط بنا
حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایلونکی نامنظور ہو اور کاغذات مشمولہ
درخواست بلا دادست نقل کے حسب ضابطہ واپس ہو وین فقط

---

۹۵ نمبر ۱۸۵۵ء

منفصلہ بارہوین مئی ۱۸۵۵ء

سو رلی اسمث صاحب
الفرید ولیم بیگبی صاحب } حاکمان

بنا راضی حکم صاحب جج ضلع غازیپور
مرقومہ تیرہوین مارچ ۱۸۵۵ء

مہاراج دوبے مفلس سایل لالہ رامچند وکیل

بنام

مہیش بخش سنگہ وغیرہ طرفثانیان

دریافت ہوا کہ سایل نے ایک قطعہ درخواست بامید منظوری

متعلقہ واسطے ارجاع نالش دخیل اور ادخال نام بیچ کاغذ جمعبندی
بنسبت موازی اکانوی بیگہہ پندرہ بسوہ اراضی حقیت کاشتکاری
نہ دیا مین بابو مرلی منوہر سنگہ اور دیودت نراین سنگہ اور رگھونات سنگہ
اور کھڑگ نراین سنگہ زمینداران سابق تعلقہ دیکھا بقید قیمت نوہزار
ایکسو بچھتر روپیہ اور دلا پانے مبلغ ایک ہزار آٹھ سو بتیس روپیہ پیداوار
بابت سیر اراضیات مرقوم بابت سنہ ۱۲۶۲ فصلی باستحقاق دست
قبالہ لاکلامی مرقومہ تیرہوین جولائی سنہ ۱۸۴۷ع بمنسوخی دیگری
متذکرہ مرقومہ گیارہوین فروری سنہ ۱۸۵۴ع کے محکمہ مین صاحب جج کے
گذرانا اور بعد التجویز صاحب جج نے اس سنہ کی تیرہوین
مارچ کو اس وجہہ سے کہ بملاحظہ قبالہ اور سوال سایل سے واضح
کہ دعوی سایل بابت حق کاشتکاری زمینداران سابق تعلقہ
دیکھا از روے قبالہ داری کے ہے اور ایسا دعوی حسب کلز
پہلی جنوری سنہ ۱۸۴۶ع کے عدالت مین سنا نہین جاتا تو دعوی
سایل بے بنیاد قابل سماعت کے نہین ہے سوال سایل کو نامنظور
کیا کہ سایل نے اسکی نا راضی سے اس عدالت مین سوال اپیل کا
گذرانا کہ اس مہینے کی پانچوین کو موزلی اسمت صاحب حاکم کے
اجلاس مین پیش ہوا اور حاکم ممدوح نے حسب وجوہ مندرجہ رای

[illegible]

اپنی حکم صاحب جج کو قابل منسوخی اور مقدمہ کو لایق واپسی واسطے
تجویز ثانی بابت ایکٹ نہم ۱۸۵۹ع کے تجویز کرکے حکم زیر پیشی کا دوسرے
حاکم کے اجلاس مین صادر کیا اور راے حاکم موصوف کی یہہ ہے کہ صاحب جج
ضلع غازیپور نے تیرہوین مارچ ۱۸۶۵ع کو بابت عرضی دعوی سایل
واسطے دخلیابی اراضی کے یہہ حکم صادر کیا کہ ایسا دعوی حسب حکم
سرکلر مورخہ پہلی جنوری ۱۸۶۲ع کے اسماعت ممنوع السماعت عدالت
دیوانی کے ہے کہ دعوی مذکور واسطے حق کاشتکاری زمینداری معافی
کے دایر ہوا جسکو سایل نے بتاریخ پندرہوین جولائی ۱۸۴۲ع بطور
خرید خانگی ایک شخص کے ہاتھہ خریدا کہ اسنے اراضی مذکور آٹھوین فروری
۱۸۶۱ع مین اصل مشتری نیلام بابونسکو سنگہ بیع لیا کہ جسنے
شی مذکور بائیسوین جنوری ۱۸۴۱ع کو نیلام مین خریدا تہا فقط سایل
عرض کرتا ہے کہ انتقال جایداد جو مشتری نیلام کے حق مین واقع
ہوا اور جسکی بناء پر سایل اراضی کا دعوی کرتا ہے سرکلر مورخہ
۱۸۶۲ع سے جسکی تاثیر زمانہ ماسبق کے لیئے نہین بلکہ صرف زمانہ
آیندہ کے واسطے ہے ایک مدت پیشتر واقع ہوا اور اس باعث
نالش دیوانی اس سرکلر کی روسے ممنوع السماعت نہین ہے فقط
یہہ عذر میرے نزدیک واجبی ہے کیونکہ جسوقت سابق زمینداران

کی حقیت نیلام مین فروخت ہوئی اُسوقت وہ معاملہ از انتقال بموافق
ضابطہ کے تہا کیونکہ سنہ ۱۸۲۶ء کے سرکلر مذکور جسمین گورنمنٹ نمبر
۱۸۹۰ صوبہ جات مغربی کی نسبت غیر موثر ٹہیرایا گیا صرف زمانہ
مابعد کے لیے قرار دیا یا لہذا مین صاحب جج کے حکم کو جسمین حسب مراد
سرکلر مورخہ پہلی جنوری سنہ ۱۸۲۶ء کے دعوی ناجایز السماعت ٹہیرایا
گیا منسوخ کر کے مقدمہ کو صاحب موصوف کے پاس واپس بہیجتا
ہون تاکہ برعایت ایکٹ نہم سنہ ۱۸۳۹ء کے کاربند ہوکر دریافت کرین
کہ آیا دوسرے امور کے لحاظ سے نالش دائر کرنی کی کوئی وجہ کافی
پائی جاتی ہے کہ نہین میری دانست مین دوسرے حاکم کی
رای اس امر کی بابت ضرور ہے فقط میری رای ہمت صاحب
کی رای سے اس امر مین متفق ہے کہ صاحب جج کا حکم متضمن نامنظوری کے
درخواست واسطے نالش مفلسانہ منسوخ کر کے مقدمہ ہذا حاکم موصوف
کے محکمہ مین واپس بہیجنا لازم ہے دعوی ایک امر اہم قانونی سے علاقہ
رکہتا ہے کہ جسکو صیغہ متفرقہ مین ازراہ سرسری فیصلہ کرنا مناسب نہین ہے
صاحب جج کو لازم ہے کہ فیصلہ عدالت ہذا مندرجہ حاشیہ پر لحاظ
کرین کہ اُس فیصلہ مین عدالت ہذا کے رای نسبت اصل منشاء سرکلر
مورخہ پہلی جنوری سنہ ۱۸۲۶ء کے مندرج ہے کہ اُسوقت اُنہون نے

رای الفرید بیگبی صاحب حاکم

دن ٹہرایا کہ سرکلر مذکور مین اسکا حکم قطعی نہین کہ کاشتکار کو اپنا
حق کشت کاری فروخت کرنیکی کسی صورت مین اجازت نہین مگر
اُس سرکلر کا یہہ مقصد ہے کہ صوبجات مغربی کے ہندوستانی حاکمون
کی ایک عام غلط فہمی یعنی کہ بموجب کنسٹرکشن انہہ سو نوت کے ایسے
انتقال کی اجازت بلا کسی قید کے حاصل ہے رفع کیجاے فقط

محتاز راؤ ناریس
پہلا نشا
جند سنگہ
وغیرہ
رسپانڈنٹ
مورخہ ۲۴
اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

اسواسطے حکم ہوا کہ غازیپور کے صاحب جج کا تیرہ۱۳ہوین مارچ سنہ حال کا حکم منسوخ ہو
اور نقل اِس روبکاری کی اس حکم سے کہ صاحب جج مقدمہ سایل کو
پہر مسابق مین دایر کرکے بعد لحاظ اوپر مراتبات مذکورہ بالا کے
تجویز مقدمہ سایل کی ازسر نو کرین بہ میعادی ہر سبت کے ساتھہ غازیپور کے
صاحب جج کے پاس بہیجی جاے اور کاغذات مشمول سوال
حسب ضابطہ پہیر دیئے جائین فقط

۱۵۴۹ نمبر سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ پندرہوین مئی سنہ ۱۸۵۵ع

ہنری بنگ ہارنگٹن صاحب

ئی حقیقت نیلام مین فروخت ہوئی اُسوقت وہ معاملہ انتقال ہوا فی
ضابطہ کے تہا کیونکہ سنہ ۱۸۴۶ء کے سرکلر مذکور جسمین کنسٹرکشن نمبر
۱۸۹۰ صوبہ جات مغربی کی نسبت غیر موثر ٹہیرایا گیا صرف زمانہ
مابعد کے لیے قرار پایا لہذا مین صاحب جج کے حکم کو جسمین بہ مراد
سرکلر مورخہ پہلی جنوری سنہ ۱۸۴۶ء کے دعوی ناجایز السماعت ٹہیرایا
گیا منسوخ کرکے مقدمہ کو صاحب موصوف کے پاس واپس بہیجتا
ہون تاکہ برعایت ایکٹ نہم سنہ ۱۸۳۹ء کے کاربند ہوکر دریافت کرین
کہ آیا دوسرے امور کے لحاظ سے نالش دائر کرنے کی کوئی وجہ کافی
پائی جاتی ہے کہ نہین میری دانست مین دوسرے حاکم کی
رای اس امر کی بابت ضرور ہے فقط میری رای ہمت صاحب

رای آنریبل بیگبی صاحب حاکم

کی رای سے اس امر مین متفق ہے کہ صاحب جج کا حکم متضمن باسنطور کے
درخواست واسطے نالش مفلسانہ منسوخ کرکے مقدمہ ہذا حاکم موصوف کے
محکمہ مین واپس بہیجنا لازم ہے دعوی ایک امر اہم قانونی سے علاقہ
رکہتا ہے کہ جسکو صیغہ متفرقہ مین از راہ سرسری فیصلہ کرنا مناسب نہین ہے
صاحب جج کو لازم ہے کہ فیصلہ عدالت ہذا مندرجہ حاشیہ پر لحاظ
کرین کہ اُس فیصلہ مین عدالت ہذا کے رای نسبت اصل منشاء سرکلر
مورخہ پہلی جنوری سنہ ۱۸۴۶ء کے مندرج ہے کہ اُسوقت اُنہون نے

یون ٹھہرایا کہ سرکلر مذکور مین اسکا حکم قطعي نہین کہ کاشتکارکو بنا
ئي کاشتکاري فروخت کرنیکي کسي صورت مین اجازت نہین مگر
اُس سرکلر کا یہ مقصد ہے کہ صوبجات مغربي کے ہندوستاني حاکمو
ن ایک عام غلط فہمي یعني کہ بموجب کنسٹرکشن آٹھسو نوے کے ایسے
انتقال کي اجازت بلا کسي قید کے حاصل ہے رفع کیجاے فقط

مختار مہاجن بنارس اپیلانٹ خدا بخش بنام وغیرہ رسپانڈنٹ مورخہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

اسواسطے حکم ہوا کہ عازیپور کے صاحب جج کا تیرہوین مارچ سنہ حال کا حکم منسوخ ہو
اور نقل اس روبکاري کي اس حکم سے کہ صاحب جج مقدمہ اپیل کو
پر نمبر سابق مین دایر کرکے بعد لحاظ امورات مذکورہ بالا کے
تجویز مقدمہ اپیل کي ازسرنو کرین بے میعادي پٹہ کے ساتھ عازیپور کے
صاحب جج کے پاس بہیجي جاے اور کاغذات مشمولہ سوال
حسب ضابطہ پہیر دیئے جائین فقط

۱۵۴۹ نمبر سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ پندرہوین مئي سنہ ۱۸۵۵ع

ہنري بنگ پارنگٹن صاحب

حاکمان الفرید ولیم بیکی صاحب

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع الہ آباد

مرقومہ یکم مئی ۱۸۵۴ عیسوی

گنیش پرشاد ولد ی رام مدعا علیہا ۔ اپیلانتیان ۔ بابو بینی پرشاد اور مولوی محمد بادر علی وکلاء

بنام

شیو پرشن سنگھ مدعی رسپانڈنت

معلوم ہوا کہ تصریح حالات مقدمہ ہذا کی فیصلہ مطبوعہ صاحب جج ضلع الہ آباد بابت یکم مئی ۱۸۵۴ء مین موجود ہے مگر موصوف الیہ نے اپیلانتیون کے باب مین یہہ غلطی کی ہے کہ انہون نے انکو جایداد مدعا بہ کا مالک یا راہن قرار دیا ہے حالانکہ وے خریدار نیلام اسکے ہین چنانچہ نالش ہذا کی وجہہ مدعی نے اسی نیلام کو قرار دیا ہے کیونکہ بقول اسکی عہدشکنی اسی نیلام سے واقع ہوئی ہے غرض اب سوال واسطے منظوری اپیل خاص کے اسی وجہہ پر داخل کیا گیا ہے کہ مضمون رہن نامہ جسکی بنا پر نالش قایم ہوئی ہے اسیطرح پر غلط سمجھا گیا ہے کہ اسمین شرط محصول بہہ داخل ہے

کہ قبل سند ہمارے دلا پانے زر قرضہ جسکی کفالت مین جایداد مرہون
ہوئی تنسیخ رہن کی ضرور ہے اور جس حال میں مدعی ابتک شئی
مرہونہ پر دخیلکار ہے اور حقوق زمینداری سے مستفید ہوتا ہے
اور ہم سایلون نے نہ اُسکی مداخلت مین دست اندازی کا قصد
کیا اور نہ اُسکے استغاثہ حقوق مین ہارج ہوئے لہذا یہ نالش مدعی کیلے
قبل وجود وقت ضرورت کے دائر ہوئی ہے اور قابل سماعت کے
نہین ہے فقط رای ہارنگٹن صاحب ہماری دانست مین اعتراض
مندرجہ سوال اپیل خاص درست ہو خواہ غلط دیتشی اُسکی سایلون
کی طرف سے مناسب نہین ہے کیونکہ وے زمرہ مدعا علیہون مین
اس نظر سے داخل نہین کیئے گئے کہ زر مدعا بہ کی نسبت وے
بذات خاص یا بلحاظ کسی جایداد سوا اُسکے جو رہننامہ مین
مصرح ہے ذمہ دار مدعیکی قرار دیئے جاوین بلکہ صرف
بتعمیل ضابطہ اس نظر سے وے مدعا علیہون مین داخل ہوئے کہ
اُنہون نے اُس شئے کو خرید کیا جو مدعی کے پاس مرہون ہے اور اسکا
بھی کچھہ انکار نہین ہے کہ ایک امر منجملہ امور متذکرہ رہن نامہ جنکے وقوع سے
مدعیکو حقیت استغاثہ واسطے دلاپانے زر قرضہ کے پیدا ہوسکتی ہے
واقع ہو چکا ہے مگر تحت اسباب مین یہہ ہے کہ مدعیکو تنسیخ رہن

قبل ارجاع نالش واسطے زر قرضہ کے لازم تھی اور اگرچہ یہہ البتہ
اُسکو اختیار تھا کہ ویسا کرتا اور جایداد کے دخل سے اُسیوقت
دست بردار ہوتا جب اُسکی قرقی فریق ثالث کے استدعا کے بموجب
عمل میں آتی لیکن ہماری دانست میں شرایط رہنامہ میں ایسی کوئی
بات داخل نہیں ہے جسکے لحاظ سے اسطرح کا عمل مدعی پر واجب
ہوتا بغیر جسکی تعمیل کے ارجاع نالش واسطے دلاپانے کسی مقدار زر باقی یافتنی
از روے رہن کے لاممکن ہوتا ماورای اسکے اسبات کا اقبال ہے
کہ مدعیکو اختیار ہے کہ دخل جایداد کی بسبب اُسکے نیلام ہونیکے
پاس سایلوں کے جب چاہے دست بردار ہوجاوے اور باوصف
ایسی نیلام کے اُسکو مکفول پاس مدعی کے تا اداے بالکل زر
قرضہ کے جو بکفالت جایداد مذکور دیا گیا سمجھنا چاہیئے علاوہ برین
بعد حصول ڈگری واسطے اُسیطرح کی کسی باقی کے اُسکو اختیار
ہے کہ جسوقت چاہے حق و مرافق راہنان جایداد مذکور مین جو
بقدر رہن حق مین مدعی کے ہنوز موجود ہین قرق اور نیلام
کروا لیوے پس ہماری دانست مین سایلوں یا راہنوں کو
ایسا کوئی ضرر بلحاظ اُس طریق کے جسکے بموجب مدعی نے
عمل کیا یا اُس ڈگری سے جو مرافعہ والے مین مدعیکے حق مین

صادر ہوئی اور عندالاپیل محکمہ صاحب جج مین بحال رہی حاصل نہین واسطے
جمیع لحاظ سے انکو کچھ جگہہ شکایت کی ملی لیس ازانجا کہ ہمارے نزدیک وجہہ
مندرجہ سوال واسطے منظوری اپیل خاص کے کافی نہین ہے لہذا ہمارے نزدیک
مناسب ہے کہ یہہ سوال نامنظور ہووے رای بیگبی صاحب واضح ہو کہ ہماری رای
متفق ساتھہ رای بارنگٹن صاحب حاکم کے ہے کیونکہ ہماری دانست مین مدعا علیہ
نے کوئی امر خلاف شرایط رہن جو جمن اجل نے اسکے پاس رکہا نہین کیا
اور بموجب شرایط رہننامہ کے رسپانڈنت کو اس نالش سے بہی منظور ہے کہ
رہن کی تنسیخ ہو کر روپیہ جو اسکی کفالت پر دیا گیا وصول ہووے اور بس حالت
مین اپیلانتیان خریداران نیلام جایداد مرہونہ کے ہین تو انپر پابندی
شرایط رہن کی واجب ہے کیونکہ انہون نے اس جایداد کو بہ جمیع اسکے
علایق محمولہ کے خرید کیا فقط لہذا حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سپیشل کی
نامنظور ہووے اور کاغذات مشمولہ درخواست جلد درستی نقل کے
ضابطہ کے موافق واپس ہون فقط

نمبر ۹۳۰

منفصله ۱۹ مي سنه ۱۸۵۵ ع

مسٹر جي بٹ ٹمکنس صاحب }
مسٹر وي سمتھ صاحب } حاکمان

بناراضي فيصله صدر الصدور ضلع شاهجهان آباد
مورخه ۶ دسمبر سنه ۱۸۵۴ عيسوي

جناو مندروب مدعي عليها — سايلان

بنام

سيد بشارت علي وغيره — مدعيان ثاني

معلوم هوا که سايلان نے ابتداً بناراضي فيصله صدر الصدور ايک اپيل خاص دائر کيا تها ليکن بسبب اسکے که حاکم مذکور نے اپيل سايلون کو جو اُسکي عدالت مين پيش هوا بوجه عدم پيروي کے خارج کر ديا تها لهذا از روے منشاء ايکت ۹ سنه ۱۸۴۳ ع کے اپيل خاص دائر کرنا سايلان کا بعوض اپيل سرسري کے ناراضي فيصله صدر الصدور سے

خلاف قاعدہ مندرجہ دفعہ ۴۰ قانون مذکور کے متصور ہوا کیونکہ
اُس دفعہ مین صاف یہہ حکم ہے کہ جو فیصلہ ازروے دفعہ مذکور اوپر وجہہ
عدم پیروی کے صادر ہوگا اُسکا کوئی اپیل سواے اپیل سرسری کے
نہو سکیگا فقط اِس وجہہ سے سایلان کو واسطے واپس کرلینے اپنی
سوال اپیل خاص کے اجازت ملی تہی اور اُنہون نے اب اپیل سرسری
مطابق آئین سکے پیش کیا ہے فقط دونون اپیل بعد انقضاے
مدت کے دائر ہوئی لیکن بنظر جملہ حالات مقدمے کے مین وجہہ تاخیر
بینہ سایلان کو قبول کرکے اپیل ہذا کو اوپر اصل حقیقت کے تجویز
کرتا ہون فقط دریافت ہوتا ہے کہ سایلان نے منصف کی ڈگری سے
ناراض ہوکر صاحب جج دہلی کے محکمہ مین اپیل عام دائر کیا تہا کہ وہ
اپیل بتاریخ ۲۰ ماہ اگست گذشتہ واسطے تحقیقات اور تجویز
بعد طلبی رسپانڈنت کے صدر الصدور ضلع مذکور کو سپرد ہوا اور
اُسی تاریخ صدر الصدور کے محکمہ مین پہنچا فقط مجہی نہین دریافت ہوتا کہ صدر الصدور
کی جانب سے کوئی عمل درآمد اُس مقدمہ مین تا تاریخ اُنتیسوین ۲۹ دسمبر سنہ
گذشتہ کے ظہور مین آیا مگر تاریخ مذکور کو وہ اپیل صدر الصدور کے
روبرو پیش ہوا اور اِس وجہہ پر کہ عرصہ مابین مین جوش معینہ سے
زیادہ گذرا سایلان نے حاضر ہوکر اصالتاً یا وکالتاً خبرگیری اپنی اپیل کے

لیا اس حکم سے کہ مقدمہ کو لمبر سابق پر قائم کرکے بموجب لکھے ہوے
اوپر کے عمل مین لاوین بہ نسبت بے میعاد کے ساتھہ ضلع شاہجہان اباد
صدر الصدور کے پاس بہیجی جاوے اور کاغذات مشمول ضابطہ کے
واپس ہوں فقط

۱۴۰ نمبر خاص ۱۸۵۴ء

منفصلہ ۱۹ مئی ۱۸۵۴ء

الفرید ولیم بگبی صاحب } حاکمان
موزلی اسمت صاحب }

بنارضی فیصلہ صاحب جج ضلع مراداباد
مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۵۴ء

شیخ امام الدین مدعا علیہ سایل لالہ رام چندر وکیل

بنام

محید الدین احمد خان مدعی طرفثانی مولوی محمد امجد علی وکیل

واضح ہو کہ سایل کو ایک عذر یہہ ہے کہ صاحب جج نے
مدعیکو ڈگری بلحاظ دفعہ ۲۵ اور دفعہ ۳۰ قانون ۸ بابت ۱۸۶۵ع کے
دی ہے حالانکہ بموجب ۲۵ مذکور کے ڈگری اُسی حالت مین صادر
ہو سکتی ہے جب ثابت ہووے کہ ضامن نے اجارہ بنام اپنے بیٹے
یا دوسرے قرابتی کے لیا اور بذریعہ اُسکے دخل حاصل کیا اگرچہ
وہ مستاجر کا ضامن صرف براے نام ہووے راے بگبی صاحب حاکم
ہمارے نزدیک یہہ وجہہ محض نا موجہہ ہے کیونکہ صاحب قایم مقام
جج کی تحقیقات مین یہہ بات آئی ہے کہ اپیلانت نے اپنے باپ کے
قایم مقامی مین اجارہ پر دخل کر لیا ہے اور وہ دخل اوایل
مین ضامن کے نام سے حاصل ہوا تہا اور اپیلانت قایم مقام
اپنے باپ کا حقیت و مداخلت مین ہوا ہے اور ساتہہ ہی اُسکے
باپ کے ذمہ داری کہ گو وہ ضامن براے نام لیکن اصل
ٹہیکہ دار تہا اس شخص کیطرف عائد ہوئی ہے پس چونکہ قاعدہ
مندرجہ دفعہ ۲ قانون ۲۸ سنہ ۱۸۶۰ع مقدمہ ہذا مین
بخوبی موثر ہے لہذا ہماری دانست مین یہہ سوال قابل
نا منظوری کے ہے فقط اسواسطے باتفاق راے الفرید
والیم بگبی صاحب حاکم کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی

نا منظور ہووے اور خرچہ حسب ضابطہ کے سایل کے ذمہ لکہا جاے فقط

---

۸۰۴ نمبر متفرقہ

منفصلہ ۱۹ مئی ۱۸۵۵ع

ہنری ٹیبک ہالنگٹن صاحب حاکم

بناراضی حکم صدر الصدور ضلع بنارس

مرقومہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۵ع

دین دیال متوکل ولی رامیشہ داس نابالغ سایل لالہ مان رای وکیل

بنام

خوشحال داس مدعی طرفثانی مولوی نادر علی و راجہ گلکشور وکلا

معلوم ہوا کہ برطبق گذرنے درخواست مدعی
اس مقدمہ کے اور بہ ثبوت اس امر کے کہ سایل واسطے بچنے کے
اجراے ڈگری سے جو اوسپر صادر ہونے والی ہے
ارادہ انتقال جایداد کا رکہتا ہے صدر الصدور نے حکم

ورا یہ جایداد سایل کی دو ثلث محسنزیٹ کے سبب سے موقوف ہے حکم موصوف
احکام دوران مقدمہ قرق رہے فقط اس حکم کی نسبت سایل دو وجہ سے
اپیل کرتا ہے اول یہہ کہ جایداد متنازعہ چونکہ علاقہ جات [illegible] مین واقع ہے
صدر الصدور کو اختیار نہ تھا کہ پیش از حصول اجازت عدالت [illegible] نسبت
تجویز مقدمہ کے اپنے محکمہ مین اور قبل اطلاع دہی مدعی علیہ کے کو [illegible] مقدمہ
مذکور کے صادر کرین دوسرے یہہ کہ پیش از حکم قرقی سایل سے ضمانت طلب ہونی چاہئے تھی
فقط [illegible] اول [illegible] مین جو عمل درآمد [illegible] قابل منسوخی کے ہے اسلیے کہ [illegible]
دفعہ ۳ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ کا ہر زمانہ مین بعد داخل عرضی دعوی کے مقدمہ مین
اثر پذیر ہوسکتا ہے فقط مقدمہ ہذا مین نسبت امر [illegible] دعوی سے محکمہ
صدر الصدور بنارس انکار نہین ہے گوکہ بسبب واقع ہونے ایک جز جایداد
متنازعہ کے علاقہ غیر مین قبل اجراے اطلاعنامہ بنام مدعی علیہ طلب کرنا
اجازت کا اس محکمہ سے ضرور ہوا فقط یہہ عمل درآمد بحکم کسی آئین کے
نہین بلکہ بعرض انسداد اس امر کے جاری ہے کہ ایک مقدمہ ایک زمانہ مین دو
عدالتوں مین اوپر ایک بنای مخاصمت کے دائر ہونے پاوے عدالت سے جو
احکام اس عمل درآمد کے نسبت صادر کی انکی یہہ مراد نہین ہے کہ جب
نسبت واقع ہونے جزو [illegible] جایداد متنازعہ اندر حدود علاقہ کسی عدالت کے
کوئی نالش اس محکمہ مین دائر ہو تو [illegible] عدالت حسب منشا دفعہ [illegible] قانون [illegible]

مستغاثہ کے باوجود پیش ہونے وجہ معقول کے قبل از حصول حارث
صدر مداخلت نکری کیونکہ اس عرصہ مین مدعاعلیہ کو فرصت بہاگ
جانے یا منتقل کر دینے جایداد کے قبل اسکے کہ کوئی تدبیر ہو سکے
حاصل رہیگی اور اس وجہ سے نقصان کثیر مدعی کا متصور ہوگا فقط
وجہ عذر اپیلانٹ کا امر مداخلت مین قابل مقبولی کے ہے
کیونکہ مطلب ضمن ضابطہ یہ ہے اور اُسکی تصریح اکثر احکامات مین
اس مدعا کے ہو چکے ہین کہ قبل اجرای حکم قرقی کے ضمانت طلب ہونی
جاہیے اور کہ قرقی صرف اُس حالت مین ہو کہ جب مدعاعلیہ ضمانت مطلوبہ داخل
نکرے فقط اسواسطے بہ ترمیم حکم متعدرہ اپیلانٹ صدر الصدور کو
لازم ہے کہ مدعی علیہ سے ضمانت اسقدر تعداد کی طلب کرین کہ جسمین بوقت
فیصلہ مقدمہ زر ڈگری وصول ہو سکے اسلئے حکم ہوا کہ حکم صدر الصدور
شہر بنارس مرقومہ بائیسوین مارچ سنہ حال کا ترمیم ہوا اور نقل
اس روبکاری کی برنسبت بے میعاد کے ساتھہ پاس صدر الصدور
شہر مذکور کے اس حکم سے بہیجی جاے کہ حسب اشارات مرقومہ بالا
کے عمل مین لاوین فقط •

۷۴۶ نمبر سنه ۱۸۵۵ع

منفصله انیسوین ۱۹ مي ۱۸۵۵ع

الفرید وید ینگیبی صاحب حاکم

بنارضي حکم صاحب قایم مقام جج ضلع بنارس

مورخه بارهوین ۱۲ فروري ۱۸۵۵ع

گمن لعل سایل مولوي محمد امجد علي وکیل

بنام

حکیم نجف علي وغیره طرفثانیان

دریافت هوا که صاحب قایم مقام جج نے سایل کے
اجراے ڈگري کے مقدمه کو اس وجهه سے که از روے کنسٹرکشن نمبري
۱۳۶ بسبب لحوق عارضه حد سماعت کے ڈگري اجاري نهین
هوسکي یعني یهه که ستائیسوین ۲۷ جولائي ۱۸۴۳ع کو مقدمه خارج
هوا اور انتیسوین ۲۹ جولائي ۱۸۴۳ع کو پیروي هوي باقیات سے خارج کرکے
حکم بهیجے جانے مقدمه کا بعد لکهنے کیفیت کے اس لسٹ محدامین صادر کیا
که سایل اسسے ناراض هے اور عذر اسکا یهه هے که درخواست اجراے

ڈگری کی جو تیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ء کو اندر میعاد بارہ برس کے
خارج ہونے تھی بسبب اسکے جو ستائیسوین جولائی سنہ ۱۸۴۲ء کو واقع ہوا
عدالت مذکور مین گذرا ای اور انتیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ء کو حکم اجرای
ڈگری کا صادر پایا اور انتیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ء تاریخ گذرنے
سوال کی نہین ہے بناء علیہ تجویز صاحب جج بہادر برخلاف قانون انفصال
میعاد دوازدہ سالہ لایق بحالی کے متصور نہین ہے فقط وافع ہو
کہ صاحب جج سے درباب اخراج اس درخواست اجرای ڈگری کے
بموجب آئین حد سماعت اور کنسٹرکشن نمبر ۱۳۲ غلطی سرزد ہوئی
ملاحظہ کاغذات موجودہ اس مقدمہ سے بھی دریافت ہوتا ہے کہ
بیان اپیلانٹ کا اسباب مین صحیح ہے کہ درخواست اسکی واسطے
ازسرنو جاری کرانے ڈگری کے اس عدالت مین جو بیسوین جولائی
سنہ ۱۸۵۴ء کو داخل ہوئی تھی یعنی مین روز قبل انقضای بارہ
برس کے اس تاریخ کے جب سابق مین مقدمہ صاحب جج ضلع کی
فہرست باقیات سے خارج ہوا تھا فقط منجانب صاحب جج غلطی
اس سبب سے واقع ہوئی کہ صاحب موصوف نے تاریخ ...
عدالت یعنی انتیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ء کو جب عدالت مین سے
سوال اپیلانٹ مورخہ ۲۴ ماہ و سنہ مذکور بہ تقدیم سپردگی مقدمہ

بمحکمہ صاحب جج کے صادر ہوا تہا سہواً تاریخ سوال تصور کیا مطلس چونکہ قایم مقام صاحب جج نے واسطے اخراج مقدمہ کے صرف یہی ایک دلیل تحریر کی ہے لہذا مین انکے حکم کو مسترد کرکے مقدمہ کو اسکے محکمہ مین واپس کرتا ہون تاکہ حکم جدید موافق آئین کے صادر کرین فقط اسواسطے حکم ہوا کہ بنارس کے صاحب قایم مقام جج کا بارہوین فروری سنہ حال کا حکم مسترد ہوا اور نقل اس روبکاری کی اس حکم سے کہ صاحب جج مقدمہ کو بہ سابق نمبر مین قایم کرکے حکم جدید موافق آئین کے صادر کرین بے میعادی پرسیت کے ساتہ بنارس کے صاحب جج کے پاس بہیجی جاوے اور نقل منسولہ سوال حسب ضابطہ بہیر دی جاوے اور فی الحال خرچہ سایل کا بابت اس عدالت کے بحساب متفرقہ اسکے ذمہ لکہا جاوے تجویز کے وقت صاحب فیصلہ جسکے ذمہ مناسب جانینگے عاید کرینگے فقط

۱۸۱۵ نمبر سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ تیسوین مئی سنہ ۱۸۵۵ع

حاکمان	جے ہی ہارنگٹن صاحب ازرڈ ولیم بیگبی صاحب

بناراضی فیصلہ صدر الصدور ضلع علیگڈہ

مورخہ بیستوین مئی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

بہولا سنگہ مدعی علیہ — اپیلانٹ

بنام

گوبند سنگہ مدعی — رسپانڈنٹ — رای جگل کشور وکیل

حال این مقدمہ کا صفحہ ۱۱۳ سے ۱۱۶ تک کتاب فیصلجات
ضلع علیگڈہ بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۳ء کے موجود ہے چنانچہ مختصر یہہ کہ
منصف نے دعوی کو ڈسمس کیا مگر صدر الصدور نے عند الاپیل اُس تجویز
کو مسترد کرکے مدعی کو مستحق بالکل زر لگان مدعا بہ معہ سود کا تصور
کرکے اُسکے حق مین ڈگری دی اور اُسکی تجویز کی ناراضی سے سایل نے اصالتاً
سوال اپیل خاص مشعر پانچ وجوہ مندرجہ ذیل کے پیش کیا اولاً یہہ کہ
صدر الصدور کا فیصلہ حال خلاف فیصلہ صاحب جج ضلع کے ہے
جو بماہ اپریل سنہ ۱۸۵۳ء صادر ہوا اور جس مین یہہ بات متحقق ہوئی
تہی کہ ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ مین سایل نے ادای لگان بابت
اسی زمین مزروعہ کے سنین ماسبق مین کیا ہے اور جس حالت
مین اُس تجویز کی ناراضی مین اپیل نہین کی گئی ہے تو وہ ناطق متصور
ہے او صدر الصدور کو لازم تہا کہ اُسی کی بنیاد پر مدعی کہ دعوی حال کو ڈسمس

کرتے چنانچہ بتائید اس عذر کے مقدمہ غلام حسین منفصلہ ۲۹
جنوری سنہ ۱۸۵۸ء نظیراً موجود ہے فقط دوسرے یہہ کہ صدر الصدور
مجاز اسکے نہین تہے کہ مقدمہ لگان حقیت مالکانہ کو تحقیقات کرکے
اُسکی نسبت از روی کاغذات بندوبست وغیرہ کے تجویز صادر کرین
بلکہ انہین لازم تہا کہ جب تک مدعی بدعوی اثبات حقیت مالکانہ نالش
نہ پیش کرتے تب تک اپنی رای نسبت اس امر کے اپنے دلمین کچہہ نہ ٹہہراتے
اور تیسرے یہہ کہ جس حال مین مقدمہ بر بنای واصلباقی دستخطی پٹواری
قایم کیا گیا ہے اور اُسی پٹواری نے حلفاً یہہ اظہار کیا ہے
کہ اگرچہ کاغذات موضع مین لگان کی رقمین جمع کردی گئین لیکن
فی الحقیقت کچہہ روپیہ معرض ادا مین نہین آیا تو ایسے دستاویز
کی روسے ڈگری دینی لازم نہی اور چوتہے یہہ کہ جس حال مین
مقدمہ اسی بنا پر قایم ہوا کہ زر لگان معرض ادا مین آیا ہے
حالانکہ وہ ادا معرض اثبات مین نہین آیا تو نالش کو ڈسمس کرنا
لازم تہا اور پانچوین یہہ کہ صدر الصدور نے مدعی کے دعوی
کی اصلیت کے باب مین اسی امر کو ثبوت قطعی سمجہا ہے کہ کاغذات
موضع مین ذکر زمین اور لگان کا ہمارے نام سے داخل ہے لیکن اپنی
رای اس باب مین انہون نے نہین لکہی کہ آیا جمعبندی درست ہے یا نہین

یا بندوبست کے وقت بیراضی جانبین وہ وقوع مین آئی یا
نہین اور جس حال مین ان امرونکی تحقیقات نہین کی گئی تو
فیصلہ صدر الصدور کا حق مین مدعی کے خلاف تجویز عدالت
ہذا بمقدمہ مردان سنگہ منفصلہ ۱۴ اپریل ۱۸۶۳ء متصوبہ
راۓ ہارنگٹن صاحب بعد ملاحظہ فیصلہ عدالت صاحب جج مستدلہ
سایل بعذر اول مندرجہ بالا کے ظاہر ہوا کہ اُسکو ساتھہ دعوی مقدمہ
ہذا کے کچھہ تعلق نہین ہے بلکہ اُسمین تردید تجویز حاکمان بالا کی صرف
اسی وجہہ پر قایم کی گئی کہ جس حالت مین ڈپٹی کلکٹر کے
نزدیک ادا ے لگان بابت سنین ماسبق مثبت نہین ٹھہرا تو
ازروے منشاء دفعہ ۱۰ قانون ۸ سنہ ۱۸۳۱ء انکو اختیار تجویز مقدمہ کا
باقی نرہا پس ہماری دانست مین صاحب جج کے فیصلہ سابق مین ایسی کوئی
بات نہین ہے جو مانع تحقیقات اور تجویز مقدمہ ہذا ازروے حالات اسطرح
متصور ہووے جیسی کہ کوئی ایسی تجویز کبھی وقوع مین آئی ہے نہین لہذا
ہماری دانست مین سایل کی وجہہ اول قابل پذیرائی نہین ہے فقط
اور نسبت وجہہ ثانی کے راۓ ہماری یہہ ہے کہ اس مقدمہ کی تجویز
بطور مناسب و خاطر خواہ ممکن نہوتی اگر صدر الصدور کاغذات بندوبست
کیطرف مخاطب نہوکر اس امر کو دریافت کرتے کہ سایل کو موضع مین

کیا منصب حاصل ہے اور جو زمین اُسکی کاشت مین موجود تھی اُسپر
دخل اُسکو کس صورت سے رہا ہے چنانچہ کاغذات مذکورہ کے ملاحظہ سے
معلوم ہوا کہ سایل صرف کاشتکار اراضی مدعا بہا کا ہے اور ایک جمعبندی کے
اُسی حساب سے جسکا ابتدا عمل دعوی دایر قایم کی گئی غرض اُس تحقیقات سے
نتیجہ کو صدر الصدور نے بوجہی من الوجوہ واسطے اصدار ڈگری بحق
مدعی کے قرار دیا ہے اور ہماری دانست مین کوئی امر خلاف ضابطہ عدالت کے
ایسے عمل مین نہین واقع ہوا پس ہماری دانست مین یہہ عذر بھی قابل
سماعت کے نہین ہے اور تیسرا عذر سایل کا نسبت ایک امر متعلق حالات
مقدمہ ہے جسکی طرف اس صیغہ اپیل خاص مین عدالت دست
اندازی نہین ہوسکتی ہے چنانچہ صدر الصدور نے بلحاظ رقومات مندرجہ
کاغذات موضع کے ادا ے لگان کو بابت سنین ماسبق مثبت گردانتے
ہین اور اس تجویز کی درستی پر اعتراض بصیغہ اپیل خاص نہین ہوسکتا ہے
اور سایل کے چوتھے عذر کے لیئے یہی اشارہ بس ہے اور نسبت عذر پنجم
کے جو سب سے اخیر ہے راے ہماری یہہ ہے کہ اگر سایل نسبت اندراج اُسکی نام کے
جمعبندے مین بابت اُس زمین کے بندوبست کے وقت اُسکی کاشت مین
لکھی گئی ناراض تھا تو اُسکی طرف سے رجوع نالش واسطے تنسیخ جمعبندی کے
اور اخراج زمین مذکور کے واجب ہوتا پس جب تک کہ جمعبندی موضع مین

زمین مزروعہ سایل کا ذکر داخل رہنا تب تک مدعی زمیندار موضع کو
نسبت لگان مندرجہ جمعبندی کے حقیت بلحاظ اُسی اندراج کے
ایسے سبب سے حاصل رہی گی کہ وہ بندوبست کے وقت مقرر ہوا اور اسکے بعد
کئی مقدمات مین اسی طرح کی تجویز واقع ہو چکی ہے پس ہمارے نزدیک اس نسبت
مین تحقیقات ایسے امر کی قطعی واقع ہو چکی ہے اور مقدار لگان مطابق
کی نسبت سایل کو عذر نہین ہے بلکہ بیان اُسکا یہہ ہے کہ ہماری زمین
نقسم میر اور لاخراج ہے مگر یہہ عذر خلاف کاغذات بندوبست کے
ہے اور جب تک کہ تنسیخ اُن کاغذات کی حسب طریق معینہ قانون
عمل مین نہ آوے عدالت کو اُسکا پابند رہنا واجبات سے ہے
اور اس قسم کے مقدمہ مین یہہ تحقیقات نہین ہو سکتی ہے کہ آیا کاغذات
بندوبست درست ہین یا غلط پس از انجا کہ ہمارے نزدیک سایل نے
ثابت نہین کیا ہے کہ تجویز صدر الصدور کی نسبت امر مقدم متنازعہ
فیہ کے خلاف کسی قانون یا دستور جو بمنزلہ قانون ہے واقع ہوئی ہے
پس ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ سوال نامنظور ہووے رای ہیگنگی صاحب
باتفاق رای مارٹن صاحب حاکم کے حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور ہووے اور
کاغذات مشمولہ سوال بلا داشت نقل کے حسب ضابطہ واپس ہوویں فقط

تمام شد

کتاب

ترجمہ

احکام متفرقہ و مقدمات سرسری منفصلہ حکام عدالت دیوانی

صدر آگرہ

جو حسب منظوری جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۵۶ء اور موجب ارشاد حکام

ممدوحین مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۸۵۶ء

چھاپے جاتے ہین

المہتمم

آر ایچ اسمتھ صاحب صدر الصدور بنارس

جلد ۱۲ نمبر ۶

بابت ماہ جون ۱۸۵۵ء

حکیم جواہر لعل کے مطبع مصدر النوادر آگرہ مین چھاپی گئی

۱۸۵۹ء

نمبر ۱۲۳۴ خاص

منفصلہ دوسری جون ۱۸۵۵ء

کارنول کوریلی جیکسن صاحب }
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ مولوی محمد لطیف خان صدر الصدور
ضلع گورکھپور مرقومہ ۱۷ اپریل ۱۸۵۴ء

رام بخش دوبے وغیرہ مدعیان اپیلانٹ لالہ مان رائے وکیل

بنام

جھمو دین وغیرہ رسپانڈنٹ لالہ بسنت رائے وکیل

حال اس مقدمہ کا اس مثل مین مندرج ہے

جو رام بدارتھ لال مدعی علیہم کے اپیل خاص کے ذیل مین داخل ہے اور
اس سوال مین اپیلانٹ کو یہہ عذر ہے کہ تحقیقات نسبت دخل بیجا کے لازم تھے

کیونکہ اسکے ثابت ہونے سے حسب منشاء دفعہ ۳ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۵ع امتناع
سماعت مقدمہ نسبت جودہ رام مدعا علیہ کے ازروے قانون تمادی
ایام باقی نہین رہتے باوجودیکہ بندوبست کے وقت اسکی حقیت کا
اقبال وقوع مین آیا ہے چنانچہ اسیطرح پر حکام عدالت ہذا نے
باجلاس مستر بیگبی صاحب اور مستر جیکسن صاحب حاکمونکے قاعدہ تجویز
بتاریخ ۲۰ فروری سنہ ۱۸۵۵ع بنا منظوری سوال اپیل خاص رام جن راوت
مقرر کیا ہے راے جیکسن صاحب واقع ہو کہ درمیان اس مقدمہ
اور مقدمہ رام جن راوت کے کچھ مشابہت نہین ہے کیونکہ مقدمہ مذکور
مین تنقیح ان لوگون کی حقیت کی جنکو دخل براے نام تہا وقوع مین
نہین آئی ہے اور اگرچہ رام جن راوت نے درخواست بندوبست پر
دستخط بہاجیش ان دو شخصون کے کردیا جنکو وہ جایداد وارثیہ ملی
لیکن حکم صاحب کلکٹر مین یہہ بات بصراحت لکہی ہوئی تہی کہ موصوف الیہ
صرف ان دو شخصون کو دخیلکار تصور کیا چنانچہ انہون نے حکم دیا کہ
انکا نام بتی داری مین داخل کیا جاوے غرض ازانجاکہ راے اس
عدالت کی اکثر اسطرحپر واقع ہو چکی ہے کہ جو مداخلت کہ تامیعاد معینہ
ازروے بندوبست کے ہووے وہ مداخلت ایسی فریبی نہین قرار دیجا
سکتی کہ اسکے لحاظ سے شرایط دفعہ ۲ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۵ع مین

جو استفاع ہی ہو موقوف ہووے لہذا ہماری دانست مین یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہے حسب وجوہ مندرجہ راي جیکنس صاحب کے جسمین ہمکو اتفاق ہے اسواسطے حکم ہوا کہ باتفاق راي حاکم ممدوح کے درخواست ایپل خاص اپیلانت کي نامنظور ہو اور خرچہ اس مقدمہ کا ذمہ اپیلانت عاید کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ واپس ہون

راي بیگبی صاحب

۱۵۵۶ نمبر خاص

منفصلہ دوسری جون ۱۸۵۵ع

ہنري بنک ہارنگٹن صاحب
الفریڈ ولیم بیگبي صاحب } حاکمان

بارا ضي فیصلہ صدر الصدور ضلع بنارس
مرقومہ ۱۸ مي ۱۸۵۴ عیسوي

انتو سنگہ مدعا علیہ اپیلانت لارمان راي وکیل

بنام

رام داس خریدار دعوي سکہارام دہنو پوره

کارندہ مہاراجہ سیندہیہ بہادر رسپانڈنٹ بمدد بر جلعل وکیل

واضح ہو کر سایل نے وجوہات مرقومہ ذیل تائید استغاثہ

سوال کی پیش کیئے ہین اولاً یہہ کہ حکم ضمن ۳۰ فقرہ ۵ قانون ۲

سنہ ۱۸۰۶ء مین یہہ ہے کہ اگر کسی مدعی علیہ مقدمہ دیوانی کا کچھہ

خسارہ یا خرچہ بوجہہ قرقی اُسکی جایداد کے ہنگام دوران مقدمہ

وقوع مین آویگا تو حاکم بعد تجویز مقدمہ کے اُسکو دلادیگا اور چونکہ مدعیکا

بیان یہہ ہے کہ ہمنے زر مدعا بہ حسکم قرقی کے اجرا کے وقت اُس سے لیا

تو ظاہر ہے کہ صاحب سوپرنڈنٹ مجوز مقدمہ اگر مناسب سمجہتے

تو حکم اُس روپیہ کے واپسی کا بوقت تجویز مقدمہ کے صادر کرسکتے

مگر چونکہ اُنہون نے ایسا نہین کیا تو کوئی نالش جدید واسطے دلاپانے

زر مذکور کے دائر نہین ہوسکتی ہے ثانیاً یہہ کہ مرافعہ اول مین تجویز

اس مقدمہ کی نہایت عجلت بیجا سے عمل مین آئی اور کچھہ سایل کے وجہہ ثبوت

لیے نہین گئے ثالثاً یہہ کہ اس قسم کے مقدمہ مین دعوی سود خلاف

رواج کے ہے کیونکہ مینے کبھی یہہ اقرار نہین کیا کہ مین مدعیکو

سود دونگا اور نہ اُسنے مجھکو موجب حکم مندرجہ ایکٹ ۳۲

سنہ ۱۸۳۹ء کچھہ اطلاع اُس امر کی دی کہ کسی تاریخ معینہ سے سود طلب

کیا جایگا فقط نسبت وجہہ اول کے رای ہماری یہہ ہے کہ مقدمہ دیوانی

رای ہاکنگس صاحب

مذکور مین کوئی حکم واسطے قرقی جایداد مدعا علیہ کے صادر نہین کیا گیا
بلکہ صرف واسطے گرفتاری اُسکی بسبب قصور نسبت ادائے ضمانت کی اور
سایل کا وکیل اسکا مقر ہے پس جس قاعدہ کی طرف کہ وہ ضمن ۴۰
دفعہ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ع کے اخیر مین مندرج ہی سایل نے حوالہ کیا ہی اُسکو
اس سوال سے کچھہ تعلق نہین کیونکہ نسبت اُسکو صرف اُسی قرقی جایداد سے ہے
جو ہنگام دوران مقدمہ وقوع مین آوے اور دوسرے وجہہ مندرجہ سوال کو
سایل نے بطور عذر کے محکمہ اپیل ماتحت مین پیش کیا تہا مگر صدر الصدور نے
اُسکو نامنظور کیا کیونکہ سب حاکمون کو از روے قانون اختیار ہے کہ درخواست
مہلت کو واسطے تعمیل کسی امر متعلقہ تجویز مقدمہ کے منظوری یا نامنظور کرین
چنانچہ مقدمہ ہذا مین منصف نے بموجب اُس اختیار کے اور بلحاظ اسکا کہ
مدعی علیہ نے کوئی وجہہ موجہہ واسطے مہلت مطلوبہ بمادہ ادخال اپنے
وجہہ ثبوت کے پیش نہین کئے ہے اُس سوال مہلت کو نامنظور کیا اور
ہماری دانست مین منصف کے حکم مین کوئی بات خلاف قانون
یا ضابطہ ایسی وقوع مین آئی ہے جسکے لحاظ سے اپیل خاص منظور
ہووے چہ جا کہ مقدمہ واسطے تحقیقات و تجویز سر نو کے واپس بہیجا جاوے
اور الزام عجلت بیجا کا تجویز مقدمہ مین اس سبب سے محض بے بنیاد
معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ تاریخ چھٹی اگست واسطے ادخال وجہہ ثبوت

سایل کے متقر ہوے اور لازم یہی تہا کہ سایل یا اُسکا وکیل اُسی تاریخ
ثبوت مذکور کو داخل کرتا لیکن تجویز مقدمہ کہ بعد تین ہفتہ کے تاریخ مذکور
سے وقوع مین آئے اور نسبت تیسرے وجہہ کے راي ہماري یہہ ہے کہ اس
قسم کے مقدمات مین ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۳۶ء ہوتا ہے بلکہ منشا اُس
قانون کا یہہ نہین ہے کہ سود اُس قسم کے کسي دعوي پر نہ لیا جاوے جنکے
لیئے قبل اجراے قانون مذکور کے مطالبہ سود کا ہوا کرتا تہا اور دلایا جاتا
تہا اور دعوي ہمے اُسي قسم مین داخل ہے چنانچہ منشا ایکٹ
۲۴ سنہ ۱۸۳۹ء کا یہہ ہے کہ قرضہ دوکاني اور اُسي قسم کے اور قرضہ پر
سود دینا جایز ہے جنکي نسبت قبل اجراے قانون مذکور کے مطالبہ یا
حکم سود ناجایز تصور ہوتا تہا اور اُس قانون کے جس جز کا حوالہ سایل نے
دیا ہے اُسکا صرف وہ طریق ظاہر ہے جسکي روسے اُن شخصون کو عمل
کرنا چاہیئے جنکو دعوي سود کا نسبت قرضہ دوکاني وغیرہ کے کرنا ہو
اور بغیر جسکے اُنکا استحقاق سود کے مطالبہ کا جایز نہین قرار دیا جاویگا
پس انہین وجہون سے ہمارے نزدیک یہہ سوال قابل نامنظوري کے ہے حسب
راي ہگبي صاحب وجوہ مثبتہ راي ہارنگٹن صاحب کے جسمین ہمکو اتفاق ہے حکم ہوا کہ یہہ
اپیل نامنظور ہوا اور خود سایل کا وکیل متقر ہے کہ اعتراضات مندرجہ
سوال قایم نہین رکہ سکتے ہین اور کاغذات مشمولہ درخواست ہذا

بلا داشت لعل کے واپس ہون فقط

۱۸۰ نمبر

منفصلہ ساتوین جون ۱۸۵۸ء

معزیڈ ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمت صاحب
حاکمان

بناراضي سوال بدرخواست مندرج ہونے ذیحہ
بیچ روبکاری مقدمہ اپیل متفرقہ

عبد الدین سلیمخان — سایل — بواسطہ محمد ...علی وکیل

بنام

بہاري لعل وغیرہ — طرفثاني

حال یہہ ہے کہ یہہ درخواست عرض معروضہ ...
اپیل خاص کے جو صیغہ متفرقہ مین دائر ہوا تھا اور جو باجلاس کامل
عدالت ہذا کے بحق مدعي حسب الحکم مورخہ ۱۴ اپریل گذشتہ کے ڈگري
ہوا گذري ہے اس بیان سے کہ عدالت نے حکم معمولي نسبت خرچہ کے

تحریر نہین کیا فقط رای عدالت کی یہہ ہے کہ عدالت کو اختیار اثبات کا
حاصل تہا کہ خواہ ایسا حکم صادر کرین یا نکرین اور اُنہیر جاری کرنا
ایسے حکم کا خواہ مخواہ فرض نہ تہا علاوہ اسکے اگر وکیل سایل کو
یہہ خیال تہا کہ کوئی امر نسبت خرچہ کے متروک ہوگیا تو اُسے لازم
تہا کہ اُسیوقت گفتگوی اثبات کی کرتا فقط حکم مذکور عدالت کا بلا
طلبی ریسپانڈنٹ کے صادر ہوا تہا فقط اُن صورتون مین عدالت اثبات
کو مناسب نہین جانتی کہ مقدمہ کو از سر نو پہر شروع کرکے کوئی حکم نسبت
خرچہ کے جاری کرے لہذا حکم ہوا کہ سوال سایل کا نامنظور ہووے فقط

نمبر ۱۶۴۲

منفصلہ نوین جون سنہ ۱۸۵۶ء

حاکمان { ہنری بینگ ہرنگٹن صاحب
سوزلی اسمت صاحب }

بنارانی فیصلہ صدر الصدور ضلع بنارس
مورخہ سولہوین می سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

شیولوک سنگہ وغیرہ مدعیان اپیلانٹیان مولوی محمد امجد علی وکیل

بنام

شیبو سرن سنگه مدعی علیه رسپانڈنٹ لارمان رای وکیل

سایل کا بیان عذر یہ ہے کہ مثل مقدمہ سے ظاہر ہے کہ منجملہ زر لگان
باقی اراضی مدعا بہ سے بابت ۱۲۵۴ فصلی ایک جزو بذریعہ ڈگری جو ہملوگون
کے حق مین بلحاظ جمعبندی کے صادر ہوئی فضول ہے اور رای اسکے اندر سے
حکم مصدورہ دفتر مال مدعا علیہ رسپانڈنٹ اُس اراضی سے جو اُسکی کاشت مین
تہی بیدخل کیا گیا ہے چنانچہ فیصلہ مذکور ہنوز قایم ہے اور مدعا علیہ نے
اُسکی استرداد کا قصد بہی نہین کیا ہے اور تجویز سرسری مذکور حسب
نظیر عدالت دیوانی صدر مقدمہ نمبر ۷۷ منفصلہ ۲۰ اپریل ۱۸۵۲ع
بمنزلہ ڈگری عدالت کے متصور ہے اور تا وقتیکہ تجویز مذکور بحال رہیگی عدالت کو
اختیار نہین ہے کہ اُسکے خلاف حکم صادر کرے پس تجویز صدر الصدور کی
کہ ہملوگونکا دعوی قابل ڈسمس کے ہے خلاف فیصلہ سرسری مذکور کے ہے اور
بے شک غلط ہے رای ہارنگتن صاحب واضح ہو کہ مدعیون نے نالش
واسطے دلاپانے باقی لگان من ابتدای ۱۲۴۲ لغایت ۱۲۵۴ فصلی
باستثنای لگان سنہ ۱۲۵۰ فصلی دایر کی اور حاکم مرافعہ اولی نے
اُنکے حق مین ڈگری دی جسکو عندالاپیل صدر الصدور نے مسترد کرکے
نالش کو اس وجہ سے ڈسمس کیا کہ مدعیون نے دعوی لگان مدعا بہ کو

ثابت ہین کیا غرض اُس تجویز کی ناراضی سے مدعیون نے سوال
واسطے منظوری اپیل خاص کے اس وجہ سے داخل کیا ہے کہ جس
حالیکہ ہین ہلوگون کو ڈگری محکمہ مال سے سنہ ۱۲۵۲ فصلی کے لیے ملی اور
اُسکی اجرا مین ہلوگون نے سوا وصول کرنے مقدار لگان بابت سنہ
مذکور کے مدعا علیہون کو بوجہہ اُنکے قصور کے اُس زمین سے جو اُنکے
کاشت مین تھی بیدخل کیا تو اب تجویز صدر الصدور کی خلاف فیصلہ مذکور کے
ہے لہذا قابل بحال رکھنے کے نہین ہے فقط نسبت اسقدر کے ہملی کہنا
یہی چاہیے کہ اگرچہ بقول سائلون کے اُنکو فیصلہ سرسری واسطے لگان سنہ ۱۲۵۴
فصلی کے حاصل ہوا ہے لیکن اُسی سال کے دعوی لگان کو انہون نے
نالش مدامین داخل کیا ہے اور یہہ امر خلاف ضابطہ ہے اگرچہ محکمہ کامل
الاختیار سے اُنکو لگان سنہ ۱۲۵۴ فصلی کا دلایا گیا ہے اور سائلون کا
وکیل اس امر سے متقبل ہو کر عذر کرتا ہے کہ غالب ہے سرسنہ ۱۲۵۳ کا دعوی
لگان سہو کلکی سے داخل بشمول لگان سنین ماسبق کے ہوا ہے فقط
اب اسقدر قابل تجویز کے باقی رہا کہ آیا جب سائلون نے بقول اُنکے سنہ ۱۲۵۴ فصلی
کے لگان کے لیے ڈگری حاصل کی تو حاکم اپیل ماتحت کو بوجہہ اُسکے
لازم تھا کہ بالکل دعوی کو ڈگری کرتے یا نہین اور ہماری دانست مین
اس سوال کا جواب یہی دیا چاہیے کیونکہ اگرچہ اُس طرح کی ڈگری بابت

لگان کے جیسا کہ سایلون نے حاصل کی ہے آیندہ کیلیے مفید ہو سکتی ہے
جبتک کہ زمین اُسی فریق واحد کی کاشت مین رہے اور اُس حالتمین جسکی
رو سے اب اُسکی کاشت مین وہ ہی کسیطرحکا تغیر واقع نہووے لیکن ڈگری
مذکور کی تاثیر ایام ماضیہ مین نہین تصور ہو سکتی اور جبکہ خود سایلون کو
اقبال ہے کہ ہماری نالش سرسری واسطے وصول لگان سنہ ۱۲ فصلی
بابت اراضی مذکور کے ذمہ سمس ہوئے اور نوبت نالش نمبری کی ہی یا کہ جو ہمیں
واسطے استرداد فیصلہ سرسری مذکور کے دایر کی وہی ہوئی تو ہی امر
ہمارے نزدیک وجہ قوی تر ہی کہ تاثیر کو اُس ڈگری کی جسقدر سایلان
مقدمہ ہذا کو حوالہ کرتے ہین منحصر بابت لگان اُسی سال کے جسکے لیے
وہ صادر ہوا اور یہی واسطے ایام آیندہ کے کیا جاوے اور ایام ماضیہ
مین اُسکو کچھہ دخل ندیا جاوے الغرض انہین وجہون سے ہمارے نزدیک
مناسب ہے کہ یہہ سوال نامنظور ہووے اور خرچہ ذمہ سایلون کے کیا جاوے
اے سی اسمت صاحب   اس تجویز مین ہمکو اتفاق ہے لہذا حکم ہوا کہ بالاتفاق
حاکم ممدوح کے یہہ سوال اپیل خاص کا نامنظور ہووے اور خرچہ ذمہ
سایلون کے عاید کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ بعد داخلہ
نقل کے واپس دیے جائین فقط

نمبر ۱۱۱۶

منفصلہ نوین جون ۱۸۵۵ء

کارنول کوری جیکسن صاحب }
ہوزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بنارا ضی حکم اس عدالت

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۵۵ء

بابا نیل کنٹھہ مدعی مفلس سایل

بنام

نراین راو وغیرہ طرفثانی لالہ مان رای وکیل

اِس سوال مین بتایید دعوی سایل کے کوئی تازہ بیان جسکے لحاظ سے نسبت اُس شہادت کے کہ واسطے ثبوت وجہہ معقول جمع کرنے نالش مفلسانہ کے غیر کافی ٹہر چکی ہے کچہہ اعتبار ہو سکے مندرج نہین ہے اُس شہادت زبانی کی نسبت جو رای کہ عدالت ماتحت کے حاکم موصوف نے باتفاق رای صاحب جج ضلع کے ظاہر کی اُس سے میری رای کچہہ فرق نہین رکہتی اِسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایل کا

تا منظور ہووے اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ کے واپس ہون فقط

مقدمہ نمبر ۴۹

منفصلہ نوین جون ۱۸۶۰ء

حاکمان

الفرید ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمت صاحب

بنا راضی حکم صاحب قایم مقام جج ضلع بنارس

مرقومہ ساتوین فروری ۱۸۵۹ء

لالہ دیوان رائے وکیل

مسماۃ رتن طوائف — سایلہ

بنام

مولوی محمد امجد علی وکیل

سرکار بہادر — طرف ثانی

حال یہ ہے کہ اس مہینے کی دوسری تاریخ کو یہ مقدمہ ہمارے اجلاس سے اس تجویز سے فیصل پائی حکم پیش ہونیکا اسکے دوسرے حاکم کے جلسہ مین نافذ ہوا کہ سایلہ عذر کرتی ہے کہ ضمن دفعہ ۱۶ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۵۰ء شخص متوفی کی صرف ایسی جایداد سے کہ جسکا کوئی دعویدار نہو متعلق ہے مگر اس مقدمہ مین سایلہ دعویدار موجود ہے اور متروکہ پر قابض

بھی ہے اور اسی حالت مین بموجب نظیر عدالت ہذا مندرجہ حاشیہ اُس
مال کو قرق کرنا نچاہیے تہا فقط ظاہر ہے کہ ضمن قانون (مقدمہ اجی
طایف بنام سرکار منفصلہ چوتھی جون ۱۸۵۲ء) مذکور صرف جایداد منقولہ سے
تعلق رکھتا ہے اور چونکہ ثابت نہین ہوا کہ مال منقولہ سایلہ کے قبضہ مین تھا
بلکہ وہ فی الحقیقت سولگن کیطرف سے فریق ثالث کو سپرد تہا لہذا میری
نزدیک صاحب جج کے حکم مین جہان تک جایداد منقولہ سے علاقہ رکھتا ہے کوئی
وجہہ دست اندازی کی نہین ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ متوفیہ کی حویلی جو
قرق ہوئی تصفیہ سایلہ لونڈی مسماۃ سولگن متوفی کی تھی میری دانست مین
مناسب ہے کہ سایلہ کو اس حویلی کے اوپر دخل دلایا جاوے اگر اُسکی نسبت جو
کوئی دعوی دار ہو تو اُسکو نالش دائر کرنیکا اختیار حاصل ہے فقط اُس
مقدمہ مین تحریر رائے دوسرے حاکم کی ضرور رہے چنانچہ آجکی تاریخ الفرید ولیم
بیگبی صاحب حاکم نے ہماری رائے پر اسی شرح سے اتفاق کرکے واسطے اتفاق
رائے دربارہ دلائی جانے خرچہ کے بقدر دعوی ڈگری اور دسمس شدہ کے
ذمہ طرفین کے پہر ہمارے اجلاس مین واپس کیا ترجمہ رائے حاکم موصوف کا
یہہ ہے کہ مین حکم اسمت صاحب سے جو کہ اس مقدمہ مین صادر کیا ہے اتفاق
رائے رکھتا ہون صاحب جج کو البتہ مال منقولہ قرق کرنیکا اختیار تہا نہ کہ
مال غیر منقولہ کا سایلہ صاحب جج کے فیصلہ کو خلاف انصاف نہین بیان کرتی

درسیاعث ضرور نہین کہ نسبت اصل حقیقت مقدمہ کے تجویز کرین فقط
اگر اسمت صاحب متفق الرای ہون تو مین یہہ حکم صادر کرتا ہون کہ خرچہ
عدالت بقدر دعوی ڈگری و ڈسمس شدہ کے ذمہ مدعا علیہ ہو فقط و که
مین رائے ایلبی صاحب سے اتفاق رکہتا ہون اسواسطے حکم ہوا کہ بمنسوخ
بالا کے حکم صاحب قایم مقام جج بنارس مورخہ ۶ فروری سنہ حال تا ترمیم
ہوئے اور خرچہ عدالت بقدر دعوی ڈگری اور ڈسمس کے ذمہ طرفین کہ عاید ہو وے
اور نقل اس روبکاری کی معہ کاغذات موصولہ کے ضلع بنارس کے قایم مقام جج
پاس بہیجی جاوے اور کاغذات مشمولہ سوال ستغیث بطرز کے واپس ہون فقط

---

۱۳۰ نمبر متفرقہ

منفصلہ نوین جون سنہ ۱۸۵۵ء

ہنری بٹک ہارنگٹن صاحب حاکم

بنا راضی حکم صاحب جج اگرہ

مرقومہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

سید مدد علی وکیل معزول منصفی فتح پور سیکری سایل

حال اس مقدمہ کا یہہ ہے کہ سایل پر جرم محکمہ صاحب سشن جج مین دینہ دا ... نسبت

داخل کرنے ایک دستاویز جعلی کا ثابت ہوا اور اس علت مین اسکی
نسبت حکم قید پانچ برس کا صدور پایا بعد ازان وہ عہدہ وکالت
محکمہ منصفی فتحپور سیکری متعلقہ ضلع مذکور سے بمنظوری اسعدالت کے معزول
کیا گیا اور بتاریخ ۳۰ فروری سنہ ۱۸۵۳ع سایل کی معزولی وقوع
مین آئی اب وہ دو سال سے زیادہ عرصہ کے بعد عدالت مین درخواست
پیش کرکے اس بیان سے کہ تجویز جرم اور حکم سزا جو میری نسبت صادر
ہوا تہا حسب حکم عدالت صدر مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۵۳ع دونو کی تنسیخ
ہوئی عہدہ وکالت پر بحال ہونیکا مستدعی ہے لیکن اسکی درخواست
کو صاحب جج ضلع نے اس شرح سے نامنظور کیا کہ اگرچہ وہ حکم جو مین نے اپنے محکمہ
فوجداری سے صادر کیا تہا وہ عندالاپیل اسعدالت سے منسوخ ہوا تاہم
سایل کی نیکنامی مین خلل باقی رہا صاحب جج کے اسی حکم سے سایل
نے عدالت ہذا مین اپیل دائر کیا ہے فقط اس اپیل کی نسبت کہ سایل نے
سابقاً صیغہ نظامت مین پیش کیا تہا جو تجویز کہ حکام عدالت ہذا سے
تحریر پذیر ہوئی اسکو مین نے ملاحظہ کیا اور اس تجویز سے دریافت
ہوتا ہے کہ سایل باتفاق اس شخص کے جو جعلسازی کے مقدمہ مین
اصلی مجرم ٹہرا اسکی تحقیقات مین حارج ہوا لہذا میری رای مین یون
آتا ہے کہ اگر سایل بیچ محکمہ منصفی فتحپور کے جسمین دستاویز جعلی داخل ہوئی

اپنے سابق عہدہ پر بحال کیا جاوی تو ایسی کارروائی سے بہبودی خلق عام
کی حاصل نہو گی خصوصاً جب اُنسے اپنے عرصہ دراز تک درمیان اپنے
عہدہ کے بحالی کیواسطے کچھہ تدبیر نکی سایل کا یہہ عذر یعنی کہ درخواست کی
دینے میں جو توقف ہوا وہ باعث بیماری کے ہوا صریح غیر کافی ہے
میرے نزدیک اس مقدمہ میں عدالت ہذا کی دست اندازی کا کوئی سبب نہیں
پایا جاتا لہذا حکم ہوا کہ سایل کا اپیل نامنظور اور کاغذات منسولہ سوال
حسب ضابطہ سایل کو واپس دیئے جاویں فقط

نمبر ۱۶۵۳ سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ نوین جون سنہ ۱۸۵۵ء

هنری بنک بارنگٹن صاحب
سوزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صدر الصدور ضلع بریلی
مرقومہ اٹھارہوین مئی سنہ ۱۸۵۴ء

لچھمن رائے مدعی اپیلانٹ لالہ بسنت رائے وکیل
بنام

مسماة رکو ونتو و پران سکهه

بنام

رسپاندنتیان

وارثان سیدره مدعی علیهم

سائل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ چونکہ صدر الصدور ضلع بریلی کے فیصلہ
مرقومہ ۲۳ دسمبر ۱۸۴۴ع سے جسکی بحالی بعینہ اپیلانٹ عدالت اپیل
مین ہوئی ہے یہہ امر نسبت دعوی اندرجیت مدعی بنام مدعی علیہم
حالکی تنقیح پا چکا ہے کہ مکان متنازعہ موروثی جہیل پران سکہہ کا حقہ
بوجہہ اسکے ضامن ہونے پر سوتی ابکار کے نیلام کیا گیا اور حصہ اندرجیت
اپیلانٹ جنکے حق و مرافق واحد ہین معرض نیلام مین نہین آیا لیس
تجویز صدر الصدور کی کہ انتقال از طرف پران سکہہ جایز ہے اور اُس
تجویز مین اُنہون نے نظایر عدالت دیوانی صدر پیش کیا ہے کافی اور جایز
بوجہہ خلاف ہونے فیصلہ سابق کے نہین منظور ہو سکتی ہے کیونکہ نظایر
مذکور متعلق بہ تجویز صدر الصدور نہین منظور ہین کسلیے کہ اس مقدمہ مین
وجہہ نالش فیصلہ صدر الصدور سابق سے رای ہارنگتن صاحب واضح ہو
کہ مکان جسکے حصہ کے لیے نالش بنا دایر ہوئی ہے ایک شخص مسمی جہیل
کا تہا اور جب اُسکے بیٹے پران سکہہ بدیل کے پاس وراثتہ پہنچا
تب اُسکا نیلام بابت باقیات مالگذاری سرکاری جسکے ادا کے لیے پران سکہہ
ضامن ہوا تہا کیا گیا اور بعد نیلام کے اندرجیت پران سکہہ کے بڑے بیٹے نے

نالش بنام خریدار نیلام کے واسطے اثبات اپنی حقیت نسبت چوتہائی
حصہ مکان بوجہ حقیت وراثت از روے شاستر اپنے دادا امی
چہیدیلعل کے دائر کرکے بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۸۶۱ء ڈگری صدر الصدوری کے
محکمہ سے حاصل کی اور پایی جو سمی پران سکہہ کا دیوا بیتا اُسکے واسطے
دلاپانے چوتہے حصہ مکان مذکور کے تین وجہون سے اور منصف نے بلحاظ
اُس ڈگری کے جو سایل کے بہائی کے حق مین مقدمہ سابق مین ہوئی تہی
ڈگری صادر کی مگر عند الاپیل صدر الصدور نے اُس فیصلہ کو ان وجہون سے
مسترد کیا کہ سایل کو اپنے بہائی کے ساتہہ مقدمہ مرجوعہ سابق مین
شریک ہونا لازم تہا اور چونکہ ایسا اُسنے نہین کیا لہذا نالش کی
وجہہ واحد کو اُسنے تقسیم کر ڈالا اور دوسرے یہہ کہ شاستر کی رو سے
باپ کو اختیار ہے کہ اپنے بیٹون کے حین حیات جایداد موروثی کو بلحاظ
ضرورت انتقال کرے اور اُسی ضمن مین ہے مکان متنازعہ داخل ہے
اور تیسرے یہہ کہ کبہی نظایر عدالت دیوانی صدر کے بموجب باپ کے حین حیات
بیتا واسطے دلاپانے حصہ جایداد موروثی کے نالش نہین ہوسکتا فقط
اس جانب کی تجویز مین صدر الصدور کی پہلی وجہہ غلط ہے کیونکہ
سایل کو اختیار تہا کہ خواہ اپنے بہائی کے شریک واسطے دلاپانے نصف
مکان کے ہوتا یا صرف اپنے چوتہائی دلاپانے کے لیے مستغیث واحد ہوتا

اور اگرچہ طریق اول کی رو سے عمل کرنے مین بہتر ہوتا لیکن جب قانون تمادی ایام مانع سماعت نالش ہذا جس صیغہ مین کہ وہ دایر ہوئی نہین سمجہا گیا ہے سایل مستحق تہا کہ بلحاظ حالات اُسکے مقدمہ کی تجویز ہووے اور اُسکے تصلیح بر تجویز دقوع مین آچکی ہے باوجودیکہ صدر الصدور کے نزدیک یہہ نالش خلاف قانون کے دایر ہوئی ہے مگر باقی دو وجہین منبہ صدر الصدور بدمیں نالش سایل قانوناً موجہ ہین کیونکہ سایل کو اختیار نہ تہا کہ حین حیات اپنے باپ کے جسکے زندہ ہونیکا اقبال ہے نالش بداخلت کے لیے دائر کرے اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ جس حال مین مکان بابت باقی مالگذاری ذمگی مستاجر جسکا ضامن بران سکہ ہوا اور بوجہ اُس ضمانت کے جسکے دقوع کا انکار نہین ہے ذمہ دار اُسکی باقی کا قرار دیا گیا نیلام ہونے سے رسپانڈنٹون نے اُسکو خرید کیا اور بوجہ اُس خرید کے وے مالک بغیر شرکت احدے بالکل ملک کے ہوئے تو نسبت اُسکی سایل کو اُسمین کسیطرح کی حقیت اصلی یا شرطی باقی نہین رہی ہے اور سمجہہ مین نہین آتا کہ تجویز مقدمہ سابق کے اور طرح پر کیونکر دقوع مین آئے بہرحال سایل کے مفید مطلب وہ تجویز اُسی صورت مین متصور ہو سکتی ہے جب ثابت کیا جاوے کہ اُسکی بنا خلاف قانون کے قایم نہین ہوئی کیونکہ ہمارے دانست مین وہ تجویز حسب وجوہات مرقومہ بالا کے اُسطرح پر قایم نہین ہوئی تہی اور اِس لحاظ سے یہہ سوال ہمارے نزدیک قابل

نامنظور سے ہے راي مسٹر اسمت صاحب تجویز مین بارنگٹن صاحب حاکم کي
یہہ سوال قابل نامنظوري کے ہے ہمکو اتفاق ہے لہذا باتفاق راي
حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ یہہ درخواست اپیل خاص کي نامنظور ہووے
اور کاغذات مشمولہ بابت نقل کے واپس ہو وین فقط

۶۴۰ نمبر

منفصلہ نوین جون ۱۸۵۵ع

هنري بنک بارنگتن صاحب سوز لي اسمت صاحب	حاکمان

بنا راضي حکم صدر الصدور ضلع گورکهپور
مرقومہ نوین مي ۱۸۵۴ عیسوي

رام غلام مصر وغیرہ — سایلان — لالہ مانراي وکیل

بنام

بیني پرشاد شوکل وغیرہ — طرفثانیان

واضح ہو کہ سایل کو ایک عذر یہہ ہے کہ جب کوئي شریک

ادا ہی مالگذاری سرکار ایسے حصہ سے زیادہ کرتا ہے تو مستحق ہے کہ دوسری
شرکا سے بیشی دلا پاوے اور بموجب نظیر عدالت صدر کلکتہ مرقومہ ۱۱
فروری سنہ ۱۸۴۳ء کہ جسمین وہ جمع دلادی گئی جو قبل ایام معینہ واسطے
ادا سے کے لی گئی کچہہ ضرورت نہ تہی کہ ریسپانڈنٹونکی رضامندی بابت
ادا سے جمع لی جاتی یا سرکار کیطرف سے جب مطالبہ ہوتا تب ہی جمع کی
ادا وقوع مین آتی اور نظیر مقدمہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۴۵ء مقدمہ ہذا سے
متعلق نہین ہے اور فیصلہ اس امر پر مبنی نہین ہے جیسا صدر الصدور
بیان کرتے ہین کہ زر مالگذاری واپس دلادیا گیا یا جسطرح پر خود ریسپانڈنٹ
نے بیان نسبت ادا سے جمع کے کیا ہے روا سے اسکے صدر الصدور نے بابت
رسید جمع بابت جمیع سالہا ے متنازعہ کے کچہہ تجویز نہین کی ہے فقط رای
ہائیکورٹ صاحب سایلون نے حق و مرافق شخص موسومہ کوسل رام واقع
موضع کورات مراد پور کا جو اجرا سے ڈگری عدالت مین نیلام کی گئی خرید
کیا اور چونکہ انکو نہایت منظور تہا کہ ثبوت اس امر کا حاصل کرین کہ فریق
مذکور کا حصہ دو آنہ آٹہہ پائی ہے لہذا انہون نے ویسی کارسازی کی جو
اس ملک میں اکثر واقع ہوا کرتی ہے یعنی جمع سرکار انہون نے اس تعداد سے
ادا کردی جو بقول انکے حصہ شخص مذکور کا تہا غرض بعد ازان معلوم ہوا کہ
حصہ کوسل رام کا تعلقہ مین نصف اسکا تہا جو سایلون نے بیان کیا تہا اور نا

نالش ہذا سے یہی مقصد ہے کہ فریق ثانی سے جو نمبر کا۔ تعلقہ میں اُسقدر
جمع سرکاری جو سایلوں نے باقی حصہ ایک اٹھنی چار پائی کے بابت سنہ ۱۲۶۲ لغایت
سنہ ۱۲۶۵ فصلی تک ادا کیا اور جسکے ادا کرنے کے بابت بیان انکا یہہ ہے کہ
تحصیلدار کے مطالبہ شدید سے ہم لوگوں نے اُسکو ادا کر دیا وصول
پاویں اور ماتحت کے حاکم اپیل نے یہہ تجویز کی ہے کہ سایلوں نے جسقدر اپنے
مالگذاری کو بابت سنین مندرجہ عرضی نالش کے زیادہ ادا کیا اوسکے بابت
ایسا کہ کچھہ ثبوت نہیں ہے کہ سایلوں نے جسقدر مالگذاری سرکار کو بابت
فریق ثانی کے انکی رضامندی سے یا بسبب کسی تشدد حاکمان مال کے
ادا کی ہے ظاہر ہے کہ اگرچہ روپیہ سرکار میں انہوں نے از خود ادا کیا
یا اپنے حصہ سے زاید انہوں نے داخل کیا ہے تو یہہ عمل انکا اس مقصد
سے وقوع میں آیا ہے کہ اُس ذریعہ سے استحقاق انکا نسبت مقدار
تعلقہ زاید اُس سے جنکی وے مستحق بوجہہ خریداری نیلام دہندہ کونسل ایکم
قرار دی گئی ثابت کیا جاوے مگر جب انکا وہ مقصد پورا نہیں ہوا تو
نالش ہذا واسطے واپس پانے مبلغ کے جو انہوں نے اپنی خوشی سے
ادا کیا دایر کی ہے فقط ظاہر ہے کہ اس مقدمہ میں بعینہ اپیل خاص
اعتراض اوپر درستی تجویز حاکمان ماتحت نسبت واقعہ مقدم متعلق
حالات مقدمہ کے سماعت نہیں ہو سکتا ہے اور اگر وہ تجویز درست ہے

تو ہماری دانست مین رای حاکمان ماتحت کی نسبت دمس دعوی بد احبس
صیغہ مین کہ پیش ہوا صحیح واقع ہوئی ہے اور چونکہ کوئی وجہ موجبہ سپیشل اپیل
نے واسطے منظوری اپیل خاص ناراضی سے فیصلجات حاکمان مذکور کے نہین پیش
کی ہے لہذا مناسب ہے کہ یہہ سوال نامنظور کیا جاوے رای اسمت صاحب جو رای
ہماری ہارنگٹن صاحب حاکم کی رای سے متفق ہے اسواسطے باتفاق رائے حاکم موصوف
کے حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور ہو اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ کہ واپس ہوئن فقط

رای موزلی اسمت صاحب

نمبر ۱۶۵۶ خاص

منفصلہ نوین جون ۱۸۵۰ء

ہنری بیک ہارنگٹن صاحب
موزلی اسمت صاحب
حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع میرٹھہ
مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۵۰ء

کلو مدعا علیہ
سائل
شیخ احمد بخش وکیل

بنام

خوشحالی مدعی . طرفثانی

سایلکو عذر یہہ ہے کہ یہہ تجویز صاحب جج کی کہ خواہ مرتہن کی غفلت سے
اُسکو دخل نہین ملا مضر ہے بہ مدعا علیہ سایل کے دعوی سود کے باب مین بطور مذکورہ
خصوص جب خود مدعی راہن کو دخل نہ تہا اور بہ نسبت اُسکے مجھہ اپیلانٹ کو دخل اوپر
جایداد مرہونہ کے نہ مل سکا بہہ کیف زر رہن کے سود کا تو مین بیشک مستحق ہون
اور صاحب جج نے کچھہ تردید اُس وجہہ ثبوت کی جو ہمارے حق مین پیش کیا گیا تہا فیصلہ
مین مندرج نہین کی ہے اور شے مرہونہ پر دخل کرنے کے لیے مینے کوشش
کی اور میرا دخل رہنا ثابت ہو چکا ہے فقط راے ہارنگٹن صاحب چونکہ ہماری
دانست مین فیصلہ صاحب جج کا مقدمہ ہذا بے شک درست ہے لہذا ہمارے
نزدیک مناسب ہے کہ یہہ سوال جو واسطے منظوری اپیل خاص ناراضی سے
فیصلہ مذکور کی پیش کیا گیا ہے قابل نامنظوری کے ہے اور سایل کو اس
امر سے انکار نہین ہے کہ ہمنے شے مرہونہ کا انتفاع بعوض سود بابت
اُس زر قرضہ کے جسکی کفالت مین جایداد مذکور ہمارے پاس مرہون ہوئی
وصول کیا ہے اور اُسکا یہی اُسکو اقبال ہے کہ نام اُسکا دفتر مال مین جب
سوال مدعی کے بعوض مرتہنی جایداد مذکور داخل کیا گیا ہے اور حاکمان ماتحت
کے نزدیک کوئی عہد شکنی یا بد عہدی مدعی کیطرف سے ثابت نہین ہوئی
بلکہ انکی تجویز مین اگر سایل کو زر انتفاع نہین ملا ہے تو محض اُسیکے

صورت سے بلحاظ کسی خطا منجانب مدعی کے وہ امر واقع ہوا ہے پس ایسی
صورت مین ظاہر نہین ہے کہ کونسی ایسی وجہہ تہی کہ جسکے لحاظ سے حاکمان
ماتحت مدعی پر ادای سود جسکے ادا معاہدہ فریقین مین داخل نہ تہی واجب
گردانتے یا جسکے سبب سے مدعی کو غیر مستحق حقیت انفکاک کا قرار دیتے جبکہ رای
اونکی یہہ ہوئی کہ اوسنے تعمیل مین جمیع شرایط کے جو اوسکے معاہدہ مین شاید
شامل کی داخل ہے اپنے حد امکان مین قصور نہین کیا ہے اور اگر دوسرے
لوگون نے سایل کو اوسکی حقیت سے محروم رکہا ہے تو اونپر نالش کرنی
اوسے چاہیئے اور اونکے عمل بیجا کا نتیجہ مدعی کے عاید حال نہین ہو سکتا ہے تاوقتیکہ
یہہ امر ثابت نکیا جاوے کہ اوس عمل مین اوسکی بہی شرکت تہی اور مقدمہ ہذا
مین اسطرح کا الزام مدعیکی نسبت ثبوت تو کیا پیش تک بہی نہین کیا گیا فقط
رای اسمت صاحب تجویز ہماری اس مقدمہ مین متفق ساتہہ رای ہارنگتن
صاحب حاکم کے ہے اور مدعا علیہ اپیلانٹ کے وکیل نے جو یہہ عذر پیش کیا ہے کہ اوسکے
موکل کو استحقاق سود صرف اسی نظر سے حاصل ہے کہ اوسکو دخل نہین ملا
حالانکہ کوئی وجہہ نہین پیش کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ بیدخلی کے مادہ مین
کیون اوسنے نالش نہین کی قابل التفات کے نہین ہے فقط جو رای ہماری
درباب نامنظوری درخواست اپیلخاص سایل کے ساتہہ رای ہارنگتن صاحب حاکم کے
متفق ہے اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیلخاص سایل کی نامنظور ہو اور کاغذات

مشمولہ درخواست ہذا حسب ضابطہ واپس ہوا فقط

۱ و ۲۰ نمبر خاص ۱۸۵۴ع

منفصلہ نوین جون ۱۸۵۵ع

مورلی اسمتھ صاحب
ہنری بک بارکلس صاحب
} حاکمان

بنارا ضی فیصلہ مولوی محمد ضیاء الدین خان بہادر صدر الصدور

ضلع گورکہپور مرقومہ چہتوین جولائی ۱۸۵۴ء اپیل ہوا

امان اللہ مدعا علیہ اپیلانٹ مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

مسماۃ سونا ولیہ والدہ بدہو تیواری

و مادہو تیواری نابالغان ریسپانڈنٹ

اپیل کا عذر یہہ ہے کہ دعوی مدعیہ واسطے استرداد بندوبست ہی قرار

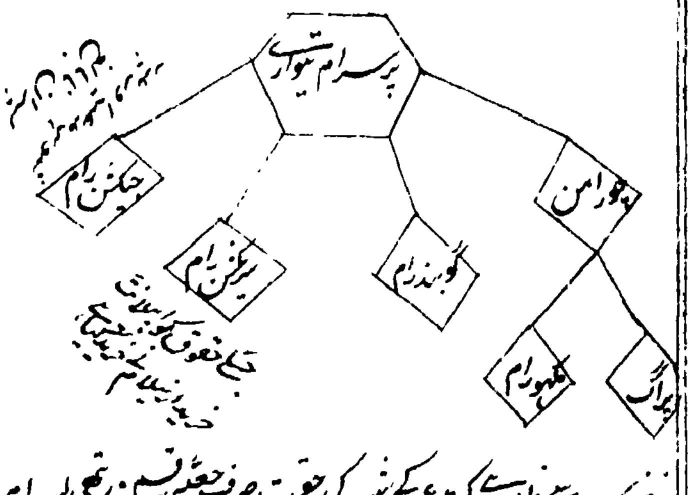
ہو تو وہ بقدت ہذہ وبست اور واسطے داخلی بیع بومدت دوازدہ سال

تریخ سے بندوبست کے پیش ہوا ہے اور حسب حکم بندوبست بموجب قانون کے

حد المیعاد بیست و دوازدہ سال استرداد نہیں ہو سکتا ہے اور اقبال حقیت ادیکی

مثتي داروں نے داخل کيا وہ اقبال از روے سازبش ساتہہ مدعيہ کے
کيا گيا ہے اور حاکم مال نے اُسکو نامسموع کيا دراي اِسکے جب خود
مدعيہ اپنے دعوي کو اندر ميعاد دوازدہ سال تاريخ بندوبست کے نہين
سمجہتي ھي تو تجويز حاکمان ماتحت کے خلاف خود بيان مدعيہ کے قايم نہين رہ سکتي ہے
اور راي نسبت مدعيہ کے مداخلت کي اِسوجہہ سے غير کافي ہے کہ وہ خلاف بمضمون
کاغذات بندوبست کے واقع ہوئي ہے اور نابالغي کا عذر جو ولي کيطرف سے
پيش کيا گيا ہے قابل سماعت بعد انقضاي دوازدہ سال کے نہين متصور ہے فقط
ترجمہ خلاصہ سمت صاحب واضح ہو کہ اِسمقدمہ کے جواب مين عذر يہي
پيش کيا گيا کہ سنہ ۱۸۴۰ع يعني وقت بندوبست سے نہ مدعيہ اور نہ اُسکي
شوہر کو دخل ہيٹي مدعا عليہ برابر رہا ہے اور مقدمہ از روي قانون عام تمادي
ايام اور قانون خاص يعني ايکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ع بوجہہ دائر کيجانے تاريخ
۱۶ فروري سنہ ۱۸۵۲ع کے خارج حد سماعت سے ہے اور تجويز منصف کي يہہ ہوئي
کہ اگر بالفرض حسب بيان خريدار نيلام تاريخ وجہہ نالش کي تاريخ بندوبست قرار
دي جاوے تاہم مقدمہ اِس وجہہ سے حد سماعت سے خارج نہين ہے کيونکہ قبل انقضاے
مدت بارہ برس تاريخ بندوبست کے اور قبل اجراے ايکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ع
وفات مدعيکي باپ کي يا نام اُسکي نابالغي کے ہوئے اور اِس لحاظ سے
ضمن ۳ دفعہ ۱۰ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۳ع اِس مقدمہ مين موثر ہے اور عندالاپيل

یہہ عذر کیا گیا کہ جس حالت مین لیسر نابالغ کے لیئے ولی نہو تہا
تو نابالغی کا عذر خاص واسطے عدم اجراع مقدمہ اندر میعاد معینہ کے
بکار آمد نہین ہے غرض صدر الصدور نے فیصلہ منصف کو بلحاظ وجوہ
تجویز بحال رکہا چنانچہ لکہتے ہین کہ از روی وجوہ ثبوت گذرانیدہ فریقین
ظاہر ہے کہ پرسرام تیواری حصہ رقم ۲ کا مالک تہا اور کرسی نامہ
اسکا یہہ ہے



غرض اس سے ظاہر ہے کہ مدعیہ کے شوہر کی حقیت صرف حصہ قسم ۰ رتہی پس امر
تنقیح طلب یہہ ہی تہا کہ آیا مدعیہ کا شوہر یا مدعیہ اندر میعاد معینہ قانون
دخیل کار تہی یا نہین اور علاوہ گواہی گواہان مسمیان سری کشن اور کلہورام

او ربراًمدت اور گوبردھن اقربا ان سلے از روے سوال کے ثابت کیا
کر مدعیہ اسکے حصہ پر دخیل کار ہے اورجس حالت مین بیان اس امرکا
مس اجراي اطلاع بیلام مرقومہ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۳ء وقوع مین آیا تو وہ
مثبت مدعیہ کے حقیت غیر معترضہ کا متصور ہے اور سازشي نہین متصور ہو
سکتا ہے اور بلحاظ ثبوت دخل ور اقبال شہرہ کا نسبت مدعیہ کے حقیت
اور دخل کے اور بلحاظ اس امر کے کہ یہہ نالش اندر میعاد بارہ برس تاریخ
اقبال نامہ اور واجب العرض کے رجوع ہوئی ہے تمادي ایام کا قانون
عام یا خاص اسمین موثر ہے اور تحریر واجب العرض کے وقت نہ کوئي تنازع
ہوئے اور نہ کوئي اعتراض کیا گیا اور نہ مابعد اسکے ایسي کوئي تجویز
واقع ہوئي جسکے سبب سے ایکت ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء اسمین نا انہر پذیر ہو فقط
راي اسمت صاحب واضح ہو کہ چونکہ دخل مدعیہ کا بصورت استحقاق جایز
اندر میعاد دوازدہ سال تاریخ سے ارجاع مقدمہ کے تجویز مین حاکمان ماتحت کے
متحقق ہوا ہے لہذا ہمارے دانست مین کوئي بات باقي نہین رہي جسکي سماعت
بعینہ اپیل خاص ممکن ہو پس ہماري دانست مین یہہ سوال قابل نامنظوري کے
ہے راي ہارنگٹن صاحب ہمکو ساتھہ راي اسمت صاحب حاکم کے اتفاق ہے بخصوص
اس امر کے کہ حاکمان دیواني کو جایز نہین ہے کہ دفتر مال کے عمل مین نسبت
اندراج نام کے دست اندازي کرین یا داخلہ خارج کے باب مین حکم دین اسواسطے

باتفاق رای حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل اپیلانت کی نامنظور ہو اور کاغذات مشمولہ درخواست ہذا بلا ثبت نقل کے پہیر دیئے جائین فقط

۲۷۵ انمبر خاص سنہ ۱۸۵۳ء

منفصلہ نوین جون سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

الفریڈ ولیم بگمس صاحب
ہنری بنک ہارنگٹن صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع اعظم گڈہ

مرقومہ پچیسوین اپریل سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

گوپالداس مدعی اپیلانت شیخ احمد بخش وکیل

بنام

سنگم رای رسپانڈنٹ

پہلا عذر سایل کا یہہ ہے کہ حکم صدر الصدور کا بدیں سبب دعوی بلحاظ دستاویز گذرانیدہ مدعا علیہ خلاف قانون اور انصاف کے اس وجہہ سے ہی کہ جب پانچ شخص گواہان مرقوم الحاشیہ تمسک ہو نویسندہ اُسکے اِسطرحہ

مشتہر ہوئے کہ اسکی تحریر فی الواقع ہوئی اور زر تمسک معرض ادا مین آیا
پس اسصورت مین بوجہ سایل کو ڈگری نہ دینا خلاف قانون کیسے ہے اور
دوسرے یہہ کہ کسی قانون یا قاعدہ عدالت مین ایسا حکم نہین ہے کہ عدم رجسٹری
موجب دستاویز کی تکذیب کے متصور ہووے اور رجسٹری کا قانون صرف انہین
مقدمات سے متعلق ہے جسمین دو دستاویز برخلاف یکدیگر بمادہ انتقال
جایداد واحد کے پیش کیے جاوین اور تیسرے یہہ کہ تحریر کسی دستاویز کی اوپر
کاغذ اسٹام قیمت زاید کے کوئی وجہ اسکی ناجوازی کی نہین تصور ہوسکتی
اور یہہ امر کہ بینے بوقت رجسٹری دستاویز بحق شیودیال رای جسکی تحریر
مابعد ہمارے دستاویز کے ہوئی اعتراض نہین کیا کوئی سبب ہماری دستاویز کے
نامعتبری کا نہین تصور ہوسکتا فقط رای بنگیبی صاحب سایل کے تینون
عذر اسلیے محض بیکار ہین کہ وے مبنے اوپر اس تجویز واقعات کے ہین جو
حاکم ماتحت نے نتیجہ ثبوت گذرانیدہ سے اخذ کیا ہے پس صرف اسیقدر
لکھنا کافی ہے کہ ہماری دانست مین ایسا سوال قابل نامنظوری کے ہے
رای ہانگتن صاحب اس تجویز مین ہمکو اتفاق ہے اسواسطے باتفاق رای
حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست استغاثہ اپیل اپیلانٹ کی نامنظور ہوا اور کاغذات
مشمولہ بلا دہشت نقل کے واپس ہون فقط

۲۰۰۰ نمبر خاص ۱۸۵۴ع

سنفصلہ نویں جون ۱۸۵۴ع

مور لی سمت صاحب }
ہنری بتکن کتن صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ قاضی محمد ضیاء الدین خان صدر الصدور

ضلع گورکہپور مرقومہ تیسویں جون ۱۸۵۳ع

مہیشن دت تیواری مدعاعلیہ ..... اپیلانٹ ..... لالہ مان رائے وکیل

بنام

گوپال پنیاد وغیرہ ..... ریسپانڈنٹ

سایل کا یہہ عذر یہہ ہے کہ چونکہ مثل مین تحریری دستبرداری کاشت کی داخل نہین ہے تجویز صدر الصدور کی کہ وہ امر ثابت ہی خلاف ضابطہ ہے اور دوسرے یہہ کہ مقدمہ ہذا کا مدعی اپیلانٹ ہوا اگر اسکو اپنے دعوی کو ثابت کرنا مقدم تہا اور صدر الصدور حوالہ ڈگری مرقومہ ۱۲ مئی ۱۸۴۴ع بواسطے ثبوت اس امر کے دیتے ہین کہ اپیلانٹ کا بیان

ثابت نہین ہو سکتا مگر مقدمہ مذکور مین مدعی اور مین سایل ایک ہی
فریق مقدمہ مین شامل تہے لہذا تجویز بمادہ حق و مرافق رام دین ادہیا
بمقابلہ مدعاعلیہم فریق ثانی کے عمل مین آئی اور تصفیہ تنازعہ درمیان
مدعاعلیہم مقدمہ مذکور امر تنقیح طلب تہا فقط رای اسمرت صاحب
واضح ہو کہ دعوی ہذا واسطے مداخلت پندرہ بگہ بارہ بسوہ خام واقع موضع
اولیا بزرگ بتردید احکام فوجداری اور واسطے دلاپانے مبلغ بیالیس روپیہ
تین آنہ لگان زمین بابت ۱۲۵۵ اور ۱۲۵۶ فصلی اور مبلغ ۹ روپیہ زرخسارہ
بابت نقصان فصل ۱۲۵۵ فصلی کہ اُسی سال سے مدعیون نے اپنی بیدخلی کو
بیان کیا اِس بیان سے دایر ہوا کہ مدعاعلیہ اراضی مذکور کا کاشتکار تہا
اور کاشتکاری سے دست برداری کی مدعاعلیہ نے جواب دیا کہ مجہکو دخل
اوپر پندرہ بگہ بطور برت سکہی کے بادای ہمہ مالگذاری کے مدعی کے مورث سے
ایک مدت سے ملا ہے اور مدعی نے جبراً بیدخل کر کے ایک دست برداری
دروغ کا بیان کیا ہے جسکو ہم مدعاعلیہ نے محکمہ مال سے غیر مثبت ثابت کرکے
بہیر دخل حاصل کیا مگر ہمکو اقبال ہے کہ مدعیون کے دخل مین بعوض
بطور برت کے ہے صدرامین نے دعوی کو باین وجہ ڈسمس کیا کہ دست برداری
مظہرہ جسکے باعث بیان ہوا کہ فوجداری کی مثل مین شامل ہے مگر جسکو مدعی نے
نہ کبہی داخل نہ پیش کیا اور جو بسبب تحریر ہونے اوپر کاغذ سادہ کے قابل

ادخال نہین ہے دست آویز غیر معتبر اور فریبی اور غیر مثبت ہے اور ثبوت اس
امر کا نہین ہے کہ مدعاعلیہ نے کسقدر لگان ادا کیا ہی مگر صدر الصدور کی رای یہہ
ہوئی کہ مدعاعلیہ نے کچہہ ثبوت دستاویزی نسبت برت منظہرہ اور حقیت مدخل
بمادہ اہین بندرہ بیگہونکے نہین پیش کیا اور اُسکے عذر کی تردید مین ڈگری
صدر امین سابق مرقومہ ۱۳ مئی ۱۸۴۳ء بمقدمہ رام دین اوجہا وغیرہ بنام
مدعیان اور مدعاعلیہم حال موجود ہے اور جسکو مدعیون نے پیش کیا ہے اور تجویز
پنچایت مین بمقدمہ مذکور یہہ بات قرار پائی تہی کہ بالکل بیگہہ مشمول اراضی
متنازعہ فیہ متعلق برت مدعیان کے ہی اور مدعاعلیہ کو کوئی برت باستحقاق دخل
حاصل نہین ہے اور اِس امر سے صرف یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مدعاعلیہ کاشتکار
تہا اور دست برداری مدعاعلیہ کی اور مدعیکا دخل بعد ازان وجہہ ثبوت سے
ثابت ہے پس احکام فوجداری نسبت دخل مدعاعلیہ اور بیدخلی مدعیان قابل
بحالی کے نہین ہین اور مدعیکا دعوی نسبت باقی لگان ۱۲۵۵ اور ۱۲۵۶
فصلی اور نقصان فصل ۱۲۵۶ فصلی کے اُنکے گواہون کے اظہار سے ثابت ہے
اور وے مستحق ڈگری پانے کے ہین فقط ہمارے ید است مین عدم ادخال مدعاعلیہ کی
دست برداری تحریری کا بالضرور مانع اسکا نہین ہے کہ تجویز صدر الصدور کی
بلحاظ اور ثبوت غیر متعلق دست آویز دست برداری مذکور کے جسکی طرف وہ
خطاب کرتے ہین واقع نہووے اور اگرچہ حقیقت ہے کہ ۱۸۴۳ء کے فیصلہ مین

جسمین دونو فریقین مقدمہ جسال زمرہ مدعا علیہون مین داخل تھے کوئی موقع
واسطے تصفیہ ہونے درمیان انہین اشخاص کے اِس امر مین کہ آیا مدعا علیہ کو
کیا نسبت بادہ پندرہ بیگہ کے ہی نہین ملا مگر جب تجویز صدر الصدور کی یہہ ہے
کہ مدعا علیہ کا شتکار ہے اور اُسکی دست برداری ازروے ثبوت گذرانیدہ
مقدمہ مثبت ہے تو ہماری دانست مین یہہ تجویز نسبت بواقعات ہوئی ہے
اور اُسپر بصیغہ اپیل خاص اعتراض نہین ہوسکتا ہے پس ہماری دانست
مین یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہے راے ہارنگٹن صاحب اس راے
مین ہمکو اتفاق ہے سایل کو انبال ہے کہ جو کچھہ حق مرافق متعلق اُسکے تھا
فریق ثانی سے حاصل ہوا اور صدر الصدور کے نزدیک ثابت ہوا ہے
کہ حق و مرافق مذکور صرف بصیغہ کاشتکاری تھا اور سایل نے اُس
کاشتکاری سے حسب ضابطہ دست برداری کیا غرض چونکہ یہہ تجویز
اوپر ثبوت گذرانیدہ کے قایم ہے تو نسبت اُسکے صحت یا عدم صحت کے
تجویز بصیغہ اپیل خاص نہین ہوسکتی ہے فقط اسواسطے باتفاق راے
حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص کی نامنظور ہوا اور
کاغذات مشمولہ بلا داشت نقل کے واپس ہون فقط

سنہ ۱۸۵۴ع خاص نمبر ۱۶۴۰

منفصلہ نوین ۹ جون سنہ ۱۸۵۵ع

الفرید ولیم بیگی صاحب
ہنری بنک ہارنگٹن صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع بریلی
مرقومہ تیئسوین ۲۳ مئی سنہ ۱۸۵۴ع

مسماۃ نعمت بی بی وجہان بے محمد عیان اپیلانٹ مولوی محمد امیر علی وکیل

بنام

کرم دین خان وغیرہ ریسپانڈنٹ

سایلونکا پہلا عذر یہہ ہے کہ تحریر بیعنامہ امام الدین کو تیرہ برس کا عرصہ نہین ہوا ہے اور اسیی قیاس پر جو تجویز صاحب جج کی نسبت انقضای میعاد سماعت کی قایم ہے موثر بمقدمہ ہذا نہین متصور ہے اور تحریر بیعنامہ کے بہہینا ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۶ ہجری مطابق ۱۸ فروری سنہ ۱۸۴۱ع عمل مین آئی اور نالش بتاریخ پندرہوین ۱۵ مارچ

سنہ ۱۸۵۰ء یعنی بعد مدت نو برس چوبیس روز کے رجوع ہوئی سو عالیجناب
کہ صاحب جج نے حساب مین غلطی کی ہے اور دوسرے یہہ کہ بغرض مداخلت
غلام حسین خان برادر مجہہ مدعیہ کے نالش ہذا قابل ڈسمس کے نہین ہے
چنانچہ بمقدمہ بہولی بے بے وغیرہ مدعیان اپیلانتیان بنام حسین بخش وغیرہ
رسپانڈنتیان منفصلہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۵۲ء تجویز عدالت کی اس طرح پر ہو چکی ہے
کہ بہائی کا دخل خلاف اُسکی بہن کے دخل کے نہین تصور ہو سکتا ہے رای بیکسی صاحب
اگرچہ عرصہ معاہدہ کی تحریر کو فی الواقع تیرہ ۱۳ برس کا ہو چکا ہے لیکن
صاحب جج نے سایلہ کی نالش کو بلحاظ اُس امر کے حد سماعت سے خارج نہین
قرار دیا ہے جیسا کہ وہ سمجھتے ہین بلکہ صاحب جج کی تحقیقات مین یہہ بات آئی کہ بعد
امام الدین دخیلکار رہا اور بعد بیع کے غلام حسین کا دخل تہا یعنی مدعیونکو کبہی وہ دخل
نہین حاصل تہا جسکا وے اب اظہار کرتے ہین چنانچہ توجیہ صاحب جج کی اس
طرح پر جو واقع ہوئی ہے ذیل کی عبارت سے صریحاً ظاہر ہے یعنی ہو حضور الیہ
لکہتے ہین کہ سوائے اسکے بعید القیاس ہے کہ بیتون کو دخل غیر مشترکہ
باپ کی جایداد پر باوجود زندہ رہنے بہائی کے ہووے اور باینہمہ وجوہ
کوئی دلیل کافی واسطے ثبوت اِس امر کے نہین موجود ہے کہ مدعیون کو
اندر میعاد تمادی ایام کبہی دخل رہا ہے فقط اور صاحب جج نے بتردید بیان
مدعیان کہ ہملوگون کو دخل برابر رہا ہے اور صرف ایک برس قبل ارجاع مقدمہ ہذا

سکے جہوٹ گیا ہی حوالہ مینامہ مذکور کا بہ ثبوت اِس امر کے دیا ہے کہ
امام الدین کو دخل بذریعہ دستاویز مذکور کے رہا ہے فقط نسبت وجہ ثانی
کے راي ہماري یہہ ہے کہ نظیر محولہ اپیلانٹیان موثر مقدمہ ہذا نہین ہے صورت
کیونکہ مقدمہ مذکور مین دخل ہونیکا اجمالاً شراکت بہائی کے جسکے ساتہہ دے
بود دباش کرتی تہین قرار دیا گیا تہا مگر مقدمہ ہذا مین بیان اِس طرح کے
دخل اجمالي کا نہین کیا گیا بلکہ برعکس اسکے بیان مدعیونکا یہہ ہے کہ ہملوگون
کو دخل غیر مشترکہ بغیر کچہہ تعلق اپني بہائي سے مدت دس یا بارہ برس
قبل ارجاع مقدمہ ہذا کے رہا ہے اور اِس بیان کو صاحب جج نے غیر مثبت
قرار دیا اور ظاہر ہے کہ جب خود مدعیون نے بیان ایک واقعہ کا نہین کیا تو ممکن
نہ تہا کہ صاحب جج اُسکی تجویز کرین لہذا ہماري دانست مین یہہ اپیل قابل
ڈسمس کے ہے فقط راي ہارنگٹن صاحب اِس تجویز مین ہمکو اتفاق ہے
اِسواسطے باتفاق حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص
اپیلانٹ کي نامنظور ہو اور کاغذات مشمولہ بلا داشت نقل کے واپس
ہوان فقط

۲۰۶۳ نمبر خاص ۱۸۵۴ء

سنفیصلہ نوین جون ۱۸۵۴ء

موزلی اسمتھ صاحب }
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صدر الصدور ضلع اعظم گڈہ
مرقومہ بائیسوین جون ۱۸۵۳ء

بہیم سنگہ مدعا علیہ — اپیلانٹ — لالہ مانرای وکیل

بنام

برگاس سنگہ — رسپاندنت

دعوی مداخلت ہونہ تقسیم اور اندراج نام بصیغہ مالکانہ نسبت دو آنہ مجملہ چار آنہ حصہ واقع موضع چندے اور مدار پور اور زمین مدار پور اور لاڑ پور اور نسبت حصہ تین آنہ ہونہ تقسیم واقع موضع ستاہر اور نسبت چار آنہ حصہ مواضع بہٹیا اور ابراہیم پور اس بیان سے دائر ہوا کہ ہم مدعی اور مدعا علیہ برادران حقیقی ہین اور ہم لوگونکا باپ رام سنگہ دخیل از روے وراثت اور خرید کے اوپر بعض حصص واقع موضع

ستاہر اور موضع دیگر یعنی بموضع ستاہر حصہ رقم دس آنہ یعنی حصہ چھہ آنہ
حقیت ملک ازروے خرید اور چار آنہ ازروے رہن اور حصہ رقم
آٹھہ آنہ فی موضع بہیا اور ابراہیم پور اور حصہ رقم چار آنہ نسبت
فی موضع مدارپور اور زمین مدارپور اور جندی اور لاڈپور بطور زمینداری
خالص رکھتا تہا اور بعد اسکی وفات کے اسکی بیٹی قبل وقوع
بندوبست بحکم مالک اور دخیلکار حصص مذکورہ کی بحصص مساوی
ہوئی اور بندوبست کے وقت مدعی علیہ نے بوجہہ حاضر ہونے حضور مین
صاحب کلکٹر کے کاغذات پٹی داری جس سے ثبوت سب کے حصہ جات مساوی
کا حقیت چار آنہ واقع چار موضع موسومہ اخیر مین پایا جاتا تہا داخل
کردیا مگر سند عیکا نام واجب العرض مین داخل نکرایا اور زمین
اس کارسازی سے لاعلم رہا کیونکہ دونونکا دخل اجمالی ۱۲۵۳ء
فصلی تک رہا اور ایک ساتہہ ہملوگ بودوباش بہی کرتے تہے
اور پٹواری نے کاغذات پٹی داری بابت حقیت چار موضع مذکور
مین ابتدای ۱۲۴۸ء فصلی طیار کرکے اسمین یہہ لکہہ دیا کہ دونون
بہائی بموجب حقیت مالکانہ کے دخیلکار رہین غرض مدعی علیہ اور
اسکی بیٹی نے محکمہ مال مین یہہ قصد کیا کہ ترمیم پٹی داری کی نسبت
موضع ستاہر وقوع مین آوے مگر وہ عبث تہرا علی ہذا القیاس نسبت

چار مواضع مذکورہ بھی جسمین حصہ چار آنہ نسبت ہر موضع کے حاصل تھا
ویسہی قصد اُسنے کیا اور اگرچہ ڈپٹی کلکٹر کے پاس اب اُسکی پیروی ہو رہی
تھی مگر عند الاپیل بحضور صاحب کمشنر نسبت اِسکی منجملہ مدعیکا نام داخل واجب العرض
مین داخل نہین تہا اِسلیئے ڈپٹی کلکٹر کے حکم کو مسترد کرکے مدعیکو کہا
کہ تم نالش نمبری سے اپنے حصہ کے لیئے دعوی کرو فقط مدعی علیہ نے جواب دیا
کہ بائیس برس سے مدعی کو دخل اوپر حصص مدعا بہ واقع مواضع چندہی
اور مدار پور وغیرہ کے مطلقاً نہین رہا ہے اور ہمسے وہ علیحدہ رہا
کیا تہا اور نالش اُسکی خارج حد سماعت سے ہے اور اگرچہ پٹواری کے ساتھ
سازش کرکے مدعیکا نام کاغذات پٹواری مین داخل کیا گیا لیکن
روبکاری بندوبست یا واجب العرض مین اِسطرح پر نہین ظہور مین
آیا ہے اور دعوی تقسیم حصہ رقمی تین آنہ واقع موضع ستاہر نادرست ہے
کیونکہ منجملہ حصہ رقمی دو آنہ موروثی واقع موضع مذکور مدعی مستحق صرف
نصف آنہ کا ہی اور اُسپر وہ دخیل کار ہے اور باقی ڈیڑھ آنہ کا حصہ متعلق
موضع ستاہر اِسطرح پر منقسم ہے کہ یعنی چار آنہ حصہ بھونرا ی کو من
مدعی علیہ نے خود بغیر شرکت احدے خرید کیا ہے اور چار آنہ حصہ
عجایب سنگہ اور رام سنگہ کا ہے فقط منصف کی تجویز یہہ ہوئی کہ وجہہ ثبوت
زبانی اور تحریری مدخلہ مدعی سے ظاہر ہے کہ سنہ ۱۲۵۳ فصلی تک فریقین کو

حقیت اور دخل اجمالی نسبت حقیقت سینہ کے حاصل تہا اور یہہ عذر مدعی علیہ کا کہ مدعی جار ہوا ضلع چندبی وغیرہ سے بیدخل رہا ہے اور موضع ستاہر مین صرف ایک آنہ کا مستحق ہے اور حصہ چار آنہ مشتریہ مین اسکو کچہہ حقیت نہین ہے محض فضول ہے اور یہہ امر کہ مدعیکا نام کاغذات بندوبست مین لشرکت مدعی علیہ کے بعیوض حصہ داری اور زمینداری کے داخل ہوا اور مدعی علیہ نے کچہہ عذر اسکی نسبت نہین کیا رافع اس عذر کا ہے کہ مدعیکا نام نقل منتخب اور روبکاری مین داخل نہین ہے اور دعوی مدعی خارج حد سماعت سے نہین ہے سواے اسکے تجویز انکی یہہ ہوئی کہ جس حال مین مدعی تقسیم حصہ ہورو ڈی مین جاہتاہی جسپر دخل اجمالی اسکو اور مدعی علیہ کو ہے اور عجایب راے وغیرہ کے حصہ مرہونہ مین مستدعی تقسیم کا نہین ہے کچہہ ضرورت نتہی کہ عجایب راے اور رام سنگہ زمرہ مدعی علیہم مین داخل کیئے جاوین فقط منصف سنے مدعیکے حق مین ڈگری دی جسکو صدر الصدور سنے باین تجویز بحال رکہا کہ روبکاری بندوبست اور کاغذات دیگر متعلق موضع ستاہر مدخلہ مدعی سے بخوبی ظاہر ہے کہ دونون فریق مقدمہ دس آنہ مذکور کے حصص مساوی داخل ہین اور ذیل مین تفریح حصہ مورو ثی اور حصہ محصولہ از روے خرید موجود ہے لیکن

عذر مدعی علیہ کا نسبت مقدار زمین متعلقہ موضع ستابر عبث ہے اور
نسبت موضع چندی وغیرہ چار موضع مذکور کا عذرات بشی داری اور
بندوبست سے ظاہر ہے کہ دونون کا نام اُنمین داخل ہے اور محکمجات
مال اور دیوانی مین اشخاص اجنب کے ساتھہ دونون فریق نے بوجہہ دخل
وحقیت اجمالی کے مقدمہ کیا ہے اور مدعیکا دخل اور حق مالکانہ نسبت
بالکل جایداد مدعی کے ثابت ہے فقط منجملہ تین ۳ عذرات جو ضلع سے
بہیجے گئے مدعی علیہ کی وکیل نے صرف دو عذر پیش کیے ہین اولاً یہہ کہ
جس حال مین کہ موضع ستابر کے حصہ دس آنہ پر دخل اجمالی ہے اور منجملہ
اُسکے مدعی تین آنہ کے تقسیم پاتا ہے اُسکو جواز رجاع نالش بنظر
تقسیم بغیر اشتمال زمرہ مدعی علیہون مین بالکل اشخاص دخیل کار حصہ دس
آنہ کے حاصل نہین ہے مگر حاکمان ماتحت مین سے کسی نے اسپر لحاظ
نہین کیا اور دوسرے یہہ کہ عذر مدعی علیہ کا یہہ ہے کہ چونکہ مدعیکا
نام روبکاری بندوبست اور واجب العرض مین نسبت مواضع چندی
اور مدارپور اور زمین مدارپور اور رلاڑپور پر داخل نہین ہے لہذا اُسکو نہ
مواضع مذکورہ پر دخل ہے اور نہ اُنسے کچھہ تعلق اُسکو ہے اور اندر میعاد
دوازدہ سال کے مدعی نے بنظر استرداد کا عذرات مذکور کے کچھہ پیروی
نہین کی ہے حالانکہ برخلاف اُنکے دعوی حصہ نسبت مواضع مذکور کے قابل

سماعت کے نہین ہے اور جن کاغذات مین مدعیکا نام بقول صدر الصدور کے
داخل ہے اُنکو کچھہ تعلق ان موضعون سے نہین ہے مگر اورون سے جنمین کے
حقدار ہے اور اُس امر سے مدعی علیہو کو انکار نہین مگر نسبت مواضع
چندی وغیرہ کے اُن کاغذات سے مدعیکو کچھہ فائدہ متصور ہے بلکہ بمقابلہ
روبکاری بندوبست اور واجب العرض کے جو مدعی کی حقیت کے مخالف ہین
اُنکو جوازی حاصل نہین رای اسمت صاحب ظاہر نہین ہے کہ موضع ستابہ کے
حصہ رقم چھہ آنہ مالکانہ اور مستری مین جسکے نصف یعنی حصہ رقم تین
آنہ کا دعوی دار مدعی ہے کوئی اور شرکاء اجمالی علاوہ مدعی علیہ کے
ہین جنکے اوپر مدعیکو نالش کرنی لازم تھی اور حصہ رقم چار آنہ متنازعہ
فیہ نہین ہے پس ہماری دانست مین کوئی نقص بر نیت فریقین مین واقع
نہین ہوا اور منصف نے جسکے فیصلہ کو صدر الصدور نے بحال رکھا ہے
لحاظ اوپر اس عذر کے کیا ہے اور نسبت امر ثانی کی ہماری رای یہہ ہے
کہ تجویز حاکمان ماتحت کی اسطور پر واقع ہو چکی ہے کہ مدعیکے حق مین
جو ثبوت زبانی یا تحریری پیش ہوا ہے اُسکو ترجیح اوپر اس امر کے کہ
کاغذات مال کی ایک یا دو قطعہ مین نام اُسکا داخل نہین ہے اور اُس عدم
اندراج سے مدعیکو کچھہ ضرر نہین پہونچتا ہے علاوہ برین اُنکے نزدیک متحقق
ہے کہ مدعیکا دخل اجمالی اوپر چارون موضع کے چندی وغیرہ کے رہا ہے

پس ہماري دانست مین یہہ اپیل قابل نامنظوري کے ہے فقط راي

ججي صاحب باتفاق راے اسمتھ صاحب کے حکم ہوا کہ یہہ اپیل نامنظور

ہووے اور کاغذات مشمولہ درخواست ہذا بلا دستخط نقل کے واپس

ہوان فقط

۱۶۱ نمبر متفرقہ

منفصلہ بارھوین جون ۱۸۵۵ع

کارنول کورلي جکسن صاحب ہنري بنک بارنگتن صاحب	حاکمان

بنارا ضي حکم صدر الصدور ضلع بنارس

مرقومہ ۲۹ دسمبر ۱۸۵۳ع

مسماۃ سعید النسا بیگم سایلہ بابو بیني پرشاد وکیل

بنام

منشي مني لعل خریدار ڈگري طرفثاني لالا مانراي وکیل

معلوم ہوا کہ اپیلانٹیہ نے قبضہ موروثي کا دعوي کرکے

بیان کیا کہ میري غیبت مین وہ ڈگري ازراہ سازش بذریعہ اقبال

دعوی چند اشخاص کے جو میری جانب سے دخیل تھے حاصل ہوے صدر الصدور نے
اُسکے دعوی کو سماعت سے نا منظور کیا کہ ملاحظہ دوسرے مقدمات کے
معلوم ہوا کہ اسامی اُن اشخاص کے جو مدیون ڈگری ہذا ہین کاغذات
سرشتہ مال مین داخل ہین لہذا طلبی کاغذات کی مناسب ہے اور جب تک
اپیل زیر تجویز رہے تب تک اجراے ڈگری کا ملتوی رہنا چاہیے چنانچہ
آج یہہ مقدمہ بعد پہونچنے کاغذات کے مع کاغذات موصولہ ضلع کے
پیش ہوکے ملاحظہ مین گذرا رای ہارنگٹن صاحب میری راسے یہ ہے
ایسا آتا ہے کہ جس وجہہ کے لحاظ سے صدر الصدور بیانات مندرجہ
سوال سایل کے نسبت جو اُسکے محکمہ مین ہوے تحقیقات کرنے سے منکر ہوا
غیر کافی ہے اور جو حکم کہ حاکم موصوف سے صادر ہوا خلاف منشاء
قاعدہ مندرجہ کنسٹرکشن نمبر ۴۴ ہے اور لایق بحالی کے نہین صدر الصدور
کو لازم تھا کہ اُس ضابطہ کے مطابق جو ایسے مقدمات کے واسطے
معین ہے ڈگریدار سے جو فی الحال سایل کا قایم مقام ہے سوال
مذکورہ بالا کا جواب طلب کرتا اور بعد داخل ہونے ثبوت عذرات
فریقین کے مقدمہ کی نسبت ایسا حکم جو کہ کل رویداد کامل تحقیقات کے
بعد اُسکے دانست مین درست اور واجبی اور مطابق رای عدالت ہذا
مندرجہ کنسٹرکشن مذکورہ بالا ٹھہرے صادر کرتا اسواسطے مجھے فرض ہے

کہ حکم صدر الصدور کا نا تمام سمجھکر منسوخ کرون اور مقدمہ کو اُسکے محکمہ مین
واپس بھیجون تاکہ وہ اب بموجب ہدایت بالا کے تجویز مقدمہ کی عمل مین
لاوے اِسواسطے حکم ہوا کہ حکم صدر الصدور ضلع بنارس مرقومہ ۲۹ دسمبر ۱۸۵۴ء
کا رد و منسوخ ہو اور نقل اِس روبکاری کی مع کاغذات موصولہ ضلع کے
اِس حکم سے کہ موافق اشارات مذکورہ بالا کے پھیر تجویز کرین بہ سبب بیسی
کے ساتھہ صدر الصدور ضلع مذکور کے پاس بھیجی جاوے فقط

---

۶۶۳ نمبر متفرقہ

منفصلہ بارھوین جون ۱۸۵۵ء

کارنول کورلی جیکسن صاحب ہنری بیک بارنگٹن صاحب	حاکمان

بنا راضی حکم صاحب جج ضلع بریلی
مرقومہ ۲۹ دسمبر ۱۸۵۴ء

درگا پرشاد مختار عام رانی راج کنور سایلہ — بابو بینی پرشاد وکیل
بنام
مسماۃ سین کنور — مدعا علیہا ثانیہ

میرے نزدیک کوئی وجہ زیادہ دست اندازی اس
عدالت کے اس مقدمہ کی نسبت جسکی تجویز مین بہت سا وقت حکام
محکمہ ہذا کا صرف ہو چکا ہے نہین پائی جاتی ہے صاحب جج ضلع نے جہانتک
متخاصمین سکونت پذیر ہین بہ تعین واثق نہ لکہا ہے کہ جو ضمانت جانب
فریق ثانی سے داخل ہوئی کافی ہے میری دانست مین سایل کے عذرات
صرف واسطے ایذا رسانی کے پیش ہوئی اور سایل کے بیانات کی زیادہ
تحقیقات کرنے کی کچہہ ضرورت نہین لہذا حکم ہوا کہ سوال سایل کا
نامنظور اور کاغذات موصولہ ضلع بذریعہ نقل اس روبکاری کے بریبت
بے میعاد کے ساتہہ صاحب جج ضلع بریلی کے پاس بہیجی جاے فقط

نمبر ۲۰۴۸ سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ ۱۴ر جون سنہ ۱۸۵۵ء

ہوزلی اسمت صاحب
ہنری ہنگ ہانگٹن صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع علیگدہ

مرقومہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

ٹھاکر بلونت سنگہ مدعاعلیہ اپیلانت لالہ بسنت رای وکیل

بنام

طوطارام وغیرہ ریسپانڈنٹ

واضح ہو کہ سایل کو دو عذر ہین اولاً یہہ کہ خود عرضی نالش کے
بیان سے ظاہر ہے کہ مدعیون نے شروع مین اسے وادستند کے سمت ۱۸
مین وقتیکہ سیتارام ہمارے مورث کے کاربار کے لین دین کو متواتر تقسیم کیا
اور چونکہ انہین معاملات مین اور اشخاص شریک تھے جنکی وفات ہوئی ہے
اور مدعیون کو کوئی سارٹیفکٹ ازروے ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۱ع کے واسطے
تحصیل زر یافتنی کے نہین ملا ہے اور انکو کچھہ استحقاق نالش ہی نہین ہے
جیسا ہمنے اپنے جواب مین عذر کیا ہے تو حاکمان ماتحت کو تردید اس عذر کی
لازم تھی کیونکہ بنظر مرقومہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۴۷ع یہہ تجویز اس عدالت کی
ہو چکی ہے کہ ورثای قرض خواہ کو لازم ہے کہ سارٹیفکٹ واسطے بریت
قرضہ دار دیگر شرکا کے دعوی ہای ناجایز سے حاصل کرین اور
ثانیاً یہہ کہ کیفیت امین مدخلہ محکمہ صدر الصدور سے ظاہر ہے کہ کسی طرحکے
حساب کا وجود پایا گیا اور زر باقیات مین سود خلاف قانون داخل ہے
اور محکمہ صاحب جج مین بھی راے اسیسرون کی یہہ ہوئی کہ سود خلاف قانون کے

کہا گیا ہے مگر بعکس منشاء دفعہ ۸ قانون ۳۴ سنہ ۱۸۳۹ء صاحب جج نے تجویز
یہہ کی ہے کہ یہہ امر خلاف ضابطہ ہے حالانکہ منشاء قانون مذکور کا یہی ہے کہ
بالکل دعوی ڈسمس ہونا چاہیئے اور اسکے حساب اجناس مین بہی سود محسوب کیا گیا ہے
فقط راے اسمتھ صاحب — نسبت عذر اول کے ہماری راے یہہ ہے کہ منشاء
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۲ء کا یہی ہے کہ حفاظت اُن شخصونکی ہووے جو اشخاص متوفی کے
قایم مقام ہون کے اداے زر قرضہ کرین اور اُسکو کچہہ تعلق مقدمات ممبر سے نہین ہے
جو دیوانی عدالت مین باظہار اد اثبات حقیت کے دایر کیجاوین اور مقدمہ
ہذا مین قابض ہونا مدعیکا اوپر کہاتہ بہی کو تہی کے موجب استحقاق
بادی النظر مین ارجاع نالش کا متصور ہے اور مدعا علیہ نے باقبال وقوع
معاملات عذر دعوی کے نسبت از روے حالات کے پیش کیا پس ہمارے نسبت امین
یہہ وجہہ موجبہ نہین ہے اور علی ہذا القیاس دوسری وجہہ بہی ناجایز ہے چنانچہ
حاکم مرافعہ اولی نے باوجود تحریر فیصلہ بکمال صراحت اور جانفشانی کے تجویز اس
امر کی بہی لکہی ہے کہ جس حالت مین بعد نکاسے حساب کے اقبال زر یافتنی کا کیا
جاوے تو نسبت نوعیت معاملات سابق اور شرح سود کی جو اس حساب مقبولہ
مین شامل تہا تحقیقات نہین ہوسکتی ہے اور راے اسیسرونکی بہی جسکو صاحب
جج نے واسطے تجویز اسی امر خاص کے طلب کیا تایید تجویز حاکم مرافعہ اولی
سے واقع ہوئی ہے پس انہین وجوہ سے یہہ سوال ہمارے نزدیک قابل نامنظوری کے

سکے ہے فقط راي ہارنگٹن صاحب باتفاق راے اسمتھ صاحب حاکم کے ہماري
ہي نزدیک یہي وجوہ جو واسطے منظوري اپیل خاص مقدمہ ہذا کے پیش
کي گئي ہین غیر کافي ہین اور سوال قابل نامنظوري کے ہے چنانچہ نسبت
امر اول کي ظاہر ہے کہ سایل نے بجواب مقدمہ مدخلہ مرافعہ اولي اس امر کو
صراحت کے ساتھہ بیان نہین کیا کہ مدعي نے سارٹیفکت از روے ایکٹ
۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع حاصل نہین کي ہے اور نسبت مدعي ـــ کے حقیت وراثت
ناجواز ارتباع مقدمہ ہذا اوسنے بصراحت انکار نہین کیا پس ہماري دانست
مین اعدام اس نتیجہ کا بخوبي ممکن ہے کہ تامل اداے قرضہ مین صرف بنظر
ایذا رساني کے کیا گیا ہے بہ نسبت کسي شک معقول نسبت استحقاق فریق
جو اوسکے وصول کا دعویدار ہوا اور نسبت وجہ ثاني کے راي ہماري
یہہ ہے کہ نالش ہذا بربناء تصفیہ حساب واسطے دلاپانے زرباقي کے
جو اوس نکاسي کے وقت ٹہرا اور جسکا اقبال مدعاعلیہ نے کیا دائر
ہوئي اور سایل نے اوس نکاسي حساب اور اقبال باقي دونوسے انکار کیا
مگر حاکمان ماتحت نے دونون امر کو ثابت قرار دیا سواے اسکے سایل نے
مرافعہ اول مین عذر تمادہ سود خلاف قانون کے کسیطور سے پیش نہین کیا
پس ہماري دانست مین اسکو جایز نہین ہے کہ حسب عذرات اوسکي نسبت
نالش مدعي پیش کردہ مرافعہ اولي غیر مثبت قرار پائے تو محکمہ اپیل مین

اُن عذرات کے ترمیم کرے یا عذرات جدید پیش لادے یا یہ عذر اُسکا
قابل سماعت کے ہووے کہ اُس زر باقی سنتہ اور متعلقہ کا ایک جزو سود خلاف
قانون ہے اسواسطے حکم ہوا کہ باتفاق راے حاکم ممدوح کے درخواست
ہذا منظور ہو اور کاغذات مشمولہ بلا ذات ثبت نقل کے واپس ہون فقط

۱۰۰۷ نمبر سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ سولہوین ۱۶ جون سنہ ۱۸۵۵ع

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم

بنا راضی حکم صدر الصدور ضلع سہارنپور
مرقومہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۵۵ع

سید محمد حسن اور سید محمد مدعی علیہما سایلان مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

ہیرا لعل وغیرہ طرفثانیان لالہ بسنت راے وکیل

دریافت ہوا کہ جس اجراے ڈگری مقدمہ تعدادی نو ہزار نو سو
ساٹھ روپیہ ساڑھے تیرہ آنہ اور شتہر نیلام ہونے حقیت مدعی علیہما واقع
صدر پورڈ وغیرہ جاری ہوا ضلع کے سایلون نے سوال عذر کا بیان تصفیہ

ہو جانے با خود یا اپنے اور ڈگریدار اور للہہ دینے تین قطعہ رہنامجات
بنام ڈگریداران تعدادی چھہ ہزار روپیہ اور باقی روپیہ نقدی دینے
کے ساتھ دوسرا مرافعے محکمہ مین صدرالصدور کے گذرانا اور
عند التجویز صدرالصدور نے حسب جو ۵ مندرجہ روبکار اپنے سوال
سایلون کو نامنظور کیا کہ سایل اُس سے ناراض ہین فقط مجھی کوئی
وجہہ دست اندازی کی بیچ حکم صدرالصدور کے نہین معلوم ہوتی ہے
اِسواسطے کہ وہ دلایل جنکی رو سے صدرالصدور نے رہنامے کو تصفیہ
قرارواقعی کا درمیان فریقین نسبت ڈگریات مقبوضہ رسپانڈنت کے
تجویز کیا بہت درست مین معقول معلوم ہوتی ہین فقط اپیلانٹیان کے
پاس کوئی درست اوپری ثبوت اُنکی بیانات کا موجود نہین ہے اور شہادت
اُنکے گواہونکی حسب دلایل مرقومہ صدرالصدور قابل اعتبار کے نہین ہے
فقط بے ایمانی اپیلانٹونکی اِس سے ظاہر ہے کہ بعد تحریر رہنامہ کے اُنہون نے
بیچ درخواست کرنے داخل خارج کے لیت ولال کیا اور یہہ بیان اُنکا
کہ اُنہون نے بغرض داخل خارج کے سوال کلکٹری مین داخل کیا تھا صریح
باطل ہے فقط اپیلانٹیان کے سوال کو مین نامنظور کرتا ہون اور چونکہ
رسپانڈنتیان نے واسطے جوابدہی اپیل کے ایک وکیل مقرر کیا تھا اسواسطے
خرچہ عدالت بھی اپیلانتیان سے دلایا جاوے اِسلئے حکم ہوا کہ سوال سایلونکا

نامنظور ہوا اور خرچہ طرفثانیوں کا متفرقہ سے بذمہ سایلون کے ذمہ عاید ہو اور کاغذات موصولہ ضلع جو بذریعہ روبکاری صدر الصدور مورخہ شانزدہم مئی ۱۸۵۵ء کے ہمراہ دوسرے سوال سایلون کے اس عدالت مین آئی تہے بذریعہ نقل اس روبکاری کہ بنے میعادی برسیت کے ساتہہ سہارنپور کے صدر الصدور کے پاس بہیجے جائین فقط

ادہ انمبر خاص ۱۸۵۴ء

منفصلہ سولہوین ۱۶ جون ۱۸۵۵ء عیسوی

ہنری لینک ہارنگٹن صاحب الفرڈ ولیم بیگبی صاحب	حاکمان

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع اعظم گڈہ مرقومہ اکیسوین ۲۱ اپریل ۱۸۵۵ء عیسوی

دیبی سنگہ و گنیس سنگہ مدعی علیہا — سایلان — مولوی محمد نادر علی کیل

بنام

سری اہیر وغیرہ — رسپانڈنٹ

واضح ہو کہ واسطے منظوری اپیل خاص کے سایلون نے دو عذر

اس مقدمہ مین بحث کیسے بیان اولاً یہہ کہ مقدمہ سابق مرجوعہ مدعیان
واسطے اسی جایداد کے تھے بموجب انکی استدعا کے خارج کیا گیا اسکی
بناء صرف اوپر بیان حقیت مالکانہ کے بغیر کسی ذکر رہن صرف بجائی
قایم ہوئی تھی حالانکہ نالش ہذا اوپر بیان اُسی رہن کے مبنی ہے
پس ظاہر ہے کہ اسطرح کے بیانات مختلف سے مدعیونکو مستفید ہونا
نچاہیے بلکہ بیانات مختلف کا جو نتیجہ معمولے ہے انکی ذمہ وار ہونا لازم
اور اُسکا ورود مبطل نالش ہذا متصور ہے اور چونکہ پہلے مقدمہ مین
انہون نے بیان رہن کا نہین کیا لہذا ظاہر ہے کہ رہن مذکورہ محض بے بنیاد ہے
اور بنیادی کا دخل مستد مقصد بغیر ذکر اُس رہن کے جو اُسکے حق مین مانع
سماعت مقدمہ جسکی صیغہ مین کہ اب دایر ہوا ہے از روے قانون تمادی ایام
کے متصور ہے اور دوسرے یہہ کہ صدر الصدور صادر کرتے ہین ڈگری
مدعیون کے حق مین باسترداد فیصلہ مرافعہ اولی کے واجب العرض
بندوبست اور کرسی نامہ مدخلہ مدعیان اور دوسرے کاغذات داخلہ کے
مضمون کو نہین سمجھا ہے فقط راے ہارنگٹن صاحب نسبت امر
اول کے راے ہماری یہہ ہے کہ بالفرض وہ بیانات مناقض موجود
بھی ہوے جو سایلون نے دونون مقدمات کے عرضی نالش مین انگشت نما
کیا ہے مدعیون نے کسیطرحکا فایدہ کسی بیان غلط یا عدم بیان عرضی نالش

مقدمہ سابق سے حاصل نہین کیا ہے بلکہ برعکس اسکے جب انہون نے دیکہا
خواہ بملاحظہ جواب مدعی علیہ یا بطور دیگر دریافت کیا کہ انسے غلطی
بیان مقدمہ مین واقع ہوئی ہے تو تب انہون نے سوال حاکم کے پاس
واسطے نہین سپاہ ہونے مقدمہ کے داخل کیا اور بموجب انکے سوال کے
مقدمہ بغیر کچہہ تجویز ازروے حالات کے خارج کیا گیا پس جسقدر کہ
مدعیون نے مقدمہ مذکور کے عرضی نالش مین بیان کیا ہو وہ بیکار محض
متصور ہے تاوقتیکہ ثابت نکیا جاوے کہ وہی بیان درست تہا اور
بعوض اسکے ایک بیان محض بے بنیاد انہون نے مقدمہ ہذا مین فریباً
اور ازراہ بدمعاملگی پیش کردیا ہے غرض اس امرکو سایلون نے
ثابت نہین کیا ہے اور چونکہ صدر الصدور کی تجویز مین بیانات عرضی
نالش مقدمہ نالی درست ہین تو ظاہر ہے کہ مدعیان بوقت تحریر عرضی
نالش سابق واقف کئی امرون سے جس سے اب ہوئے ہیں نہ تہے
چنانچہ یہی سبب ہے کہ دونون عرضی نالش کے بیانات مین تناقض
پایا جاتا ہے جسکی تحریر سایلان کرتے ہین ورای اسکے دونو مقدمات
مین مدعیان اسی ایک بناء نالش پر نالشی ہوئے ہین اوراسی
امرکو خاصۃً دیکہا چاہئے اور نسبت وجہہ ثانی کے رای ہماری یہہ ہے کہ
معلوم نہین ہوتا کہ صدر الصدور نے دستاویزات مقدمہ کے سمجہنے مین کچہہ

غلطي کي ہے چنانچہ اُنکے نزديک متحقق ہوا کہ ہرچند جسبي مدعيان بيان
کرتے ہين کہ ہمارا استحقاق حاصل ہے وہ مبني تعلقہ متنازعہ بر دخيل کار
صرف بطور راہن يا امانت دار کے تہا تا وقتيکہ اُسکي اخراجات کا
روپيہ وصول ہو جاوے اور اِس امر کو صدر الصدور وجہہ ثبوت زباني
اور تحريري سے منبت سمجھتے ہين اور ہماري دانست مين اُنسے کوئي
خطا اُس بيان مين واقع نہين ہوئي ہے جو اُنہون نے مدنوو سنا و بزات
مصرحہ سوال اپيل خاص کے مضمون کو بيان کيا ہے اور اُنکي وجوہ
ثابت دگري حق مين مدعيون کے بتر ديد فيصلہ منصف مصرح مين اور
بمقدر اختيار ہمکو تجويز مين اِس مقدمہ کے بصيغہ اپيل خاص ہمادہ
راي دينے ايسے امر کے ہے کسي طرح کي خطا ثابت نہين ہوئي ہے
پس چونکہ ہماري دانست مين کوئي وجہہ واسطے منظوري اپيل
خاص کے نہين ہے لہذا حکم ہوا کہ سوال ہذا نا منظور ہو راي ہنکي صاحب
... سنہ راي ہنري ٹاک ہاٹنگٹن صاحب جس مين ہمکو اتفاق ہے
لہذا حکم ہوا کہ يہہ سوال نا منظور ہو اور کاغذات مشمولہ سوال حسب
ضابطہ واپس ہون فقط

۲۰۰۳ نمبر ۱۸۵۴ء

منفصلہ سولہوین جون ۱۸۵۴ء

ہوزلی اسمت صاحب } حاکمان
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب }

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع اعظم گڈہ
مرقومہ دسوین اگست ۱۸۵۴ء

عجایب سنگہ مدعی علیہ — اپیلانٹ — مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

سنی سنگہ وغیرہ — رسپانڈنٹ — لالہ ماترای وکیل

معلوم ہوا کہ دعوی حقیت ازروے خرید اور دخلیابی ... اج نام بابت حصہ رقم ایک آنہ ۲ پائی ۱۰ اکرانت واقع موضع سورا وغیرہ مع واصلات سن ابتدای ۱۲۵۵ فصلی لغایتہ ۱۲۶۰ فصلی بتعداد دعوی مبلغ چارسو بایس ۴۲۲ روپیہ چار آنہ سات پائی بموجب بیعنامہ اور قبض الوصول مرقومہ ۱۰ ستمبر ۱۸۴۸ء اور واسطے ناجایز قرار دینے ڈگری بابت حق شفع محصولہ بیجانا تہ سنگہ

مدعی علیہ مرقومہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۱ء اور باسترداد نیلام دایر ہوئی
سے دونو حاکمان ماتحت نے نیلام بحق عجایب رای مدعا علیہ نسبت حصہ
مذکور کے مسترد کرکے مدعیون کو دخل حسب ثبوت خرید نسبت جمیع
مدعا علیہا کے باستثناء بہجا تہہ رای کے دلایا اور دعوی واصلات
اور واسطے ابطال ڈگری حق شفع محصولہ بہجا تہہ رای ڈسمس کرکے بہجا تہہ
مذکور کو ڈگری سے بری الذمہ کرکے مدعیون پر اُسکا خرچہ عاید کیا
اور اس تجویز کی ناراضی سے مدعی علیہ کو دو عذر ہین اولا یہہ کہ
فیصلہ صدر الصدور کا خلاف منشاء دفعہ ۱۰ قانون ۲ سنہ ۱۸۰۳ء اسلئے
متصور ہے کہ مدعی کے دعوی مین امر مجوزہ سابق داخل ہے چنانچہ بہجا تہہ رای
نے قبل اسکے نالش بنام بہوبت رای وغیرہ بالعان اور ٹہے سنگہ وغیرہ
مشتریان واسطے استرداد ایسے بیعنامہ مرقومہ دسوین ستمبر سنہ ۱۸۳۹ء
اس وجہہ سے دائر کی ہے کہ حق شفع ہمکو حاصل ہے اور تاریخ ۱۰ ستمبر
سنہ ۱۸۴۱ء اُسکو ڈگری ملی جواب تک جاری ہے اور وہ جو ڈگری
ہذا جس مین استدعای اُس ڈگری کی استرداد کی پیش ہوئی ڈسمس
کی گئی اور دوسرے عذر پر سایل نے اصرار نہین کیا غرض فریق ثانی کے
وکیل نے یہہ بیان کیا کہ حقیقت بتی جسکے حق شفع کے لیے بہجا تہہ رای
ڈگری ملی ہے اُسکو عجایب سنگہ نے باجرای ڈگری بنام نوبت رای اور بالعان

کہ جسکو اُسنے خود خرید بتاریخ ۲۰ مئی سنہ ۱۸۶۱ع کے کی تھی نیلام کرا دیا
پس حجت مدعیون کی یہہ ہے کہ جس حال مین ہملوگون نے اُس جایداد کو
ازروے بیعنامہ مرقومہ دسوین ستمبر سنہ ۱۸۶۲ع خرید کیا تھی تو ہملوگ مستحق
نالش واسطے استرداد نیلام جو بماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ع مابعد جاری ہونا ڈگری وقوع
مین آیا دایر کرین جب کہ حق شفع کی ڈگری معطل نہین ہے اور اُسکے
قابض نے نہ زرثمن داخل کیا اور نہ اُسکو اجرا کرسکے اور حالت کمرای مستدعا
اور حاکمان ماتحت نے بیجناتہہ سنگہ کو اسی وجہ سے بری کیا کہ اُسکو
ہنوز اجراے ڈگری کا اختیار باداے زرثمن کے حاصل ہے فقط اور
اہمت عتاب واضح ہو کہ جس قانون کا حوالہ سائل کیطرف سے دیا
گیا ہے اُسمین استناع اُس مقدمہ کی ممانعت کی ہے جو ازروے ادعاے
ڈگری سابق یا بین عدالت یا نوشتہ دیگر کے متعلق اور مجوزہ کسی
حاکم عدالت یا حاکم دیگر کامل الاختیار کا معلوم ہووے اور اگرچہ فی الحقیقت
مقدمہ درمیان دعوی دار حق شفع بمقابلہ بایعان اور مشتری
حصہ متنازعہ معرض سماعت اور تصفیہ مین آچکا ہے اور بعنا
بنابرآن اُس ڈگری کے مسترد کیا گیا جو ہنوز جاری ہے کیونکہ مدعیون
کیطرف سے اقبال اس امر کا ہے کہ ہملوگون نے بیجناتہہ راے کے اوپر
اس وجہہ سے نالش کی کہ ہماری دانست مین منشاء ڈگری کا یہی معلوم ہوا

مین ادای مبلغ کے لئے ایک میعاد مقرر ہے یہان تک کہ بعد انقضای
کے ڈگری بعض بیکار متصور ہے حالانکہ حاکمان ماتحت کی تجویز یہہ
ہوتی ہے کہ مراتب ڈگری کے ایسے ہین کہ ڈگریدار کو اختیار ہے کہ اندر
میعاد دوازدہ سال کے جب چاہے اسکو اجرا کرادے یا ابن ہمہ واضح ہو
کہ خریدار نیلام اُس مقدمہ حق شفع مین مدعا الفراہمین نہ تہا اور چونکہ بوقت
نیلام کرنے حق اور موافق ہوبت رای وغیرہ کے بماہ مئی سنہ ۱۸۵۰ع حق
شفع کی ڈگری صادر نہین ہوتی ہے حالانکہ برعکس اُسکے معاملہ جو
ہوبت رای وغیرہ سے تین برس قبل بابت اپنے حصہ کے لکہہ دیا تہا گو
اُسوقت جایز اور جاری تہا تو ظاہر ہے کہ ہوبت رای وغیرہ کی کوئی
شے اُسوقت ایسی نہ تہی جو قابل نیلام کے ہووے اور ہوبت رای وغیرہ کا
قایم مقام عجایب سنگہ اپنی کو قرار دیتا ہے پس انہین وجہون سے
ہماری دانست مین عذر عجایب سنگہ کا بیجا نہین معلوم ہوتا لہذا یہہ سوال
قابل نامنظوری کے ہے فقط رای بیکبی صاحب ہمکو ساتہہ رای اسمٹ
صاحب حاکم کے اتفاق ہے کہ یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہے چنانچہ
سایل بمنایتہ راے شفع کا باپ ہے اور بہ ترکیب اُنہون نے بسازش یہہ نکالی تہے
کہ اُنکو جایداد محض بہ قیمت خفیف حاصل ہووے اور بمنایتہ اپنی ڈگری حق
شفع کو اسلئے اجرا نہین کراتا ہے کہ مبلغ سنگدن اُسکو دینا پڑیگا اور فی الحقیقہ

درمیان فریقین مقدمہ ہذا یعنی عجایب سنگہ اور مدعیان یعنی غلام خریدار نام مشتری خانگی کے کبہی کوئی مقدمہ عدالت مین قبل اسکے رجوع نہین ہوا ہے اور حق شفع کی ڈگری ایک امر محض علیحدہ ہے باوجود ڈگری ہذا کے قایم رہ سکتی ہے اور ایک دوسرے کے مناقض نہین ہے اسواسطے باتفاق رای حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانت کی نامنظور ہوا سکا غذات مشمولہ بلا دابت نقل کے واپس ہون فقط

۲۱۴۴ نمبر ۱۸۵۳ع

فیصلہ سولہوین جون ۱۸۵۵ع

... اسمتہ صاحب ہنری بک ہار گلشن صاحب	حاکمان

بہ اراضی فیصلہ صاحب جج ضلع میرٹہہ

مورخہ چوبیسوین جولائی ۱۸۵۴ع

عطاء اللہ بن مرحلی — سایل — لالہ بسنت لال وکیل

بنام

گنگا بشن وغیرہ   طرف ثانیان

معلوم ہوا کہ سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ اگرچہ صاحب جج
اپنے فیصلہ مین اقبال کرتے ہین کہ مجہہ سایل کے کہیت کو نقصان پہنچا
لیکن با این ہمہ ہماری نالش کو ڈسمس کیا حالانکہ ایسی تجویز برعکس فیصلہ
اجلاس کامل عدالت دیوانی صدر مرقومہ ۱۴ مارچ ۱۸۵۴ء مقدمہ گیرت رای
وغیرہ اپلانتیان بنام سوہن کنور رسپانڈنٹ کے واقع ہوئی ہے
کیونکہ نقصان کے ثبوت پہنچنے سے دعوی کو ڈگری کرنا لازم تہا اور
محمد بخش کے مقدمہ سے اسکو کچہہ تعلق نہین ہے کیونکہ تصفیہ اسکا بتاریخ ۲۲
ستمبر ۱۸۵۲ء وقوع مین آیا مگر مقدمہ ہذا مین وجہہ نالش بتاریخ ۱۳
نومبر ۱۸۵۵ء پیدا ہوئی الا تہا کہ دونو حاکمان ماتحت نے قطعاً اپنی تجویز
اس پر لکہی ہے کہ ثبوت گذرانندہ مدعی فریبی اور ناقابل اعتبار ہے
اور طریق جسکی رو سے اسنے عمل کیا بد معاملگی سے خارج نہین ہے تو
ہماری دانست مین وہ اصول تجویز ایک قاعدہ عام کے جسکا تعلق
ان معاملات سے قرار دیا گیا ہے جو نیک نیتی کی راہ سے وجود مین آئے بعینہ
درست قایم کیا دین یعنی دعوی کو بقدر ثبوت ڈگری کرنا چاہیے اس
طرح کے مقدمہ سے نہ متعلق نہین نہ انکو متعلق کرنا چاہیے پس ہماری

رای ہمت دہر

دانست مین یہہ اپیل قابل ڈسمس ہونیکے ہے فقط رای ہانگٹن صاحب
اس تجویز مین ہمکو اتفاق ہے کیونکہ جب سایل نے مقدار خسارہ مدعی
بہ حسب بیان عرضی نالش کو ثابت نہیں کیا اور حاکمان ماتحت نے اُس
ثبوت کو جو اُسنے اُسکے بیان کی تائید مین پیش کیا نا قابل اعتبار
قرار دیا تو موصوف ایسا کو گنجایش کسیطرحکی تجویز کرنیکی بمادہ تعدد
خسارہ کی جو مدعیکو فی الحقیقت پہنچا نہ ملی اور ظاہر ہے کہ پنچایت
مین بہیجنیکے قابل کوئی ایسا مقدمہ قایم نہین ہوا اور ایسی صورت
مین سوائے ڈسمس کرنے مقدمہ کے اُس صیغہ مین کہ دائر ہوا کچہہ چارہ
حاکمان ماتحت کو نہ تہا اور باتفاق رائے اسمت صاحب حاکم کے ہماری
تجویز مین بہی اصلاح فیصلجات ماتحت کی بصیغہ اپیل خاص ممکن
نہین لہذا حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور ہوا ور
فیصلجات مشمولہ سوال بلا داشت نقل کے واپس ہون فقط

نمبر ۲۱۴۳ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ سولہوین ۱۶ جون سنہ ۱۸۵۵ع

مورایا آسن (نام) مدعی
بہری بہنک ازگکتن (نام) مدعا علیہ

حاکمان

بنارائسی فیصلہ صاحب صدر صدور ضلع آگرہ

مورخہ اتھائیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۴ء

سبال مدعی سایل

باین کا پہلا عذر یہہ ہے کہ حاکمان ماتحت ہمارے
تمسک کو اس سبب سے مصنوعی قرار دیتے ہین کہ اسپر نشان رجستری
اور مہر قضا نہین پائی جاتی حالانکہ مشہور ہے کہ بہت سے
تمسکات مبالغ قلیل کے معرض تحریر مین آئے ہین لیکن انپر
جسٹری یا مہر قضا کرانیکا خیال کسیکو نہین ہوتا اور اسطرح کی
تصدیق صرف اُن صورتون مین ضرور متصور ہوتی ہے جب معاملات
بابت مکان یا زمینداری کے وقوع مین آتے ہین اور اس مقدمہ
مین اصل حقیقت یہہ ہے کہ منجملہ پچاس (۵۰) روپیہ کے مدعی علیہ نے
ایک پیسا زر اصل مین نہین دیا مگر صرف سترہ (۱۷) روپیہ سود کی
نادہندگی کا طور دیکھکر ہمنے یہہ نالش دائر کردی جو گواہون کے اظہار سے
خاطر خواہ ثابت ہوئی ہے اور اعتراض نسبت کاغذ تمسک کی کہنہ ہونے

اور نیز اہرا تہوڑے سے دن کی تحریر معلوم ہونے کے باب مین جو کیا گیا
ہے ملاحظہ سے دستاویز مذکور اور نیز اظہارات گواہون کے
مرتفع ہوجائیگا فقط رای ہمت صاحب واضح ہو کہ یہہ نالش بتاریخ
دسمبر ۱۸۵۰ء واسطے دلا پانے مبلغ باسٹھ روپیہ پانچ آنہ دس
پائی زر قرضہ پافتنی ازروی تمسک قوسیہ ۱۲ فروری ۱۸۴۷ء کے
اس بیان سے دائر ہوئی کہ مدعا علیہ نے باقبال مبلغ ستائیس روپیہ
زر باقی سابق اور لینے تیئیس روپیہ نقد کے تمسک بنا ہی نالش و
بابت مبلغ پچاس روپیہ بوعدہ ادای کل روپیہ یک مشت یا ازروی
قسط کے دو برس کے اندر لکھہ دیا جسمین سے سترہ روپیہ بتاریخ
یکم اپریل ۱۸۵۰ء معرض ادا مین آیا فقط مدعا علیہون نے تمسک کی
تحریر اور دین سے انکار کیا اور منصف نے بہی اسی وجوہ تجویز
نسبت عدم اعتبار اظہار گواہان مرقوم الحاشیہ تمسک اور نسبت
مشکوک ہونے نوشتہ مذکور کہ اُسکی تحریر نو اور کاغذ کہنہ کے معلوم ہوتی ہے
بہت صراحت کے ساتہہ لکہہ کر دعوی کو مشتبہ اور غیر مثبت قرار دیکر
ڈسمس کیا اور صدر الصدور نے تجویز منصف کو حسب وجوہ مبینہ اُنکے
فیصلہ کے درست قرار دیا اور علاوہ اُسکے یہہ لکہا کہ تمسک پر نہ
نشان رجستری نہ مہر قضا ثبت ہے اور اُسکی تحریر اور کاغذ

کہنے کے معلوم ہوتی ہے ورایتاً اگرچہ معاملہ متنازعہ کرہمین
واقع ہوا لیکن استامپ پر بمقام ہر زمین خرید لیا گیا اور خریداری
معرفت کسی شخص اجنبی کی ہوئی سوا اسکے موصوف الیہ اور
وجوہ تایید اپنے اس قیاس کے کہ گواہان مدعی تعلیم اور نیز اعتبار
نہیں اپنے فیصلہ میں درج کی ہیں الغرض یہہ سوال ایلخاص مدعی
اصالتاً پیش نہیں ہوا ہے اور اسلئے اخذ نتایج قابل سماعت
مجمعہ اپیل خاص نہیں متصور ہیں بلکہ دونو حاکمان ماتحت نے
دعوی کو بلحاظ وجہہ ثبوت گذرانیدہ اور قرائن مقدمہ کے غیر
مثبت قرار دیا ہے پس ہمارے نزدیک یہہ سوال قابل نامنظوری
کے ہے رای ہارنگٹن صاحب چونکہ اس تجویز میں ہمکو اتفاق ہے
لہذا حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور اور فیصلہ
مشمولہ سوال حسب ضابطہ سایل کو واپس ہوں فقط

منفصلہ ۱۶ سولہوین جون ۱۸۶۸ء

الفرید ولیم بیگلی صاحب }
ہنری نیلز ٹمپلٹن صاحب } حاکمان

بنارا ضی حکم صاحب جج ضلع مرزاپور
مرقومہ ۱۳ ارمارچ ۱۸۶۸ء

بابو ردن پرشاد — سایل — لالہ بسنت رای وکیل

حال یہہ ہے کہ اِس مہینے کی ۱۳ ار تاریخ کو یہہ مقدمہ ہمارے اجلاس مین پیش ہو کے حسب وجوہات مندرجہ رای انگریزی کے بغرض منسوخی حکم صاحب جج کے حکم پیش ہونے کا نمبر ابت کا دوسرے حاکم کے اجلاس مین صادر پایا چنانچہ اُس مہینے کی ۱۶ ار تاریخ کو الفرید ولیم بیگلی صاحب حاکم نے حسب وجوہات مندرجہ رای انگریزی کے اپنی رای قایم کرکے حکم بحر پیش ہونے مسابت کا نمبر ابت کا ہمارے جلسہ مین صادر کیا اور شرح تجویز حاکم ممدوح کی یہہ ہے کہ میری دانست مین از روے آئین کے کوئی ضرورت رکھنی نقول دستاویزات مدخلہ اپیلانٹ نہین ہے اور اِسواسطے بعد لینے رسید کے اپیلانٹ سے دستاویزات مذکور اُسکو واپس ہونے چاہئیں فقط وہ قاعدہ جو تیسری مد مین قانون دہم ۱۸۲۹ء کے مندرج ہے واپسی ایسی نقول دستاویزات سے

متعلق نہین ہو سکتا کہ جو استامپ پر تجویز اور تصدیق ہو چکا ہون لہذا
میری رای ہارنگٹن صاحب کی رای سے دربارہ ناجوازی حکم صاحب جج
موید ہے اور بر بنیاد اسکے مین حکم مذکور منسوخ ہوکر صاحب جج کو ہدایت ہونی چاہیے کہ بلا
اجرای نقول کے دستاویزات مطلوبہ اپیلانت کو واپس کرین فقط اگر ہارنگٹن صاحب
میری تجویز سے اتفاق کرین تو ایک حکم مطابق دونون رای کے جاری ہووے فقط [illegible]
کی رای سے مین اتفاق رای کرتا ہون اور حکم اس لیے لہذا کا حسب مضمون [illegible]
[illegible] جاری ہوا اسواسطے حکم ہوا کہ حکم صاحب جج مرزاپور مرقومہ ۱۵ ار
مارچ ۱۸۵۵ع منسوخ ہوے اور نقل اس روبکاری کی اس حکم سے کہ حسب
مندرجہ بالا بلا رکھنے نقول کے دستاویزات مطلوبہ اپیلانت کو
واپس کرین مع کاغذات موصول ضلع کے پرسبت بہ میعاد [illegible] ساتھہ
ضلع مرزاپور کے صاحب جج کے پاس بھیجی جاوے اور کاغذات مشمولہ
حسب ضابطہ کے واپس ہون اور ترجمہ ہونا انگریزی رای اول ہارنگٹن
کا کچھہ ضرور نہین ہے فقط

نمبر ۱۷۴۸

منفصلہ سولہوین [illegible] ۱۸۵۵ع

ہنری بکٹ ہارنگٹن صاحب }
تہوز لی اسمتہ صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع آگرہ
مرقومہ ۲۰ مئی سنہ ۱۸۶۴ع

بہوانی رام بوہرہ مدعی — اپیلانٹ — شیخ احمد بخش وکیل

بنام

ناہو کا جیہ — رسپانڈنٹ — رای جوگلکشور وکیل

سایل کا بیان یہہ ہے کہ صاحب جج نے رای واحد نسبت اس مقدمہ اور دوسرے مقدمہ کے جسمین غلام جیلانی مدعی رسپانڈنٹ ہے تجویز کی ہے اور چونکہ ہمنے آج کی تاریخ سوال واسطے منظوری اپیل خاص مقدمہ مذکور داخل کرکے اُسی سوال مین اپنے عذرات بیان کئی ہین اور اُن دونو مقدمون کو ایک دوسرے سے تعلق ہے اسلئے ہم عذرات مذکور پر منحصر کرکے اونکا اعادہ اس مقام پر ضروری سمجہتے ہین اور جب فیصلہ صاحب جج نسبت مقدمہ مذکور کے مسترد کیا جایگا تو اس مقدمہ مین بہی جو تجویز اُنہون نے کی ہے تا بل منسوخی کے تصور کیجائیگی فقط واضح ہو کہ چونکہ اس مقدمہ مین جسکی طرف سایل اشارہ کرتا ہے وجوہ اپنی جانب کی رای کے بنا منظوری اپیل خاص تحریر ہو چکی ہین لہذا ہماری دانست مین یہہ سوال بہی

قابل نامنظوری کے ہے چنانچہ صاحب جج نے بیعنامہ بحق مدعی علیہ کو
بہ نسبت اُس بیعنامہ کے جو سایل کے حق مین تحریر ہوا بایں وجہ کہ یہہ راست و
درست ہے ہو قابل ترجیح کے قرار دیا ہے اور ترجیح کے وجوہ ہمارے
نزدیک قانوناً درست ہین حالانکہ موصوف الیہ نے سوا اسکے سایل کے
دستاویز کو قطعاً ناجایز مجرد بلحاظ اُسکے مراتب قوی کے قرار دیا ہے
پس ہمارا اسمین زیادہ گنجایش اُسکی تجویز کی بصیغہ اپیل خاص نہین ہے
دوسرے مقدمہ مین ہمنے جو راي لکھی ہے ملاحظہ طلب ہے اور باتفاق رای سمت عدالت
رنگٹن صاحب کے یہہ سوال ہمارے نزدیک قابل نامنظوری کے ہے
اور اگرچہ فریق ثانی کا وکیل آج بسبب بیماری کے غیرحاضر ہے لیکن
جس حال مین رای عدالت کی اُسکے موکل کے مفید مطلب صادر ہوئی
ہے تو اُسکی عدم حاضری سے کچھہ مضایقہ نہین ہے لہذا حکم ہوا کہ درخواست
اپیل خاص سایل کی نامنظور ہو اور فیصلجات شمولہ درخواست ہذا
حسب ضابطہ واپس ہوین فقط

۱۶۳۷ نمبر خاص سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ سولہوین جون سنہ ۱۸۵۵ع

[illegible] عدالت [illegible]

حاکمان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جنسی حل [illegible]

[illegible] قائم [illegible]

نالش کو تاریخ [illegible] تاریخ

[illegible] ۱۹۵۰ء [illegible] قرار دیا [illegible] اگر یہ تجویز

[illegible] ۱۹۵۲ء [illegible]

[illegible] وغیرہ [illegible] مدعیان اپیلانٹیان [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] واقع ہوئی ہے کیونکہ [illegible] مقدمات میں میعاد [illegible]

[illegible] ڈگری [illegible] تاریخ سے محسوب ہوتی ہے اور [illegible] مقدمہ

[illegible] ظاہر ہے کہ [illegible] اراضی معافی [illegible] وضع [illegible]

[illegible] بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۵۲ء واگذاشت ہوئی اور نالش

[illegible] بتاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء دائر کی گئی یعنی واگذاشت کی تاریخ سے

ہیوا محسوب کرنے سے نالش ہماری اندر حد سماعت کے معلوم ہوتی ہے
اور تجویز حاکم ماتحت کی نسبت اسکے ناقص ہے واضح ہو صدر الصدور کی
تجویز مین یہہ بات قرار پائی کہ اپیلانٹیون کو زمین مدعا بہا پر دخل بصیغہ
مشترکہ قبل ما بعد ایام بار یافت کے ۱۲۳۶ع مین نہین ہوا ہے یعنی جب
فی الحقیقت شنکر لعل وغیرہ مدعا علیہم نے ڈگری مین زمین اندروے حکم
صاحب اسپیشل کمشنر ۱۲۱۹ع مین واگذاشت ہوئی تہی وارڈن مین نہین پایا
ہین پس وے بلحاظ منشاء کنسٹرکشن نمبر ۹۰ جو اجراء مقدمہ اندر میعاد
بارہ برس تاریخ سے ڈگری صاحب اسپیشل کمشنر کے جو حق مین شنکر لعل
وغیرہ مدعا علیہم واقع ہوئی تہین رکھتے ہین کیونکہ منشاء کنسٹرکشن مذکور کا
صرف انہین مقدمات سے تعلق رکھتا ہے جسمین حاکم مجوز مقدمہ کے
تجویز یہہ ہوئی کہ دیگر مدار خاص کے ساتھہ نسبت مشترکین حاصل ہے
اپیل ظاہر ہے کہ نالش اپیلانٹیان قانون عام تمادی ایام کی روسے
ممنوع السماعت ہے اور نظیر جسکی طرف انہون نے خطاب کیا ہے
مقدمہ ہذا سے تعلق نہین رکھتی ہے کیونکہ صورت دونون مقدمونکی متحد
نہین ہے پس ہمارے نزدیک یہہ اپیل قابل ڈسمس کے ہے ۔ جو کہ اس
تجویز مین ہمکو اتفاق ہے اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سائل کی
نامنظور اور فیصلجات مشمولہ سوال حسب ضابطہ واپس ہون فقط ۔

نمبر ۱۵۷۳

منفصلہ سولہوین جون سنہ ۱۸۵۵ء

الفرید ولیم بگبی صاحب
موزلی سمتھ صاحب — حاضران

بنا اپیل فیصلہ صاحب جج ضلع مرادآباد
مرقومہ چھٹی مئی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

عجب سنگھ و بخشی سنگھ مدعیان اپیلانٹیان مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

ہردیال اور بلدیو سہائے وغیرہ مدعا علیہم ریسپانڈنٹیان مولوی محمد امجد علی وکیل

سائل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ اگرچہ صاحب جج نے سازش کے امر کو غیر مثبت قرار دیا لیکن نسبت ناجوازی رہننامہ جو نسبت مستدعا قرقی جائداد اور اشتہار بامتناع بیع یا انتقال اُسکے جنکا قبل وقوع معاملہ رہن کے ادخال و اجرا ہوا وقوع میں آئے موصوف نے کچھہ اظہار نہیں لکھی ہے اور ہمنے روپیہ پیشگی اُسی جائداد کے اطمینان پر دیا تہا پس ہم امیدوار ہین کہ صاحب جج کا فیصلہ نسبت ناقص ہونے رہننامہ کے منسوخ کیا جاوے

رای جانی صاحب جس حال مین صاحب جج کے نزدیک ثابت ہوا ہے
کہ معاملہ بیع مین کچھ سازش نہین ہوئی تو اُسکو راست و درست
قرار دینا چاہیے بلکہ رہنامہ کی تاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع ہے اور
اپیلانٹیون نے اپنی نالش اُسی سنہ اور مہینہ کی ۱۱ تاریخ کو رجوع
نہین کی اور ڈگری صدر امین مشعر حکم قرقی ۳ ماہ مئی سنہ مذکور
کو صادر ہوئی پس ظاہر ہے کہ جسوقت رہن وقوع مین آیا کوئی
امتناع قانونی اُسکی نسبت موجود نہ تھی اور بیان اپیلانٹ آ قرقی قبل
رہن کے واقع ہونے سے وہ معاملہ ناجایز ہے خلاف واقع کے ہے اور برعکس
اس تجویز صاحب جج کے کہ سازش وقوع مین نہین آئی اپیلانٹ کا
یہہ بیان ناجایز ہے کہ رہنامہ مین ایک تاریخ قبل وقوع معاملہ کے
ڈالدی گئی ہے سوای امر خود بخود دلیل سازش ہے پس ہمارے نزدیک
یہہ سوال قابل ڈسمس کے ہے اور خرچہ سایل کے ذمہ عاید کرنا چاہیے فقط

رای اسمت صاحب اس تجویز نامنظوری مین ہمکو اتفاق ہے
لہذا حکم ہوا کہ باتفاق رای الفرڈ ولیم بیگبی صاحب کے یہہ سوال نامنظور
ہووے اور خرچہ ذمہ اپیلانٹیون کے عاید کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ
بلا دانت نقل کے حسب ضابطہ واپس دیے جائین فقط

۱۵۶۷ نمبر سنه ۱۸۵۴ء

منفصله سولهوین جون سنه ۱۸۵۵ء

انغرید ولیم بیگبی صاحب }
موزلی اسمت صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصله صاحب جج ضلع اعظم گده

مورخه چوبیسوین اپریل سنه ۱۸۵۴ء

شیو سہای وغیره مدعا علیهم ... ابیلانت ... لاله مان رای وکیل

بنام

شنکر پرشاد سنگه مدعی ... رسپاندنت

سایل کا پهلا عذر یهه هی که مدعی کی نالش خارج سماعت هی اور بندوبست بحق لوتو رای اور رام جیاون رای کے بتاریخ ۲۰ فروری سنه ۱۸۴۲ء وقوع مین آیا اور اسمین مدعیکا نام داخل نهین هی اور واجب العرض مین هی جسمین نام شیو بخش رای کا داخل هی یهه لکها هوا هی که شیو سهای رای کے دخل مین وه جایداد هی پس جب دخل کا وجود پایا نهین جاتا تو مجرد اندراج نام عبث هی فقط رای بیگبی صاحب یهه عذر هماری

نزدیک اس وجہہ سے غیر موجبہ ہے کہ دخل لوٹو رای کا اور رام جیا وبرای
صرف امانتاً تہا اور شیو بخش رای اصل مالک یا اُنکے قایم مقاموں کو
اختیار تہا کہ باداے جیاسنگہہ زرنیہ یا ضمنی لوٹو رای از روے تجویز
نالشی جب چاہے دخل پہر حاصل کرلیوین پس قانون تمادی ایام سے
اسکو کچہہ تعلق نہین اور اسی لحاظ سے ہماری دانست مین یہہ سوال قابل
نامنظوری کے ہے فقط رای اسمت صاحب اس رای نامنظوری مین ہمکو
اتفاق ہے فقط لہذا حکم ہوا کہ باتفاق رای حاکم ممدوح کے یہہ اپیل
خاص نامنظور ہوے اور کاغذات مشمولہ بلا داشت نقل بکر حسب ضابطہ
واپس دیے جاوین فقط

نمبر ۱۷۴۹ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ سولہوین جون سنہ ۱۸۵۵ع

ہنری بلک بارنگٹن صاحب
ہوزلی اسمت صاحب
حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع اگرہ
مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۵۴ع اپیلوے

بھونی رام مدعاعلیہ　　اپیلانت　　شیخ احمد بخش وکیل

بنام

غلام جیلانی مدعی　　رسپانڈنت　　رای جگل کشور وکیل

سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ صاحب جج اپنے فیصلہ مین صرف
یہی لکھتے ہین کہ بیعنامہ حق مین غلام جیلانی کے دستاویز صحیح ہے مگر
اسطرح کا بیان مجرد واسطے فیصل مقدمہ کے کافی نہین ہے کیونکہ بیعنامہ
اُسی حال مین جایز قرار دیا جا سکتا ہے جب ادا ہے معاوضہ معرض ثبوت
مین آوے نہ ویسے سے حالتین جو اسمقدمہ مین ظاہر ہوی ہین اور فیصلہ
صاحب جج سے ظاہر نہین ہے کہ اس امر مقدم مین کچھہ رای انکی معرض
تحریر مین آئی پس جس حالتین تصفیہ اُس امر کا وقوع مین نہین آیا ہے
تو فیصلہ صاحب جج کا ناقص ہے اور اس سبب سے ضرور ہے کہ موصوف الیہ
اس مقدمہ کو ثانیاً تجویز کرین اور مسمی نتھو بایع کے اقبال پر لحاظ کرین
کیونکہ ہمنے اُسکی سازش کرنیکا اظہار کیا ہے مگر باقی وجہہ ثبوت
پر جو ہمنے پیش کیا ہے لحاظ کرنا واجب ہے فقط دوسرے یہہ کہ صاحب
جج سے یہہ خطا ہوی ہے کہ ہمارے بیعنامہ کو انہون نے بلحاظ اپنے فیصلہ
سابق کے نامعتبر قرار دیا ہے کیونکہ فیصلہ سابق مذکور منسوخ کیا گیا اور
اُسکے لحاظ سے کسی دوسرے مقدمہ کو تجویز کرنا ناجایز ہے وہاں ایسے

اگر ثابت کیا جاوے کہ غلام جیلانی کا بیعنامہ بغیر ادا ے کسی طرح کے معاوضہ
معرض تحریر مین آیا تو مجرد ایک امر رجستری کا وجہ کافی اسکو ترجیح
دینے کے لیے نسبت بیعنامہ جو تاریخ ماسبق مین لکھا گیا نہین متصور ہے
رای ہارنگٹن صاحب واضح ہو کہ مدعی مقدمہ ہذا کو جو بیعنامہ دیا گیا
اسکی اصلیت کے باب مین بایع کو اقبال ہے اور صاحب جج بھی لکھتے
ہین کہ انکے نزدیک کوئی شک اسکی درستی مین باقی نہین جاتا ہے
ورای اسکے انکے نزدیک متحقق ہوا کہ بیع بہ راست معاملگی وقوع مین
آئی لہذا جو وجوہ سایل نے نسبت اسکی نامعتبری کے پیش کیا محض
ناقابل التفات ہین سواے اسکے موصوف الیہ لکھتے ہین کہ اگرچہ دستی
بیع کی حق مین سایل کے جس سے بایع منظرہ منکر ہے مجرد تنقیح طلب سے
تو بھی اس بیعنامہ کو جو سایل کے حق مین تحریر ہوا ہے ہم منظر اسکے کہ انکی
نسبت بہت شک واقع ہوتا ہے اور وہ ایک نوشتہ نہایت
مشتبہ ہے نامعتبر قرار دیتے پس صاحب جج نے جو ڈگری مدعی کو اس وجہ سے
دی ہے کہ بیعنامہ جو اسکے حق مین لکھا گیا تصدیق کیا گیا ہے اور وہ
قابل ترجیح نسبت بیعنامہ بحق سایل کے ہے بالغرض اس بیعنامہ اخیر کی صداقت
مین شک نہو کیونکہ اگرچہ بیعنامہ بحق مدعی کے تاریخ مابعد سایل کے ہے لیکن
دونون بیعنامون مین رجستری صرف اسیکی وقوع مین آئی ہے جو

عی کے حق مین تحریر کیا گیا تو ہماری دانست مین صاحب جج نے کسی قانون
یا ضابطہ عدالت کے خلاف نہین کیا ہے اور نہ اُنکا فیصلہ قابل ترمیم
بصیغہ اپیل خاص حسب وجوہ متعینہ سایل کے نظر آتا ہی اور ظاہر ہے کہ صاحب جج
نے سایل کے بیعنامہ کو بلحاظ کسی تجویز سابق کے نامعتبر نہین قرار دیا ہے
بلکہ نامعتبری کے وجوہ موصوف الیہ نے مقدمہ ہذا کے فیصلہ مین بصراحت تمام تحریر
کیے ہین اور وجوہ مذکور خلاف اُس حکم عدالت ہذا کے نہین ہین جو سابقاً جب
مقدمہ اس محکمہ مین بصیغہ اپیل دائر تہا صادر ہوا اور بلحاظ اُس نقص کے
جو بقول سایل فیصلہ صاحب جج مین اسطرح پر موجود ہے کہ موصوف الیہ نے اپنی کوئی
رای نسبت اس امر کے نہین لکہی ہے کہ آیا مدعی نے معاوضہ مین اُس
بیعنامہ کے جو اُسکے حقمین تحریر ہوا کچہہ دیا یا نہین ہماری رای یہہ ہے کہ جب
خود بایع نے اُس دستاویز کی تصدیق کی اور صاحب جج کی تحقیقات
مین بہی اُسکی صداقت اور وقوع از روے راست معاملگی کے ثبت ٹہرا
تو مدعیکے حق مین ڈگری صادر کرنیکے لیئے ضرورت کسی اور امر کی
تحریر کی نہ تہی پس انہین وجوہات کی رو سے ہمارے نزدیک یہہ سوال
قابل نامنظوری کے ہے رای اسمنت صاحب واضح ہو کہ صدر الصدور نے
اسی عذر مدعی علیہ کو نسبت عدم ادای معاوضہ بوقت تحریر بیعنامہ
حق مین غلام جیلانی کے ناقابل پذیرائی قرار دیا اور اپنی تجویز قطعی کے

وجوہ کو اُنھون نے بہت صراحت کے ساتھہ لکھا اور اگرچہ صاحب جج کچھہ ذکر صریحہ اُس عذر کے نسبت نہین کرتے ہین لیکن جس حالتمین اُنھون نے فیصلہ مرافعہ اولی کو بحال رکھا تو غالب یہی ہے کہ حاکم مرافعہ اولی کی تجویز کے وجوہ کو بہی اُنھون نے تسلیم کیا اور چونکہ ہماری دانست مین صاحب جج نے کچھہ قصور تحریر مین کسی امر مقدم متعلقہ مقدمہ کے نہین کیا ہے لہذا ہمکو اس رای مین اتفاق ہے کہ یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہے لہذا باتفاق رای ہارنگٹن صاحب حاکم کے حکم ہوا کہ یہہ سوال اپیل خاص کا نامنظور ہووے اور کاغذات مشمولہ بلاادائی نقل کے حسب ضابطہ واپس ہو دین فقط

---

۱۳۶ نمبر خاص ۱۸۵۵ع

منفصلہ اونیسوین جون ۱۸۵۵ع

الفرید ولیم بیگبی صاحب ہنری بینک ہارنگٹن صاحب ہوزلی اسمت صاحب	حکام

بنارافی

مورخہ

مسماۃ جمنا کنور اصالتہً از طرف خود و ولی ہمت سنگہ نابالغ وارث مسماۃ لچھمن کنور متوفیہ } اپیلانٹیہ — مولوی محمد علی وکیل

بنام

جہید الال بعد مرنے اُسکے چوبے ستہرا داس اور چوبے مانک چند } رسپانڈنٹ — لالہ جگل کشور وکیل

واضح ہو کہ مدعی جو قایم مقام مرتہنان سابق کا ہی مستغیث اس مقدمہ مین بنام قایم مقام اصل راہن کے واسطے دلاپانے زرباقی منجملہ زرقرضہ رہن اور واسطے اثبات درستی رہنامہ کے ہوا اور اُسکے حق مین فیصلہ دونون حاکمان ماتحت نے از روی حالات کے کیا جسکی تصریح بہ کتاب فیصلجات ضلع بریلی بابت ماہ دسمبر ۱۸۶۸ء مطبوع ہے اور سوال اپیل خاص جو مدعا علیہ کی طرف سے گذرا اسمین دو عذر داخل ہین اولاً یہہ کہ چونکہ مرتہنون نے حساب رہن کی صحت کے باب مین حلف نہین کیا جیسا کہ قانون مین حکم ہے اور حلف مذکور شخص مسمی مانکچند جو انکا قایم مقام قانونی نہ تہا گردانا لہذا فیصلہ حاکمان ماتحت کا خلاف منشاء دفعہ دوم قانون ۳ ۱۸۴۳ء ہے اور بموجب نظیر عدالت ہذا بمقدمہ بنیاد علی بنام رسیال

ذخیرہ مرقومہ ۲۱ دسمبر ۱۸۶۸ء لازم تہا کہ خود مرتہنون سے حلف کرایا جاتا
اور بالعوض وہ بہی نہوتا تو چہہ اگماشتہ سے جسنے نالش رجوع کی ہے
حلف لینا مناسب تہا نہ کہ فریق ثالث سے اور دوسرے یہہ کہ مرتہن سب
ملک غیر مین سکونت رکہتے ہین پس بموجب منشاء قانون ۲۳ ۱۸۶۱ء
اُنسے ضمانت لینی لازم تہی اور اگرچہ یہہ عذر مرافعہ اولی مین پیش نہین
کیا گیا محکمہ اپیل مین وہ اعتراض کیا گیا تہا اور چونکہ یہہ امر متعلق قانون
کے ہے اُسپر لحاظ کرنا مناسب تہا غرض اس مقدمہ مین اپیلانٹ بلحاظ
سایل کے عذر اول کے واسطے تنقیح اس امر کے منظور ہوئی کہ آیا تصدیق
ہونا حساب کا مسمی مانکچند سے بمنزلہ تعمیل کامل شرایط دفعہ ۱ قانون ۲۴
۱۸۳۰ء کے متصور ہوسکتا ہے یا نہین فقط رای عدالت ہذا واضح ہے
کہ جسحال مین اپیلانٹ نے حجت قوی اوپر اُس طریق کے قایم کی ہے
جسکی روسے مقدمہ ہذا مین حلف بمادہ صحت حساب رہن کے کیا گیا تو
ابتداءً بلحاظ اوپر اس امر کے بہی کرنا ممکن تہا کہ آیا بلحاظ نوعیت
مقدمہ ہذا جو راہن کیطرف سے انفکاک رہن کے واسطے دایر نہین کیا
گیا ہے بلکہ واسطے وصول زر باقی کے مرتہنون کیطرف سے جوابدہی کار
نہین ہے اور اُس سبب سے امکان درپیشی حسابات ہو ضعف اُنکو حاصل ہونا
بعید القیاس نہین ہے دایر ہوا ہے تو آیا مرتہنان مذکور پر واجب از روی قانون

آنریبل ولیم جنگبی صاحب } اُسوقت بمنزلہ ثبوت متصور ہوسکتی ہین
ہنری بنک مارٹنگلش صاحب }

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع کانپور

مرقومہ ۱۹ رمی سنہ ۱۸۴۳ عیسوی

ومبی دین مدعی سایل مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

بہوانیدین و لالا مدعا علیہم طرفثانیان

سایل کا عذر یہہ ہے کہ تجویز حاکمان ماتحت کی بے شبہ غلط ہے کیونکہ دستاویز مقبوضہ لالہ مدعا علیہ بعد تاریخ بیع بالوفا جو ہمارے حق مین بتاریخ ۶ رنومبر سنہ ۱۸۳۹ع وقوع مین آئی اُسوقت تحریر ہوئی ہے جب بایع کو بسبب شی مبیعہ کے قبل سے بیع ہونے ہوچکنے اختیار اُسکے انتقال کا نہ تھا اور خود بایع کا بیان یہہ ہے کہ بیعنامہ فریباً تیار کیا گیا ہے اور توجیہ صدر الصدور کی نسبت ترجیح دینے بیعنامہ کے توجیہ اسکی کہ اُسکی تصدیق رجستری سے ہوچکی ہے خلاف قانون نوزدہم سنہ ۱۸۴۳ع کے متصور ہے اور اس طرحکی حجت اُس مقام پر البتہ پیش ہوسکتی ہے جب ایک قسم کی دو دستاویزین ہون نہ کہ جب بیعنامہ کے مقابل مین بیع بالوفا ہو —

رای عدالت صدر

[illegible] نتیجہ [illegible]
وغیرہ مرقومہ ۲ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ع [illegible]
بمقدمہ [illegible] میان [illegible] برس [illegible]

[illegible] بیعنامہ [illegible] قانوناً ثابت ہوا ہے وقوع میں آگیا ہے اور واسطے [illegible]
و دعاوی اسی طرح سے واقع ہوا ہے مگر واسطے نقص بیعنامہ کے جو لالہ کے [illegible]
نہیں متصور ہو سکتا ہے کیونکہ بھوانی دین مدعی علیہ کو جواز تمامتر واسطے تحریر اس بیعنامہ
[illegible] کے حاصل تھا اور بیان بھوانی دین مدعی علیہ بائع کا کہ دوسرا اشتعال [illegible]
سازش و فریب وقوع میں آیا بمقابلہ لالہ مدعی علیہ کے محض غیر معتبر ہے [illegible]
اگر اسی طرح کا اقبال براہ سازش واقع ہو بلکہ اسی طرح پر حاکمان ماتحت کی
بھی تجویز بابت اقبال مذکور کے ہو چکی ہے اور صدر الصدور نے قانون نمبر ۱۱
سنہ ۱۸۶۴ع کا سہواً بتائید اپنی تجویز کے کہ لالہ مدعی علیہ کے بیعنامہ کو [illegible]
جواز حاصل ہے حوالہ دیا ہے کیونکہ دونوں معاملے ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں [illegible]
ایک بیع بالوفا اور دوسرا بیع کامل ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی [illegible]
لئے رجسٹری کا عدم و وجود برابر ہے مگر چونکہ صدر الصدور نے بحالی فیصلہ
صرف یہی ایک وجہ درست نہیں لکھی ہے بلکہ بوجہ [illegible] تجویز [illegible]
سابق [illegible] اور لالہ مدعی علیہ [illegible] تسلیم کر کے [illegible]
لہذا ہم حکام کی رائے میں کوئی وجہ واسطے [illegible] نہیں [illegible]
خاص [illegible] منظور ہوا [illegible] مشمولہ [illegible] ثبت نقل [illegible]

تمام شد

قانون ۲ سنہ ۱۸۶۰ء بہیجات حساب اُسوقت بمنزلۂ ثبوت متصور ہوتے ہین جبکہ اُنکی درستی کی نسبت ثبوت دیگر پیش کیا جاوے فقط

نامی عدالت صدر

نسبت امر ثانی مندرجہ سار ٹیفکت اپیلانٹ راے ہم حکام کی یہہ ہے کہ وہ اپیل مقدمہ مین بخوبی پیدا نہین ہوتا ہے کیونکہ مدعیون نے اپنی نالش کو اوپر بناء بہیجات کو ٹھی کے واسطے عام تصفیہ حساب کے نہین قایم کی ہے کیونکہ اُس حالت مین یہہ ضرور ہوتا کہ کاتب حساب نسبت اُسکی صحت کے حلف کرے یا جسکی سند اُسکے لئے ضروری ہے کہ دوسرے مہاجن معتبر کی بہیون مین اندراج رقومات حساب کا پایا جاوے بلکہ نالش اُنکی اسی بناء پر دائر ہوئی ہے کہ تکاسی حساب کے بتاریخ معینہ واقع ہو چکی ہے اور زر باقی کے مادہ مین اقبال کیا گیا اور اگر فی الحقیقت مدعیون نے وجہ ثبوت مین بہیجات کے داخل کیا لیکن اُنہون نے امور مندرجہ عرضی نالش کے ثبوت کے لیے اُنکو ثبوت قطعی نہین گردانا بلکہ ثبوت زبانی کی تائید مین بہیان پیش ہوئین اور جب کہ اُنکی دستی تائید وقوع مین آئی تو بموجب منشاء ضمن ۳۴ ایکٹ دوم سنہ ۱۸۵۵ء بہیجات حساب جنکی تحریر برابر حسب ضابطہ عمل مین آئی ہے جیسا کہ کیفیت امین سے ظاہر ہے کہ اس مقدمہ کی بہیجات تحریر ہوئی ہین بمنزلۂ ثبوت تائیدی کے قابل پذیرائی کے ہین غرض یہہ راے اس عدالت

سماعت کے پیے کافی ہے اور باقی جز کی نسبت حکام کی رای یہ ہوی کہ
اس عدالت کے بہت سے فیصلات مین قاعدہ یہہ مقرر ہو چکا ہے کہ یہہ
ضرور نہین ہے کہ کوئی سند تحریری باقبال زرباقی مقررہ کے واسطے
اصدار ڈگری نسبت ادائے زرباقی مذکور کے ایسے واجب ہے کہ بغیر اسکے ڈگری
ڈگری ممکن نہو اور جب کہ کوئی سند تحریری نہین ہے تو ہمکو اختیار ہے
کہ اس امر کے ثابت کرنیکا زرباقی مدعاعلیہ کا اقبال خاطرخواہ اور جیسے چاہیے وقوع
مین آچکا ہے چنانچہ صدر الصدور کی رای یہہ ہے کہ اس مقدمہ مین وہ اقبال
اس ثبوت زبانی سے بخوبی ثابت ہے جو مدعیوں نے بتائید اپنے دعوی کی پیش
کیا ہے اور بہ جہات حساب سے بھی تائید اس اقبال کی زیادہ تر پائی جاتی ہے
اور جب کہ صدر الصدور نے ثبوت گذرانیدہ مدعیان کے نسبت تجویز مذکورہ
کی ہے تو ہم حکام کے نزدیک ضمن ۳ دفعہ ۶ قانون ۸ سنہ ۱۸۱۴ع مین کوئی
بات ایسی نہین پائی جاتی ہے جو مانع اصدار اس ڈگری کے ہووے جو موافق
نے بتردید فیصلہ منصف کے صادر کی ہے اور بموجب قانون اپیل خاص کے
لحاظ سے ہم حکام تجویز اس امر کی نہین کر سکتے ہین کہ آیا صدر الصدور نے
بلحاظ ثبوت گذرانیدہ کے تجویز درست اخذ کی ہے یا نہین پس چونکہ کوئی
وجہ کافی واسطے دست اندازی عدالت ہذا کے بہ فیصلہ اپیل حاکم ماتحت کے
پیش نہین ہوئی ہے لہذا حکم ہوا کہ اپیل اپیلانٹون کی ڈسمس ہو اور خرچہ طرفین کا

ذمہ اپیلانٹیان کے عائد کیا جاوے فقط

۲۰۸ نمبر خاص سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ انیسویں جون ۱۸۵۴ء

مورلی اسمتھ صاحب }
ہنری بنک ہارنگٹن صاحب } حاکمان

ہمارا مفی فیصلہ صدر الصدور ضلع جونپور
مرقومہ ۲۱ جون ۱۸۵۳ء عیسوی

شیخ حفیظ بخش مدعی اپیلانٹ مولوی نادر علی وکیل

بنام

مسماۃ جنی زوجہ جوکھو مدعی علیہا ریسپانڈنٹیہ

سایل کا پہلا عذر یہ ہے کہ جس سال مین از روی حکم
عدالت شرح لگان باطراف و جوانب اور متحد السرحد کے زمین کے بحساب
چار روپیہ بیگہ مقرر ہوی تو تعدد لگان بحساب تین روپیہ بیگہ کے
نادرست تہا اور باوجود اس تخفیف کے نہایت نامناسب تہا کہ اتہہ
آنہ اس نظر سے اور بہی کم کیا گیا کہ ریسپانڈنٹیہ شریف قوم کی ہے

حالانکہ یہہ امر برعکس اُسکے بیان اور برخلاف اِس تجویز کے کہ کل استمراری
موروثی نہیں ہے وقوع مین آیا ہے دوسرے یہہ کہ جب رسپانڈنٹ کے
ذمہ باقی ثابت ہوئی تب بموجب ضابطہ مروجہ کے جسقدر دعوی ڈگری
اور جسقدر وصول ہوا اُسکی رعایت سے نصف بہ طرفین کرنا واجب تہا اور جبہ
کو نصفا نصف تقسیم کردیا خلاف ضابطہ تہا اور دفعہ اجراے اشتہار کے
خود رسپانڈنٹ نے کچہہ بندوبست لگان بلکہ نہین کیا پس حسب ہدایت مالگذاری
لینے کے ہم مجاز نہ تہے واضح ہو کہ نالش بغرض اضافہ شرح لگان — رای احمد صاحب
بعد اجرای اطلاع ازروے قانون ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع دائر ہونے سے مدعی علیہا نے
جواب یہہ دیا کہ مدعی نے بیس برس کی مداخلت علاقہ مین مجہہ سے بشرح
مبلغ [illegible] لگان مقرری بوجہ ہونے میرے کاشتکار جبریہ کے
وصول کیا ہے اور میرے اوپر زیادہ مطالبہ کرنا ناجایز ہے اور
اراضیات متحد السرحد کے کاشتکار سب لگان بشرح مختلف
بحساب دو یا ڈیڑہ روپیہ کے فی بیگہ ادا کرتے ہین اور مجہہ پر بلحاظ قابلیت
اراضی کے زیادہ کا ادا واجب نہین ہے اور مین قوم شریف اور زن
بیوہ ہون فقط دونون حاکمان ماتحت کے تجویز یہہ ہوئی کہ
مدعی علیہا نے ایسی کوئی حقیقت مداخلت بشرح مقرری ثابت
نہین کی جسکے سبب سے بلحاظ دفعہ ۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع برحیثیت انکی

۱۱ اگست سنہ ۱۸۴۳ء میں یہہ حکم ہے کہ اگر زرثمن کی ادائی میں تامل پہونچے تو نیلام کو مسترد کرنا چاہئیے پس مقدمہ ہذا میں جو نیلام وقوع میں آیا ہے اسلئے قابل استرداد کے ہے کہ زرثمن نیلام خریدار نے ادا نہیں کیا اور ادا ہونا زرثمن کا طرف سے کسی شخص دیگر سوائے خریدار کے کافی اور بموجب کسی قانون یا حکم سرکار کے نہیں ہے کیونکہ اجرائے ڈگری میں جو نیلام واقع ہوتا ہے وہ صرف مثل بیع خانگی کے ہے اور دعوی شفع بربنائے بیع صرف اسی صورت میں پیدا ہوتا ہے جب نیلام کا وقوع باضابطہ درست وکامل ظہور میں آتا ہے اور جب تک بیع کی تمام شرطیں پوری کیجاتی ہیں دعوی شفع بے موقع تصور ہوتا ہے اور یہہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب تک زرثمن کا ادا وقوع میں نہیں آتا ہے بیع کو منصب کمال حاصل ہوتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ عدم ادائے زرثمن باعث اسکی تنسیخ کا ہووے اور خلاصہ یہہ کہ اس مقدمہ میں فریقین کا اقبال یہہ ہے کہ خریدار نیلام نے زرثمن ادا نہیں کیا ہے لہذا نیلام قابل تنسیخ کے ہے

رائے عدالت

ہم حکام کی دانست میں یہہ عذر محض غیر موجہہ ہے کیونکہ ریسپانڈنٹ کو اختیار تہا کہ جوہین نیلام کی بولی خریدار کے نام ختم ہووے دعوی حق شفع پیش کرے اور خریدار نیلام کا قائم مقام ہوکر اور بقیہ زرثمن کو ادا کرکے شرائط بیع کی تکمیل کرے اور ظاہر ہے کہ اگر اسکے برعکس کوئی قاعدہ ہووے تو ایسے موقعوں میں حق شفع کا عدم متصور ہووے گا کیونکہ کوئی خریدار نیلام بعد پیش ہونے دعوی شفع کے شرائط

سیلام کی تکمیل نہین کریگا اِسلیئے کہ اُسمین کچہ اُسکا حق باقی نرہا لہذا حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص اپیلانٹ کی نامنظور ہووے اور خرچہ رسپانڈنٹ حاضر کا ذمہ اپیلانٹ کے عاید ہو کر ذیل مین اپیل ہذا کے لکھا جاوے اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ وکیل اپیلانٹ کو واپس دیا جاوے

۱۶۵۷ نمبر خاص سنہ ۱۸۵۶ء

منفصلہ بیسوین جون سنہ ۱۸۵۶ء

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
ہنری بیکی رنگٹن صاحب
حاکمان

بنا رافعی فیصلہ صدر الصدور ضلع بنارس
مرقومہ سترہوین مئی سنہ ۱۸۵۶ء

چراغ علی مدعی   اپیلانٹ   لالہ ماناراے وکیل

بنام

درگا مدعا علیہ   رسپانڈنٹ

سایل کو ایک عذر یہہ ہے کہ مدعا علیہ نے بیان نہین کیا کہ جب دوکانین کرایہ کی گئین تو کچہہ اقرار واسطے نکالنے [illegible] کی بیع

نہین آیا اور نہ اسطرح سے کوئی شرط ہوئی کہ تا ادائے زر متفرقہ
کے دوکانین نہین چھوڑ دیجائیگی پس چونکہ مدعا علیہ نے ذکر ایسے
امر کا کیا جسکو ہماری نالش سے کچھ تعلق نہین اسلیئے جواب الجواب مین
ہمنے اسکا جواب نہین دیا اور منصف کی بہی یہی راے ہوئی کہ وہ امر اسمقدمہ مین
قابل لحاظ کے نہین ہے پس ایسی صورت مین تجویز صدرالصدور کی جو
اس امر پر قایم ہے خلاف قانون ہے   راے عدالت
معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے جواب نالش مین یہہ بیان کیا کہ قبل دوکان کے
مجکو اوٹہا دیجئے لازم ہے کہ جو روپیہ مینے مرمت اور بعض چیزون کے
احداث تو مین صرف کیا ہے مجکو دلادیا جاوے اور اسکا جواب مدعی نے یہہ دیا
کہ مرمت وغیرہ کے البتہ میری رضامندی سے وقوع مین آئی ہے مگر مینے
زر متفرقہ کو ادا کر دیا ہے اور بتائید اس بیان کے مرافعہ اولی مین اسکے
ثبوت گذرانا اور منصف نے بہی باوجود طلب کرنے اس مادہ مین
تجویز مقدمہ کی وقت یہہ لکہا کہ مقدمہ ہذا کے تصفیہ کیلیئے لحاظ
صرف اس امر کے ضرور نہین ہے اور اگر مدعا علیہ کو اسطرحکا کوئی دعوی
ہے تو واسطے وصول زر متفرقہ کے اسکو اختیار ارجاع نالش جداگانہ
حاصل ہے مگر صدرالصدور کی راے عندالاپیل یہہ ہوئی کہ زر متفرقہ کے
دلاپانیکا مستحق مدعا علیہ ہے اور چونکہ اُنکی دانستمین مدعی نے اُس ادا کو

ثابت نہین کیا موصوف الیہ نے منصف کے فیصلہ کو ترمیم کرکے
اپیلانٹ کے حق مین مداخلت کی ڈگری اِس شرط سے دی کہ ...
زر مشترقہ کو ادا کرے پس ظاہر ہے کہ سایل نے اس عذر مدعا علیہ کی
تردید مین ثبوت جو گذرانا تو وہ عمل بمنزلہ اقبال ایسکا ہے کہ امر مذکور
تنقیح طلب مقدمہ ہے پس ہم حکام کی رای مین اب اُسکو منصف اس عذر کا
باقی نرہا کہ تنقیح اُس امر کی اسمقدمہ مین ضرور نہ تہی لہذا حکم ہوا
درخواست اپیل خاص اپیلانٹ کی نامنظور ہو اور فیصلجات بحال رہیں ... مسمود
حسب ضابطہ وکیل اپیلانٹ کو واپس ہون فقط

۶۵۴ نمبر متفرقہ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ بیسوین جون سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

حاکمان
الفریڈ ولیم بیگی صاحب
ہنری بنک ہارنگٹن صاحب

بنارا ضی فیصلہ صدر الصدور ضلع گورکھپور
مرقومہ ۱۸ مئی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

اندرجیت بدوہے مدعاعلیہ سایل راي جون کنبور وکیل

بنام

رام منوہر تیمہ پانڈے طرفثانی

واضح ہو کہ سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ صدرالصدور نے ادنے مضمون جواب جوابات اپیل جسمین مدعاعلیہ نے اسباب سے انکار کیا کہ سواے اراضي سیر کے کوئي دوسري زمین کاشت مین اي نکیہ کریکے یہہ تجویز کي کہ بموجب انکار مذکور کے ضرور واسطے انفصال مقدمہ ہذا کے یہہ نہین ہے کہ تحقیقات ادا سے لگان کے باب مین کیجاے مگر اس تجویز مین دو خطاي فاحش واقع ہوئي ہین اولاً یہہ کہ صدرالصدور اوس جواب جوابات کے مضمون کو نہین سمجھے ہین کیونکہ اوسمین صرف اسیقدر لکہا ہوا ہے کہ بتوہ مین بچاس بیگہ اراضي سیر ستنئي کي گئي ہے اور مدعي نے لگان جو بیس بیگہ منجملہ اراضے مذکور کے تصرف کر ڈالا ہے لہذا رسپانڈنٹ نے کسي زمین زاید کو کاشت نہین کیا پس ظاہر ہے کہ توجیہ صدرالصدور کے اوپر غلط فہمي مضمون جواب جوابات کے قائم ہے ماورا اسکے بالفرض صدرالصدور نے جواب مذکور کے مضمون کو درست سمجہا تاہم ڈگري لگان کے لیے بغیر حکم یا تحقیقات نسبت اوسکي مقدار کے بموجب ضابطہ سمري لیٹ قانوناً درست نہین ہے اور لازم تہا کہ صدرالصدور تنقیح اس امر کي

کرنے کہ کسقدر زر لگان باقی تہی جو بابت ... اونہون نے نہین کیا
اور کاغذ جمعبندی بموجب صدر الصدور نے لحاظ واسطے ثبوت کاشت
کسیقدر اراضی زاید بیس عیسکے سے جو کیا ہے تو محض فضول تہا کیونکہ اسمین
کچہہ نقصان نہ تہا اگر کاشت بیس بیگہ سے یہی زاید کے منجملہ پچاس بیگہ اراضی
سیر جو ہو تہے سے خارج ہے عمل مین آئی غرض امر قابل تنقیح کے یہہ تہا کہ
ایا کچہہ زر لگان باقی ہے یا نہین پس جبکہ خود کاغذ جمعبندی سے
مدعیکا کچہہ پانا نہین نکلا تو اُسکے دعوی کو بلحاظ اُسی کاغذ جمعبندی کے
ڈسمس کرنا نہ کہ ڈگری کرنا لازم تہا علاوہ اسکے جمعبندی مذکور
محکمہ مال مین نامعتبر قرار دی گئی ہے دوسرے یہہ کہ بمرتبہ سابق مدعی نے
نالش واسطے قرقی بابت لگان سنہ ۱۲۵۵ و سنہ ۱۲۵۶ فصلی کے کی تہی مگر
چونکہ مینے اعتراض اُس قرقی کے اوپر کیا مدعیکی نالش ڈسمس ہوئی
اور میرا دعوی ڈگری ہوا اور مقدمہ ہذا مین مدعی نے اپنی دعوی
مین سنین مذکورہ کے لگان کو داخل کیا ہے مگر فیصلجات حاکمان مالکی
استرداد کے لیئے وہ مستدعی نہین ہوا حالانکہ وے ہنوز جاری ہین
اور اِس وجہہ سے نالش مدعی بغیر تحقیقات مزید کے قابل ڈسمس تہی
اور ثالثاً یہہ کہ مدعی نے نالش واسطے زر تحصیل موضع بابت سنہ ۱۲۵۷ فصلی
دائر کی تہی مگر وہ نالش بتاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۴۹ء ڈسمس ہوئی غرض نالش

مذکور مین مدعی نے کچھہ ذکر مطالبہ حال کا نہین کیا تہا پس از روے
منشاء حکم سرکیولر مرقومہ ۱۲ ستمبر ۱۸۶۲ع نالش ہذا قابل
سماعت کے نہ تھی   راي جنٹلمین صاحب و بازنگٹن صاحب   واضح ہو کہ
سایل کے اوپر ڈگری مرافعہ اولی بوجہہ عدم پیروی کے ہوئی اور اگرچہ اپیل
ماتحت مین اُسنے جواب بموجبات اپیل داخل کیا لیکن اپنی عذرداری کو
اُسنے صرف اسی بیان پر ختم کیا کہ مینے سواے بیس بیگہ اراضی سیر کے
جسپر اداے لگان واجب نہین ہے زیادہ کاشت نہین کی ہے اور نہ اُسنے
یہہ عذر کیا کہ ارجاع مقدمہ بمرافعہ اولی کے اطلاع یابی مجھکو نہین ہوئی
اور نہ یہہ عذر دور و پیش کیا کہ بالفرض یہہ ثابت بہی ہو کہ مینے
سواے اراضی سیر مذکور کے کسیقدر زمین زاید کو کاشت کیا ہے
تو مینے لگان کو جو بمقدار زاید مذکور پر واجب الادا تھی بالکل یا اُسکا
کوئی جزو ادا کیا ہے یا یہہ کہ مدعی نے دعوی لگان بشرح زاید
اُس سے جسکا وہ مستحق ہے کیا ہے پس ظاہر ہے کہ مقدمہ کے کاغذات
سوال و جواب سے صرف یہی امر تنقیح طلب پیدا ہوا کہ آیا سایل نے
سنین مصرحہ عرضی نالش مین کسیقدر زمین زاید اراضی سیر سے
بمقدار مصرحہ عرضی نالش کاشت کی ہے یا نہین غرض اِس امر کو
عدالت صدر نے تجویز باثبات کیا ہے اور چونکہ سایل نے نسبت بمقدار

لگان مدعی بہ مدعیکے عذر نہین کیا ڈگری واسطے اُسی تعداد کے
تجویز مذکور بر لازم آئی اور ہم حکام کی دانستمین کوئی غلط تجویز
مین صدر الصدور کی یا ایسا کوئی قصور بہ تنقیح امور تنقیح طلب مقدمہ
نہین پایا جاتا ہے جسکے لحاظ سے دست اندازی اس عدالت کی بصیغہ
اپیل خاص ممکن ہو اور نسبت باقی دو عذر سایل کے جنکے لحاظ سے
وہ مستدعی ہے کہ اپیل خاص ناراضی سے فیصلہ صدر الصدور کہ منظور کی
ہووے رائے ہم حکام کی یہہ ہے کہ دونون محکمجات ماتحت مین سے کسی مین
عذرات مذکور پیش نہین کیے گئے حالانکہ اگر اُنکو بکار آمد سمجہتا تو اُنکی
در پیشی کے لیے اُسکو بہت سا موقع تہا لیس ظاہر ہے کہ عذرات مذکور
ایسے نہین ہین کہ جنکی نسبت حاکمان ماتحت کو لازم تہا کہ خود بخود انکی
گرفت کرتے اور اب بمرتبہ اول آنکی تجویز بصیغہ اپیل خاص نہین ہوسکتی
لحاظ بر وجوہات مذکورہ بالا کے حکم ہوا کہ سوال نامنظور رہا اور
فیصلجات مشمولہ سوال ہذا حسب ضابطہ واپس ہون فقط

۱۵۱ نمبر متفرقہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ اکیسوین جون ۱۸۵۴ء

انفرینڈ ولیم بیگبی صاحب
ہنری بلک مارنگٹن صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ اڈیشنل صدر الصدور ضلع بریلی

مورخہ اونتیسوین مئی ۱۸۵۳ء

بندا بن وغیرہ مدعیان سایلان پنڈت بیج لعل وکیل

بنام

دہرم سنگہ وغیرہ طرفثانیان

واضح ہو کہ سایلونکا عذر اول یہہ ہے کہ محکمہ مرافعہ اول مین نزدیک گواہی گواہان اور کاغذات سرکاری کے مدعی علیہ پر باقی ہم مدعیان لمبرداران کی ثابت کی گئی اور چونکہ رسید لگان صرف بٹواری کے حساب مجاریہ دستخطی اوسکی سے ثابت ہوسکتا ہے لہذا تجویز صدر الصدور کی جو خلاف منشاء دستاویز مذکور کے واقع ہوئی ہے بعید از انصاف اور برخلاف ضابطہ عدالت کے ہے اور دوسرا یہہ کہ ادائی لگان سے رسید جی

زمین محفوظ نہین رہ سکتی ہے اور چونکہ کاغذات سرکاری سے ثابت
کہ وہ زمین جسکا لگان مدعا ہے اندر رقبہ مجہہ سایل کے واقع ہے تو یہہ
ثبوت قوی ہماری مداخلت کا متصور ہے رای عدالت ہم لکام کی
وانسین بخیال دو نو عذر کے جو سایلون نے واسطے منظوری اپیل خاص کے پیش
کیا ہے ایک بہی قابل منظوری کے قانوناً نہین ہے چنانچہ صدر الصدور کی
تجویز مین یہہ بات گواہی سے چار شخص در پیشی مدعی علیہم کے مثبت ہے
کہ وہ زمین جسکا لگان متنازعہ فیہ ہے مدعا علیہم کے دخل مین بہت سال
رہی ہے اور اُسکی نسبت سایلون کو کبہی لگان نہین ملا ہے اور صدر موصوف لکہتے
ہین کہ سایلون نے کوئی دستاویز سرکاری بثبوت اس امر کے
نہین پیش کیا ہے کہ انکو زمین مذکور سے کبہی لگان حاصل ہوا ہے بلکہ خود
اُنہین کے دو گواہون نے اسطرح پر اظہار کیا ہے کہ دو برس سے قبل
اُس سال کے جسکا زر لگان مقدمہ ہذا مین مدعا ہے زر لگان اشخاص
دعوی دار کو متعلقاً وصول نہین ہوا ہے اور نسبت کاغذات مشمولہ
مدخلہ سایلان بتائید اپنے دعوی کے جسپر حاکم مرافعہ اولی نے اس قدر اعتماد
کیا ہے صدر الصدور لکہتے ہین کہ انکو تعلق صرف اُسی سال سے ہے جسکا
لگان مدعا ہے پس اُنسے کسیطرح کا ثبوت اخذ نہین ہو سکتا ہے اور سایلان
کو لازم تہا کہ سنین سابق تک کے کاغذات موضع پیش اور دوسرے اقسام ثبوت

اصل کر کے ثابت کرتے کہ لگان معاہدہ کے دینے پانیکے مستحق ہین پس
ایسی صورت مین بحو ڈسمس دعوی کے بلحاظ اس صیغہ کے جسمین دایر ہوا
کچھ چارہ نہ تہا مگر سایلون کو حاکم مذکور نے مجاز اس امر مین قرار دیا کہ
اگر مناسب سمجہین تو اپنی دعوی کو دوسرے صیغہ مین واسطے اثبات
حقیت نسبت اس زمین کے جسکے صرف کرایہ کے لیے نالش ہذا رجوع ہوئی
ہے دائر کرین پس ازانجاکہ ہم حکام پر واجب ہے کہ تجویز صدر الصدور کی
نسبت واقعات متحققہ کے درست سمجہین اور کوئی اعتراض قانونی
فیصلہ پر موصوف الیہ کے جو نسبت ان امور تنقیح طلب کے واقع ہوا ہے
جنکی تجویز کی دی مجاز اس قسم مقدمہ مین تہی جو سایلون نے دائر کیا ہے
نہین ہو سکتا ہے لہذا بنا منظوری سوال اپیل خاص بنا مافی فیصلہ
موصوف الیہ کے حکم ہوا کہ اپیل ڈسمس ہوا اور فیصلجات مشمولہ درخواست بلا داشت
نقل کے حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر ۱۱۸۷ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ تبتیسوین ۲۳ جون سنہ ۱۸۵۴ع

الفریڈ ولیم بیگلی صاحب }
موزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بنارانی فیصلہ صاحب جج ضلع اعظم گڈہ
مورخہ نوین مارچ سنہ ۱۸۶۵ء

اودوت نراین و شیودت نراین وغیرہ میان اپیلانتیان لالہ رمان ما وکیل

بنام

مہدی علی و سجاد علی و کرم امام و
توجہ امام و بہادر علی و غیرہ مدعا علیہم } رسپانڈنٹان رای بہو کلکشور وکیل

سایلونکا پہلا عذر یہہ ہے کہ ہمنے بیان یہہ کیا کہ تحصیلداری سیوانہ کو خلاف شرایط ثالثی نامہ اور فہرست حد بندی کے مقرر کیا مگر دونون حاکمان ماتحت کی تجویز اس امر مین محض خیالی ہے اور ہماری استدعا کہ اُس امر کی تحقیقات بذریعہ امین یا بمعاینہ سر زمین کے ہو محض بے وجہ نامنظور کی گئی اور کوئی عمل قبل تقرر سیوانہ کا قابل اعتراض و حجت کے نہین ہے اور تحصیلدار کے تقرر سیوانہ کی درستی کو بلحاظ کسی تحقیقات کے جو سابق مین ہوئی درست قرار دینا نامناسب ہے علی ہذا القیاس صاحب جج مجاز نہین ہین کہ اپنی تجویز کو اوپر اُس معاینہ سر زمین کے جو قبل تقرر سیوانہ از طرف تحصیلدار اُنہون نے خود کی تھی قایم کرین

ثانیاً یہہ کہ جب ڈگری واسطے حقیت مالکانہ کے دی جا چکی تہی تو رہی محاصل
کا دلوانا ضروریات سے ہے کیونکہ عدم اندراج لفظ خسارہ ایسی وجہ
نہیں ہے کہ میرا حق مجھکو نہ ملے ۔ **رای عدالت** نسبت امر اول کے واضح ہو
کہ صاحب جج نے بصراحت تمام یہہ لکہا ہے کہ سنارین بعینہ اُسی مقام پر قایم
کیے گئے ہین جہان اُنہون نے سابق مین بوقت رکہنے عہدہ کلکٹری کے اُنکو
نصب کیا تہا اور یہہ امر کاغذات متعلقہ سے ظاہر ہے پس اس لحاظ سے
کچہہ ضرورت نہ تہی کہ صدر الصدور معاینہ سرزمین کرین یا تدارک کے لیے
امین بہیجا جاوے پس ظاہر ہے کہ اسطرح کی رای خیالی نہین ہے بلکہ تجویز
صریحہ بلحاظ واقعات متعلقہ کے ہے اور نسبت دوسرے عذر کے
رای ہم حکام کی یہہ ہے کہ مدعیون سے غلطی ہوئی ہے کہ یہہ نالش اُنہون نے
واسطے مالیت محاصل کے دائر کی ہے حالانکہ اُنکو لازم تہا کہ جو خسارہ
کاشت کی موقوفی سے اُنکو ہوا ہے اُسیکے لیے نالش دایر کرتی اور دونون
حاکمان ماتحت کی تجویز یہہ ہوئی ہے کہ مدعیون سے ثابت نہین کیا کہ
کسقدر فصل تہی یا کیا اُنکی مالیت تہی یا اُسکو مدعی علیہون نے تصرف کیا
پس ظاہر ہے کہ ایسی تجویز مین کوئی وجہہ ایسی نہین پائی جاتی ہے جس سے
اپیل خاص منظور ہو لحاظ بر وجوہات مرقومہ بالا حکم ہوا کہ سوال نامنظور ہو
بعد کاغذات شمول حسب ضابطہ بلا داشت نقل کے واپس ہوویں فقط

۲۱۵۳ نمبر ۱۸۵۴ء

منفصلہ تیسویں جون ۱۸۵۴ء

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب }
ہوزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بنارا ضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور

مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۵۳ء

خوبچند وغیرہ مدعاعلیہم	سایلان	لالہ مان رای وکیل
	بنام	
صاحبزادہ مہپال سنگھ وغیرہ	مدعا علیہم	شیخ احمد بخش وکیل

سایلان کا پہلا عذر یہہ ہے کہ نالش مرجوعہ پہلی اکتوبر ۱۸۵۱ء کا اصل مقصد بظاہر اسباب یہی ہے کہ زمین جو تعمیر تھاک بست کے وقت بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۸۳۳ء اندر رقبہ موضع کہجوریا داخل کی گئی واگذاشت کیجاوے لیکن بموجب نظیر مرقومہ ۱۲ اگست ۱۸۵۱ء نالش مدعیکی خارج حد سماعت سے ہے اور مدعیکے موضع کی حدود بتاریخ دوسری دسمبر قرار پائی اور ہمارے موضع کا تھاک بست بتاریخ ۵ ماہ مذکور وقوع مین آیا لہذا مدعیکا

مدعا بیہ بیان کہ زمین مذکور بندوبست مزبور کے وقت لے لی گئی غلط ہے
ورای اسکے تمادی ایام کی میعاد کو بندوبست کی تاریخ سے محسوب کرنا
نہچاہیئے دوسرے بیہ کہ صاحب جج جو ادعوی مدخلہ سنہ ۱۸۳۲ء کے مضمون کو
نہین سمجھے ہین کیونکہ جلوگون نے کبھی بیہ اقبال نہین کیا کہ راجا مہوراول
کا دخل تہا اور ہم لوگ بیدخل تہے ماسوا اسکے توجیہہ جو ادیر اُس
اقبال کے قایم کی ہے جو پانچ برس کی میعاد کے لیئے لکہا گیا تہا محض بے بنیاد ہے
کیونکہ دونون عدالتین ماتحت مین سے کسی مین ایسا اقبال داخل نہین کیا
گیا

رای عدالت صدر

ہم حکام کی دانست مین سایل کا
پہلا عذر ناموجہہ ہے کیونکہ صاحب جج کی تجویز بصراحت تمام واقع ہوئی ہے
کہ مدعی او بہ زمین متنازعہ کے بندوبست کے ایام تک خلکار رہے اور
قبل اُس ایام کے مدعی علیہون کو نہ اُس زمین پر دخل نہ اُس سے کچھ علاقہ تہا
ماورای اسکے ہم حکام کی رای یہہ ہے کہ بلحاظ نظیر عدالت ہذا مرقومہ ۲۰
ستمبر سنہ ۱۸۵۱ء بمقدمہ دیندیال سنگہ وغیرہ اپیلانٹیان بنام مہیش دت وغیرہ
ریسپانڈنٹیان مداخلت یا بیدخلی کسی فریق کی خسرہ کی تاریخ سے نہین محسوب
ہونی چاہیئے کیونکہ وہ کاغذ بندوبست کے قبل ابتداءً تحریر ہوتا ہے اور اسکی
بندوبست نہین کہتے اور بموجب تجویز صاحب جج کے بندوبست کے بعد مدعیان
بیدخل کیئے گئے نہ کہ قبل اُسکے فقط سایل کے وکیل نے دوسرے عذر سے

بہ سبب نا موجبہ قرار دیئے جانے پہلے عذر کے دست برداری کی لہذا
حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص کی نامنظور ہو اور خرچہ طرفثانی کا
ذمہ سایل کے حسب ضابطہ عاید کیا جاوے اور کاغذات شمول وکیل سایل کو
واپس ہوں فقط

نمبر ۲۰۵۸

سنفصلہ تیئسویں جون ۱۸۵۵ء

الفرید ولیم بیگبی صاحب
مولی اسمت صاحب | حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع کانپور
مورخہ چودھویں جون ۱۸۵۴ء

حاجی خانم مدعیہ | اپیلانٹیہ | شیخ احمد بخش وکیل

بنام

محمد علیخان مدعی علیہ | رسپانڈنٹ | مولوی محمد نادر علی وکیل

معلوم ہوا کہ سایل کا عذر یہہ ہے کہ بموجب دستاویز مدعی علیہ کا

که صدرامین مدعیہ کے مذہب کا ہے صاحب جج نے مقدمہ کو صدرالصدور کے
پاس بہیجہ بلعالانکہ صدرالصدور اور مدعی علیہ کا مذہب ایک تہا
پس یہہ عمل صاحب جج کا خلاف ضابطہ وقوع مین آیا اور صاحب جج نے
سرزمین کے معاینہ کا وعدہ کیا تہا مگر اُسکو پورا نکیا ورای اسکے
مثل مین جو امر نسبت حکم عدولی کے لکہا ہے اور جسکا الزام مدعی علیہ
رکہا گیا موصوف الیہ نے کچہہ خیال نہین کیا دوسرے یہہ کہ جس نقشہ
حاکمان ضلع نے اپنی تقریر قایم کی ہے وہ دوسرے مقدمہ مین جسمین
احد الفریقین نہ تہی بنایا گیا تہا پس اُسکو مقدمہ ہذا سے تعلق نہین اور تیسرے
یہہ کہ یہہ تجویز صدرالصدور کی کہ کوئی دستاویز موجود نہین ہے خلاف رواج
ملک کے ہے کیونکہ مکان کے بیشتے کے لیے دستاویز نہین لکہی جاتی اور چوتہے
یہہ کہ ہمارے گواہون مین اختلاف بیانی نہین پائی جاتی ہے بلکہ اُنہون نے
دعوی کو ثابت کیا ہے اور پانچوین یہہ کہ جس مقام کو حاکمان تحت مدعی علیہ
کی ملک قرار دیتے ہین مکان نہین ہے بلکہ باغ اور اُسکی چارون طرف
کی کہڑکیان موجود ہین اور چہٹے یہہ کہ یہہ تجویز صاحب جج کی کہ شیتے کی زمین
مدعیہ کی ملک مین داخل نہین ہے غلط ہے ساتوین یہہ کہ صاحب جج نے
حکم دیا ہے کہ مدعی علیہ کے تین پرنالے کہلے رہین سو یہہ امر ہمارے حق مین مضر

تجویز عدالت

ہم حکام کے نزدیک سائل کے پہلے اعتراض مین کوئی وجہ اصلی جس
کی نہین پائی جاتی اور انکو اختیار تہا کہ عدالت صدر کے پاس مقدمہ منفصلہ کو
مناسب سمجہکر تجویز کے لیئے بہیجدیوین اور اسباب کی کوئی وجہ موجبہ سائل نے
ایسی نہین پیش کی ہے جسکے لحاظ سے دست اندازی واجب ہووے اور یہہ
ہی کچہہ ضرور نتہی کہ صاحب جج زمین کو اُس صورت مین معاینہ کرین جبکہ تجویز
عذرکی بغیر معاینہ کے ممکن تہی اور عدم ملاحظہ مثل ہی کوئی وجہ منظوری اپیل خاص کی
نہین ہے اور سائل کا دوسرا عذر کافی واسطے منظوری اپیل خاص کے نہین ہے
کیونکہ صاحب جج کو اختیار تہا کہ مکان کے جنس نقشہ کو بنظر تائید تجویز کے ملاحظہ
کرنا چاہین ملاحظہ کرلیوین اور تیسرا عذر بہی غیر موجبہ ہے کیونکہ اُسکو تعلق
نسبت تجویز واقعہ اور اخذ نتیجہ کے وجہ ثبوت گذرانیدہ سے جو صدر العدالت نے
کیا ہے متصور ہے اور چوتہا عذر بہی قابل سماعت کے نہین ہے کیونکہ بصیغہ اپیل
خاص تجویز حاکمان تحت نسبت وجہ ثبوت گذرانیدہ کے مسترد نہین ہوسکتی ہے
اور پانچوان عذر بہی متعلق تجویز واقعہ کے ہے جسمین دست اندازی اپیلانٹ کو
نہین پہنچتی ہے علی ہذا القیاس چہٹا عذر بہی نسبت تجویز مرافعہ کے جو صاحب
جج نے کی ہے متصور ہے اور اُس رای مین دست اندازی کے مجاز ہم حکام نہین ہین
اور ساتوین عذرکی نسبت رای ہم حکام کی یہہ ہے کہ صاحب جج نے اُس امر کے
مادہ مین تجویز مناسب کی ہے بلکہ یہہ بات لکہی ہے کہ تصفیہ اُسکا بیرا فیقی جانبین

وقوع مین آیا اور اسطرح کے بندوبست مین جسکی تصدیق اور وقوع کی ہیہ صورت
ہے دست اندازی اس عدالت کی ناممکن ہے پس حکم ہوا کہ اپیل ڈسمس ہو
اور خرچہ ذمہ سایل کیا جاے اور کاغذات مشمولہ بلا داشت نقل کے حسب ضابطہ واپس
دیے جائیں فقط اور کاغذات موصولہ ضلع بذریعہ منشی محرر بکار خود اگر ہے بسبب بے سماد
ساتھہ صاحب جج ضلع کانپور کے پاس بہیجے جائیں فقط

۲۰۵۶ نمبر سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ تیئسوین ۲۳ جون سنہ ۱۸۵۵ع

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
سولی اسمتھ صاحب
حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع کانپور
مورخہ چودہوین جون سنہ ۱۸۵۴ع

محمد علی خان مدعی علیہ — اپیلانٹ — مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

حاجی خانم مدعیہ — رسپانڈنٹ

معلوم ہوا کہ سایل کا پہلا عذر ہیہ ہے کہ مدعیہ کا مکان جسمین کہ کنیان

متنازعہ فیہ واقع ہے وہ منزلہ ہے اور علاوہ اُن کھڑکیوں کے اُس میں کئی
دروازے ہیں پس ممکن نہیں کہ اُن کھڑکیوں کے بند کیے جانے سے ہوا یا روشنی
کی آمد موقوف ہوئی گی اور اُن کھڑکیوں کے کھلے رکھنے سے مدعیہ کو یہی
منظور ہے کہ ہمارا مکان بے پردہ ہو جاوے اور نظیر محولہ صاحب جج اِس
مقدمہ سے غیر متعلق ہے اور اگرچہ مدعیہ کی راحت پر مد نظر کی گئی ہے
لیکن بمقتضاے انصاف یہی تھا کہ ہمارے مکان کی بے پردگی نہ ہونے پاوے
دیگر یہ ہے کہ حکم صدر الصدور کا نسبت پانی اور پرنالوں کے جاری
رکھنے کے محض غیر مصرحہ ہے اور اُس مادہ میں صاحب جج نے بھی اپنی راے
نہیں لکھی ہے حالانکہ اپنے حکم کے اخیر کو اُنہوں نے رضائی طرفین پر مشروط
کیا ہے باوجود اِسکے اُنہوں نے مدعیہ کو اختیار دیا ہے کہ اُس پانی
اور پرنالوں کو حسب ضرورت کھلوا دے مگر اسطرح کے احکام خلاف انصاف
متصور ہیں فقط   راے اِسمت صاحب ڈپٹی صاحب. نسبت امر اول کے
ہم حکام کی راے یہہ ہے کہ یہہ تقریر سایل کی کہ جب مکان میں کئی دروازے ہوں
جس سے ہوا اور روشنی کی آمد ممکن ہو تو کھڑکیوں کو بند کروا دینا ممکن ہے
اور موجب ضرر نہیں متصور ہو سکتا ہے محض غلط اور نا معقول ہے
سوائے اِسکے حاکمان ماتحت کی تجویز یہہ ہوئی ہے کہ مدعی علیہ نے جو اپنی
دیوار کو اِتنا بلند کیا ہے کہ مدعیہ کے مکان میں روشنی اور ہوا کی

آمد موقوف ہوگئی ہے اس سبب سے مدعیہ کو ضرر پہنچتا ہے اور اس
ایذا رسانی کی تخفیف واجبات سے ہے اور موصوف الیہ نے یہہ امر نہین
لکہی ہے کہ مدعیہ کا دعوی نسبت کہولنے نئی کہڑکیون کے بنظر حیرانی مدعا علیہ
پیش کیا گیا ہے بلکہ صاحب جج مدعیہ کیطرف دعوی مالکانہ کو نسبت زمین مذکور کے
ازراہ ایذا رسانی قرار دیے ہین اور یہہ تجویز صاحب جج کی کہ اگر دعوی مدعیہ نسبت
آمد ہوا اور روشنی کے ایسے مکان مین درست ہے تو اسکو بالنسبہ اعطا کرنا چاہئے اور اس
حقیت کے ایک جز کے لیے اسکو دینے اور باقی کو نامسموع کرنا منشاء انصاف نہین ہے لیکن
ایسی رائے موضوع لہ کے اعتراض بصیغہ اپیل خاص قابل سماعت کے نہین ہے اور چونکہ
بمادہ اس جز حکم صاحب جج نسبت بانی وغیرہ کے حسب تصریح فیصلہ وکلای فریقین نے بنا
اظہار عموماً اپنی منظوری کا کیا ہے لہذا اب اسکے نسبت اعتراض پانا معہ
ممکن نہین ہے پس بموجب وجوہات مرقومہ بالا کے حکم ہوا کہ سوال نامنظور ہو کر
اور خرچہ ذمہ سائل کے کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ بلا دادست نقل کے حسب ضابطہ
واپس ہون فقط

نمبر ۲۱۵۲ سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ تیئسوین جون سنہ ۱۸۵۵ع

حاکمان

العیٹ ولیم بیکبی صاحب
یوزلی اسمت صاحب

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور
مرقومہ اکتیسوین ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۵۲ع

بنام باندی مرتھا کر باندی مدعا علیہم ایپلانٹان لالہ مان رای وکیل

بنام

صاحب زادہ بھپال سنگھ اور لال مہندر سنگھ مدعیان رسپانڈنٹان شیخ احمد بخش وکیل

معلوم ہوا کہ سایل کا عذر یہہ ہے کہ نالش مرجوعہ تاریخ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۸۵۱ع کا
اصل مقصد یہہ تہا کہ جو زمین رقبہ موضع ہری جوت کے احاطہ کے اندر بتاریخ
۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۳۳ع بوقت تہاک بست کے داخل کی گئی تھی واپس ملی
پس بموجب نظیر عدالت منفصلہ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۵۱ع مقدمہ کو خارج
حد سماعت سے تصور کرنا چاہیے اور بندوبست کے وقت سے بارہ برس کی میعاد
کو محسوب کرنا نادرست ہے اور عرضی نالش مین مدعی دعویدار واصلات
سنہ ۱۸۴۶ع لغایت سنہ حال ہے پس اُسی سبب سے اُسکی بیدخلی کو اُسی سال سے محسوب کرنا
چاہیے فقط

رای لیت
محمد احمد صدر

واضح ہو کہ سایل کے اعتراض کے پہلے جزو کا تصفیہ اُس تجویز مین ہو چکا ہے جو
باجلاس امروزہ بمقدمہ اپیل مسمیان ... صاحب وغیرہ ایپلانٹان کے صادر ہو چکی ہے

اور بعد مذکور کا جزء اخیر نسبت واصلات کے فضول ہے چنانچہ مدعیان جو
دعویدار واصلات ۱۲۶۳ فصلی سے ہوئے تو اسی کو اپیلانٹان وجہہ بہ تجلی
بارہ برس سے زاید کی قرار دیتے ہین اور یہہ فی الحقیقت مدعیون سے
خطا ہوئی ہے کہ اُنہون نے ۱۲۶۳ فصلی کے شروع سے مطالبہ واصلات کا
کیا ہے کیونکہ جس بندوبست کی رو سے وے بقول اپنے بیدخل کیئے گئے بتاریخ
۳۰ اکتوبر ۱۸۳۵ مطابق ۲۰ کاتک ۱۲۶۳ فصلی وقوع مین آیا پس
بموجب اُنہین کے بیان کے ۱۲۶۳ فصلی مین اُنکو دخل صرف ایک مہینا
۲۰ روز تک تہا اور یہہ کہ اُنکا دعوی واصلات واسطے تمام سال کے بموجب
بیان عرضی نالش کے غلط تہا اسی امر سے بخوبی ظاہر ہے کہ تصریحاً اُنہون نے
یہہ لکہا ہے کہ ہم لوگ دخیل کار بندوبست تک تہے اور جس سال مین صاحب
جج نے اُس بیان کو منحتی کروایا ہی تو ہم حکام اس خطاء لفظی کے لحاظ سے
نتیجہ مضر واسطے مدعی کے جو برعکس اون لوگون کے بیان صریح نسبت
زمانہ مابعد تک کی ہے نہین نکال سکتی ہین مادرای اسکے ظاہر ہے کہ صاحب
جج نے مدعیکی دعوی واصلات کو ڈسمس کیا پس بنظر وجوہات مرقومہ بالا کے
حکم ہوا کہ یہہ اپیل ڈسمس ہوا اور خرچہ ذمہ اپیلانٹ کے رہے اور کاغذات متعلق
سوال حسب ضابطہ بلاداشت نقل کے واپس ہودین فقط

نمبر ۲۱۶۶

سنہ فیصلہ تئیسوین جون ۱۸۶۶ء

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب ہوزلی اسمتھ صاحب	حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور

مورخہ ۱۳ جولای ۱۸۶۵ء

درگا دوبے و دیبی دین دوبے و ساتھ بنام دوبے وغیرہ مدعی علیہم	اپیلانٹان	لالہ مان رای وکیل

بنام

صاحبزادہ مہپال سنگھ وغیرہ مدعیان	رسپانڈنٹیان	شیخ احمد بخش وکیل

معلوم ہوا کہ سایل کا یہہ عذر ہے کہ اصل مقصد اس نالش کا جو بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۶۴ء دایر ہوئی یہہ ہے کہ وہ زمین جو تہاک بست کے وقت بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۳۰ء موضع کول گانو کے اندر داخل ہوئی دلادی جاوے پس بموجب نظیر مرقومہ ۱۳ اگست ۱۸۵۱ء یہہ نالش خارج میعاد سماعت سے اور قابل ڈسمس کے ہے رای عدالت صدر ازانجا کہ اعتراض سایل

اور تجویز یہ تصفیہ اُسکی بعینہ وہی ہے جو نسبت سوالات سمبہان کے جنید وغیرہ اور بینی دوبے وغیرہ منفصلہ اجلاس امروزہ کے معرض تحریر مین آچکی ہے لہذا اُسکا اعادہ ضرور نہین پس حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور ہو اور خرچہ ذمہ سایل عاید کیا جاے اور کاغذات شمولہ حسب ضابطہ بلا داشت نقل کے واپس ہو وین فقط

۲۱۶۸ نمبر ۱۸۵۴ع

منفصلہ ۲۳ جون ۱۸۵۵ع

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمتہ صاحب
حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور
مرقومہ ۱۳ جولائی ۱۸۵۳ع

بینی دوبے و گنیشی دوبے وغیرہ مدعاعلیہم اپیلانٹان لالمان داس وکیل

بنام

صاحبزادہ ہیپال سنگہ و لال امہندر سنگہ بیان رسپانڈنٹان شیخ احمد بخش وکیل

معلوم ہوا کہ سایل کا یہہ عذر ہے کہ اصل مقصد اس نالش کا جو

بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۸۶۸ء دائر ہوئی ہے کہ زمین جو تہاک بست کے وقت
بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۳۳ء رقبہ موضع رہرا کے اندر داخل ہوئی دلادی جاوے
پس بموجب نظیر مرقومہ ۱۲ اگست ۱۸۶۵ء نالش بوجہ دائر ہونی بعد انقضای
میعاد دوازدہ سال کے قابل سماعت کے نہیں ہے اور تاریخ بندوبست سے میعاد
حد سماعت کو محسوب کرنا غلط ہے واضح ہو کہ اس مقدمہ میں سایل نے وہی اعتراض
کیا ہے جو بمقدمہ خوبچند وغیرہ نمبر ۲۹ منفصلہ عدالت ضلع مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۶۶ء
پیش ہوا ہے اور جواب اس عذر کا طرف سے ہم حکام کی اسی تجویز کی بنا پر
قایم ہے چنانچہ صاحب جج کے نزدیک بہت صراحت کے ساتھ تنقیح ہوا
کہ دعی یا وقوع بندوبست ۱۸۳۹ء یعنی ۱۸۴۶ء انفصال خیل ہا سے سایل کا اور
یہ عذر کہ وقوع تہاک بست کی تاریخ سے نہ کہ وقوع بندوبست سے میعاد تمادی
ایام کو محسوب کرنا چاہیے خلاف نظیر عدالت ہذا بمقدمہ دینیال سنگھ
وغیرہ اپیلانٹیان بنام ہیمن دت وغیرہ ریسپانڈنٹیان منفصلہ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۱ء
منصور ہے لہذا حکم ہوا کہ سوال نامنظور ہووے اور خرچہ ذمہ سایل کے عاید کیا جاوے
اور کاغذات مشمولہ بلا داشت نقل کے حسب ضابطہ واپس دیے جاویں فقط

نمبر ۱۱۸۶ سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ ۲۳ جون سنہ ۱۸۵۵ء

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب }
ہنری اسمت صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع غازیپور
مرقومہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۵۵ء

دہورت رای وغیرہ مدعی علیہم — اپیلانٹیان — مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

تلکا کنور مدعیہ — رسپانڈنٹیہ — لالہ بسنت رای وکیل

واضح ہو کہ اس اپیل خاص کے سوال مین جو ضلع سے تحریر ہو کر آیا ہے پانچ وجوہ لکہی ہوئی ہین مگر نادر علی وکیل اپیلانٹیان سوا ایک وجہہ باقی کی تصدیق نہین کرتا ہے اور وجہہ مذکور جو سب سے پہلے پیش ہوتی اس مضمون سے ہے کہ صاحب جج نے نہایت نادرستی کی راہ سے ایک وکیل کو سائل کی طرف سے مقدمہ مین جواب و سوال کرنے ندیا اور اس اُنکا کی وجہہ یہہ ہے کہ بملاحظہ روبکاری مرقومہ فروری سنہ ۱۸۵۴ء معلوم ہوا کہ ...

ضرورت تین وکیلون کے شامل ہونیکی پائیگی پس بلحاظ اُس انکار کے
سایل کو موقع باقی دو وکیلون کے تقرر کا اُس روز تک نہوا جب کہ
صاحب جج نے مقدمہ کو فیصل کیا اور اُسوقت مقدمہ مین جواب سوال کرنیکی
اجازت ندی گئی

رای عدالت صدر

واضح ہو کہ اس عدالت کی چتھی مرقومہ ۲۰ فروری گذشتہ کے جواب سے جو صاحب جج نے
بہیجا معلوم ہوتا ہے کہ بیان اپیلانت نسبت انکار صاحب جج در باب جواب سوال
مقدمہ کے محض دروغ ہے اور اوایل ہی سے اُسکی لغویت مین کچہہ
شک تہا پس ازانجا کہ یہی ایک وجہ تہی جو ثبوت تک پہنچنے سے اپیل
خاص اُسکی لحاظ سے منظور ہو سکتی ہے اور عذرات دیگر متعلق
بواقعات ہین جنکی نسبت صاحب جج نے تجویز کی ہے لہذا حکم ہوا کہ
یہہ سوال نامنظور ہو اور خرچہ ذمہ سایل کیا جاوے اور کاغذات شمولہ
بلا داشت نقل کے حسب ضابطہ واپس دیئے جاوین فقط اور کاغذات
موصولہ ضلع بذریعہ منتخب روبکاری کے بر سبیت بے میعاد کے سات تہہ
صاحب جج ضلع غازیپور کے پاس بہیجی جائین فقط

۱۱۲۸ نمبر ۳۵ سنه ۱۸۵۴ء

منفصله تیسوین جون ۱۸۶۸ء

الفریڈ ولیم بیگلی صاحب
ہوزلی اسمت صاحب } حاکمان

بناراضی فیصله صاحب جج ضلع اعظم گڈھ

مرقومه ۱۳۰ مارچ ۱۸۶۸ء

سید مہدی علی و سید سجاد و غیرہ مدعاعلیہم اپیلانٹیان رای جوگلکشور وکیل

بنام

اودیت نراین و دیندیال و غیرہ مدعیان ریسپانڈنٹان لالا رمان رای وکیل

معلوم ہوا کہ سایل کا پہلا عذر یہ ہے کہ جس حال مین سیٹلمنٹ کو ڈگری بندوبست سوا ادنه کے بنام ریسپانڈنٹان اور اُنکی ہورٹ کی بابت راضی مدعاعلیہ کے ملی ہے اور کاغذات پیمایشی مین اندراج اُس زمین کا اور داخل نمبر ہو کر ہماری ملکیت واقع ہماری زمینداری موضع کے قرار دی گئی ہے تو نالش ہذا خلاف ڈگری مذکور کے جو ہنوز جاری ہے واقع ہوئی ہے اور یہہ اعتراض حاکم مرافعه اولی کا کہ اجراش ڈگری کا بابت فوع مین نہین آیا

غیر کافی ہے کیونکہ جب دخل بعد ڈگری کے حاصل ہوا اور کاغذات کھیوٹ اور خسرہ مین زمین متنازعہ مندرج ہوئی اور وہ ہمارے دخل مین آ گئی ہے تب کچھہ ضرورت اجراے ڈگری کی نہتھی نمبر دو دوسرے یہہ کہ حاکمان ماتحت نے اپنے تجویز کو خاصہ اور بنا اُس صلحنامہ کے قایم کرتے ہین جو تصفیہ بیسوانہ کے وقت معرض تحریر مین آیا حالانکہ نسبت اُسکے پہلی یہہ غور کرنا چاہیے کہ جب مدعیون نے بانحراف شرایط دستاویز مذکور نالش ہذا کو قایم کیا تو ظاہر ہے کہ پابندی بلحاظ وثیقہ مذکور کے باقی نرہی اور دوسرے یہہ کہ صلحنامہ مذکور مین جو صرف ایک مدعی علیہ کیطرف سے لکہا گیا ہے یہہ بین ہے کہ دستاویز مذکور کی تاثیر کسی دوسرے تنازع مین علاوہ اُسکی جو تصفیہ تکرار بیسوانہ کے باب مین واقع ہووے موثر نہین ہووگی اور بعد تحریر دستاویز مذکور اور تصفیہ تکرار بیسوانہ کے حکام مال نے مجھہ سایل کے حق مین فیصلہ صادر کیا فقط

راے عدالت صدر

ہم حکام کی ذات مین ڈگری مذکور کو سایل مانع سماعت نالش ہذا نہین قرار دے سکتا ہے اور ظاہر نہین ہوتا کہ اجرا اس ڈگری کا وقوع مین آیا غرض خواہ اجرا مین آوے یا نہین ہر تقدیر کے فریقین کو یہہ اختیار ہے کہ اپنے مقدمہ کی ڈگری محصولہ کو بہ راضی جانبین معطل کر دیوین اور صاحب جج کے نزدیک مستحق ہوا کہ خط بیسوانہ بموجب ایک قرار کے جو فریقین نے آپسمین قایم کیا

وقوع مین آیا اور یہہ بہی انکی تجویز ہے کہ وہ سوا نہ ہو اُس طرح پر تسلیم
کیا گیا ہو جیسا اُسکی ہے جو بندوبست کے وقت قایم ہوا اور رائے اُسکے صاحب جج
لکہتے ہین کہ مدعیکا دخل بابت ۱۲۶۶ فصلی ثابت ہے اور اس امر متعلقہ
اعتراض اپیلانٹ نسبت قابلیت سماعت مقدمہ باقی نہین رہتی ہے اور
بمقابلہ تصفیہ تنازع بیراضی جانبین اندراج زمین کا عدالت خسرہ و کہیوٹ
مین محض بیکار ہے دوسرے یہہ کہ ہم حکام کی ذات مین نہین ظاہر ہے کہ شرایط
صلحنامہ سے مدعیان منحرف ہوئے ہین بلکہ برعکس اُسکے اُسی وثیقہ کو انہون نے
اپنا موید گردانا ہے اور مقصد نالش ہذا کا یہی ہے کہ شرطین اُسی
دستاویز کی پوری کی جاوین اور عذر ثانی کا جز اخیر اسقدر ضعیف
اور بے معنی ہے کہ مطلقاً قابل التفات عدالت نہین ہے پس بلحاظ وجوہات
مرقومہ بالا کے رای ہم حکام کی اس باب مین متفق ہوئے کہ یہہ سوال قابل
نامنظوری کے ہے لہذا حکم ہوا کہ سوال ہذا نامنظور ہوئے اور کاغذات
مشمولہ حسب ضابطہ بلا داشت نقل کے واپس ہووین فقط

---

۲۸ نمبر

منفصلہ تیسوین جون ۱۸۶۸ عیسوی

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
ہورلی اسمت صاحب } حکام
ہنری ہنک بارنگٹن صاحب

بنارضی آحکم مقدمہ الصدر ضلع میرٹھ

مرقومہ ۱۳ جنوری ۱۸۵۵ع

مسٹر ڈاکٹر صاحب وغیرہ عذرداران سائلان مولوی محمد امجد علی وکیل

بنام

جان ابرین مادی صاحب ڈگریدار
بعد اسکے ڈبلو ایچ الی صاحب قایم مقام } طرفثانیان لالہ بسنت رائے وکیل
سیکرٹری اوتھ بنک سابق مرتہن جہاں کلکتہ

حال یہہ ہے کہ اس سنہ کے اپریل مہینے کی ۱۳ تاریخ کو ہورلی اسمت صاحب
حاکم کے اجلاس سے ان وجوہات سے کہ کاغذات مقدمہ کے واسطے ملاحظہ کام
روائی صاحب جج دہلی نسبت موضع خانپور کے مثل مقدمہ طلب ہوئی واضح ہو
کہ دو کوٹھیاں فروخت ہوکر زیادہ چار ہزار روپیہ بابت اُس ڈگری
کے جو جایداد مدعی علیہ ہونے مسمی ڈربیو صاحب اور اُنکی ضامنان
جاری ہوئی تھی وصول ہوچکی ہیں فقط جبکہ صاحب جج دہلی نے بیچنے
موضع خانپور کے جو منجملہ جایداد مدعی علیہ کے قرار دیا گیا تھا انکار کیا

ضمانت ضامنان پر ڈگری جاری کی جاوےگا عنداللہ محکمہ مین اس مضمون سے
ادای زر ڈگری کے نہین پہنچتے بجو یہ ز
متوفی سے زر ڈگری ادا ہوا اور جو کچھ باقی رہے ضامنان سے لیا جاوے فقط
صاحب جج دہلی نے درخواست موضع خانپور سے اسواسطے انکار کیا کہ موضع
مذکور داخل جایداد مکفولہ دست اور نیز بنیاد ڈگری کے نہین ہے لیکن سایلان کو
یہہ گفتگو ہی کہ ہمارے مقابلہ مین حکم صاحب جج کا صادر نہین ہوا اور نہ وہ حکم
بصورت ہمارے اثر پذیر ہوسکتا ہے ڈگریدار کو لازم تہا کہ حکم مذکور سے حسب سرشتہ
اپیل کرتا فقط بعد پہنچنے کاغذات کے ضلع سے اس مہینے کی ساتوین تاریخ کو
صاحب موصوف نے اس شرح سے اپنی رای قایم کی کہ درباب تنقیح اس
امر کے کہ آیا جاری ہونا ڈگری کا صرف جایداد مکفولہ قرضہ پر ممکن ہے یا
عموماً کل جایداد متوفی پر حکم صاحب جج موسومہ آٹھوین جون سنہ ۱۸۶۷ء سے صحیح
ہونا امر اول کا تجویز ہوا ہے کیونکہ ڈگری مین اگرچہ یہہ حکم ہے کہ زر مدعویہ
اولاً جایداد متوفی سے اور بعد اسکے ضامنان سے وصول کیا جاوے الا ڈگری
ڈگری سے ظاہر ہے کہ جس حالت مین صاحب جایداد مستغرق دین مدعی علیہ
کروانا گیا تو خلاف اسکے کوئی اور جایداد متوفی کی ذمہ دار نہین ہوسکتی اور
سواے جایداد مکفولہ کے کوئی اور جایداد نیلام ہوسکتی ہے فقط بزمرہ

مودے جایز قرار نہین پا سکتا کیونکہ

جو صاحب جج نے عبارت ڈگری پر لگائے ہین اُسکے بموجب موضع خانپور داری
ادا ے ند ڈگری سے بری تجویز ہوا اور نہ اپیلانت کو احتیاج اپیل کرنیکی حکم صاحب
جج سے ہے فقط بس اب اپیلان ضامنان اُس ذمہ داری سے جو اُنپر حسب مدعای
عبارت ڈگری کے عاید ہوئی ہے بری نہین ہو سکتے فقط لہذا درخواست
نامنظور ہوئی اور خرچہ ذمہ اپیلانت کے عاید کیا گیا لیکن بمقدمہ ہذا واسطے
ترمیم رای حاکم ثانی کے پیش ہو فقط اور اس مہینے کی ۱۶ تاریخ کو الفرڈ
ولیم بیگبی صاحب حاکم ثالث اس تصریح سے اپنی رای تحریر کی میری رای
بابت اس مقدمہ کے اسمٹ صاحب کی رای سے خلاف ہے میرے نزدیک حکم
صاحب جج کا درباب بریت موضع خانپور کی فروخت سے ناجایز تھا کیونکہ
از روے حکم ڈگری مصدورہ کاستر ہوین مئی ۱۸۵۳ع کے کل جایداد مدعا علیہ
متوفی کی خواہ مکفولہ تمسک یا غیر مکفولہ قابل فروخت کے صیغہ اجرای ڈگری مین
تھی فقط صاحب جج کو مناسب تھا کہ الفاظ مرقومہ عنوان ڈگری کو گرفت کرکے
اپنا حکم انکے خلاف مضمون ڈگری کے مبنی کرین فقط حکم صاحب جج مورخہ ۸
جون ۱۸۵۴ع جو کہ بمقابلہ سایل کے صادر ہوا ہے بحضرت اسکے قایم نہین رہ سکتا فقط

ضامنان پر ڈگری جاری کی جگہ عدالت کے حکم میں اس مضمون کے
سائلوں اجرا ڈگری میں نیلام نہ ہونی چاہیے ۲ کو نمبر
۱۸۶۰ء جنوری گذشتہ صادر ہوا اور حکم موقوفی نیلام جائداد سائلان
ہونا چاہیے اور میری رائے میں خرچہ سائل کو ملنا چاہیے لیکن بموجب تیسرے حکم
روبکار پیشی ہو فقط ہماری دانست میں جبکہ ایک عدالت ذی اختیار سے یہ تجویز
عمل میں آئی کہ حسب منشاء ڈگری کے جو بنک دہلی میں وارثان مدیون ڈگری اور
اسکے ضامنان پر حاصل کی موقع خانہ ذمہ داری زر ڈگری مذکور کا نہیں اور نہ
اس روپیہ کے ادا کیواسطے نیلام ہو سکتا ہے اور اس حکم کی ناراضی سے اپیل نہیں ہوا
تو اس صورت میں جملہ عدالتوں پر پابندی حکم مذکور کی ضرور ہوئی فقط اگرچہ
اپیلانٹ کا بیان یہ ہے کہ ہم اور بھی ملک متعلق جائداد متوفی سے بتا سکتے ہیں
کہ جو حسب مضمون ڈگری ریسپانڈنٹ کے قبل جاری ہونے ڈگری اوپر ہمارے یا جائداد
جائداد کے نیلام ہونی چاہیے الا اپیلانٹ مذکور نے فہرست کسی ملک کے داخل نہیں
کی اسواسطے میں اسمتھ صاحب سے اتفاق رائے کرتا ہوں کہ ایسا بات میں کہ
اب اپیلانٹیان اس ذمہ داری سے جو انہوں نے خود اپنے اعمال سے لیا اوپر
جائداد کی ہے بچ نہیں سکتی فقط اسواسطے حکم ہوا کہ اپیل ڈسمس اور خرچہ ذمہ سائلوں
جائداد ہووے اور کاغذات موصول ضلع بذریعہ نقل اس روبکاری اور بہ نسبت میعاد کے

ہی ہارگن صاحب

مدعی علیہم جبکہ نام عنوان ڈگری مین لکھے ہین ورثای متوفی ہوے و مکان
واقع چہاونی میرٹھہ کمفوذ تمسک مثنا و دعوی داخل

مسلوبہ ۲۱ نمبر خاص ۱۸۵۴ء

منفصلہ ستائیسوین جون ۱۸۵۴ء

ہنری اسمت صاحب
حاکمان
ہنری نہک ہاگکنسن صاحب

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع بنارس
مرقومہ ۲۶ جون ۱۸۵۴ء

نام سنگھ مدعی علیہ — سایل — لالہ مان رای وکیل

بنام

کالی پرشاد سنگھ وادیت سنگھ مدعیان — طرفثانیان

واضح ہو کر سایل کا عذر یہہ ہے کہ جس حالت مین نام ہمارا محکمہ مال مین
داخل ہے اور حصہ دارون نے ہمارے نمبردار ہونیکا اقرار کیا ہے تو ہمارا حق
شفع بلحاظ اس امر کے کہ ہماری ملکیت ثابت نہین کی گئی ہے باطل نہین
ہو سکتا ہے اور حکم متفرقہ جسمین صدرالصدور اپنی حجت قائم کرتے مین

پس صدر کے نزدیک چونکہ یہہ امر قرار پایا ہے کہ تا وقتیکہ مدیون ڈگری کی کل جایداد
یہہ بیان کیا ... ہے ... ڈگری ...
دعوی کو کوئی ترجیح بابت انکی ... غیر کافی ثابت ہو تب تک جایداد
خلاف ہونے عرضی نالش کے محض لاطایل ہے اور فی الحقیقت ... الفعدور
نہین فقط راے اکثریت صاحب سایل کا اظہار یہہ ہے کہ مدعیون نے جوابالجواب مین بیان
عرضی نالش سے اختلاف کیا ہے چنانچہ عرضی نالش مین مدعی علیہ سایل شخص
بے علاقہ نسبت موضع یا حصہ کے قرار دیا گیا اور اسکا مسکن دوسرے پرگنہ مین بیان
ہوا مگر جب مدعی علیہ نے اپنے جواب مین یہہ بیان کیا کہ نسبت خرید کرنے حصہ ... کے
خریدار نیلام سے اسکو ساتھہ مدعیون کی حقیت مساوی حاصل ہے تب جوابالجواب
مین مدعیون نے مدعی علیہ کو حصہ دار موضع کے دوسرے تہوک کا قرار دیا اور یہہ بیان
کیا کہ بالیع سے ہم مدعیون کے تہوک کے حصہ دار ہین فقط اگرچہ ظاہر ہے کہ نسبت امر مذکور
کے مدعیون سے اختلاف بیانی واقع ہوئی ہے لیکن واضح ہے کہ دونو فریق کو
شرط واجب العرض سے اقبال ہے چنانچہ اسکی جزو ... مین بقول صدر کے
یہہ لکہا ہوا ہے کہ جس شخص کو بیچنا منظور ہو اسی لازم ہے کہ اپنے تہوک کے خریداران
کو گنجایش خرید کی دیوے اور بعد انکار انکے دوسر کا پاس پیش کرے چنانچہ صدر
کے نزدیک ثابت ہے کہ حصہ متنازعہ مدعیون کے تہوک مین داخل ہے اور ... خرید کرنے

اور قیمت دینے پر مستعد ہے اور جس امین ... نے اس بات کی تحریر ہیں
امر پر متفق ہے کہ مدعی علیہا درخت اس خریدار نیلام کو جس سے حقیت کا حاصل کرنا
وہ بیان کرتا ہے کچھہ واقعی حق مداخلت حاصل تھا اور ثابت نہیں ہے کہ وہ فی الحقیقت
حصہ دار ہے اسلئے موصوف الیہا نے ازروے وجہہ ثبوت گذرانیدہ متعدد مدعیون کے
دعوی حق شفع کو ڈگری کیا غرض چونکہ ہمارے نزدیک مدعی علیہ کا یہہ بیان جواب
الدعوی کہ کوئی تھوک علیحدہ نہیں ہے محض بیکار ہے لہذا یہہ سوال قابل نامنظوری کے
رای بارنگٹن صاحب اس تجویز میں ہمکو اتفاق ہے بلکہ ہماری دانست میں درمیان
بیان عرضی نالش اور جواب الجواب کے ایسا کچھہ اختلاف عظیم واقع نہیں ہوا جسسے
استماع عدالت کو لحاظ کرنے میں اور اس بیان جواب الجواب کے کہ اگر بالفرض سایل
حصہ دار موضع تسلیم ہی کیا جاوے لیکن اسکو کچھہ حصہ ہم مدعیون کے تھوک میں جنمین
جزو موضع متنازعہ واقع ہے حاصل نہیں ہے اور بموجب شرایط واجب العرض
بندوبست پر حصہ دار تھوک پر جب اپنا حصہ بیچنا منظور ہووے تو اسکو قبل بیچنے
پاس مروسکنہ تھوک کے حصہ دار کے اپنے تھوک دوسرے شرکا کو گنجایش خریدکی
دیوی حاصل ہووے اور جبکہ حاکمان کی تجویز یہہ ہوئی کہ سایل کو دخل نہیں ہے
اور البتہ اسکے نام کا صرف برای نام ہے تو تعجب نہیں کہ مدعی نے اسکو
شخص اجنبی قرار دیا لیکن جب اپنے جواب میں اسنے بیان کیا کہ ہمکو بھی بذریعہ
خرید موضع میں حصہ حاصل ہے تب مدعی نے اسکی تردید میں یہہ کہا کہ اگر بالفرض

ایسا ہو بہی تو سایل ہمہ مدعیون کے تہوک مین شریک نہین ہے اور حق شفع اُسکا ایسا کیون نہو بہ نسبت اُن لوگون کے حق شفع کے جو واجب العرض کی رو سے مستحق ہی کم ہے اور جب اُس وثیقہ کا مضمون اس طرح پر ہے تو بیان سایل کا کہ موضع منقسم نہین ہے یا اُسمین دو یا زیادہ تہوک داخل نہین ہین محض فضول ہے لہذا حکم ہوا کہ یہ اپیل خاص نامنظور ہووے اور فیصلجات شمول حسب ضابطہ بلا ادائے نقل کے وکیل سایل کو واپس دیجائین فقط

۲۰۶۴ نمبر ۱۸۵۴ء

منفصلہ اٹھائیسوین جون ۱۸۵۴ء

آنریبل اسمتھ صاحب

العزبہ ولیم بیکی صاحب

حاکمان

بنارافعی فیصلہ صاحب جج ضلع غازیپور

مرقومہ ۱۶ جولائی ۱۸۵۳ء

میر صادق علی وغیرہ مدعیان

سایلان

بنام

لالا مانرای وکیل

راجہ جوتین رای وغیرہ مدعاعلیہم   طرفثانیان   شیخ احمد بخش اپیلانٹ

واضح ہو کہ سایل کا عذر یہہ ہے کہ خود صاحب جج کے فیصلہ سے

ظاہر ہے کہ تراب علی قبل تاریخ وثیقہ کے مرگیا اور علی ہذا القیاس حبیب علی

و فیض علی اور بادر علی کی بہی وفات ہو چکی تہی پس وثیقہ مذکور

قابل تنسیخ کے ہے اور یہہ تجویز صاحب جج کی تراب علی کا نام

سہواً داخل کیا گیا تہا خلاف خود رسپانڈنٹیان کے اس بیان کے

ہی کہ اسوقت تراب علی زندہ تہا لیس از روی وثیقہ مذکور جایداد میر

تراب علی جو مظفر علی اور غضنفر علی اور قیام الدین پسران متوفی کے

قبضہ مین ہے ذمہ دار قرار نہین دیئے جا سکتے فقط [redacted] ہمت صاحب

واضح ہو کہ اصل وثیقہ پر ایک تاریخ ثبت ہے جسکے مقابلہ مین ماہ اگست

سنہ ۱۸۳۳ع ہوتا ہے اور صاحب جج اگرچہ یہہ نہین لکہتے کہ یہہ امر قطعاً ثابت

ہو چکا ہے کہ اسوقت تراب علی کی لند نویسندگان وثیقہ منظرہ الاوقت

زندہ نہ تہا لیکن بیان انکا یہہ ہے کہ وہ امر اسی طرح پر معلوم ہوتا ہے

اور اس سبب سے حجت مدعیان سایلان کی یہہ ہے کہ بصورت وقوع

ایسی تجویز کے حاکم ضلع کو لازم تہا کہ وثیقہ مذکور کو نسبت ورثاء

جایداد تراب علی کے کالعدم تصور کرتے کیونکہ اسطرح پر ثابت ہوا کہ

وہ احد الفریقین معاہدہ نتہا مگر ظاہر ہے کہ مدعیون نے یہہ بیان کیا کہ وثیقہ

نسبت تراب علی اور اُنکے ورثہ کے ناجایز ہے بلکہ یہہ کہ وہ محض مصنوعی
اور جعلی ہے مگر صاحب جج ازروے تحقیقات حالات برعکس اسکے کہتے ہین
کہ ازروے چند وجہات مصرحہ فیصلہ وہ وثیقہ درست ہے حالانکہ ایک ایسے
بینہ مدعیان باسباب ظاہر درست معلوم ہوتا ہے اور اگر صاحب جج نسبت تراب علی
زندہ یا مردہ ہونے وقت تحریر تمسک کے مطلقاً کچھہ نہ لکھتے تو بھی اُنکی تجویز
لحاظ حالات مقدمہ کے کامل تصور کیجاتی پس ہماری دانست مین وجوہ
پیش کردہ سایل واسطے منظوری اپیل خاص بنا راضی اُس تجویز کے
جو واقعات حالات مقدمہ پر قایم ہوئی ہے نہین متصور ہے لہذا یہہ سوال ہمارے
نزدیک قابل نامنظوری کے ہے فقط راے بیگبی صاحب ہماری
تجویز متفق ساتہہ تجویز سمت صاحب حاکم کے ہے کہ یہہ سوال قابل نامنظوری کے
ہے چنانچہ صاحب جج کے نزدیک بصراحت تمام متحقق ہے کہ جس وثیقہ کو اپیلانٹ
مصنوعی قرار دیکر مسترد کیا چاہتے ہین وہ اصلی ہے اور ظاہر ہے کہ بعنوان
اپیل خاص اعتراض اوپر ایسی تجویز کے اس وجہہ پر کہ وجوہ تجویز صاحب جج
نادرست ہین نہین سماعت ہوسکتا ہے فقط اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست
اپیل خاص سایلان باتفاق حاکم ممدوح کے نامنظور ہو اور فیصلجات مشمولہ
حسب ضابطہ وکیل سایلون کو واپس دیے جائین فقط

---

۳٦ ۱٦ نمبر خاص سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ اٹھائیسویں جون سنہ ۱۸۵۵ء

ہنری ٹنک ہارگنسن صاحب }
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع دہلی

مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۵۴ء

رامسہ سنگھ ہیرالال مہاجنان — اپیلانٹیان — مولوی محمد مظہر علی وکیل

بنام

مسماۃ گلاب بی بی وغیرہ — رسپانڈنٹیان

معلوم ہوا کہ سائلوں کا پہلا عذر یہہ ہے کہ صاحب جج نے بیان حدود مصرحہ عرضی دعوی کو نہ سمجھہ کر دعویٰ ہمارا خلاف رویداد مثل کے ان وجہوں سے ڈسمس کیا ہے کہ قانون تمادی ایام مانع سماعت نالش ہے اور صحن ڈیوڑھی فریقین کی شرکت میں ہے کیونکہ دعوی ہمارا یہہ تہا کہ منجملہ ۱۰ بسوہ کے زمین کے مجھکو بعد منہائی اسکے واسطے راہ آمد شد و رفت مدعی علیہا کے مکان کے ہے باقی ۱۰ بسوہ ۱۳ بسوہ سکے بصورت تقسیم مجھکو دلادی جاوے اور چونکہ تصریح تعدد میں بسوہ سمجھا نہ

بدر راہ آمد رفت صحن مشترکہ سے موجود ہے تو صاحب جج کی یہہ تجویز
صحن مذکور ملک مشترکہ مین داخل ہے غلط ہے اور ہبہ نامہ مین اسطور پر
لکہا ہوا ہے بشمول حصہ کہ واسطے آمد رفت اور صحن مشترکہ کے اور اسمین
یہہ بات نہین پائی جاتی ہے کہ بالکل صحن مشترکہ ہے بلکہ برعکس اسکے
یہہ کہ زمین بابت راہ آمد رفت صحن بامکان مدعی علیہا مشترک ہے پس یہہ
وجہہ کہ بالکل صحن مشترکہ ہے غیر موجہ ہے اور ثانیاً یہہ کہ یہہ تجویز حاکمان
ماتحت کی کہ نالش مین نسبت ہبہ نامہ مذکور کے تاثیر قانون تمادی ایام
متصور ہے یا قابل التفات نہیں ہے کیونکہ جس حال مین ہمارا دعوی یہہ ہے
کہ صحن کی زمین از روے تقسیم ہمکو دلادیجاوے اور مدعی علیہا جو اسکے دعوی مین
مقبل ہے کہ مدعیون کے دخل مین اور پر زمین مذکور کے کسی کی دست اندازی
نہین ہوتی ہے اور نہ کبہی اسمین رخنہ پڑا ہے اور یہہ ہی متحقق ہے کہ
مدعی علیہا کو کبہی زمین مذکور پر دخل نہین ملا تو ظاہر ہے کہ قانون تمادی
ایام سے اور مقدمہ ہذا سے کیا علاقہ ہان اگر مدعی علیہا ہمارے بیان مین خلت دیتے
پر معترض ہوتے اور ہمکو بیدخل قرار دیتے تو البتہ گنجایش اعتراض کی
پائی جاتی مگر ایسی تجویز کہ مقدمہ مین قانون تمادی ایام موثر ہے صرف
اسی لحاظ سے ہوئی ہین کہ ہبہ نامہ کی تاریخ ۶ جنوری سنہ ۱۸۲۹ع ہے
حالانکہ اوس سے آویزا اور مقدمہ ہذا سے کچہہ تعلق نہین اور نہ وثیقہ کی بنیاد

نالش قایم کی گئی تو البتہ خلاف ضابطہ عدالت ہے فقط تجویز نارکلتن صاحب
اگرچہ عبارت اُس بیعنامہ کی جو رسپاندنٹیان نے بتائید اپنے عذر نسبت
حقیت دخل اجمالی اوپر صحن متنازعہ کے پیش کیا ہے نہایت مبہم اور مشتباہ ہے
لیکن بعد غور کامل نسبت واقعات متعلقہ حاکمان ماتحت کے جیسے متفق
منشاء فریقین وثیقہ کا پایا جاتا ہے ہماری رای مین حاکمان ماتحت نے
تجویز اُس امر کی جسکو اس مقدمہ اپیل سے تعلق خاص ہے بدرستی تمام
کی ہے چنانچہ ہماری دانست مین جب کہ اراضی جسمین سایل کو اقبال ہے
کہ رسپاندنٹیون کو بذریعہ بیعنامہ حق مین اُس فریق کے جسکی قایم مقام
رسپاندنٹیان ہین نقیت مساوی ساتھ سایل کے حاصل ہے اور
زمین جو بناء نالش ہذا ہے دونون کے نسبت استحقاق بذریعہ
بیعنامہ مذکور کے اوپر بناء واحد کے قایم ہے اور اس رای کی
تائید مین لحاظ اوپر تجویز منصف کے جسکی درستی کے متوقع صاحب
جج ہین واسطے دریافت اس امر کے کرنا چاہئے یعنے تاریخ بیعنامہ سے
تا نہایت ارجاع مقدمہ ہذا یعنی قریب تئیس ۲۳ برس کے عرصہ سے دونون
قطعہ اراضی داخلت اجمالی مین سایلون اور رسپاندنٹیون یا اُن
فریقون کے جنسے اُن لوگون نے خرید کیا رہے تھے اور ظاہر ہے کہ
اگر وہ دخل اجمالی صرف نسبت اُس زمین کی جو آمدنی کی راہ مین مستعمل ہے

منحصر ہوتا تو سایل ویسی شراکت کو قبول نکرنے اور مقدمہ مسماۃ دولت خاتون
بنام مستر سلیمان شکوہ کار و بار منفصلہ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۲ء جسمین
ابیل خاص واسطے تنقیح اس امر کے منظور ہوئی تھی کہ آیا حاکمان تحت
ایک دستآویز کے مضمون کو غلط سمجھے ہین یا نہین تجویز اس عدالت کی
اسطور پر واقع ہوئی کہ جس حال مین کوئی شرط خاص نسبت امر متعلقہ
مقدمہ اسمین داخل نہین ہے اور نہ کوئی ثبوت بمادہ اصل منقصیہ فریقین
موجود ہے تو منشاء دستآویز کو جو حاکمان تحت نے بلحاظ اوس طریق
کے اخذ کیا ہے جسکے بموجب خود فریقین بابعد تاریخ معاہدہ عامل ہوے
تھے اور بس عمل سے اوس وثیقہ کا منشاء منکشف ہوا بہت درست ہے
اور سوا اسطرح تجویز کرنیکے کوئی دوسری صورت واسطے ارتفاع
اوس مشکل اور دقت کے جو خود فریقین کے پیدا کی ہے حاصل ہی نتھی
اور ہماری دانست مین اوسی قاعدہ تجویز کے بموجب اس مقدمہ مین
بھی جسمین ایک دستآویز پیش ہوئی ہے جسکا اصل منشاء
نہایت مبہم ہے عمل کرنا چاہیے اور نسبت سایل کے عذر ثانی کی
ہمارے نزدیک ظاہر نہین ہے کہ حاکمان ماتحت نے مقدمہ مذکو
خارج حد سماعت سے قرار دیکر بنظر امتداد مدت کے تجویز نہین کیا ہے بلکہ
برعکس اسکے دونون حاکمان ماتحت کی تجویز اسطرح بر مصرح واقع ہوئی تھی

که جو نامه جو درباره تنبیه سارقون کے حق مین تحریر ہوا اُسمین شرط
نسبت صحن متنازعہ کے اعمالاً رہنی کی داخل ہے اور بلحاظ اُسکی تجویز
انکی یہہ ہوئی کہ اتنے عرصہ کے بعد منصب سایلون کو اب حاصل نہین
ہے کہ دعوی اُسپر دخل غیر مشترکہ رکھنے کا پیش کرین اور ظاہر ہے
کہ ایسی تجویز قانون تمادی ایام سے کچھہ تعلق نہین رکھتی پس بلحاظ وجوہ
مرقومہ بالا کے ہمارے نزدیک یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہی فقط
جو نسبت نامنظوری سوال ہذا ہمارے متفق ساتھہ رای ہارنگٹن صاحب حاکم
کے ہے لہذا باتفاق رای حاکم موصوف کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی
نامنظور ہوا اور کاغذات منسولہ درخواست حسب ضابطہ واپس ہون فقط

تجویز بیگبی صاحب

نمبر ۱۰۷۹ سنہ ۱۸۵۵ء

منفصلہ اٹھائیسوین ۲۸ جون سنہ ۱۸۵۵ء

الفرید ولیم بیگبی صاحب حاکم

بنارا ضی حکم صاحب جج ضلع شاہجہان آباد
مورخہ اٹھائیسوین ۲۸ فروری سنہ ۱۸۵۵ء

مکند لال　　　　سایل　　　　سید صفدر علی وکیل

بنام

جنگلی مل　　　　طرفثانی

دریافت ہوا کہ بعد مرنے کروڑی مل کے طرفثانی نے کہ وہ
پوتا کروڑی مل متوفی کا ہے درخواست حصول سارٹیفکٹ کی باظہار
مالک ہونے اپنی حسب وصیت نامہ متوفی مذکور کے گذرانا اور بعد اجرای
اشتہار کے سایل نے حاضر ہو کے بیان کیا کہ نسبت بیٹے ہونے کے ہم مستحق
پانے سارٹیفکٹ کے ہیں اور عند التجویز صاحب جج نے حسب وجوہ مندرجہ روبکار
اپنی حسب وصیت نامہ کے حکم دینے سارٹیفکٹ کا طرفثانی کو بعد اخذ اقرارنامہ
معمولی کے صادر کیا کہ سایل اس سبب ناراض ہے اور خلاصہ اسکے عذرات کا
یہہ ہے اول بحالت موجود ہونے مجھہ سایل بیٹے متوفی کے پوتے کو سارٹیفکٹ
دینا نچاہیئے دوسرے بلا اخذ ضمانت دینا سارٹیفکٹ کا خلاف مراد قانون
بستم ۲۰ سنہ ۱۸۴۱ کے ہے یعنی کہ روبکاری صاحب جج میں حکم اخذ ضمانت کا
نہیں ہے یہہ امر خلاف ضابطہ ہے فقط جو کہ فیصلہ صاحب جج نے اس مقدمہ کی
نسبت فرمایا اسمین میرے نزدیک کوئی وجہہ دست اندازی کی پائی نہیں جاتی
رسپانڈنٹ پوتا و سایل بیٹا کروڑی مل کا ہے سو بعد سماعت کرنے گواہی
گواہان طرفین کے حاکم موصوف کو یقین ہوا کہ کروڑی مل نے رسپانڈنٹ

نام پر ایک وصیت نامہ لکہا جسکی بدولت سے استحقاق نامبردہ کا بمدہ قابلیت اپیل
زیادہ ٹہیرا تو اس باعث ریسپانڈنٹ کو سایل پر ترجیح دیکر ایک سارٹیفکٹ
وراثت حسب ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۴۱ع کے عنایت کیا فقط تجویز صاحب جج کو
بہر صورت از روے قانون اسکا منصب تہا کہ جس فریق کو حقدار سمجہین
اُسکو سارٹیفکٹ مرحمت کرین حکم مذکور اس امر کا مانع نہین ہو سکتا کہ
اگر سایل کی خواہش ہو تو استحقاق موروثی کے بناپر اپنا دعوی بیان
کرکے نالش نمبری دائر کرے یا سایل صاحب جج کے حکم کو خلاف روئداد نہین
بیان کرتا ہے سایل کا دوسرا عذر یہہ ہے یعنی کہ صاحب جج کو ریسپانڈنٹ
سے ضمانت طلب کرنا لازم تہا سیر ابتدا مین قابل پذیرائی نہین کیونکہ دفعہ
ایکٹ مذکور سے صاحب جج کو اختیار حاصل ہے اسکا کہ بضرورت دارندہ
سارٹیفکٹ سے ضمانت طلب کرین لیکن دوسری حالت مین اُنپر کچہہ فرض
نہین ہے چنانچہ اس مقدمہ مین سایل نے کوئی وجہہ کافی واسطے طلبی ضمانت کے
پیش نکری لہذا حکم ہوا کہ یہہ اپیل ڈسمس ہو اور نقل حکم مشمولہ سوال
حسب ضابطہ بہیجدیجاے فقط

نمبر ۱۰۵

منفصلہ اٹھائیسویں جون ۱۸۵۶ء

انورڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم

بنا راضی حکم صاحب جج ضلع مرزاپور

مورخہ دوسری مارچ ۱۸۵۶ء

رامداس سایل لاریادہورام وکیل

بنام

بابو رودن پرشاد طرفثانی

دریافت ہوا کہ عین اجرای ڈگری طرفثانی تعدادی دو ہزار ایکسو چار روپیہ کے سایل نے سوال عذر کا باظہار اسبات کے گذرانا کہ اٹھہ سو چھتیس روپیہ بدفعات ڈگریدار کو خزانہ سے وصول ہوا ہی سو وہ مجرا نہین دیا اور مبلغ ۲۹ روپیہ بابت محنتانہ وکیل اور ایکہزار تین سو اڈتیس روپیہ ساڈہے بارہ آنہ بابت سود چھہ سال پانچ مہینے کا منہا و دعوا کیا ہے سو یہ دونو قسم بموجب قاعدہ کے دلانا نچاہیے فقط اور عندالتجویز صدر العدوسنے باین خلاصہ توجیہ وکیل نے کہا کہ سات سو کئی روپیہ

مندرجہ سوال کے روپیہ زر نیلام کا پانا راماس وغیرہ پر اسوقت تک باقی
ہے بعد وضع زر ثمن نیلام جایداد مدیون کے اور وکیل روپیہ شیاد دہندہ نے
بیان کیا کہ کچھہ اوپر دو ہزار روپیہ ہمارا پانا اور چاہیے بعد باقی قیمت
جایداد نیلامی کے فقط اور جو یہ مقدمہ اٹھارھوین جنوری سنہ ۱۸۵۳ع سے
دایر ہے اور کئی مرتبہ جایداد مدیون کی نیلام ہوئی اور کسی مدعی علیہ نے
کبھی کسیطرح کا عذر پیش نکیا اور اب کہ درمیان ڈگریدارون کے زر رسدی
تقسیم ہونے لگا تب مدعا علیہ نے اس صورت کا عذر پیش کیا اور سوا روپیہ
رقم کے ایک ہزار تین سو انتیس ۲۹ روپیہ ساڑھے بارہ آنہ سود کے دینے کا انکار
کرتا ہے سوا روپیہ رسدی کے کچھہ اوپر سات سو روپیہ روپیہ شیاد ڈگریدار پاویگا
اگر مدیون سات سو کئی روپیہ داخل کرے باقی زر ڈگری کا اسکو حساب کتاب سمجھا دیتے
مین ہمکو کچھہ عذر نہوگا یا اگر ڈگریدار برحسب ڈگری کو جاری کراوے اور جو روپیہ
اسنے وصول پایا ہو مجرا ندے تو مدیون کو اپنے عذر پیش کرنیکا اختیار ہوگا
سوال عذر سایل کو نامنظور کیا اور عندالاپیل صاحب جج نے اس حکم کو بحال رکھا
کہ سایل اس سے ناراض ہے اور اپیلانٹ کو دو عذر ہین پہلا عذر یہ ہے کہ
سایل محکمہ صاحب جج مین یون معترض ہوا تھا کہ رسیداتِ خزانہ سرکاری سے
جسمین زر ڈگری باجرای ڈگری تحصیل ہو کر جمع ہے ایسا زر ڈگری پا چکا
فقط لیکن صاحب جج نے اس امر کی بابت اپنے سررشتہ مین تحقیقات نہین فرمائی

دوسرا عذر یہہ کہ رسپانڈنٹ نے اجرای ڈگری کرانیمین توقف کیا ہے بابت
اپنی زر ڈگری پر سود پانیکا جو استحقاق کہ رکھتا تہا سو سا... ہوا فقط تجویز
چونکہ حسب بیان مندرجہ روبکار صدر الصدور اپیلانٹ اسباب کا مقر ہے
کہ جتنا روپیہ حاکم موصوف نے رسپانڈنٹ کو دلایا اسیقدر اور روپیہ
رسپانڈنٹ کا یافتنی ہے پس اس معاملہ مین اپیلانٹ کی نسبت کچھہ بلا انصافی
نہین ہوئی اگر اپیلانٹ کا یہہ بیان درست ہے تو دوسرے ڈگریدارونکو
روبکاری مذکور کی نسبت زیادہ شکایت کرنیکا موجب مستحق ہے کیونکہ اگر
منجملہ باقی زر ڈگری کے رسپانڈنٹ اپنے حق سے زیادہ وصول پاتا تو
دوسرے ڈگریدارونکا حصہ اسیقدر بیع زر نیلام کے کم ہوجاتا لیکن
ظاہرا دوسرے ڈگریدارونمین سے کسینے ایسے عذرات پیش نہین کیے
پس مین صدر الصدور کی اس تجویز سے یعنی کہ جبتک رسپانڈنٹ دوبارہ
اپنی اجرای ڈگری کراکر کل بقیہ حصہ اپنا وصول نپاوے تبتک اپیلانٹ
کو نالش کرنا نچاہیے اتفاق رای رکھتا ہون چنانچہ حکم ہوا کہ یہہ
اپیل ڈسمس ہو اور کاغذات مشمولہ سوال حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر ۱۱۲۹ سنہ ۱۸۵۶ع

منفصلہ اتہائیسوین جون ۱۸۵۶ع

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب حاکم

بناراضی حکم صدر الصدور آگرہ

مورخہ چہٹی مارچ ۱۸۵۶ع

بہادر لعل و بینی لعل مشتریان خرچہ } سایل — لالہ رام چند وکیل
نند کشور دگریدار . . . . }

دریافت ہوا کہ نند کشور مدعا علیہ نے خرچہ یافتنی اپنا ڈگری بنام مل
مدعیکی سایلون کے ہاتہہ بیع کرکے سوال فروخت کا اور ہہی سایلون نے
مشعر اقبال خرید کا محکمہ مین صدر الصدور رکے گذرانا کہ صدر الصدور نے اس
وجہہ سے کہ ایک مقدمہ اجرای ڈگری بابو رام نراین مدعیکا بنام اسی
مدعی علیہ اجرا کنانیدہ کے دایر تہا علاوہ اسکے یہہ بات مشہور ہے کہ
بنام اسی مدعی علیہ کے مقدمہ تجویز ثانی دایر ہوئے ہین لیس انتقال ڈگری
واسطے بچنے زرد گریون سے معلوم ہوتا ہے درخواست خرید و فروخت کی
نامنظور کی اور مند الاپیل از جانب سایلان اس مدعا سے کہ اس سنہ کی
بیستمری فروری کو حکم صدر الصدور کا منسوخ ہو کے حکم بیع داخل کرنے متعلق

باقیات مین اور تعمیل کرنیکا بموجب ہدایت مندرجہ روبکار کے
صادر ہو کے حکم صدر الصدور کے پاس بہیجا گیا اور صدر الصدور نے
اس وجہ سے کہ بعد داخل نمبر ہونے مقدمہ کے کیفیت نایب سررشتہ دار باین مضمون
پیش ہوئی کہ یہہ خرچہ بابت نند کشور کا حسب خواست بابو رام نراین مدعی
دیگر خریدار اور بہی دوسرے مقدمہ مدعی مذکور مین قرق ہو کر کلیہ کی تاریخ شانزدہم
مارچ سنہ حال کو مشتہر بہ نیلام ہے فقط لہذا یہہ مقدمہ بمواجہہ محمد نظام علیخان
وکیل مدعی علیہ اور بہی خریداران کے پیش ہوا اور جو تجویز کہ بدست حاکم تحریر
ہوئی شرح اسکی یہہ ہے کہ جو بملاحظہ مثل کے واضح ہے کہ یہہ خرچہ جسکے فروخت
ہونیکا سوال گذرانا ہے قرق ہو کر دائر بہ نیلام ہوا ہے کہ اسکی حیثیت سے
فروخت اسکی قبل قرقی کے واسطے بحالی کے نیلام سے معلوم ہوتے ہی بنا و علیہ
منظوری اس خرید اور فروخت کی کہ مبنی اوپر ایک امر فاسد کے ہے نامناسب
اور خلاف مقتضای انصاف کے متصور ہے خرید اور فروخت خرچہ کے
نامنظور کیا کہ سایل اس سے ناراض ہین اور خلاصہ انکی عذر کا یہہ ہے
کہ جو کہ کوئی شخص اپیلانٹ کی خریداری خرچہ کی نسبت عذردار نہین
ہوا لیکن صدر الصدور کو اسکا منصب نہین کہ از طرف خود اس خرید اور
فروخت کو سازشی قرار دیوین فقط جو صدر الصدور کی روبکاری سے
معلوم ہوتا ہی کہ رام نراین وکیل نے خرچہ مدعا بہا کو باجرای دو ڈگریون کے قرق کرایا

پس اس حالت مین اپیلانتیان کو مناسب تھا کہ اس قرقی سے عذرداری کرتے کہ اسوقت خریداری منظورہ اپیلانتیان اور قرقی کے جواز کی بابت تحقیقات عمل مین آتی لیکن اپیلانتیان نے اس امر مین غفلت کی اس باعث میری دانست مین صدر الصدور نے جو نیلام کو موقوف نہین کیا تو واجبی کیا چنانچہ حکم ہوا کہ یہہ اپیل نامنظور ہوا اور نقل روبکاری صدر الصدور
منشمولہ سوال حسب ضابطہ بہیر دیجاوی فقط

۱۷۲۰ نمبر

منفصلہ ۲۸ تہائیسوین جون ۱۸۵۵ء

ہنری بنک بارنگٹن صاحب
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب

حاکمان

بنا راضی فیصلہ صدر الصدور ضلع سہارنپور
مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۵۴ عیسوی

ملو بعقال مدعی علیہ ... اپیلانٹ

لالہ بینی پرشاد وکیل

بنام

مسماۃ فیض النساء بنام امام بخش مدعیہ ... رسپانڈنٹ

مسایل کا پہلا مدعا یہ ہے کہ جس حال میں سمی بسنی مدیون ڈگری یا
محصول اجمنا داس نے مکان متنازعہ مندرجہ وثیقہ کو رہن رکہا اور اسی دستاویز
کی بنا پر ڈگری دی گئی اور مدیون ڈگری نے بہ اجرا ڈگری کے وقت اسکے ایک
وثیقہ بطور قسطبندی لکہدیا جسمین مکان مذکور کو رہن کرکے زر ڈگری کے
ادا کا اقبال قسط کے ذریعہ سے کیا جس حال مین امام بخش عرف امامی مدعیہ
کے شوہر نے باقبال اس امر کے کہ مکان مذکور سمی بسنی مذکورہ بالا کے
ملک ہے بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۸۵۳ع عدالت مین اظہار اس امر کا دیا کہ
اجرای ڈگری کے وقت جو وثیقہ معرض تحریر مین آیا درست ہے پس باوجود
اقبال اسکے شوہر کے مدعیہ مجاز نہین ہے کہ دعوی حقیت مالکانہ نسبت
مکان متنازعہ یا استرداد اسکے نیلام کے پیش کرے اور تجویز صدر الصدور
کی خلاف ضابطہ قاعدہ عدالت ہے اور صدر الصدور نے مراد اس عبارت
کی نہین سمجہی ہے جو وثیقہ کی گواہی لکہانے کیوقت معرض تحریر مین آئی کیونکہ
مدعیہ کے شوہر نے وثیقہ کی عبارت کو سنکر اپنی گواہی لکہوائی اور اسکے
اظہار کے وقت کچہہ کاربسازی نہین ہوئی اور حکم متفرقہ جو متعلقہ
لنگارام وغیرہ ڈگریدارون کے صادر ہوا ہمارے مقدمہ مین تاثیر پذیر
نہین ہے رای ہائی کورٹ مسٹر ... صدر الصدور اپنے فیصلہ مین جو نہایت

صفائي اور صراحت كے ساتهه تجويز ہوا ہے اظہار اپني شك كا اسطور پر
كرتے ہين كه ممكن نہين ہے كه مدعيه كي شوہر امام بخش عرف امامي نے اپني
گواہي قسطنطني پر كردي ہو ليكن بالفرض گواہي كي بہي ہو تو موصوف اُسكي
كي دانست مين نہايت بعيد القياس ہے اور اپنے قياس كے وجوه كو
انہون نے بہت تصريح كے ساتهه لكہا ہے كه امامي مذكور اسطرح كا اقبال
نسبت مكان مرہونه وثيقه مذكور كے كرے جب كه تہوڑے روز قبل اُسكے
اُسيلے به ثبوت اِس امر كے كه وه مكان كا مالك از روے خريد ہے
دعوي شخص ديگر كو جسنے اسقدر عاجز كي تہي كه مكان مذكور باجرا ڈگري بنام
اُسكي مديون ڈگري كے نيلام كيا جاوے ڈسمس كرايا تہا اور وثيقه كے لاحظه سے
معلوم ہوتا ہے كه سواے اِس امر كے كه امامي كا نام حاشيه مين بطور گواه داخل ہے
كوئي دوسري بات مثبت اِس امر كے پائي نہين جاتي كه مقصد اُس
شخص كا يہي تہا كه مكان متنازعه ملكيت اُسكا بہائي مسمي منى كي ہے
اور اسطرح كا اقبال بمنزل دست برداري اپني دعوي سے نسبت
جايداد مذكور كے ہوتا حالانكه تہوڑے روز قبل اُسكے اُس دعوي كو اُسنے
دوسرے مقدمه مين پيش كيا تہا اور وثيقه كے ادخال كے وقت وه في الحقيقت
گواه ہوا مگر اُسكا اظہار صرف نسبت اسي امر كے تہا كه دست آويز كا داخل
كننده شخص لباسي نہين ہے اور واسطے ثبوت اِس امر كے كه جايداد مرہونه وثيقه

اُس شخص مدخل دستاویز سکے ہے صرف وہی گواہی نہین لکہوائی گئی
پس ایسی صورت مین ہمارے نزدیک کوئی وجہہ موجہہ واسطے ثبوت اِس
امر کے نہین ہے کہ صدر الصدور دستآویز مذکور کے منشا کو نہین
سمجہے خصوص اُس مقام پر جہان امامی کا نام موجود ہے اور جو فی نفسی ایک وجہ
پر امکان تہا کہ اپیل خاص از روے ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۵۳ع کے منظور ہووے
اور اس تجویز مین بہی جو صدر الصدور نے نسبت حقیت مدعی بابت
مکان مذکور جو ہبہ نامہ نوشتہ مجی شوہر اُسکے ہے اور ہبہ نامہ جو شوہر نے
اُسکے نام لکہدیا اُس سے پیدا ہوتی ہے کوئی بات فیصلہ موصوف الیہ مین ایسی
نہین پائی جاتی ہے جس پر اعتراض بصیغہ اپیل خاص ممکن ہو اور
سوال اپیل خاص کا کہ جزو اخیر مطلب خیز نہین ہے اور ظاہر ہے کہ
فیصلہ صدر الصدور کا مجرد اوپر مقدمہ متفرقہ کے قایم نہین ہے بلکہ
موصوف الیہ اشارہ اُسکی طرف بتائید اور وجوہات کے کرتے ہین
جنکی نظر سے اُنکی نزدیک مدعیہ کا دعوی مثبت قرار پایا ہے
ہماری دانست مین یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہے فقط رای بیگی صاحب
باتفاق رای ہارنگٹن صاحب کے ہماری نزدیک یہہ سوال قابل نامنظوری
کے ہے اور صدر الصدور نے صاف یہہ لکہا ہے کہ اپیلانٹ نے اُس عذر کو
ثابت نہین کیا کہ مدعیہ کے شوہر نے کبہی یہہ اقبال کیا کہ اُسکا بہائی

ہی مکان کا مالک ہے اور وہ تجویز خواہ درست ہو خواہ نہیں تشیر اعتراض
بصیغہ اپیل خاص لا ممکن ہے اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایل نا منظور ہووے
اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ بلا داشت نقل کے پھیر دیا جائے
فقط

نمبر ۱۷۲۴

منفصلہ اٹھائیسویں جون ۱۸۵۵ء

هنری ہنک ہارنگٹن صاحب } حاکمان
الفریڈ ولیم بیگبی صاحب

بنا راضی فیصلجات صدر دیوانی صدر العداالت جج
ضلع اعظم گڑھ مرقومات ۲۲ ستمبر ۱۸۵۴ء
و ۲۶ مئی ۱۸۵۵ء

بابو جانکی داس ساہو سایل شیخ احمد بخش وکیل
بنام
شیو پرشاد وغیرہ طرفثانیان

سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ جب حاکمان ماتحت کی رای میں

عذرات مدعا علیہم بسبب حصول ہونے اوپر جایداد مورث کے اور علاوہ ہمارے
دعوی کے غیر مثبت ہونے یا یہ اثبات تک نہین پہنچایی گئی تو لازم
نہ تہا کہ ہمکو ڈگری اس استثناء کے ساتہہ دیوین کہ اسکا اجرا صرف اوپر
جایداد مورث مذکور کے ہوویگا اور مدعا علیہونکی جایداد محفوظ
رہیگی اور وے اصالتاً بری الذمہ ہین کیونکہ جس حال مین وہ عذر
جو مدعی علیہون نے نسبت اپنی بریت کے پیش کیا تہا عدالت مین
دروغ تصور کیا گیا تو لازم تہا کہ ڈگری ایسے نہ دے نہ آنکہ جایداد
بری کیجاوے اور نظایر مقدمات عدالت دیوانی صدر مرقومہ ۲۱ مئی ۱۸۵۲ع
بمقدمہ کنہیا لعل اپیلانت بنام بختاور سنگہ ریسپانڈنت اور مورخہ
۲۵ جولائی ۱۸۵۳ع بمقدمہ علی بخش اپیلانت جسکو صاحب جج نے
صدر الصدور کے فیصلہ کی تائید مین نامزد کیا ہے اس مقدمہ سے
کچہہ تعلق نہین رکہتے کیونکہ بمقدمہ منفصلہ ماہ مئی ۱۸۵۲ع بیٹے
واسطے ادا اپنے مطالبہ کے جایداد مورث سے نالش دایر کی ہی اور
بمقدمہ منفصلہ ماہ جولائی ۱۸۵۳ع مدعی علیہ یون مسلمان تہا اور
چونکہ اسطرح کا ضابطہ شرع کے خلاف نہین ہے لہذا حاکمون نے اپنی
تجویز مین اس امر کو داخل کیا مگر ہنود مین شاستر کی رو سے ایسی کوئی
استثناء نہین ہے کہ مورث کے زر قرضہ کے ادا کیلئے صرف جایداد مورث

مدیون قرار پاوے اور وارث اپنی ذات خاص سے بری الذمہ ہے
بلکہ برعکس اسکے وارث بعد دخیل ہونے اور پر جایداد مورث کے ذمہ دار
مورث کی جمیع زر قرضہ کا تصور کیا جاتا ہے غرض خلاصہ یہہ کہ یہہ سوال
اپیل خاص واسطے تنقیح اس امر کے قابل منظوری ہے کہ آیا در
صورت حالات بینہ بالا مدعی علیہون کے ذات خاص اور جایداد اپنی
ذمہ دار نسبت ہمارے دعوی کے قرار پا سکتے تھے یا نہین نقطہ
دوسرا یہہ کہ فیصلہ مرافعہ اولی مین جو خلاصہ جواب کا داخل ہے
اسکے ملاحظہ سے بخوبی ظاہر ہے کہ مدعا علیہون نے ہمارے اصل دعوی کے
اوپر اعتراض کیا اور اسکے سبب سے اخراجات عدالت ہمارے ذمہ
ہوئی حالانکہ بموجب نظیر عدالت دیوانی صدر مورخہ ۲۰ جولائی
سنہ ۱۸۵۵ع جسکو صاحب جج مدار تجویز گردان سکتے ہین دونو عدالتین
ماتحت کا خرچہ مدعی علیہون کے ذمہ کرنا ضرور تھا رای ہارنگٹن صاحب
سیکناتن صاحب کی کتاب اصول و نظایر شاستر کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ شاستر کی روسے جو وارث مدیون متوفی کی
جایداد وراثتہ لیتا ہے اسپر واجب ہے کہ بمقدار جایداد مہاجنون
کے دین کو ادا کر دیوے اور اس مقدمہ مین تجویز حاکمان ماتحت کی
بموجب اسی قاعدہ کے ہے بلکہ اخیر مین جتنے فیصلجات اس عدالت سے

متعلق مسماة بي ورثة در باب قرضه مورثان منوفي صادر هوئي
جن سب مين يهي تجويز قرار دي گئي هے اور هماري راي مين
ضرورت نه تهي كه حاكمان ماتحت شاستر كے حكم كو وسعت ديكر
مدعي عليهم كے وارث اور جايداد خاص كو بابت قرضه باپ كے صرف
اسي نظر سے ذمه دار قرار ديوين كه آنهون نے ازراه دروغ
جايداد كو وراثتة پانيكے باب مين انكار كيا اور مقدمه علي بخش
بنام كمن مل وغيره منفصله ۲۰ جولائي ۱۸۵۲ع جو مدعي عليهون كے
بالش ازروے تمسك نوشته انكے باپ كے دائر كي گئي تو تجويز
عدالت هذا كي يه هوئي كه حاكم ماتحت نے خلاف ضابطه معمولي
عدالت عمل كيا هے اور ڈگري اوپر جايداد مدخل اپيلانت ديني
لازم تهي اور اگرچه في الحقيقت اس مقدمه مين مدعي عليه مسلمان
تها جيسا كه سايل نے بيان كيا هے ليكن مكنانن صاحب كي كتاب كي
جو عبارت همنے اوپر لكهي هے اس سے ظاهر هے كه وهي قاعده هندو
اور مسلمان دونون كے ليے جايز هے فقط اور سايله كا دوسرا عذر
متعلق خرچه مرافعه اولے كے هے اور اسمين اگر كچهه حيثيت سماعت تهي
تو سايل كو لازم تها كه جب اس تجويز كي ناراضي مين اسنے اپيل
پيري دائر كي تو پهلے موجبات مين اسكو داخل كرتا اور سايل كا وكيل

اقبال کرتا ہے کہ محکمہ اپیل ماتحت مین یہہ عذر نہین کیا گیا اور وہان
پر اگر ایسا نقص فیصلہ مرافعہ اولے مین پایا جاتا تو اسکی اصلاح
سہل تھی اور ہماری دانست مین ممکن نہین ہے کہ وہ وجہ واسطے
منظوری اپیل خاص بنا راضی فیصلہ حاکم اپیل ماتحت قرار دیجاوے
کیونکہ اوس محکمہ کے فیصلہ مین ایسا کوئی نقص نسبت خرچہ عدالت
مذکور نہین دیا پایا جاتا ہے خصوص جبکہ ویسے نقص کے اقبال سے مقدمہ
کے تصفیہ ناطق مین عرصہ اور خرچہ دونون زیادہ ہوویگا حالانکہ
فیصلہ مرافعہ اولے سے ظاہر ہے کہ مقدمہ نے بہت طول بے فایدہ
کھینچا ہے اور تنقیح اس امر کی ایسی نہین ہے جسکو مدعی کے دعوی مین
تاثیر ہووے پس ہماری دانست مین یہہ سوال قابل نامنظوری کے
ہے فقط رای بیگبی صاحب باتفاق رای مارنگٹن صاحب کے
حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور ہو فقط اور کاغذات ہشمولہ درخواست
حسب ضابطہ بلا داخلت نقل واپس دیجاوین فقط

۱۷۱ و ۲ ۱ نمبر

منفصلہ ۲۸ جون ۱۸۶۸ء

حکام

مورلی اسمتھ صاحب
ہنری بنکٹا رنگتن صاحب

بنا راضی ڈ بسرہ صاحب جج ضلع الہ آباد

مورخہ پچیسوین جولائی ۱۸۶۷ء

سالگرام وغیرہ مدعا علیہا	اپیلانٹ	لالہ بسنت رائے وکیل
	بنام	
محمد ولایت علیخان مدعی	رسپانڈنٹ	مولوی محمد احمد علی وکیل

سایل کا عذر یہہ ہے کہ بمقدمہ نمبر ۲ صاحب جج نے اپیل از طرف ولایت علیخان مدعی اپیلانٹ کو ڈسمس کیا ہے اور بمقدمہ نمبر ۱۹ مدعی علیہ کی اپیل ڈگری بحال رکھی پس انہین دو احکام مین تناقض صریح واقع ہوا ہے یعنی ہمنے اپیل نسبت اسقدر دعوی مدعی کے جسکی ڈگری ہوئے دایر کی اور مدعی نے نسبت اسقدر دعوی کے جو منصف نے ڈسمس کیا دایر کی اور جبکہ حسالہ مرحوم ولایت علیخان کی اپیل ڈسمس اور ہماری اپیل ڈگری ہوگئی تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ منصف کی تجویز ترمیم ہوئی پس ظاہر ہے کہ

صاحب جج کے فیصلہ میں غلط واقع ہوا فقط

رای عدالت صدر

مدعا علیہ کے وکیل کے بیان زبانی سے خلاصہ اس عذر کا اس طرح پر معلوم ہوا
کہ عبارت صاحب جج کے حکم کی نسبت ڈگری کرنی اپیل مدعی علیہم کی یہان
تک مبہم ہے کہ مدعی علیہ کو شک ہے کہ تاثیر اس حکم کی انکی نسبت کیا ہے
اور معلوم نہیں ہوتا کہ اس سے کسقدر ضرر متصور ہے مگر بعد دریافت
حالات مقدمہ اور توجہ طرف اس طریق کے جسکے لحاظ سے حاکمان ماتحت نے
اجرای دعوی کو تجویز کیا ہے عذر اپیل کا ہم حکام کے نزدیک غیر موجہ معلوم ہوتا
چنانچہ تجویز صاحب جج کی رای منصف سے صرف نسبت ایک جزو دعوی
متعلق بندرہ گز اراضی جسکے اوپر وہ بالاخانہ واقع ہے جسپر سے
پرنالے نکالے گئے مختلف ہوئی چنانچہ منصف کی تجویز میں مدعیکو دخل
دلا دینا چاہئے مگر صاحب جج دعوی اراضی کو ڈسمس کرکے یہہ لکھتے
کہ پرنالہ کو بند کردینا چاہئے اور اگرچہ بیان مندرجہ فیصلہ صاحب جج
مدعا علیہ کی اپیل ڈگری ہوئی بنا بر اسباب متناقض معلوم ہوتا
لیکن ہم حکام کے نزدیک انکی حکم منشا باقی عبارت ڈگری
بخوبی واضح ہے اور حقیقت یہی کہ جسقدر دعوی مدعیکو ڈسمس
کرتے ہیں اسیقدر مدعا علیہ کی اپیل کے وہ ڈگری متصور

جس حال مین بترمیم حکم منصف کے موصوف الیہ جو الزام اُسپر دیتے ہین
جو ہماری اپیل کی نسبت انہون نے تحریر کی اور وہ رائے اُسی
فقرہ کے ماقبل بصراحت تمام مندرج ہے پس ممکن نہین کہ مدعاعلیہ کو
معلوم ہو کہ اُسکے حق مین وہ حکم کسقدر مضر ہے چنانچہ مضمون اُس
حکم کا یہی ہے کہ سیڑہی اوتار دی جاوے اور جس زمین پر وہ واقع
ہے اُسپر دخل مدعی کو ملے اور بالاخانہ کے پرنالے بند ہوکر مسجد کی
پشت پر نالے کہول بجاوین اور چہت کی مرمت کر دیجاوے
پس ہمارا سمجھا کہ کوئی وجہہ توجہہ واسطے منظوری اپیل خاص کے بلحاظ
کسی وجہہ قانونی اپیل خاص مین مصرحہ ہے نہین پائی جاتی لہذا
حکم ہوا کہ سوال اپیلخاص سائل کا نامنظور ہووے اور خرچہ ذمہ اپیل
انٹ اور کاغذات مشمولہ درخواست بعد داشت نقل حسب ضابطہ
پہیر دیئے جائین فقط

۱۷۸۱ نمبر خاص سنہ ۱۸۵۳ع

منفصلہ ۲۷ جون سنہ عیسوی

ہنری بیکن ٹامکنسن صاحب حاکمان
ہوزلی اسمتھ صاحب

بنارا ضی فیصلہ جات صدر الصدور صاحب ضلع جونپور

مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۴۳ء و ۲۳ جون ۱۸۴۲ء

اجودھیا سونار مدعا علیہ سایل رای جوگال کشور وکیل

بنام

رام لعل وغیرہ طرفثانیان

سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ خود مدعیکے گواہون سے ظاہر ہے کہ مکان متنازعہ ہمارے مورث کے پاس رہن رکھا گیا اور ہمنے جواب مقدمہ مین یہہ عذر کیا کہ ہمارے دو بھائی ہین جنکو جایداد موروثی مین ہمارے ساتھ حصہ مساوی ہے اور نالش ہذا مین انکو زمرہ مدعی علیہم مین داخل کرنا ضرور تہا پس صرف میرے اوپر اسی دعوی کے لیے ڈگری کرنی اور عذر خاص کیطرف التفات نکرنی خلاف قانون ہے اور دوسرے یہہ کہ اس مقدمہ مین مقدار زر رہن کی نسبت حجت پیدا ہوئی اور اگرچہ مدعیکے کسی گواہنے مقدار معینہ عرضی نالش کے تائید مین اظہار نہین دیا لیکن حاکم ضلع نے انہین گواہون کی زبانبندی پر توجیہہ قایم کرکے مدعیکے حق مین مقدار معینہ کی ڈگری دی پس ایسی صورت مین ظاہر ہے کہ اظہارات

گواہان کے بیان سمجھنے مین خطا واقع ہوئی فقط

رائی عدالت صدر

نسبت عذر اول کے رای ہم حکام کی یہہ ہے کہ اگرچہ مدعی علیہ نمبر ۱ نے اپیل مین اُسکو پیش کیا تہا لیکن موجبات اپیل مین جو اُسنے فیصلہ صاحب جج کے محکمہ مین داخل کیا اعادہ اُس عذر کا وقوع مین نہین آیا لیکن چونکہ صاحب جج مذ بدرستی تمام یہہ تصور کیا کہ مدعی علیہ نے اُس عذر سے دست برداری کی ہے لہذا ضرور نہ تہی کہ اُسکی نسبت اپنی کچہہ رای لکہین خصوص جبکہ عذر مذکور اس قسم کا نتہا کہ حاکم اُسکی طرف خود توجہہ ہووے غرض عذر مذکور کے لحاظ سے کچہہ نقص صاحب جج کے فیصلہ مین نہین پایا جاتا ہے بلکہ ایسا عذر ہم حکام کی دانست مین محض غیر موجہ ہے کیونکہ قاعدہ عام یہی ہے کہ مدعی اُن شخصونکا نشان دیتا ہے جنسے اُسکو ضرر اُسکی دانست مین پہنچتا ہے اور اُنسے داد لینے کی نظر سے زمرہ مدعی علیہم مین اُنکو وہ داخل کرتا ہے مگر واسطے حفاظت اور شخصون کے جنکو امر مدعی علیہ سے تعلق ہو لیکن وہ مدعی علیہم مین داخل نہ کئے گئے ہون قاعدہ عام تمام زمانہ مین یہی مقرر ہے کہ جو لوگ مقدمہ کے شریک نہون اُنکو ضرر ڈگری سے ہرگز نہین ہوتا ہے پس اگر اپیل کے سبب بہائی جنکو بقول اُسکی مکان متنازعہ مین حق ہے فی الواقع

مستحق ہین تو جب فریق ثانی کی ڈگری کا اجرا وقوع مین آویگا اُسوقت
انکو اختیار ہوگا کہ اپنے دعوی کو پیش کرکے اُسکی سماعت کے مستدعی
ہووین کیونکہ حاکمان ماتحت نے ابھی تک ایسی کوئی راے نہین دی ہے
جس سے انکے دعوی مین کچھہ ضرر متصور ہووے اور اگر اُس طرح پر راے
دی بہی جاتی تو مدعی کچھہ اُنکا علی نہین ہے اور نہ انکی طرف سے
اُسکو جواز لڑنیکا کچھہ اصل ہے اور نسبت سایل کے عذر ثانی کی جو
واسطے منظوری اپیل خاص کے پیش ہوا ہے راے ہم حکام کی یہہ
ہوئی کہ صدر العدور کے نزدیک رہننامہ پیش کردہ سایل
ثابت نہین کیا گیا ہے اور پہلے دعوے کا رہننامہ مدخلہ مدعیان
ثابت ہے بلکہ صاحب جج نے بتصریح تمام وجوہ نامعتبری رہننامہ مدخلہ
سایل کو تحریر کیا ہے اور صدر الصدور کی تجویز مین جسکو اُنہون نے
بحال رکہا ہے اپنا اتفاق عام بیان کرتے ہین لیس ایسی آئی سے
یہی بات لازم آتی ہے کہ مدعیون کے رہننامہ کے باب مین جو تجویز
صدر الصدور کی نسبت اُسکی صداقت اور اصلیت کے اور
بمقدار زر معاوضہ کے واقع ہوئی اُسکو صاحب جج نے بہی تسلیم کیا
اور چونکہ وہ تجویز اوپر نتیجہ وجہہ ثبوت گذرانیدہ کے قایم ہوئی ہے
اُسپر اعتراز بصیغہ اپیل خاص سماعت نہین ہو سکتا ہے لیس حسب

مرقومۂ بالا کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور ہووے اور کاغذ
مقدمہ حسب ضابطہ کے واپس ہون فقط

نمبر خاص ۲۰۰۵

منفصلہ اٹھائیسوین جون ۱۸۵۳ء

سوذلی اسمتھ صاحب }
ہنری بیک بار نگٹن صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع علیگڈہ
مورخہ ۲۰ جولای ۱۸۵۲ء

گنگا داس وغیرہ — اپیلانٹیان — مای جوگل کشور وکیل

بنام

مستر جان بلس سلن صاحب — رسپانڈنٹ — لالہ بہاری رام وکیل

معلوم ہوا کہ سوال مین چار وجوہ واخل ہین مگر وکیل مرافعہ سی
ایک کو پیش کرتا ہے کہ حاکمان ماتحت یہہ سمجھکر اجارہ نامہ کو فرضی
مین لکھوا لیا اور اُسکو سازشی تصور کرکے اُسکو اپیل ..... منسوخ کرتے
ہین کہ جائداد مرہونہ جسکے تمسک مین داخل ہے مگر ..... ہان کے

اسوجہ سے کہ جایداد مذکورہ یون ڈگری کے روپیہ سے خرید ہوئی ہے
جو اشخاص مسطورہ کے پاس امانت رکہا تہا بیضابطہ ہے اور اسی سبب سے
منظور نہین ہوسکتی فقط خواہ کسیطرح پر وہ جایداد حاصل ہوئی ہو لیکن
واسطے خریدار کرنے اشخاص مذکور یا انکی جایداد واسطے ادا کرنے دعوی
اپنے کے سایل کو ضرور ہے کہ اوپر نالش نمبری دایر کرتے فقط درخواست
نامنظور ہوا اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایل کا نامنظور ہوا اور کاغذات مشمولہ
حسب ضابطہ واپس ہون فقط

نمبر ۱۲۸۶

منفصلہ تیسوین جون ۱۸۵۸ء

ہنری بنک ہارنگٹن صاحب — حاکم

بنا راضی حکم صاحب جج آگرہ
مرقومہ سترہوین مئی ۱۸۵۸ء

باسکب صاحب — سایل

معلوم ہوا کہ سایل نے کوئی وجہ کافی واسطے التوای اجرای ڈگری
تا زمان تصفیہ سوال اپیل ضامن کیوتسایل نے ایسے حالات مین

تحریر نہ کیا اور اس سبب سے درخواست سایل کی نامنظور ہوئی
واسطے اسکے حکم ہوا کہ سوال سایل کا نامنظور ہوا اور کاغذات مسل حسب ضابطہ داخل
ہوں فقط

نمبر ۱۰۰

منفصلہ ۳۰ جون ۱۸۵۵ء

ہنری بائٹ لگسن صاحب
حاکمان
موز لی اسمتھ صاحب

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع میرٹھ
مورخہ ۱۴ مئی ۱۸۵۵ عیسوی

دھیرج مدعا علیہ اپیلانٹ مولوی محمد امجد علی وکیل

بنام

کنہئے مدعی رسپانڈنٹ لالہ بسنت رائے وکیل

سایل کا عذر یہ ہے کہ منصف نے مدعی کی نالش کو خارج
حد سماعت تصور کر کے ڈسمس کیا اور صاحب جج نے اُنکی ناراضی سے
اپیل واسطے تنقیح اس امر کے منظور کی کہ آیا مقدمہ میں قانون تمادی
موثر ہے یا نہیں جناب صاحب جج کی تجویز میں تاثیر قانون مذکور کی پائی نہیں گئی

تو انہین لازم تہا کہ خود اُسکی تجویز نکرکے مرافعہ اولی مین تجویز ثانی کےلیے
واپس کرتے فقط

رای عدالت صدر

اگرچہ فی الحقیقت سابق مین یہی دستور تہا کہ جب مقدمہ مرافعہ اولی مین بنظر
قانون تمادی ایام ڈسمس ہوتا تہا اور حاکم اپیل اُس تجویز سماعت کو خلاف
وجہہ ثبوت یا اور کسیطرح سے غلط سمجہتے تہے تو وے اپنے وجوہ کو ظاہر اوپر
استرداد فیصلہ کے منحصر کرکے مقدمہ کو واسطے تجویز ازروے حالات کے
مرافعہ اولی مین بہیج دیتے تہے اور اپنی کوئی رای دعویکی نسبت نہین
لکہتے تہے اور سواے اور بابت سماعت کے کسی دوسرے امر مین رای
اُنکی تحریر نہین ہوتی تہی مگر تہوڑے دنون سے ترمیم اُس ضابطہ کی اس عدالت
اور بہی عدالت صدر کلکتہ مین ہوئی ہے چنانچہ اب دونون محکمات
صدر دیوانی مین قاعدہ یہی ہے کہ جب مثل مقدمہ سے تجویز ازروے حالات کے
کرنی حاکم اپیل ممکن سمجہے تو کوئی امتناع قانون مین ایسی نہین ہے،
جسکے لحاظ سے حاکم اپیل بعد استرداد تجویز مرافعہ اولی نسبت امر
تمادی ایام کے مدعیکے حق مین ڈگری ندیوین یا اُسکے دعوی کو ڈسمس
نکرین اور اس امر کا انکار نہین ہے کہ اس مقدمہ مین صاحب جج کے روبرو
مثل مین اسقدر مادہ موجود تہا کہ مقدمہ کی تجویز ممکن تہی اور نہ اُسکا

کر لینا ثبوت مزید کا کسی فریق سے قبل واقع ہونے تجویز کے اور دوسرے
حالات دعوی جو واسطے مداخلت حصہ متعلقہ متنازعہ پیش ہوا ضرور نہ
تہا اور صاحب جج کے انگریزی کے فیصلہ کے ملاحظہ سے جو کتاب فیصلجات
ضلع میرٹہہ بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۵۴ع مطبوع ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے
ایسے کہ موصوف الیہ اور منصف کے حالات دعوی اور ثبوت گذرانیدہ
فریقین سے کہ جو نسبت حقیت مدعی یا اُسکے مورثون کی بابت کسی متنازعہ
فیہ بمادہ دخل اندر میعاد معینہ قانون کے پیش ہوئی بخوبی تجویز اور تحقیقات
کی اور امور تمادی ایام اور حقیت مالکانہ کے بہی اسقدر ہہ مین
اسقدر مشمول درملحی ہین کہ یہہ بات بعید الامکان تہی کہ ایک امر تصفیہ
بغیر دوسرے کے وقوع مین آوے اور تصفیہ عذر تمادی ایام کا مدعیہ کے
حق مین گویا باعث اس امر کا تہا کہ باقی امور تصفیہ طلب جو کاغذات
اور بہ سے پیدا ہوئے اُسکے حق مین تجویز کیجاوے چنانچہ صاحب جج کی رای
بصراحت تمام اسیطرح پر واقع ہوئی اور اُنکی تحقیقات مین یہہ بات
ٹہری کہ بابون نے مدعیکا پاس کسی اراضی کو تنقیح کرکے نہین بیچا
بلکہ صرف اُنکے حصص بسوہ داری واقع زمینداری مین جیسا کہ بندوبست کے
وقت کاغذات مال مین داخل کی گئے اور صاحب جج لکہتے ہین کہ بابونکا
دخل اوپر حصے معینہ کے پٹواری اور دوسرے گواہون کے اظہار سے ثابت ہوا

چنانچہ انہون نے یہہ بیان کیا کہ بایون کو ہمیشہ زر انتفاع معودہار
حقوق معینہ کے ملنا رہا ہے فقط بس ایسی صورت مین ہ حکام کے
نزدیک سایل کا یہہ عذر کہ صاحب جج نے جو فیصلہ مرافعہ اولی کو نسبت
زیادتی ایام کے مسترد کرکے مدعیکے حق مین ڈگری دی ہے حالانکہ
منصف کے پاس مقدمہ کو واسطے تحقیقات ازروے حالات کے واپس
بہیجنا مناسب تہا تو خلاف ضابطہ عدالت کے عمل کیا ہے قابل پذیرائی کے
نہین ہے اور چونکہ کوئی دوسری وجہہ واسطے منظوری اپیل خاص کے
بنا راضی فیصلہ صاحب جج پیش نہین کی گئی ہے لہذا حکم ہوا کہ یہہ اپیل
نامنظور اور خرچہ ذمہ سایل کے کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ درخواست
حسب ضابطہ داشت نقل واپس دیے جائین فقط

نمبر ۱۰۳۷

منفصلہ ۳۰ جون ۱۸۵۵ء

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
ہنری بنک ہار نگٹن صاحب

بنا راضی فیصلہ صدر امین اعلی ضلع اعظم گڈہ

مورخہ ۵ اگست ۱۸۶۷ء

مسماۃ راجن بی بی مدعیہ اپیلانٹیہ لالہ ...رای وکیل

بنام

شیخ رحمت علی وغیرہ ریسپانڈنٹ

سایلہ کا پہلا عذر یہہ ہے کہ صدر الصدور مضمون صلحنامہ مرقومہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۵ء کو جسمین تفویض حصہ آٹھہ آنہ منجملہ دو سولہ آنہ مشروط ہے نہین سمجھے ہین کیونکہ مطلب اسکا یہہ نہین ہے کہ حصہ دس آنہ آٹھہ بائی کا نصف تفویض ہووے اور ای اسکے یہہ امر کچھہ غیر ممکن نہین ہے کہ حصہ دس آنہ آٹھہ بائی کا حصہ دار روپیہ مین آٹھہ آنہ کے حساب سے ادا کرے فقط دوسرے یہہ کہ از روی مرانب صلحنامہ مذکور ڈگری واسطے حصہ آٹھہ آنہ کے دلائی گئی اور اُس ڈگری کے اجرا کیوقت ریسپانڈنٹون کی عذرداری بتاریخ ۲۸ جون ۱۸۶۵ء نامنظور ہوئی پس بلحاظ کنسٹرکشن نمبر ۱۱۲۹ کے لازم نہ تہا کہ مدعی علیہونکا وہی عذر پہر سماعت کیا جاوے فقط

رای عدالت صدر

ہم حکام کے نزدیک کچھہ شک نہین ہے کہ صدر الصدور نے صلحنامہ کا جو مضمون نکالا ہے درست ہے اور اگرچہ وہ دستاویز اس عدالت مین نہین پیش

ہوئی مگر صدر الصدور نے اُسکے مضمون کو اپنے فیصلہ مین داخل کیا ہے
اِس لحاظ سے اُسکے مطلب سمجھنے مین ہملوگون کو دقت نہین ہوئی
ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ مدعی علیہم مالک صرف حصہ دس آنہ آٹھہ پائی
کے اُس محال مین تہے جسکا تنازعہ درپیش ہے نہ کہ بالکل موضع مین
اور باقی پانچ آنہ چار پائی اَور لوگونکی ملکیت مین داخل تہا لیس
اگر مدعا علیہم کو اپنے دس آنہ آٹھہ پائی کے حصہ مین سے آٹھہ آنہ تفویض
کرنا منظور ہوتا تو غالب ہے کہ وہ اپنے مقصد کو بصراحت بیان
کرتے لیکن جب اُنہون نے ذکر آٹھہ آنہ کا کیا اور یعنی اُسکے اور نصف کے
واحد ہین خواہ اسطرح کا لفظ کسی محال کے جزو یا کُل کے باب مین
مستعمل ہو تو ظاہر ہے کہ مدعی علیہونکا تفویض کرنا سایل کو صرف
نصف اپنے حصہ واقعی کا یعنی پانچ آنہ چار پائی منجملہ دس آنہ آٹھہ پائی
کے منظور تہا ورای اِسکے صلحنامہ کے ذیل مین لفظ نصفا نصف نسبت
مکانات رعایا اور باغات وغیرہ کے جو فی الواقع مدعی علیہون کے
دخل مین تہا مستعمل ہوا ہے اور اِس سے ظاہر ہے کہ مضمون دستاویز مذکور
کا یہی تہا کہ نصف کی تفویض وقوع مین آوے بس چونکہ کوئی وجہ
واسطے منظوری اپیل خاص کے نہین پائی جاتی ہے لہذا حکم ہوا کہ یہہ
سوال نامنظور ہوا اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ بلا دا شت نقل واپس دیجاوین

نمبر ۱۶۸ سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ تیسوین جون سنہ ۱۸۵۵ء

الفریڈ ولیم بیگسی صاحب
ہنری بنک ہارنگٹن صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع آگرہ
مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۸۵۴ء

مستر الف ایلس صاحب مدعا علیہ — اپیلانت

بنام

مستر کے مکور صاحب وغیرہ — رسپانڈنتان

معلوم ہوا کہ سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ اس مقدمہ مین جو روبکاری تنقیح لکہی گئی اسمین یہہ امر تشقیح طلب قرار پایا کہ آیا جن چیزون کا نیلام ہوا وہ پاس مدعا علیہ کے پہنچین یا نہین اور اس امر کے ثبوت کے لیئے جو وجہہ ثبوت مدعی نے پیش کیا اُسکی نسبت خود حاکمان ماتحت لکہتے ہین کہ خاطر خواہ نہین ہے پس جبکہ ضمن ۴ دفعہ قانون ۴۲ م سنہ ۱۸۳۱ء مین صاف یہہ لکہا ہوا ہے کہ اُسی دفعہ کے ضمن ۳ کی

روبکاري مين جو امر تصفيه طلب قرار پاوے اُسيکا ثبوت پيش کرنا
واجب ہے اور کسي دوسرے امر کا ثبوت اگر پيش کيا جائيگا تو نہ اُسکي
سماعت ہوگي اور نہ اُسکے بموجب تجويز عمل مين آويگي پس تجويز
حاکمان ماتحت کي اوپر اس امر کے جو خلاف اُس امر تصفيه طلب کے
ہے کہ زرمندرجہ ہا کا اقبال کيا گيا ہے خلاف منشاء ضمن مذکور
متصور ہے اور اگر روبکاري ازروے دفعہ ار ناقص ہے تو حاکم
اپيل کو لازم تہا کہ مقدمہ کو تجويز ثاني کے لئے واپس کرتے وراي اُسکے
جس حال مين وہ امر جسکے اوپر حاکمان ماتحت نے مدعيکے حق مين
ڈگري قايم کي ہے تنقيح طلب نہين قرار پايا تہا تو مجہہ سايل کو حسب
مراد ضمن ۴ دفعہ مذکور اختيار داخل کرنے تردید اُس ثبوت کا جو
مدعي نے پيش کيا حاصل نہ تہا پس اس لحاظ سے فيصلجات حاکمان
ماتحت خلاف قانون کے واقع ہوئے ہين فقط دوسرے يہہ کہ صاحب
جج نے صرف اسي امر تصفيه طلب قرار ديا ہے کہ اشياء مشتريہ ہ۱
بيچ گئے يا نہين مگر ظاہر ہے کہ موصوف اليہ وجہہ ثبوت گذرانيدہ کي
سمجہے نہين کيونکہ اجد باني تناقض بيانات گواہان مين نسبت
عرضي نالش کے موصوف اليہ نے پہر اُسي بيان کو ثبوت کافي
حوالگي اُن اشياء کے جو نيلام مين خريد کي گئين تصور کيا ہے کہ

گواہان مذکورین نے اظہار صرف یہی دیا ہے کہ مجھہ سایل کو میز اور کرسی ملی اور یہی نیلام اور بل مین جن چیزونکا ذکر ہے انکا بیان انہون نے نہین کیا اور ظاہر ہے کہ جب کسی شخص کا وجہہ ثبوت گذرانیدہ بیکار قرار دیا جاوے تو عدالت کو لازم نہین ہے کہ اس شخص کی بہر رعایت کرے فقط تیسرے یہہ کہ رسپانڈنٹ نے نیلام کی اطلاعنامہ مین یہہ شرط داخل کی یکہ جو چیزین نیلام مین خرید کیجاوین حوالہ نہین کیجاینگی تا وقتیکہ بالکل قیمت ادا نہ کیجاوے پس رسپانڈنٹ کا عمل درامد مطابق منشاء اطلاعنامہ کے جو نیلام کے قبل مشتہر ہوا وقوع مین آیا اور یہہ تجویز صاحب جج کی جو انہون نے اپنے علم پر قایم کی ہے کہ نیلام کی شرائط ہمیشہ پوری نہین کیجاتی ہین خلاف قانون کے ہے کیونکہ اطلاعنامہ کے اجراسے یہی منظور ہے کہ خریدارون کو شرایط نیلام سے واقفیت ہو لیکن اگر بموجب راے صاحب جج کے اجراے اطلاعنامہ محض بے فایدہ ہے تو اس سے لازم بھی آتا ہے کہ اس اطلاعنامہ کی کسی شرط کی پابندی واجب نہین ہے اور ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص اسکی تعمیل کر سکے خلاصہ یہہ حاکم کو لازم ہے کہ تجویز مقدمہ کی روداد مثل کے لحاظ سے عمل مین لاوین اور انمین اپنی معلومات کو دخل نہ دیوین فقط

راے عدالت صدر

نسبت عذر اول کی ہم حکام کے نزدیک کوئی امر حاکمان تحت سے خلاف
قانون کے وقوع مین نہین آیا ہے چنانچہ دونون نے اسی امر کو
تصفیہ طلب قرار دیا کہ آیا اشیاء مشتریہ حوالہ کردی گئے یا نہین اور
کچھ ضرورت نہ تھی کہ صاحب جج مقدمہ کو منصف کے پاس واپس بھیجے
کیونکہ اگرچہ ظاہر ہے کہ منصف نے ماحصل روئداد سے تجاوز کرکے ویسی
امورون کی تنقیح کی ہے جو کئے امور مقررہ ہے بالضرور پیدا نہین ہوئی لیکن
انہون نے اور نیز صاحب جج نے تجویز اس امر مقدم کے صراحتاً کی ہے جو واسطے تصفیہ
کے تنقیح ہوئی چنانچہ دونون حاکمون کی تجویز یہہ ہوئی کہ حوالگی اشیاء
مشتریہ کے ثابت ہے اور اپیلانٹ نے اسی امر کا انکار کیا تھا اور ظاہر ہے
کہ اسکے تصفیہ پر سارے مقدمہ کی تجویز منحصر تھی فقط اور نسبت امر ثانی
کے ایسی پہلو گونگی یہہ ہوئی کہ اگرچہ صاحب جج نے یہہ بیان کیا کہ مدعیکے گواہون
کے بیان مین تناقض پایا جاتا ہے مگر یہہ کچھ ضرور نہین کہ اس شہادت کو
موضوعہ یا غیر کافی واسطے اثبات اس امر مقدم کے سمجھے جسکے اثبات کے لیے
وہ بلائے گئے اور صاحب جج نے اس تجویز کو وجوہ کافی کی رو سے قایم کیا ہے
یا نہین ہم حکام کو بصیغہ اپیل خاص جائز نہین ہے کہ دست اندازی اونکی تجویز
مین جو شہادت گذرانیدہ کی رو سے انہون نے اخذ کیا ہے کرین فقط چونکہ
یہہ کہ ہم حکام کے نزدیک جو وجوہ متعینہ صاحب جج واسطے نہ بحال رکھنے کی شرایط ملتوی

ثبوت کافی ورنہ بسبب عدم حوالگی دستاویز مشتہرہ یہ نہایت درست نہین اور امر بینہ صاحب جج مشہور و معروف ہے اور سایل جو خود تجارت پیشہ ہے اپنی لاعلمی اس امر مین نہین بیان کر سکتا ہے بلحاظ وجوہات مرقومہ بالا کے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل نا منظور ہوا و فیصلجات مشمولہ درخواست ہذا [illegible] واپس [illegible] فقط

نمبر خاص ۱۰۲۹ [illegible]

مقدمہ فیصلہ تیسوین جون سنہ [illegible]

الفرڈ ولیم بیگی صاحب }
مرزا [illegible] صاحب } حاکمان

بنارائنی [illegible] صاحب جج ضلع [illegible]
مرقومہ [illegible] سنہ [illegible]

[illegible] سہائی وغیرہ عمیان — سایلان — بالہ بسنت رای وکیل

بنام

[illegible] علم سنگھ وغیرہ مسیا علیہم — ملزمان — سید صفدر علی وکیل

سایل کا عذر یہہ ہے کہ صاحب جج لکھتے ہین کہ جو دعوی سوا [illegible]

جسکی حقیت کی نسبت ہم بندوبست نے بوستہ طلب کیا حصہ مسمی جیتا
بایع کا ثابت ہو چکا ہے اور باوجودیکہ موصوف الیہ متعمل ہین کہ پونے آٹھ
بسوانسی قبل وقوع بندوبست باجرائے ڈگری جواہر سنگھ مدعی کے نیلام
کیا گیا صرف سوا چھہ بسوانسی مجھہ اپیلانٹ کو دلاتے ہین مگر اسطرح کی
تجویز صاحب جج کی اس عدالت کے حکام عادل کے نزدیک قایم نہین رہ سکتی ہے
کیونکہ جب بندوبست کے وقت یہہ امر ثابت نہین کیا گیا کہ ظالم سنگھ
نے پونے آٹھ بسوانسی کو خرید کیا اور تین بسوہ کا تھوک بیوستہ کی رو سے
درمیان مسمی سورت سورت اعلی کے پانچ بیٹون کے تحصیص مساوی
تقسیم ہوا تو بندوبست ہم لوگون کے ساتھہ کیا گیا اور جبکہ کسی نمبر
امر متعلق تھوک یا دیگر کے وقوع مین آیا مرتب کیا گیا اور جیتا بایع
دخیلکار رہا تو ایسی صورت مین ممکن نہین ہے کہ تنسیخ روبکاری
بندوبست کی جسکی تاریخ کے عرصہ کو تجاوز اُس میعاد سے ہو گیا ہے
جسکی تصریح قانون ۲ سنہ ۱۸۰۳ع اور قانون ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ع کے کی گئی ہے
بغیر ارجاع نالش پہری از طرف ظالم سنگھ خریدار نیلام وقوع مین آوے
اور برعکس اسکے قدیم تنسیخ کا غذ بندوبست مذکور کے نیلام قیاسی کو جایز
قرار دیئے -

رای عدالت صدر

ہم حکام کی دانست مین وجہہ ہبہ سایل واسطے منظوری اپیل خاص کے

تعفن [illegible] جہہ ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ بندوبست کے وقت نام ظالم سنگہ
[illegible] کے جنکی حصہ واقع موضع بہل کی بابت تنازعہ در پیش ہے دونون
دفتر مال مین شمول اور درج نہ کہ صورت سنگہ داخل ہو اور بموجب
بیوستہ پنڈت عدالت ہذا صورت سنگہ مذکور کی جایداد کے حصص شاوی
[illegible] ترکا کو دیے گئے مگر قبل بندوبست کے ظالم سنگہ نے جیتا کے حصہ جایداد کو
جو اسوقت پوشیدہ تہا [illegible] اسی قرار پایا نیلام مین خرید کیا اور چونکہ وہ نیلام
بحق ظالم سنگہ جناب جج کے نزدیک منسوخ نہین مشہور ہوا جیسا سایلون نے
کہا [illegible] ان تہا اور بعد بندوبست کے اُسنے مسمی جیتا کے حق و مرافق تہا اور
جسقدر کہ اُسکی مقدار تہی خرید کیا تہا اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ ظالم سنگہ
روز نیلام سے آج کی تاریخ تک اُسی مقدار حصہ پر جو بتصریح مذکورہ بالا
اُسکے پاس بیچی گئی تہی قابض ہے اِس لئے موصوف الیہ نے سایلون کو
ڈگری صرف واسطے سوا جہہ اسوا اُسی کے اِس نظر سے دی کہ از روے
بیوستہ پنڈت عدالت کے اُسیقدر حق و مرافق مسمی جیتا کا بعد
نیلام بحق ظالم سنگہ کے باقی رہا اور باقی دعوی کو موصوف الیہ نے اِس
وجہہ سے ڈسمس کیا کہ اگر اُسکی ڈگری دیجائیگی تو اُسمین وہ جایداد
شامل ہوجاویگی جو اُنکی دانستمین قبل سے بیع ہوچکی ہے اور دوسرے فریق
کے قبضہ مین موجود ہے فقط سایلون کو حجت یہہ ہے کہ فیصلہ جناب جج

خلاف روبکاری بندوبست کے واقع ہوا ہے اور چونکہ بندوبست کو
بارہ برس سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے وہ مسترد نہین ہوسکتا ہی
مگر اُسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ اگرچہ بندوبست کے وقت تنسیخ نیلام
بحق ظالم سنگھ کا امر بطور عذر کے پیش کیا گیا اور ظاہرا ظالم سنگھ نے اُس سے
انکار کیا لیکن مہتمم بندوبست نے اُس امر کی کچھہ تجویز نہین کی اور فیصلہ
مذکور کی رو سے اسطرح پر اُسوقت بظاہر اسباب واقع ہوئی کہ جس حال مین
از روئے قاعدہ وراثت کے جیتا کی کچھہ حقیت تعلقہ مین باقی رہی اور
ظالم سنگھ اُسکا شریک ہے تو بہی کافی ہوگا کہ دونون کے نام دفتر مین
داخل کر دیئے جاوین اور اُنکی درمیان اگرچہ کچھہ تنازع دربابِ تنسیخ
یا عدم تنسیخ بیع بحق ظالم سنگھ بابت مقدار حصّہ جیتا کے باقی رہیگی تو
آپس مین اُسکا تصفیہ وے کر لیوینگے اور تمادی ایام کا عذر اسمقدمہ
مین پیدا نہین ہے کیونکہ صاحب جج کے نزدیک ظالم سنگھ کا دخل اوپر حصہ مینہ کے
ثابت ہے اور چونکہ سایلان مقدمہ ہذا مین مدعی ہین اور تمادی ایام کا
عذر سوائے مدعی علیہ کے مدعی پیش نہین کر سکتا ہے اور فیصلہ صاحب جج کا اوپر
حالات مقدمہ کے واقع ہے لہذا کوئی امر قابل تجویز بصیغہ اپیل خاص باقی نہین رہا
پس حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور ہوا اور خرچہ ذمہ سایلون کے عاید کیا جاوے اور کاغذات
مشمولہ درخواست بلا داشت نقل کے حسب ضابطہ وکیل سایلون کو واپس ہوون فقط

۱۲ ۱۶۲ نمبر خاص ۱۸۵۴ء

منفصلہ تیسوین جون ۱۸۵۵ء

حاکمان { الفرید ولیم بیگی صاحب
ہنری بیکر انگٹن صاحب }

بناراضی فیصلہ صدر الصدور ضلع گورکھپور
مرقومہ سترہوین می ۱۸۵۴ء

گوپال معہ مدعا علیہ سایل مولوی محمد نادر علی وکیل

بنام

پرسس پانڈی مدعی طرفثانی

سایل کا عذر یہہ ہے کہ جبکہ بالتمین بواقفیت مدعی اور بایع کے اور بعد ادای شرایط معمولی ڈگری عدالت سے بابت بیع بالوفا حاصل کی گئی اور خود بیعنامہ پر دستخط مرقومہ الحاشیہ مدعی بطور گواہ موجود ہے تو ممکن نہین کہ اسکی نالش عدالت مین سرسبز ہو اور اس امر پر جو صدر الصدور نے تجویز کو قایم کیا ہے بایعہ کو اختیار انتقال جایداد کا حاصل نہین تہا غیر کافی ہے کیونکہ وہ وہی اولاد تہی اور ملک منقسم تہی اس سبب

شاستر کے اپنی ملک کے انتقال کا اختیار ہمیشہ اُسکو حاصل ہے

رای عدالت صدر

صدر الصدور کی تجویز مین یہہ بات تہری ہے کہ مدعیا [illegible] گواہی اپنی نہین لکہی جو مسماۃ اندریا سے مدعی علیہا اپنے داماد کے حق مین لکہدیا اور اُنکی نزدیک جایداد کا غیر منقسم ہونا ثابت تہرا لیکن سایل کے دونو عذرات مقدمہ خلاف شرع کے معلوم ہوتے ہین ور رای اینکہ اس عدالت کے پنڈت سے بیوستہ اس مادہ مین طلب ہوا کہ آیا زن قوم ہنود کو اختیار ہے کہ بحالات بینہ فیصلجات حاکمان ماتحت کے جایداد موروثی اور غیرہ منقسمہ کو تو اپنی شوہر کے اقربا کی رضامندی کے انتقال کر سکے یا نہین چنانچہ پنڈت نے یہہ بیوستہ لکہا کہ ایسا اختیار نہین ہے پس چونکہ ظاہر ہے کہ عذر اپیلانٹ کا محض ناموجہ ہے اسواسطے حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور اور کاغذات شمول درخواست بلا ذاتی نقل کے حسب ضابطہ واپس ہون فقط

۱۲۸۴ نمبر سنہ ۱۸۵۴ع

منفصلہ تیسوین ۳۰ جون سنہ ۱۸۵۵ع

کتاب

ترجمہ

احکام متفرقہ از مقدمات سرسری منفصلہ حکام عدالت دیوانی

صدر آگرہ

جو حسب منظوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی

مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۵۶ء اور بموجب ارشاد حکام

ممدوحین مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۵۶ء

چھاپے جاتے ہیں

المہتمم

آر ایچ اسمتھ صاحب صدر الصدور بنارس

جلد ۱۲ نمبر ۳

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۵۵ء

حکیم جواہر لعل کے مطبع مصدر النوادر آگرہ میں چھاپی گئی

سنہ ۱۸۵۹ء

نمبر ۱۸۱ا

منفصلہ دوسری جولائی ۱۸۵۵ع

ہنری بنک ہارنگٹن صاحب الفریڈ ولیم بیگبی صاحب	حاکمان

بناراضی فیصلہ صدر الصدور سہارنپور

مورخہ چھبیسوین فروری ۱۸۵۴ عیسوی

شبدیال سایل پنڈت برجلعل وکیل

بنام

غلام محمد طرفثانی

واضح ہو کہ سایل کا یہہ عذر ہے کہ جس حالت مین دعوی میرا بجواز منصف اندرونی بیعنامہ اور شہادت لالہ بھوانی سنگہ وکیل سررشتہ کاتب بیعنامہ وغیرہ شاہدان معتمد اور بھی کیفیت امین کی جسکی تصریح فیصلہ منصف مین مندرج ہے متحقق و ثابت ہے اور میرے بیعنامہ سے مدعا علیہ کو

انکار بیعین اور سہالعنہ در عرض زمین برسبب قبالہ نشار دعوی مین اور

حاشیہ پر متصل حویلی زر خرید غلام محمد یعنی رسپانڈنٹ صدر مرقوم ہے

اور کیفیت امین سے بھی جانب شرق مین حویلی مسکونہ مدعا علیہ کی اور بہالۃ العدد دریعہ زمین دریافت ہوتی ہے اگر کیفیت امین کو صدر الصدور نے مبہم معلوم کیا تھا

تو چاہیئے تھا کہ دوسرا امین واسطے پیمایش زمین مندرجہ قبالہ مظہرہ میری

اور بھی واسطے پیمایش زمین حویلی مملوکہ مدعا علیہ کے جسکا قبالہ نیلامی مدعا علیہ

کے پاس بابت حویلی مسکونہ اوسکی کے موجود ہے مقرر فرما کر بعد تحقیقات

کامل اس امر کے کہ فریقین نے کس کس قدر زمین خریدی امر متنازعہ انفصال

کرتے کیونکہ عدم تحقیقات صدر الصدور سے قبالہ میرا باطل اور دعوی واجبی

مجھکو محرومی حاصل ہوئی ہے پس تجویز حاکم مرافعہ ثانی کے سراسر ناقص

اور دلایل مشتبہ اور قیاسیہ پر مبنی ہے

راے عدالت صدر

مدار فیصلہ مرافعہ ثانی کا بالکل ایک امر واقعہ پر مبنی ہے یعنی صدر الصدور

یہہ تجویز کرتے ہین کہ سایل نے آراضی متنازعہ دعوی کی نسبت اپنا

استحقاق ثابت نہین کیا اس سبب سے نسبت صحت اس تجویز کے عہدہ

اپیلی میں مین اعتراض ناجایز ہے لہذا ہماری دانست مین یہہ درخواست

قابل نامنظوری کے ہے اور صدر الصدور کو بسبب مبہم ہونے کیفیت

امین سکھ صاحب عذر سایل کچھ ضرور نہ تھا کہ دوسرا امین مقرر کرتے اور اگر معتقد
ہذا کے دشمن ہونے سے بہ نسبت دوسری جایداد کے ثبوت استحقاق سایل
میں خلل متصور ہے تو یہہ قصور اوسکا ہی کیونکہ اوسنے ایسا دعویٰ نہیں
کیا ہی جسکو وہ ثابت نکرسکا بلکہ محکمہ مجاز کے حاکم سے نے یہہ تجویز کی کہ یہہ ہونے
واسطے ایذا رسانی و انتقام کے دایر ہوا فقط اور باتفاق رائے
ہنری نبکلی رنگٹن صاحب حاکم سے تہ درخواست نامنظور کی بحالی ہے لہذا
باتفاق رائے حاکم ممدوح کے حکم ہوا کہ درخواست اپیلانٹ سایل
کی نامنظور ہو اور نقلیات بلا دہشت نقل کے واپس دیجائیں فقط

رای بیگی صاحب

نمبر ۱۶۲۹ سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

منفصلہ دوسری جولائی سنہ ۱۸۵۴ء

حاکمان { ہنری نبک ہارنگٹن صاحب
الفرید ڈیلیم بیگی صاحب }

بنارای فیصلہ صاحب جج ضلع علیگڈھ
مورخہ دوسری جون سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

سلیمان شکوہ کار و سر صاحب و منیا جان مدعی اپیلانٹ لالہ بہی پرشاد وکیل

بنام

رحیم داد خان عرف غنی خان مدعا علیہ رسپانڈنٹ شیخ احمد بخش وکیل

واضح ہو کہ سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ جس حال مین مدعا علیہ رسپانڈنٹ کو انکار نہین ہے کہ وہ دین دار کوٹھی جعفری بیگم واقع مار ہرا کے ہے اور اوسکے سوال محکومہ ۷ استمبر ۱۸۳۵ء کی نقل سے ثبوت اس امر کا پہونچتا ہے کہ وہ مدیون کوٹھی مذکور بمقدار آٹھہ سو روپیہ کے ہے اور صاحب جج نے بھی یہہ تجویز کی ہے کہ مدعا علیہ نے ان پیہ ۹۸ بابت تین قسط کوٹھی مذکور مین بابت اوسی زر قرضہ کے معرفت ہمارے باپ کے اور مابعد تاریخ رہنامہ بنا نالش کے ادا کیا ہے تو ایسے حالات مین کوئی شک نسبت ہمارے دعوی اور مطالبہ کے درستی کے پیدا نہین ہوتا ہے علاوہ برین صاحب جج نے کوئی اعتراض نسبت درستی ان پیہ ۹۸ بابت مندرجہ بہی کوٹھی مذکور کے نہین کیا ہے اور صدر الصدور نے اوسی رقم کے وجود کو ایک وجہہ ڈگری بحق ہمارے گردانا ہے پس اگرچہ صاحب جج نے وثیقہ بنا نالش کو مثبت نہ سمجہا ہو لیکن جس حالین آدا روپیہ شہادت سے دو گواہون کے یعنے ایک گماشتہ اور ایک نوکر کوٹھی کے ہونے سے اسطرح ثابت ہو کہ صاحب جج کو کچہہ اعتراض وجہہ ثبوت

گذرا نیدہ پر نہین ہے اور جبکہ مدعاعلیہ کیطرف سے کچھ ثبوت نہین گذرا
کہ روپیہ مذکور بابت معاملہ رہن کے نہین ادا کیا گیا بلکہ بابت دوسرے
معاملہ کے تو بہرحال ظاہر ہے کہ وہ روپیہ سوائے رہنامہ بنابے نالش
کے کسی دوسرے امر کے لیے معرض ادا مین نہین آیا دوسرے
اسکے فیصلہ صاحب جج کا بدسمس مبرے دعوی کے خلاف منشاء
ضمن ۳ دفعہ۷ قانون ۸ سنہ ۱۸۵۹ع کے ہے دوسرے یہہ کہ مین نے بتائید اپنے
دعوی کے فیصلہ مرقومہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۸ع ثالثون کا جس مین مستر
فارنسس ٹیلر صاحب کلکٹر ضلع علیگڈہ سرپنچ مقرر ہوئے اور
کنور درگا پرشاد ڈپٹی کلکٹر اور رحمت زمان خان رئیس بھیکم پور
اور دوسرے اشخاص معتمد منجملہ ثالثون کے تھے داخل کیا اور
صدر الصدور نے فیصلہ مذکور کو دلیل قوی ہمارے حق مین قرار دیا
مگر صاحب جج نے باوجود مسترد کرنے فیصلہ صدر الصدور کے
امر مقدم کی تنقیح نہین کی کہ آیا بموجب تجویز مرافعہ اولی فیصلہ
ثالثی دلیل قطعی بتائید ہمارے دعوی کے ہے یا نہین علاوہ اسکے
اگرچہ موصوف الیہ نے ہردو فریق کے کاغذات کو طلب کیا لیکن
یہہ تجویز انہون نے نہین کی کہ آیا کوئی اور وثیقہ مطابق دفعہ
مذا کے بغیر مہر مدعا علیہ اوسپر ثبت ہونے کے داخل ہے

یا نہین حالانکہ اگر ان امرون کی تنقیح حاکم اپیل ضلع کرتے تو میرا دعویٰ
بلحاظ استرداد فیصلہ صدر الصدور کے فسخ نہ ہو جاتا خصوص جبکہ
ایسے عالیشان جلیل القدر کا فیصلہ اور دیگر وثایق نوشتہ مدعا علیہ
بغیر مزین ہونے اوسکے اوسکی مہر سے موجود تھی خصوص جبکہ
بطور خاطر خواہ ثابت کیا گیا کہ مہر مدعا علیہ کی مابعد اوس سال کے
جسمین رہنامہ تحریر ہوا کہودی گئی فقط راے ہارنگٹن صاحب
واضح ہو کہ صاحب جج حسب وجوہ مصرحہ فیصلہ یہہ تجویز کرتے ہین کہ وثیقہ
بناے نالش پایہ ثبوت تک نہین پہونچایا گیا ہے اور اس تجویز پہ
جو سایل نے اعتراض کیا ہے اوسمین کوئی امر قانونی کے باب
مین بحث نہین ہے بلکہ حجت اسکو یہی ہے کہ صاحب جج نے
جو تجویز از روے حالات کے کی ہے نادرست ہے اور وجوہ ثبوت
گذرانیدہ واسطے اثبات دعوی سایل کے کافی ہے اور اگرچہ اپیل عام
کے صیغہ مین ان وجوہات پر توجہ کرنی ممکن ہی لیکن اونکی سماعت
اس صیغہ مین کسی طرح ممکن نہین ہے چنانچہ وسے صریحاً برعکس
مقصد و منشاء قانون اپیل خاص کے ہین پس ہماری دانستمین یہہ
سوال نامنظور ہوا اور خرچہ ذمہ سایل کے کیا جاوے فقط
راے جگبی صاحب ہماری تجویز باتفاق راے ہارنگٹن صاحب

سکے اسی طور پر قرار پائی ہے کہ یہہ سوال قابل نامنظوری کے ہے
اور خود وکیل اپیلانٹ مقر ہے کہ وجوہات اپیل غیر موجہ ہیں اور وکیل
مذکور مقدمہ سے دست برداری کرتا ہی فقط اسواسطے حکم ہوا کہ
درخواست اپیلخاص اپیلانٹ کی باتفاق بارنگٹن صاحب حاکم کے
نامنظور ہوا اور خرچہ رسپانڈنٹ طرفثانی کا ذمہ اپیلانٹ کے عاید
کیا جاوے اور کاغذات شمولہ درخواست حسب ضابطہ وکیل اپیلانٹ کو
واپس دئے جاوین فقط

نمبر ۲۳

منفصلہ چوتہی جولائی ۱۸۶۵ع

الفریڈ ولیم بیگے صاحب	}	حاکمان
سوزلی اسمت صاحب		

بنارانی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکہپور
مورخہ اکتیسوین جولائی ۱۸۶۴ عیسوی

صاحبزادہ مہتاب سنگہ وغیرہ اپیلانٹان شیخ احمد بخش وکیل

بنام

جو براج سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹان لالہ مانراے وکیل

سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ ماتحت کے حاکم اپیل نے عذرات مندرجہ موجبات کو تردید نہین کیا ہے اور دوسرے یہہ کہ بہ تجویز صاحب جج کی کہ دخل ہمارے مورث کا لغایت ۱۸۹۶ء فصلے ثابت نہین ہو سکتا ہی غلط ہے کسواسطے کہ دخل کا امر ہماری وجہہ ثبوت گذرانیدہ سے ثابت کیا جا چکا ہے چنانچہ بلحاظ اوسی وجہہ ثبوت کے خود صاحب جج نے دوسرے مقدمہ مین دخل کے امر کو مثبت قرار دیا ہے اور تیسرے یہہ کہ میعاد سماعت کو بندوبست کی تاریخ سے محسوب کرنا لازم تہا اسواسطے کہ جب صدر الصدور نے مقدمہ کو بمرتبہ اول ڈسمس کیا تو خود صاحب جج نے میعاد بارہ برس کو تاریخ بندوبست سے محسوب کیا اور تجویز ثانی کے لئے مقدمہ کو واپس بہیجا پس مقدمہ کو خارج حد سماعت سے اسوجہہ سے قرار دینا کہ بیدخلی ماقبل بندوبست کے قرار دی گئی نادرست ہے فقط

راے عدالت

عذر اول کو سایل کے ہم کلام مفید مطلب نہین سمجہتے کیونکہ اگرچہ دونون مقدمون مین ثبوت بجنسہ پیش کیا گیا ہو لیکن صاحب جج مجاز

ایسکے تہہ ہے کہ ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے جو نتیجہ مناسب
نظر آوے اوسکو اخذ کرین و راے اسکے اصل حقیقت یہہ ہے
کہ دونوں دفعہ کے وجہہ ثبوت مین مناسبت کلی نہین پائی جاتی ہے
بلکہ فرق نسبت قبولیت وغیرہ کے ہے فقط اور نسبت عذر ثانی کے
راے ہم حکام کا یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ حقیقت ہے کہ صاحب جج نے
بمقدمہ سابق منفصلہ ۳۰ دسمبر ۱۸۵۲ع جو بوا ایسی مقدمہ معرض تحریر
مین آیا اس عذر مدعی کو قبول کیا کہ تاریخ بندوبست کو تاریخ بیدخلی
مدعی تصور کرنا چاہیئے لیکن چاہی وہ امر موید اوس دعوی کا نہین
ہے جو سایل نے برعکس فیصلہ صاحب جج کے تجویز قطعی کی جو اس مقدمہ
مین باتفاق راے صدر الصدور بہ نسبت اس امر کے واقع ہوئی
ہے کہ یہہ امر ثابت نہین ہے کہ مدعیون کو دخل لغایت ۱۲۶۲ فصلی
یعنے ماقبل تاریخ بندوبست کے حاصل رہا ہے اب پیش کیا ہے
لحاظ بران حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور ہوا اور خرچہ ذمہ سایل کیا جاوے
اور کاغذات مشمولہ سوال حسب ضابطہ بلا داشت نقل واپس
دئے جاوین فقط

نمبر ۲۵۴

منفصلہ چوتھی جولائی ۱۸۵۸ء

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمتھ صاحب
حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور
مورخہ بائیسوین اگست ۱۸۵۵ عیسوی

صاحبزادہ مہپال سنگہ وغیرہ اپیلانٹان شیخ احمد بخش وکیل

بنام

کمادن مصر وغیرہ رسپانڈنٹان لالہ مانزا سے وکیل

سایلونکا پہلا عذر یہہ ہے کہ تجویز صاحب جج کی کہ دخل لغایت ۱۲۴۲ فصلی ثابت نہین ہوسکتا ہے خلاف ضابطہ ہے کیونکہ بلحاظ اوسی وجہ ثبوت کے جو بمقدمہ ہذا پیش کیا گیا ہے ہمنے لکھا ہے کہ ہم لوگون کا دخل اور بہی حقیت مالکانہ ثابت ہوچکی ہے ماورا اسکے صاحب جج نے بموجب حکم سرکلر مصدورہ پانچوین مارچ ۱۸۴۹ء

اور ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۴۲ء عمل نہین کیا ہے اور دوسرے یہہ کہ باعث
فرق درمیان سابق وحال کی پیمایشون کے یہہ تہا کہ مدعا علیہون نے
ہماری اراضی کے ایک جز کو اپنی کہکر پیمایش کرا لیا ہے اور آبکے
پیمایش حال بحساب ایکر عمل مین آئی اور سابق بلحاظ بیگہ کے وقوع
مین آئی تہی اور چونکہ ایکر کے شمار سے مرتب ہے لہذا وہ زیادہ
ہے جو اس ملک مین مروج ہے چنانچہ اسی وجہ خاص کے لحاظ سے
صاحب جج نے ... ن کے حق مین ڈگری دی ہے فقط

رای عدالت صدر

نسبت امر اول کے رائے ہم حکام کی یہہ ہے کہ صاحب جج پر واجب نہ تہا
کہ جو جو ثبوت اونہون نے ایک مقدمہ کے لئے کافی سمجہا اوسکو اس مقدمہ
کے لئے بہی کافی سمجہین کیونکہ امور متنازعہ فیہ علحدہ ہے اور اگرچہ اظہار
اونہین شخصونکا دونون مقدمون مین لیا گیا ہو لیکن یہہ کچہہ ضرور نہین
کہ اوسپر اعتبار دونون مقدمون کے باب مین کیا جاوے اور اس مقدمہ
مین صاحب جج گواہون کے اظہار کو اس نظر سے قبول نہین کرتے
کہ ثبوت تحریری کے وہ برعکس ہے اور بنظر اسکے کہ پیمایش اخیر کا
حسب مطابق ساتہہ کاغذات سابق بابت رقبہ موضع کے کیا گیا
تو اوسکا نتیجہ اپیلانٹون کے حق مین مفید نہین ہے جیسا کہ اون مقدمات

مین ظاہر ہوا تہا ورلسے ایسکے یہہ نتیجہ صاحب جج سنے وجہ ثبوت
گذرانیدہ سے اخذ کیا اور وہ تجویز درست ہو یا نہین اوسپر
اعتراض بصیغہ اپیل خاص اس نظر سے سماعت نہین ہو سکتا ہی
کہ امر واقعہ کی وہ تجویز ہے اور سایلون کے عذر ثانی مین
عذر اول کا مضمون بعبارت جداگانہ داخل کیا گیا ہے اور
جس حالیکہ صاحب جج کی یہہ تجویز ہوئی ہے کہ چند بیاشون کو مطابق
کرنے سے نتیجہ اپیلانٹ کے مفید مطلب نہین نکلتا ہے تو ہم مجاز
نہین ہین اس تحقیقات کے کہ آیا وہ تجویز حسب قول اپیلانٹیان
بربنا ر غلط قایم ہے یا نہین لہذا حکم ہوا کہ یہہ سوال ڈسمس ہو
اور خرچہ ذمہ سایلون کے کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ
درخواست ہذا بلا داشت نقل کے حسب ضابطہ پہیر دیئے جائین فقط

نمبر ۲۵۵

منفصلہ چوتہی جولائی ۱۸۶۹ع

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب } حاکمان
موزلی اسمتہ صاحب }

بحاراضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور
مرقومہ بائیسویں اگست ۱۸۵۴ عیسوی نے

صاحبزادہ مہپال سنگہ وغیرہ اپیلانٹان شیخ احمد بخش وکیل
بنام
دت سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹان لالہ مانرا سے وکیل

سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ صاحب جج نے موجبات اپیل مین جو عذرات داخل کئے ہین اونکی تردید نہین کی اور دوسرے یہہ کہ گویا صاحب جج کی نسبت دخل لغایت ۱۸۴۲ فصلی ہے کسواسطے کہ اس مقدمہ مین جو ثبوت پیش کیا گیا ہے اوسکے ایک جزو کو صاحب جج نے اور مقدمون مین ثبوت کافی سمجہا علاوہ برین دخل مذکور ۱۸۵۰ فصلی تک ثابت کیا گیا ہے فقط

رائے عدالت صدر

نسبت امر اول کے صرف اسی قدر لکہنا کافی ہے کہ بلحاظ منشاء سرکولر ۳ اگست ۱۸۵۳ء عذر مذکور واسطے واپس بہیجنے مقدمہ کو ضلع مین کافی نہین ہے اور نسبت وجہ ثانی کے رائے ہم حکام کی یہہ ہے کہ یہہ بلکہ لازم نہیں ہے کہ چونکہ صاحب جج نے بعض گواہون کے اظہار کو دوسرے مقدمون مین جب اوسکی تائید ثبوت تحریری سے

ذریعہ سے کی گئی منظور کیا گیا ہو تو اسمین بہی اوس اظہار کو باوجودیکہ
اوسکی تائید اوسطرح سے نہین کی گئی منظور کرین وراے اسکے بعینہ
اپیل خاص ادیر تجویز صاحب جج کے کہ اپیلانٹ قبل سنہ ۱۸۵۲ فیصلے کے
بیدخل ہے اعتراض کی سماعت نہین ہو سکتی لحاظ بروجوہات
مرقومہ بالا کے حکم ہوا کہ یہہ سوال نا منظور ہو اور خرچہ ذمہ سایل
کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ بلا داشت نقل
کے واپس دیجائین فقط

نمبر ۲۵۴ خاص سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ چوتہی جولائی سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب }
موزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بنار اضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکہپور
مورخہ بائیسوین اگست سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

صاحبزادہ مہپال سنگہ وغیرہ اپیلانٹان شیخ احمد بخش وکیل

بنام

کہسادن مفرور وغیرہ رسپانڈنٹان لالہ مانراے وکیل

واضح ہو کہ اسمقدمہ مین دست عذرات گذرے ہین جو مقدمہ اپیل نمبر
۷۴۵ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء پیش کیے گئے اور راے اور حکم ہم حکام کے جو مقدمہ
نمبر ۵۵ ۱۸۵۵ معرض تحریر مین آئیے مقدمہ ہذا کے بھی متعلق ہین
جسکی شرح یہہ ہے فقط

رائے عدالت صدر

نسبت امر اول کے صرف اسیقدر لکہنا کافی ہے کہ بلحاظ منشاء دفعہ ۴
ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۵۵ء عذر مذکورہ واسطے واپس بہیجنے مقدمہ کو ضلع مین
کافی نہین ہے اور نسبت وجہ ثانی کے راے ہم حکام کی یہہ ہے
کہ یہہ کچھہ لازم نہین ہے کہ جونکہ صاحب جج نے بعض گواہون کے اظہار کو
دوسرے مقدمون مین جب اوسکی تائید ثبوت تحریری کے ذریعہ
کی گئی منظور کیا ہو تو اسمین بھی اوس اظہار کو باوجودیکہ اوسکی
تائید اوسطرح پر نہین کی گئے منظور کرین ورائے اسکے بصیغہ
اپیل خاص اور یہ تجویز صاحب جج کے کہ اپیلانٹان قبل عرصہ ۱۲ فیصلے
کے بیدخل ہے اعتراض کی سماعت نہین ہوسکتی لحاظ بروجوہات

مرفوعہ بالا سے کے حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور ہوا اور خرچہ ذمہ سایل کیا جاوے
اور کاغذات مشمولہ درخواست حسب ضابطہ بلا داشت نقل کے واپس دئے جاوین

نمبر ۲۵۴۹

منفصلہ چوتھی جولائی سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

الفریڈ ولیم بیگ صاحب } حاکمان
موزلی اسمتھ صاحب }

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور
مورخہ بائیسوین اگست سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

صاحبزادہ مہپال سنگہ وغیرہ اپیلانتیان شیخ احمد بخش وکیل

بنام

بھوانی مصر وغیرہ رسپانڈنٹیان لالہ مانراے وکیل

واضح ہو کہ اسمقدمہ مین دو ہی عذرات گذرے ہین جو بمقدمہ اپیل نمبر ۲۵۴۴ سنہ ۱۸۵۳ پیش کیے گئے اور رد ہوا اور حکم ہم حکام کے جو بمقدمہ نمبر ۲۵۵۲ معرض تحریر مین آئی مقدمہ ہذا سے بھی متعلق ہے جسکی شرح یہہ ہے فقط

راے عدالت صدر

نسبت امر اول کے صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ بلحاظ منشاء دفعہ ۴ ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۴ء عذر مذکور واسطے واپس بھیجنے مقدمہ کو ضلع مین کافی نہین ہے اور نسبت وجہ ثانی کے راے ہم حکام کی یہہ ہی کہ یہہ کچھہ لازم نہین ہی کہ چونکہ فیصلہ صاحب جج نے بعض گواہوان کے اظہار کو دوسرے مقدمون مین جب اُسکی تائید ثبوت تحریری کے ذریعہ سے کی گئی منظور کیا گیا ہو تو اُس مین بھی اُس اظہار کو باوجودیکہ اُسکی تائید اسطرح پر نہین کی گئی منظور کرین وراے اسکے بصیغہ اپیل خاص اوپر تجویز صاحب جج کے کہ اپیلانتان قبل سنہ ۱۲۷۶ فصلی کے بیدخل تھے اعتراض کی سماعت نہین ہو سکتی لحاظ بر وجوہات مرقومہ بالا کے حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور اور خرچہ ذمہ سائل کیا جاوے اور کاغذات مثل مع درخواست حسب ضابطہ بلا داشت نقل کے واپس دیئے جاوین فقط

نمبر ۱۵۵۲

منفصلہ چوتہی جولائی ۱۸۵۵ء

الفرید ولیم بیگی صاحب
موزلی اسمتہ صاحب
حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکہپور
مورخہ بائیسوین ۲۲ اگست ۱۸۵۴ء

صاحبزادہ مہپال سنگہ وغیرہ اپیلانتان شیخ احمد بخش وکیل

بنام

دت سنگہ وغیرہ ریسپانڈنتان لالہ مانرا ے وکیل

واضح ہو کہ اس مقدمہ مین وہی عذرات گذرے ہین جو متعلقہ اپیل نمبر ۲۵۴ سنہ ۱۸۵۴ء پیش کیے گیے اور را ے او حکم ہم حکام کا جو بمقدمہ نمبر ۱۵۵۲ معرض تحریر مین آئی مقدمہ ہذا کے بہی متعلق ہے

را ے عدالت صدر

نسبت امر اول کے صرف اسقدر لکہنا کافی ہی کہ بلحاظ منشا ر دفعہ ۹ ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۵۴ء عذر مذکور واسطے واپس بہیجنے مقدمہ

ضلع مین کافی نہین ہے اور نسبت وجہہ ثانی کے رائے ہم حکام کی یہہ ہی کہ کچھہ لازم نہین ہے کہ چونکہ صاحب جج نے بعض گواہون کے اظہار کو دوسرے مقدمون مین جب اُسکی تائید ثبوت تحریری کے ذریعہ سے کی ہی منظور کیا گیا ہہ تو اُس مین بھی اُوس اظہار کو باوجودیکہ اُسکی تائید اُس طرح پر نہین کی گئی منظور کرین ورائے اسکے بصیغہ اپیل خاص اوپر تجویز صاحب جج کے کہ اپیل تاننی قبل ۱۸۶۰ء انفصال کے بیدخل ہے اعتراض کی سماعت نہین ہوسکتی لحاظ بروجوہات مرقومہ بالا کے حکم ہوا کہ یہہ سوال نامنظور اور خرچہ ذمہ سایل کیا جاوے اور کاغذات مشمولہ درخواست نسبت ضد ولف بلا ملاشت نقل کے واپس دیئے جاوین فقط

نمبر ۲۰۷۵

منفصلہ ۹ جولائی ۱۸۶۵ء

الفریڈ ولیم بیگلی صاحب }
مور لی اٰسنٹ صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ اڈیشنل صدر الصدور ضلع غازیپور

مرقومہ چوبیس ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

بہیروپرشاد و رامپہل وغیرہ مدعا علیہم اپیلانٹان رائے کلکشن لال ماہی وکلا
بابو بہی بسیشور و رام نگیرہ و رام پرشاد مدعیان رسپانڈنٹان مولوی محمد علی و شیخ احمد بخش وکلا
اپیلانٹون کا پہلا عذر یہہ ہی کہ چونکہ مدعیان رسپانڈنٹان اپنے تئین
مشتری نیلام صرف عملہ مکان گنگا پرشاد و بہیک رام مدعیان کا بیان
کرتے ہین لہذا حاکم مرافعہ اول نے جو فیصلہ منصفی کو ترمیم
کرکے یہہ حکم دیا کہ مدعیان مکان کی زمین پر قبضہ پاوین اُس حکم
کے مطابق دینے کے لحاظ بیان اپنے مستحق دخل پانے اُس زمین
کے نہین ہو سکتی فقط دوسرا عذر یہہ ہی کہ چونکہ مدعیان نے
عملہ خریدہ اپنا اوس زمین کے بطور زمینداری پر سے اوٹھا لیا
اور بعد ازان اپیلانٹون نے حسب دستور مروجہ پرگنہ اُس زمین
کے بطور زمینداری زراعت کی چنانچہ یہہ حالات فیصلہ منصفی
مین بخوبی پایہ ثبوت کو پہونچے ہین لہذا حکم صدر الصدور متضمن
دلا پانے حقیت مالکانہ کے رسپانڈنٹون کو اور مسترد کرنے
فیصلہ منصفی کے خلاف انصاف ہے فقط تیسرا عذر یہہ ہے
کہ چونکہ مدعیان رسپانڈنٹون کو زمین مذکور مین کچھ استحقاق نہ تھا

پس حصہ کی ڈگری جو اُن کے حق مین بعوض دیوار کے صادر ہوئی
وہ بہی بعید انصاف ہی

راے عدالت صدر

واضح ہو کہ سند نیلام شامل مسل نہین ہی اور اُسکا ملاحظہ کرنا بہی چندان
ضروری نہین کیونکہ دونو فریق بہ نسبت شرائط مندرجہ سند اور
اُس حقیت کے جو مشتریون کو اُسکی رو سے حاصل ہی متحد البیان
ہین فقط روبکار سے دریافت ہوتا ہی کہ اگرچہ صدر الصدور نے قیمت
مصالحہ عملہ مدعی بہا مدعیان کے دلانے سے باین وجہہ انکار کیا
کہ اُنہون نے بخوبی ثابت نکیا کہ مصالحہ کی کون کون اشیاء
اُٹہائی گئی اور اُنکی کیا قیمت تہی لیکن حاکم موصوف کو ظن غالب
اثبات کا ہوا کہ مدعا علیہم اشیاء مذکورہ کو اُٹہا لیگئے ہونگے اور
اُنکے نزدیک یہہ بہی ثابت ہوا کہ مدعا علیہم نے اپنی زیادتی اور زور
سے مدعیونکو مرمت مکان سے باز رکہا اور اپنی حکمت عملی سے
مدعیان کو اِس مقصد سے سمار کروایا کہ نسبت اُس زمین کے
جسپر مکان واقع تہا اپنا استحقاق پیش کرین پس ہرگاہ صدر الصدور
نے بلحاظ حالات بالا یہہ تجویز کی کہ مدعیان زمین مذکور سے باینوجہہ ناحق
اور بیوقت بیدخل کیے گئے کہ انہون نے مکان کو خود نہین چہوڑا اور

نہ اسکو کرنے دیا اور نہ عمداً خود کر دیا بلکہ زمینداروں کے ظلم سے بیدخل
ہوئے اور اس تجویز کے مطابق مدعیان کو زمین دلوائی تو اُس
عمل درآمد میں ہم حکام کے نزدیک حاکم موصوف نے خلاف قانون
وقاعدہ عدالت کے عمل نہیں کیا لہذا حکم ہوا کہ یہہ درخواست اپیل
نامنظور اور خرچہ ذمہ اپیلانٹان عاید ہو اور کاغذات موصولہ ضلع
منتخب روبکاری ہٰذا کے ذریعہ سے برسبیت بے میعاد کے ساتھہ ضلع میں
واپس جاوین اور کاغذات شمولہ سوال حسب ضابطہ بلا داشت نقل
کے واپس دیئے جاوین فقط

نمبر ۱۶۸۷

سن فیصلہ چوتھی جولائی سنہ ۱۸۵۸ع

الفرید ولیم بیگبی صاحب
موزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع الہ اباد
مورخہ انیسوین مئی سنہ ۱۸۵۷ع

بہکوسنگہ مدعی	اپیلانٹ	لالہ بینی پرشاد وکیل
بنام	
میر محمد لیپا و اہیر عالم	رسپانڈنٹیان	مولوی محمد نادر علی وکیل

اپیلانٹ کا پہلا یہہ عذر ہی کہ باوجود ثابت ہونے میری سبکدوشی کے بہی اس امر کی تحقیقات کرنی ضرور تہی کہ آیا جایداد متنازعہ سادہو سنگہ مورث اپیلانٹ کی ملکیت تہی یا نہیں و دیہہ بہی کہ آیا مورث مذکور ایک مدت تک قبل از وفات اپنی اسپر قابض رہا تہا یا نہیں حالانکہ کچھہ تحقیقات امر مذکور کی عمل مین نہین آئی کیونکہ صاف ثابت ہوا کہ سادہو سنگہ بارہ سال سے زیادہ عرصہ تک تا وقت وفات اپنے دخیل رہا اور چونکہ نامبردہ کی وفات سے نوز تین سال نہین گذرے لہذا قبضہ مذکور واسطے ثبوت حقیت مجہہ اپیلانٹ کے کافی ہی علاوہ بریں حاکم ضلع نے بہی کہ اپنی تجویز مین کوئی اعتراض نسبت اپیلانٹ کے قایم مقامی پر نسبت حقیت سادہو سنگہ پسر مورث کے نہین کیا فقط

راے عدالت صدر

صاحب جج نے صاف یہہ تجویز کی ہی کہ جایداد متنازعہ سادہو سنگہ کی ملکیت نہ تہی انکی یہہ تجویز تہی کہ روجہ مستبل اہیر متوفی کی تبل

سے سنہ ۱۸۵۱ع کی جسمین سادہو سنگہ نے وفات پائی باجازت سیتل اہیر
مدعا علیہ اصلی کے چار سال تک حاطہ مذکور مین بود و باش کہا گیے سو
اس تجویز کا صرف یہہ مقصد نہین ہی کہ سادہو سنگہ کا حق جایداد مذکور
مین کچھہ نہ تہا بلکہ یہہ کہ نامبردہ اُس پر قابض نہ تہا اور اسے اسکے صاحب
موصوف اُس سرخط کو جسے اپیلانٹ نے پیش کرکے بیان کیا
کہ یہہ سیتل برہمن کی جانب سے میرے حق مین لکہا گیا نامعتبر سمجھی پس
اس طرحکی راے سے نہ صرف سادہو سنگہ کے بیدخلی بلکہ سیتل
اہیر کا دخل غاصبانہ حاکم موصوف کی تجویز مین ثابت ہوا بنا بر ان
اپیلانٹ کا یہہ عذر انکہ صاحب جج نے مقدمہ کو اس امر پر کچھہ توجہہ
نفرمائی محض بے بنیاد ہی چونکہ صاحب ممدوح نے اس طور پر تجویز
فرمائی کہ سادہو سنگہ کو نہ استحقاق نہ دخل حاصل تہا پس اس تجویز سے
بہی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اگر اپیلانٹ کا استحقاق وراثت نسبت اسکے
چچا کے تسلیم کیا جاوے تو بہی اس سے جایداد مدعا بہ کی نسبت اسکا
استحقاق پایا نہین جاتا لہذا حکم ہوا کہ یہہ اپیل ڈسمس اور خرچہ ذمہ
اپیلانٹ کے عاید ہو اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ بلا
داشت نقل کے واپس ہودین فقط

نمبر ۶ سنہ ۱۸۵۵ع

منفصلہ ساتوین جولائی سنہ ۱۸۵۵ع

الفرید ولیم ہکیبی صاحب حاکم

ناراضی حکم صدر الصدور جون پور

مورخہ تیسوین جنوری سنہ ۱۸۵۵ع

گنگا بشن ڈگریدار سایل شیخ احمد بخش وکیل

بنام

دیورت سنگہ وغیرہ طرفثانی لالہ رام چند وکیل

دریافت ہوا کہ جبکہ اجرائے ڈگری ڈگریدار کے طرفثانیون نے سوال
اس خلاصہ بیان سے کیا کہ ڈگری بیالیس شخص پر ہوئی اور جس کے ہیلے
واصلات کی ڈگری ہے وہ منہا ہماری پیسے کا نہین ہے اور ڈگریدار
مدیونوسے سازش کرکے ہملوگ کو برباد کیا چاہتا ہے ہملوگ حساب
قبضہ ساڑھے چار آنہ اپنے حصے کے دینے کو حاضر ہین بابت دیگر بقیہ
درباب بخاست سود و مطالبہ ڈگریدار درباب سود و واصلات کے
گذرانا اور بعد گذرنے جواب کے جانب ڈگریدار سے عندالتجویز

صدر الصدور نے حسب جودہ مندرجہ تجویز ابتدائی اسطرحکا حکم صادر کیا
کہ اگر فیما بین مدعا علیہم کیفیت ادولمیت قبضہ اراضی ڈگری شدہ مین
کچھہ اختلاف رہا ہو تو باہم وہ انکو اختیار فہمید کا حاصل ہی بالفعل کہ مدعا علیہم
مین باہم وہ اتفاق نہین ہی تو انکو ادا کرنا واصلات اراضی مذکورہ
کا بانفسہم حسب داری اور موافق ذی داری مرضی ہلکش کے لازمی ہی مدعا علیہم
ہو جاتے اور موافق حسب حق داری مرضع کے اپنے اپنے حصہ کی واصلات
ڈگری دار کو ادا کرین اور درباب واصلات کے یہہ حکم دیا کہ اظہار گواہان
فریقین پر اعتماد نہاین ہو سکتا نقل ڈگری کی محکمہ کلکٹری مین اس غرض
سے بہیجی جاوے کہ واصلات ابتدا از سنہ ۱۲۵۷ فصلی لغایت سنہ ۱۲۶۱
فصلی بمعرفت تحصیلدار کے بابت اراضی ڈگری شدہ کے درست
کرکے حساب اسکا مع منہائی اخراجات معمولی اس محکمہ مین ارسال
فرماوین اور اگر وصول کرنا مالگذاری کا بہ نسبت مدعا علیہم انکے
ثابت ہو تو ان کے ذمہ واصلات قایم کرین اور اگر کسی سال کی مالگذاری
مدعا علیہون نے نہ پائی ہو بلکہ خود ڈگریدار نے وصول کیا ہو تو
حساب واصلات منہا دین فقط کہ سایل اس تجویز سے ناراض ہے
اور اپیلانت کو صدر الصدور کے حکم پر دو عذر ہین پہلا عذر یہہ ہے
چونکہ برخلاف ڈگری جملہ مدعا علیہم اجمالی کے صادر ہوے پس بجہت حصہ

ہی کہ واصلات خرچہ وغیرہ کو جملہ مدعا علیہم خواہ بلحاظ مضمون سننے سے
[illegible] وصول کرو اور جو صدر الصدور صاحب نے برخلاف
مضمون ڈگری یہہ حکم دیا کہ ہرایک مدعا علیہ زرڈگری کو موجب مقدار
اپنے اپنے حصہ موقوعہ موضع متنازعہ کے ادا کریگا سو بیجا ہے نمبر
دوسرا یہہ ہی کہ صدر الصدور کو مناسب تہا کہ بلحاظ اسکے ثبوت کے
[illegible] مقدمہ متفرقہ میں داخل ہوا یہہ امر دریافت کرتے کہ کسقدر واصلات
ذمہ مدعا علیہم کے واجب تہی اور اوسکے موافق حکم صادر کرتے مگر حاکم
موصوف کو یہہ لازم نہ تہا کہ تحقیقات امر مذکور کی ذمہ صاحب کلکٹر کے
چہوڑکر مقدمہ کو اپنی فہرست سے خارج کرتے فقط اپیلانت کے عذرات
بہ نسبت کارروائی صدر الصدور کے صریحاً جائز ہیں چونکہ ڈگری میں
مدعا علیہم کے خاص ذمہ داری کی تصریح کچہہ مندرج نہین لیس صدر الصدور
[illegible] کا مجاز نہ تہا کہ صیغہ متفرقہ میں پیچہے سے حکم صادر کرکے اپنے
حکم ڈگری کو تبدیل خواہ ترمیم جیسا کہ ویسے اب کیا گیا تہا یہہ ہی
صحیح نہیں کہ سبب قواعد معینہ قانون [illegible] ترمیم بنیاد سے
سبب تک ہرایک مدعا علیہ کل زرڈگری کا مواخذہ وار سمجہا
جاوے اور صدر الصدور نے جو واصلات کا تصفیہ ذمہ صاحب
کلکٹر کے رکہا سو یہہ خلاف قانون کیا کیونکہ اگرچہ حکام دیوانی کو

مراد دفعہ ۶ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۵ع کے اِسکے اجازت ہی کہ صاحب
کلکٹر سے تعمیل اجرا ڈگری مین بابتہ دلا پانے قبضہ فریق مستخو خواہ
وصول کرانے واصلات کے سرجا ہین تاہم حاکم دیوانی پر فرض
ہی کہ مقدار واصلات قرار دیوے لیکن صدر الصدور نے اس
حد پر لحاظ نکیا بلکہ تحقیقات ایام قبضہ مدعا علیہ و مقدار واصلات کو
ذمہ صاحب کلکٹر کے چھوڑکر ان امور کی بابت صادر کرنا کسی حکم
اخیر کا ذمہ اپنے واجب نرکہا اُسنے فی الحقیقت اپنے فرائض دیوانی
کو حوالہ صاحب کلکٹر کے کیا کہ جنکا کام ایسے امور مین صرف تعمیل حکمجات
دیوانی کے احکام کے بجا لانے کا ہی اسواسطے حکم ہوا کہ اس مقدمہ
جونپور کے صدر الصدور کا حکم جسمین نقص مذکورہ بالا موجود ہین
منسوخ ہوا اور نقل اس روبکاری کی معہ کاغذات مشمولہ
ضلع اس حکم سے کہ صدر الصدور مقدمہ کو پھر سابق نمبر مین قائم کرکے
موافق قانون کے ایک حکم تازہ صادر کرین بے میعادی لپیٹکے
ساتھ جونپور کے صدر الصدور کے پاس بہیجی جاوے اور خرچہ سائل کا
متعرفہ کے حساب سے طرفثانی کے ذمہ عاید ہوا اور نقل حکم مشمولہ
سوال ضابطہ کے موافق پہیر دیجائے فقط

نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

منفصلہ ساتوین جولائی سنہ ۱۸۵۵ء

العزیز ولیم بیگی صاحب — حاکم

بناراضی حکم صاحب جج فرخ آباد

مورخہ ستر ہوین مارچ سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

مسماۃ بچن مدعیہ — سایلہ

بنام

بنسی — طرفثانی — مولوی محمد نادر علی و لالہ مادہو رام وکلاء

معلوم ہوا کہ اپیل ہذا لایق سماعت کے نہین ہے کیونکہ اوسمین اپیلانٹیہ نے جواز فیصلہ صاحب جج سے بابت ایک امر واقعی یعنے آیا کہ اپیلانٹیہ مفلس ہے یا نہین معترض ہے صدر الصدور نے گواہی گواہان رسپانڈنٹان نامعتبر اور اپیلانٹیہ کے گواہان کی شہادت کو لایق اعتماد سمجھکر یہہ تجویز کی کہ اپیلانٹیہ مفلسانہ نالش دایر کرنیکا استحقاق رکھتی ہے جب اپیل بناراضی حکم صدر الصدور محکمہ صاحب جج

ین دایر ہوا تو حاکم موصوف نے شہادت پیش کردہ اپیلانٹ نا معتبر
اور شہادت گواہان رسپانڈنٹان کو لایق اعتبار جانکر صدر الصدور
کے فیصلہ کو منسوخ فرمایا اور چونکہ مدار فیصلہ صاحب جج کا اوپر امر
اور وجہ ثبوت کے ہے پس درست خواہ نا درست ہو مگر مختتم ہے
اسباعث حکم ہوا کہ یہہ اپیل نا منظور ہوا اور خرچہ اپیلانٹ کے ذمہ عاید
ہو اور نقل حکم مشمولہ سوال بلا داشت نقل بہر دی جاے چنانچہ برمسل ہیر دیگئی

نمبر ۱۶۵ سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

منفصلہ ساتوین جولائی سنہ ۱۸۵۵ء

ہنری ٹنگ ہازنگٹن صاحب الورنڈ ولیم بیگی صاحب	حاکمان

بناراضی فیصلہ صدر الصدور ضلع گورکھپور
مورخہ اونیسوین مئی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

شیو چرن سنگھ سایل لالہ رام چند وکیل
بنام
نا دی پانڈے طرفثانی

عذر سایل کا یہہ ہے کہ میری دانست مین اپیلانٹس واسطے شفع بیبات
کے قابل غور ہے کہ جب مدعیان صدور ڈگری مداخلت از روے
بیع کامل صیغہ نمبری سے آگاہ ہوئے اور بعد ڈگری اور مداخلت
اپیلانٹس کے مدعیون نے زمین کو آپسمین تقسیم کرلیا تو بسبب رجوع
ہونے نالش بعذر اطلاعیابی بیع کے دعوی اونکی حق شفع کا حسب
نظیر نمبرے مرقومہ ستر ہوین مئی سنہ ۱۸۶۱ع جسمین ٹھاکر سنگہ وجتیا سنگہ
مدعی اپیلانٹس وکیول وغیرہ مدعا علیہم ریسپانڈنٹس ہین قابل ڈسمس کے
ہے اور باوصف مندرج ہونے عذر مذکور الصدر جوابدعوی اور
جواب موجبات مین حاکم اپیل نے اوسکے تجویز نہین کی فقط مقدمہ
ہذا مین حق شفع کا دعوی نہ برنباے شرع بلکہ شرایط مندرجہ واجب العرض
پر جو بوقت بندوبست مرتب ہوئی مبنی ہے اسباعث مدعا علیہم پر
یہہ فرض نہ تھا کہ بمجرد اطلاعیابی انتقال جایداد کے جسکا ثبوت امر مقدمہ
سے مقصود ہے اپنی خریداری کا ارادہ کرین بلکہ برعکس اسکے اگر وے
فوراً وقوع انتقال سے آگاہ ہوئے ہون تاہم اونکو اختیار تہا
کہ تاریخ انتقال سے بارہ برس کے اندر جسوقت چاہتے اپنی دعوی
پیش کرتے چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا ہے فقط بہرگاہ سایل
بغرض تردید دعوی مدعیان کے یہہ بیان کرتا ہے کہ مدعیان

اوس تقسیم جایداد مین جو بعد صدور ڈگری سد کے جسکو مینے بایع کے
مقابلہ مین حاصل کیا شریک ہونے اور جس سے معلوم ہوا کہ وسے
اوس ڈگری سے رضامند تھے اور تجویزات ماتحت کے حاکمون
نے اس امر پر کچہ خیال نفرمایا فقط سو اس بیان کی نسبت ہم حکام
کی یہہ راے ہے کہ سایل مدعیون کے دعوی حق شفع مین اس
بیان صریح کے ساتھہ مزاحم ہوا ہے کہ قبل خرید ہونے نیلام کے
میری جانب سے مدعیان اور دوسرے حصہ دارون کو اجازت
خریداری کی دی گئی تھی لیکن اونہون نے خرید نے سے صاف
انکار کیا اور واقعات مابعد معہ امر مذکورہ بالا مجدد انہین بیان
کئے گئے بلکہ صرف اس مقصد سے تحریر پائے تا ثابت ہو کہ مدعیونکو
اجازت خریداری ملی تھی لیکن اونہون نے خرید سے انکار کیا
حالانکہ اس بیانکو منصف صاحب نے ثابت لیکن حاکم مرافعہ ثانی نے
غیر ثابت قرار دیا پس امر واقعہ مذکور کی بابت حاکم موصوف کی یہہ
تجویز البتہ ناطق اور اوسکا تسلیم رکہنا عدالت ہذا پر بر آئینہ ذکر
ہے اور یہہ امر تسلیم کیا جاے گا کہ مدعیان بعد وقوع اوس بیع کی
جسکی بابت اب نالشی ہین اوس سے مطلع ہوے اور بلحاظ چند وجوہات
غیر مثبتہ کے اوسوقت نیلام سے عذردار ہونا خواہ اون تدبیرون

کی نسبت جو اوسکے باعث عمل مین آئین اعتراض کرنا اونکو منظور نہوا
تاہم چونکہ اسکا ثبوت نہین پایا جاتا کہ شے متنازعہ کی خریداری کا
موقع اونکو ملا اور اونہون نے خرید سے انکار کیا لہذا اسیبابکی
تسلیم سے اوس دعوی مین جو مدعیون نے بالفعل پیش کیا تعلق
نہین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ایک خاص معاہدہ پر مبنی ہے اور اندر
اوس میعاد کے جو حسب قانون مقدمات دلوائی کے واسطے معین
ہے رجوع ہوا ہے فقط بس بنظر وجوہات بالا یہہ درخواست میری
دانست مین قابل نامنظوری کے ہے اور نظیر مستدلہ سایل کے
نسبت میرے نزدیک اسقدر ذکر کرنا مناسب ہے کہ مقدمہ مذکور
کے فیصلہ مین ہمکو کوئی ایسی بات نظر نہین آئی جس سے ہماری راے
جو مقدمہ ہذا کی نسبت لکھی گئی فی الواقع مخالف ہو فقط ہم اس درخواست
کو باتفاق راے بارنگٹن صاحب حاکم کے نامنظور کرتے ہین ہرچند
ہم حکام کا یہہ عملدرآمد اپیلانٹ کے حق مین اسوجہ سے نہایت
سخت معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا قبضہ برسون تلک بلا مزاحمت قایم
رہا لیکن بنظر فیصلجات سابق عدالت ہذا کے سوال نامنظوری کی
کوئی دوسری تجویز ممکن نہین ہے افسوس ہی کہ نسبت حق شفع
جسکی رو سے بہت بدمعاملگی ہو سکتی ہے جیسا کہ مقدمہ ہذا مین

راے پچھلی ججا

سرزد ہوا واقع ہوئی شرائط واجب العرض کی تعمیل مین کوئی امر
مانع نہین ہوسکتا ہے اسواسطے باتفاق راے حاکم ممدوح کے
حکم ہوا کہ درخواست اپیلانٹ سایل کی نامنظور ہوا اور فیصلجات
بلا داشت نقل کے حسب ضابطہ واپس دئے جاوین فقط

نمبر ۷۳ اپیل سرسری

منفصلہ ساتوین جولائی ۱۸۵۵ء

الفرڈ ولیم بیگبی صاحب
ہنری نیک ٹارنگٹن صاحب } حکام
ہوزلی اسمتھ صاحب

بنا راضی حکم صاحب جج ضلع اگرہ
مرقومہ تیرھوین فروری ۱۸۵۵ عیسوی

نواب امداد حسین خان مدعاعلیہ سایل بابو بینی پرشاد وکیل

بنام

گوپال داس وغیرہ طرفثانیان

جج بجویز الفرڈ ولیم ہیگنی صاحب کی یہہ ہے کہ میرے نزدیک بیچ
حکم صاحب جج متضمن نامنظوری اپیل سایل کے دست اندازی کی
کوئی وجہہ نھیں پائی جاتی کیونکہ اوس حکم مین نامنظوری کے وجوہات
کافی مندرج ہین اب سایل کا یہہ عذر ہے یعنے کہ دایم خان مدعی میرا
کارندہ ہے اس نظر سے اب سمجھا جاے گہ کارندہ مذکور نے جو
درخواست واسطے حصول نقل ڈگری کے گذرانی گویا وہ مجہہ سایل
کیطرف سے گذری سو مطلق لایق پذیرائی کے نھین اوس مقدمہ
مین یہہ دو شخص مدعا علیہ ہین لیکن صرف دایم خان مجیب ہوا بعد
میری دانست مین سوال ہذا کو بلا تامل نامنظور کرنا مناسب ہے نقل
نیز اس معاملہ مین سایل اور رام راو وکیل کا ایسا طریقہ ہوا کہ
جسسے فریب و جعلسازی کا گمان غالب آتا ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے
کہ وکیل نے کاغذ اشٹامپ پر واسطے حصول نقل ڈگری کے
داخل کیا پہلے اپنا دستخط کیا تہا بعد ازان ازراہ فریب نام
اپیلانٹ کا اس مقصد سے ایزاد کیا کہ استحقاق سایل واسطے
دایر کرنے اپیل کے باقی رہے لہذا اگر میرے ہمجلیس متفق الرا
ہو وین تو مین اس مقدمہ کو واسطے تحقیقات فریب و جعل کے سپرد
صاحب مجسٹریٹ کے کرون فقط ہماری راے مین اپیل ہذا کی

راے بارلنگٹن ؛

اصل حقیقت اور امر حکم کی نسبت جو کچھ صاحب اسسٹنٹ تجویز
فرماتے ہین کہ اوس نقل ڈگری مین جو سایل نے محکمہ صدر الصدوری سے
حاصل کیسے کے محکمہ صاحب جج مین داخل کی ایزاد چند الفاظ کے کہ صریح
جعلی ہین پائی جاتی ہے میری راے حاکم ممدوح کی راے سے متعلق ہے
جو درخواست اپیل عام کہ سایل نے محکمہ صاحب جج مین گذرانی اوسکے
ساتھہ کوئی نقل ڈگری منفصلہ صدر الصدوری پیش نکری اور نہ درخواست
مذکور مین اوس نقل ڈگری کا جو پیچھے سے داخل ہوئی مذکور پایا جاتا ہے
اور چونکہ درخواست تاریخ صدور ڈگری سے جسکے اپیل و اپیل ہے ردی کے
بعد پیش ہوئی اور توقف کا کوئی سبب اوسمین مندرج نہین لہذا
صاحب جج نے جو درخواست اپیل کو نامنظور کیا بہت واجبی کیا بلکہ
حسب قانون کوئی دوسرا حکم صادر نکرسکے فقط راے مولوی احمد
صاحب حاکم میری راے اس مقدمہ مین حاکمان مجلسہ کی راے
سے متفق ہے لہذا حکم ہوا کہ اپیل ڈسمس اور حکم صاحب جج آگرہ
مرقومہ ۱۲ فروری ۱۸۴۸ء بحال رہے اور مسل اسمقدمہ کے بموجب
تصریح مرقومہ بالا کے بذریعہ چٹھی انگریزی کے سپرد صاحب مجسٹریٹ
کے ہووے فقط

نمبر ۲۸۴ متفرقہ سنہ ۱۸۵۴ء

منفصلہ ستائیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۵ء

ہنری بنگ ہارنگٹن صاحب }
موزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بناراضی حکم

بھیرو پرشاد سایل

شرح تجویز حاکم ممدوح کی یہہ ہے کہ یہہ سوال بناراضی حکم کسی محکمہ ماتحت کے نہین گذرا بلکہ اسمین سایل کی یہہ درخواست ہے کہ جو مقدمات میری طرف سے خواہ بنام میرے دایر ہون اور جنکا فیصلہ بلحاظ تعداد دعوی محکمہ صدر الصدور ضلع مرزاپور مین ہونا چاہیئے اونکی سماعت ضلع مرزاپور کے صاحب جج سے ہو خواہ کسی دوسرے ضلع کے صدر الصدور کو واسطے تحقیقات و فیصلہ کے حوالہ کئے جاوین اور وجہ اس درخواست کی یہہ بیان

کرتا ہے کہ سایل کو یقین ہے کہ صدر الصدور موصوف مجھ سے ناراض
اور بدگمان ہین مغفلط تھوڑا عرصہ گذرا کہ مین مرزا پور مین دورہ
کو گیا سایل نے اوسوقت بھی اسی مضمون کی درخواست میرے
حضور مین گذرانی تھی اور مین نے وہان سایل کی حجت کی بابت
تحقیقات کی دریافت ہوا کہ سایل بوجوہات کی صدر الصدور کا ہوا
فی الحقیقت اگر ہم حکام بوجوہ کافی سایل کے اس درخواست
کو منظور کرتے تو بہت نامناسب کرتے کیونکہ ایسے حکم کے اجرا سے
سایل ضلع مذکور کے ایک حاکم معتمد کے عملداری سے بری ہوجاتا
بدین لحاظ مین سایل کی درخواست سابق کو نامنظور کرکے اس امر
مین دست انداز ہونے سے منکر ہوا اور اسی وجہ سے سایل
کے سوال ہذا کا بھی نامنظور کرنا مناسب جانتا ہون چونکہ اسمتھ صاحب
اوس سررشتہ کے جتنے سوال سایل متعلق ہے خاص مہتمم مین ہوا مطلع
مناسب ہے کہ کاغذات مقدمہ ہذا اجلاس حاکم موصوف مین پیش ہون
فقط راے مولوی اسمتھ صاحب حاکم ہماری دانست مین جن وجوہ
سے کہ سایل نے اپنی درخواست گذرانی وہ نہایت ضعیف ہین
اور مین باتفاق راے ہارنگٹن صاحب ایسا سمجھتا ہون کہ یہ درخواست
قابل پذیرائی کے نہین اور اگر وہ منظور ہوتی تو اوسی ایک نظیر

ضرر رسان پیدا ہوتا لہذا مین اس سوال کی نامنظوری مین حاکم مجوز
سے متفق الرای ہوں اسواسطے حکم ہوا کہ سوال سایل کا نامنظور
ہووے اور کاغذات منسلکہ حسب ضابطہ کے واپس ہوں فقط ۔

نمبر ۵۴ اجلاس خاص

منفصلہ ساتوین جولائی سنہ ۱۸۵۵ع

ہنری ٹنک ہارنگٹن صاحب | حاکمان
ہونبل اسمتھ صاحب |

بنا راضی فیصلجات صدر الصدور و صاحب جج ضلع کانپور
مورخات اکیسوین جنوری سنہ ۱۸۵۲ و اٹھارہوین مئی سنہ ۱۸۵۴ع

ٹھاکر سنگہ وغیرہ مدعیان سایلان لالہ بسنت رای وکیل

بنام

اودسان سنگہ و ملند سنگہ وغیرہ مدعا علیہم طرفثانیان شیخ احمد بخش لالہ مادہو رام وکلا

معلوم ہوا کہ عذر سایلان کا یہہ ہے کہ زر مدعا بہ جو ذریعہ منسوخ کرنے
نیلام کے ادا ہوا اور جسکی بابت ۲ر ۸ پائی کا حصہ بجملہ حقیت
زمینداری ستنکر سنگہ اصل مدعی کی فروخت ہوا وہ ٹھوک سے کے

من ذر ست حصہ داری کی جانب سے حسب ڈگری محکمہ اسمسل کمیشن ادا
نہین کیا گیا تھا وہ برین جس حالت مین مدعا علیہم نے مقدار دعوی
کی بابت عذر نہین کیا تو صدر الصدور و صاحب جج کا وہ عملدرآمد جسمین
اونہون نے دعوی کا ایک جزو دلایا ہرگز لایق پذیرائی حکام عادل
اس عدالت کے نہ ٹہریگا اور چونکہ مدعا علیہم نے کل دعوی نسبت اپنی
ذمہ داری سے انکار کیا اور اونکا وہ انکار صحیح ثابت نہین ہو سکا
لہذا حاکمان ماتحت کو لازم تہا کہ کل دعوی کی ڈگری صادر کرتی فقط

راے عدالت صدر

فی الحقیقت مدعا علیہم نے جواب دعوی مین ذمہ داری سے بالکل
انکار کیا لیکن ہم حکام کی راے یہہ ہے کہ اگرچہ اونہون نے
یہہ عذر نہین کیا کہ اگر بالفرض ہم ذمہ دار ٹھہرائے بہی جاوین تو صرف
بقدر اپنے حصہ کے ذمہ دار ہین پس نہین کیا تو بہی مدعیون کا
عذر مذکور و بالا واجب نہین ٹھہر سکتا فقط حاکمان محکمجات ماتحت نے
دعوی کا اوسقدر حصہ جو اونکی دانست مین بنظر انصاف مدعا علیہم کے
ذمہ واجب الادا تہا تجویز کیا اور جیسا کہ اپیلخاص گذرانیدہ مدعا علیہم
مین عذر موجود ہے ویسا ہی اپیل ہذا مین بہی جو عذر مندرج ہے
وہ ہم حکام کے نزدیک بہ اپیلخاص کی کسی وجہ جایز ہے جو حسب

تو اپیل لایق التفات ٹھہرے مطابقت نہین رکھتا لہذا حکم ہوا کہ درخواست اپیلخاص سایلون کی نامنظور ہوا ور کاغذات مسل حسب ضابطہ واپس ہوں فقط

نمبر ۱۲۴۱ سنہ ۱۸۶۵ عیسوی

منفصلہ ساتوین جولائی سنہ ۱۸۶۵ع

ہنری ہنک ہارنگٹن صاحب }
موزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع میرٹھ مورخہ تیسری جون سنہ ۱۸۶۵ عیسوی

راد ہن سنگہ مدعی سایل

بنام

کہنیا مدعا علیہ طرفثانی

معلوم ہوا کہ سایل کوئی ایسی وجہ جسکی لحاظ سے اپیلخاص متعدیہ کی لایق سماعت کے ہو نہین بیان کرتا مگر اوسکا صرف یہہ اعتراض ہے کہ دعوی میرا صحیح وجایز اور رویداد مسل سے ثابت ہے

کہ صاحب جج نے فیصلہ منصف کو بوجوہات قیاسی منسوخ فرمایا فقط چونکہ
صاحب جج اپنی راے مین یہہ امر بصراحت لکھتے ہین کہ مدعی کی بہی
جس مین زر باقی مندرج ہے اور اوسکو مدعاعلیہ نے حسب بیان
مدعی اپنے ذمہ قبول کیا لایق اعتماد نہین اور جو گواہان مدعی
واسطے ثبوت اقبال مدعاعلیہ کے پیش ہوئے غیر معتبر ہین پس کوئی
ایسا امر کہ جو بلحاظ اس فیصلہ کے جو حسب حالات مقدمہ صادر ہوا
بصیغہ اپیل خاص اس عدالت مین تجویز طلب قرار پاوے لہذا حکم ہوا
کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور ہو فقط

نمبر ۳۷۰ سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

منفصلہ ساتوین جولائی سنہ ۱۸۵۵ع

ہنری بنک مارٹنگن صاحب
موزلی اسمتھ صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع گورکھپور
مورخہ سولہوین مئی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

ہر پرشاد و رام تواری وغیرہ سائلان لالہ رامچند وکیل

بنام

شیخ ذوالفقار علی وغیرہ طرفثانیان

اپیلانٹون کا پہلا عذر یہہ ہے کہ ہر پرشاد رام تواری ۵ رہ پائی یعنے ایک حصہ سوئی موضع جینی پرسا کا پٹی دار تہا اور اوسکا نام قبل نیلام حصہ چہکن رام تواری سے جسکے قایم مقام شیخ ذوالفقار علی وغیرہ بسبب مشتری ہونے نیلام سے ہوئی داخل کاغذات پٹی داری ہوا اور اوسکے چہکن رام مذکور آجتک اپنے حصہ پر اس باعث سے دخیل ہے کہ مشتری نیلام مذکور نے اوسکا نام کاغذات پٹی داری سے ہنوز خارج نہین گردانا اور ہر پرشاد تواری نے اپنی راضینامہ مین استحقاق و حصہ مدعیون کا جو حصہ ہر پرشاد مین سے ایک حصہ کے دعویدار ہین اقبال کیا ہے پس اپیل ہذا مین امر تنقیح طلب یہہ ہے کہ آیا بنظر حالات بالا مدعیکا دعوی بانقضاے میعاد کے باعث ممنوع السماعت ہے یا نہین فقط اپیلانٹون کا دوسرا عذر یہہ ہے کہ حسب اظہار عدالت ہذا اوسی فریق کو جسکا نام کاغذات بندوبست مین داخل ہے قابض و دخیل سمجہنا چاہیئے اور اوس فریق کے مقابلہ مین جسے دعویکا

اقبال کیا ہو ڈگری صادر کرنی مناسب ہے ہرگاہ ہر پرشاد نے مدعیون
کو استحقاق کا اقبال کیا تو مدعیان اسکے مستحق ہین کہ جسطرح
ہر پرشاد کا نام بالفعل کاغذات پٹی داری مین داخل
ہے اور وہ حصہ مدعا بہ پر دخیل ہے ویسے ہی اونکے نام بھی
داخل ہون اور قبضہ بھی اونکو حاصل ہووے فقط

راے عدالت صدر

مدعیان اس بیان سے عدالت مین مستغیث ہوئے کہ ہم حصہ
جایداد مدعا بہ پر سنہ ۱۲ فیصلے تک قابض رہے اور اوسی سال
مدعا علیہم ثانی نے ہمکو ازراہ زبردستی بیدخل کیا فقط ہم حکام کے
نزدیک اگر یہہ حال پایۂ ثبوت کو پہونچا تو دعوی ہذا جس صورت پر
کہ اب ہے قانون حد سماعت کی تاثیر سے محفوظ رہتا اور بیشک
بیان بالا اسی مقصد سے لکہا گیا لیکن دونون محکمہ ماتحت کے
حاکمون نے نہ صرف اسقدر کہ سایلان ہرگز حصہ جایداد متنازعہ
پر قابض نہین رہے بلکہ یہہ بھی ثابت کیا کہ مشتریان نیلام کا
قبضہ قبل از تاریخ ارجاع نالش ہذا عرصہ زیادہ بارہ برس سے
برابر چلا آتا ہے چنانچہ حاکمان ممدوحین نے اسی باعث سے
دعوی کو ڈسمس کیا اپیلخاص مین اس تجویز کی صحت کے بابت بیش

لرنا کسی اعتراض کا جایز نہیں اس امر کی نسبت کہ ہر پرشاد وغیرہ نے
نام جنہون سے نسا ہونگی حقیت کا اقبال کیا ہے بوقت بندوبست
دفتر سرکار مین داخل ہوئے ہماری یہہ تجویز ہے کہ اون انہیں
کے ادخال نام سے قابض ہونا اونکا وقت بندوبست سے
بخوبی ثابت ہوتا ہے اور اگر نالش ہذا اوسوقت سے بارہ برس
کے اندر دایر ہوتی تو حد سماعت ہرگز عارض ہوتی مگر چونکہ تاریخ
بندوبست سے عرصہ زیادہ بارہ برس کا گذرا اور حاکمان محکمجات
ماتحت سے بعد از تحقیقات یہہ تجویز کی کہ مشتریان نیلام تاریخ
خریداری سے جو ارجاع نالش ہذا سے زیادہ از دوازدہ سال
بیشتر واقع ہوئی قبضہ برخلاف مدعیون کے رکہا کئے لہذا یہہ
مقدمہ بباعث ہونے انقضائے میعاد کے ممنوع السماعت
ہے اور ہم حکام تجویز حاکمان ماتحت کو جو حالات مقدمہ کی
نسبت قرار پائی تسلیم کرکے بانصاف رائے اونکے یہہ سمجھتے
ہین کہ مدعی کے دعوی کی سماعت نسبت موضع ہبتی پرسا کی
بباعث انقضائے میعاد ممنوع ہے واضح ہو کہ مقدمہ مسماۃ علی باندی
بی بی جسکا فیصلہ عدالت ہذا سے بتاریخ ۲۱- فروری ۱۸۵۳ء
کو ہوا ہمشکل اسی مقدمہ کے ہے بس حکم ہوا کہ بنظر وجوہات مذکورہ بالا

یہہ درخواست سایلونکی نامنظور ہوا اور کاغذات مشمولہ حسب ضابطہ واپس ہوں

نمبر ۱۷۵۲

منفصلہ نوین جولائی ۱۸۵۵ء

ہنری نبک مارنگٹن صاحب
سوزلی اسمٹ صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع کانپور

مورخہ اٹھارہوین مئی ۱۸۵۲ عیسوی

اوسان سنگہ وغیرہ مدعاعلیہم سایلان شیخ احمد بخش اور لالہ مادہو رام وکلا

بنام

تہان سنگہ وغیرہ طرفثانیان

معلوم ہوا کہ سایل کا عذر پہلا یہہ ہے کہ ڈگری کمیشن کی نوین دسمبر ۱۸۲۴ء کو صادر ہوئی اور تمسک جسکے ذریعہ سے روپیہ لیکر ادا اسے زر معاوضہ مدعیان بیان کرتے ہین پچیسوین جون ۱۸۲۵ء کو لکہا گیا اور بموجب روبکار کمیشن مرقومہ بائیسوین

تو امر شعلۂ ۱۸۹۱ء سے کے یہہ حکم دخل بلا ادا اسے زرمعاوضہ وخرچہ سکے
بمقابلہ اس مدعی کی بحق مدعا علیہم ہوا اور ایام دایر رہنے مقدمہ
پٹی داری سکے محکمہ کمیشن بین وتنا داخل ہوسنے اقرار نامہ مالگذاری
وفرد کہیوٹ سکے مدعی سے نے کچہہ اظہار زرمعاوضہ کا نکیا تو اب
دعوی نہین کرسکتا عذر دوسرا یہہ ہے کہ بعوض تمسک لکہی ہوئے
مدعی سکے حقیت اوسکی نیلام ہوئی تہی اور اوسوقت مدعی سنے
یہہ درخواست نہین کی کہ حصہ داران سے روپیہ لیا جاوے تو اب
دعوی مدعا علیہم پر بیجا ہے عذر تیسرا یہہ ہے کہ ہم پٹی دار مدعی سکے
نہین ہین دسوین ستمبر ۱۸۹۵ء کو اسعدالت سے یہہ مقدمہ اس
امر کی تنقیح کے لیئے واپس ہوا تہا کہ حاسماعت عارض ہے یا نہین
اور بذریعہ اوس دستاویز سکے مدعا علیہم پر مواخذہ ہوسکتا ہے
یا نہین اور فیصلہ مورخہ اٹہارہوین دسمبر ۱۸۹۵ء مین صاحب جج
سے نے لکہا تہا کہ مدعا علیہم سکے دستخط دستاویز مین نہین ہین
جسنے مدعا علیہم مواخذہ دار ہوسکین اب بخلاف اوسکے ڈگری
بحال ہے چوتہا عذر یہہ ہے کہ تمسک موسومہ ترتیب کمی سکے
لکہنے والے اس تہوک مین چار شخص ہین اور تین آدمی اونمین
سے دعویدار نہین تو مجرد مدعی کا دعوی قابل سماعت سکے

نہین عذر پانچوان یہہ ہے کہ مقدمہ فرحت سنگھ کو اسمقدمہ سے
کچھ علاقہ نہین ہے فقط

راے عدالت صدر

جس وجوہات کے لحاظ سے سایلان مقدمہ ہذا کی بابت جو ۲۲ ۱۸۵۳ع
سے دایر رہا اپیلخاص کی سماعت کے مستدعی ہوئے وہ ہمارے
نزدیک کسی منشا مندرجہ اکٹ ۱۴ ۱۸۵۳ع سے علاقہ نہین رکہتی
یہہ خاص نوع کا مقدمہ ہے اور چونکہ اوسکے فیصلہ واجبی کے
واسطے حاکمان محکمہ ماتحت کو کسی قاعدہ بالنظر کی روسے ہدایت
نہ ملی پس اونکو ضرور رہا کہ اوس مقدمہ کے انفصال مین اصول عدل
اور انصاف اور ایمان پر لحاظ رکہتے چنانچہ صاحب جج اور صدر الصدور
نے ایسا ہی عمل کیا کیونکہ رویداد سے ظاہر ہے کہ حاکمان ممدوحین
نے فریقین کے درمیان فیصلہ عادلانہ کرنے کے لئے کوشش
فرمائی اور اونکے فیصلہ مین ہم کوئی ایسا امر جو کسی قانون یا
ضابطہ مجاریہ سے خلاف ٹہرے نہین پاتے ہین سایلان
اس بات سے کہ جو کوشش فریق ثانی سے نیلام جایداد کے
منسوخ کرانے مین کی اوس سے ہمنے یہان تک فائدہ اوٹہایا
کہ جایداد مذکور کے ایک حصہ پر باعث کوشش اور مصارف

مدعیون سے کے جو اونکی جانب سے بوقت تنسیخ مذکور واسطے تعمیل
کرانے ڈگری اسپیل کمیٹی کے جو عمل مین آیا قابض ہوئے
مانع نہیں ہین بس مقتضائے انصاف یہہ ہے کہ سایلون کی طرف ہی
حصہ واجبی اوس بار اخراجات کا جو مدعیونکے ذمہ پڑا عاید ہو
اور اگرچہ ڈگریات اسپیل کمیٹی مین اس مضمون کا حکم مندرج نہین
ہوا تو بہی جانتے کہ مدعیان اسقدر سبکدوشی سے محروم نہین
الغرض محکمہ ماتحت کے فیصلون کی رو سے سایلان صرف اسقدر
اخراجات کے مواخذہ دار ٹہرائے گئے اور اونہون نے
ہماری دانست مین کوئی وجہہ کافی واسطے دست اندازی عدالت
ہذا کے اس مقدمہ مین نہین بیان کی لہذا حکم ہوا کہ یہہ درخواست
اپیل خاص کی نامنظور ہوا اور فیصلجات مشمولہ درخواست بلا اشت
نقل کے واپس دیئے جائین فقط

نمبر ۱۵

منفصلہ دسوین جولائی ۱۸۵۵ء

ہنری بیک ہارنگٹن صاحب

بناراضی حکم صدر الصدور ضلع جونپور

مورخہ دسوین جنوری ۱۸۵۵ عیسوی

بابو گوپال چند خریدار ڈگری مسماۃ منی بے سائلہ لالہ رامچند وکیل

بنام

اودر کشور عذردار طرفثانی راے جوگلکشور

میرے نزدیک اس مقدمہ مین عدالت ہذا کی دست انداز

کوی سبب نہین پایا جاتا سایل چاہتا ہے کہ میری ڈگر

بندہولال مدیون متوفی کے ایک بیٹے رودر کشور کے

مین اسوجہ سے کہ وہ اپنے والد متوفی کا وارث اور اوسکے

ترکہ پر قابض ہے اجرا پاوے فقط تجویز اس مقدمہ

صدر الصدور کی راے یعنے کہ سایل نے مدعا علیہ کا ثبا

علاقہ ثابت نہین کیا بدانست میرے بہت درست ہے بلکہ مدعا
نے کوئی دلیل اس امر کی کہ رسپانڈنٹ اپنے والد متوفی کی
جایداد کے کسی حصہ پر فی الواقع قابض و دخیل ہے پیش نہین کی
مگر صرف ایک نقل روبکاری پر جو صاحب کلکٹر نے بعد وفات بندہو لال
کے تحریر کی وہ استدلال کرکے بیان کرتا ہے کہ از روے
روبکار مذکور دفتر کار مین داخل ہونا نام رودر کشور کا بابت
موضع پرسرام پور کچا نام والد متوفی کے ثابت ہے اور یہہ بھی
لکھا ہے کہ رودر کشور کا نام بذر کاغذات مال مین داخل ہے فقط
گو کہ یہہ بیان صحیح ہو مگر اسپر لحاظ کرنا چاہیئے کہ رودر کشور کا نام
بعوض نام والد کے داخل ہوا سو یہہ داخلخارج باعث ثبوت اس امر کے
کہ وہ اپنے والد کے مرنے کے بعد موروثی جایداد پر قابض ہوا
خواہ بموجب کسی درخواست کے جو اوسنے قبض و دخل یا کسی اور
بنا پر ہین کی ہو نہین ہو اگر صرف بلحاظ اس کیفیت عہدہ داران مفصل
سے کہ نامبردہ متوفی کا فرزند ہے وقوع مین آیا یہہ حال صاحب کلکٹر
کی روبکاری سے کہ حکم اعمل شامل مثل ہے معلوم نہین ہوتا ہے
چنانچہ میری دانست مین صرف مضمون روبکاری مذکور سے اسکا
ثبوت نہین ہوسکتا ہے کہ رسپانڈنٹ جایداد مذکور خواہ کسی اور

جایداد متروکہ اپنے والد کے اوپر قابض ہے شاید طرفثانی کا یہہ بیان درست ہو کہ زوجہ و فرزند متوفی نے واسطے حق تلفی قرضخواہون کے باہم سازش کی لیکن اگرچہ یہہ بات بایۂ ثبوت کو پہنچتی توبہی اس بناء پر رسپانڈنٹ کو بصیغہ متفرقہ حکم سرسری سے اوسکے والد متوفی کے قرضہ کا ذمہ دار نہین ٹہرا سکتے اس مضمونکا حکم صرف نالش ہبری کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے اور سایل کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو نالش ہبری بنام رسپانڈنٹ اور دوسرے اشخاص کے جنکی نسبت یہہ گمان ہو کہ اونہون نے ہیری حق تلفی کے واسطے سازش کی دایر کرے لہذا حکم ہوا کہ یہہ اپیل نامنظور اور خرچہ طرفثانی کا ذمہ سایل کے ذیل اس روبکار مین لکہا جاے اور کاغذات موصولہ ضلع کے بذریعہ منتخب روبکار سے کے ضلع جونپور کے صدرالصدور کے پاس بہیجے جاوین فقط

مبنر ۱۲۴

منفصلہ گیارہوین جولائی ۱۸۵۵ع

ہنری نیک ہارنگٹن صاحب حاکم

بنا راضی حکم صاحب جج ضلع بنارس

مورخہ پانچوین اپریل ۱۸۵۵عیسوی

شیوامرسنگہ عذردار سایل لالہ راجچند وکیل

بنام

جنی لعل وکجا دہرلال وغیرہ طرفثانیان

معلوم ہوا کہ اسمقدمہ مین کوئی وجہ کافی دست اندازی عدالت ہذا کی میرے نزدیک نہین پائی جاتی حال یہہ ہے کہ جایداد متنازعہ کے دوسرے نیلام کا زرثمن اوس قیمت سے جسپر وہ نیلام اول مین سایل کے ہاتہہ فروخت ہوئی کم ملا اور سایل سے اس کمی کا مطالبہ ہوا اگرچہ سایل اقرار کرتا ہے کہ اوسنے جایداد مدعاعلیہ کو خریدا لیکن یہہ عذر کرتا ہے کہ اوسکو

دوسرے اشخاص کے واسطے جنکا مین نوکر تہا مول لیا اور یہ صحیح
مین نہین بلکہ وے لوگ مواخذہ دار کی مدعا بہ کے ہین اس عذر
کی تائید مین سایل بیان کرتا ہے کہ ڈگریداران اوس کمی کی بابت
اوایل مین اصلی خریدارون پر نالشی ہوسے تہے لیکن اونکی
کوشش سے زر مذکور وصول نہین ہوا پہر ایک مدت کے بعد
اونہون نے اوسکا مطالبہ مجہسی کیا فقط تجویز ہرچند کہ سایل کا یہہ بیان
تسلیم کیا جاوے تو بہی اس سے بدانست یرسے سایل کو کچہ فایدہ
نہین پہونچیگا اور نہ وہ بدین لحاظ اوس مواخذہ دار سے جو جایداد
متنازعہ کی خرید کے باعث اپنے ذمہ قبول کی بری ہوسکتا ہے
بیان مذکور کی رو سے ڈگریدارون کی نسبت صرف اسقدر شکایت
کا موقع پایا جاتا ہے یعنے کہ سایل مظہر ہے کہ مین نے جایداد کو
دوسرے اشخاص کے واسطے مول لیا اسواسطے ڈگریدارون کو مناسب
تہا کہ نیلام اول و دوم کے زرثمن مین جو فرق کہ ہوا اوسکے
وصول کرنے کے لیے پہلے اون اشخاص سے مطالبہ کرنے فقط
لیکن چونکہ وے اشخاص جنکا ذکر سایل کرتا ہے اسصاب کو
حسب اطمینان عدالت ثابت کر چکے ہین کہ سایل نے خرید نیلام کا
کچہ اختیار ہماری جانب سے نہین پایا تہا پس سایل صریحاً

بذات خود جابدہ ڈگریداران کا ہو گیا حکام محکمجات ماتحت
سے نے یہہ جوابدہی واجب ٹہرا کر سایل کو اجازت دی کہ اگر
ہی چاہیے تو اون اشخاص سے جنکے واسطے اوسنے حسب
بیان اپنے جایداد کو خریدا تہا ہر نقصان کے عوض جو بباعث
اوسکے انکار نسبت اجازت خرید کے اوٹہایا از راہ نالش
مستدعی ثمرہ کا ہووے فقط اس امر مین حکام موصوف کی تجویز
میری دانست مین بہت درست ہے کیونکہ قانون و یا انصاف
کی رو سے ممکن نہ تہا کہ دوسرے سایل کی مواخذہ داری سے
بری کرتے اور اگر حکام ڈگریداران کو بباعث سایل ہی کے
ملے اجازت خرید ہونے خواہ اون تکرار دن کے سبب سے
جو اوسکے اور اشخاص مذکور کے درمیان جایداد متنازعہ
کے بابت وقوع مین آئی سزاوار نقصان قرار دیتے
تو البتہ عدالت گستری سے بعید ہوتا لہذا حکم ہوا کہ سوال
سایل نامنظور ہووے فقط

نمبر ۱۲۳۸

منفصلہ گیارہویں جولائی ۱۸۵۵ء

الفریڈ ولیم بیگبی صاحب
ہنری نبک ہارنگٹن صاحب } حاکمان

بناراضی فیصلہ صاحب جج ضلع جونپور
مرقومہ اٹھائیسویں مارچ ۱۸۵۴ عیسوی

حاجی محمد امام بخش مدعی اپیلانٹ. شیخ احمد بخش وکیل

بنام

درگپال سنگھ و بہاری سنگھ
و سونت سنگھ وغیرہ مدعی علیہم ریسپانڈنٹان

سایل کا پہلا عذر یہ ہے کہ سب مدعی علیہم کی جایداد نسبت اوس زر قرضہ کے جو اپیلانٹ نے دیا نیلام سے محفوظ رہی اس باعث سے جملہ مدعی علیہم کو زر قرضہ مذکور کے ادا کے واسطے مواخذہ دار قرار دینا چاہئے فقط سایل کا دوسرا عذر

یہہ ہے کہ تمسک مذکور دنیا سنگہ و ہنومان سنگہ و ہولاسی سنگہ بیدی علیہم
نمبرداران نے اپنی اور بہی اپنے سب پٹی دارون کی طرف سے
لکہدیا اور اراضی میر کہ ادن سب کی عام ملکیت ہی مکفول تمسک ہوے
اور صاحب جج نے شرایط کی توضیح مین غلطی کی ہے فقط

راے عدالت صدر

عذر اول کی نسبت جسکی بناء پر سایل عدالت ہذا مین اپیل خاص
منظوری کا مستدعی ہے ہم حکام کی یہہ راے ہے کہ صاحب جج
نے برخلاف اظہار سایل کے یہہ تجویز فرمائی کہ کوئی ثبوت اس امر
کا کہ تمسک کا زر مدعا بہ نہ صرف واسطے فایدہ ادن اشخاص کے
جنکے دستخط تمسک پر ثبت ہین بلکہ پسماندہ پٹیون کے فایدہ کے
واسطے بہی قرضہ لیا گیا پیش نہین ہوا اس امر کی نسبت حاکم
موصوف لکہتے ہین کہ عبارت مندرجہ تمسک مین صاف یہہ مضمون
پایا جاتا ہے کہ وہ قرضہ خود قرضہ لینے والون کے فایدہ کے
واسطے لیا گیا اور معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ مذکور صرف نمبردارون
کی جانب سے بطور خانگی عمل مین آیا ہے سو بہ تسلیم اس تجویز کے
ہم حکام کی یہہ راے ہے کہ صاحب جج نے جو یہہ فیصلہ کیا
کہ تمسک مذکور سب کے باعث سے جو مطالبہ سایل کا قرار پایا

وہ صرف لواحقین گان منسک اور را دسنکے دار ثان پر عاید ہو سکتا ہی
بہت صحیح و درست ہے اور عذر دوم کی نسبت ہم حکام کی راے
یہہ ہے کہ اس عذر کا جزو اول بیان بالا سے باطل ہو چکا ہے
اور عذر مذکور کے باقی شرح کے تصفیہ کے واسطے دستاویز
طلب ہو کر پیش اجلاس میں بالفعل پیش ہے اوسکے
ملاحظہ سے دریافت ہوا کہ صاحب جج نے اس دستاویز کی
توضیح میں غلطی نہیں کی البتہ حاکم موصوف نے جو یہہ لکھا کہ زمین
تمام بطور ضمانت منسک میں مکفول ہوئی ہے اس بیان میں صاحب
ممدوح سے سہو ہوا ہے کیونکہ برعکس اسکے منسک مذکور میں یہہ
صاف تحریر ہے کہ خود راہنون کی اراضی سیر نہ تمام ہی دارو
واسطے ادا ے قرضہ کے کفیل قرار دی گئی ہے کیونکہ اوسمین
سیر تمام کی عبارت استعمال میں آئی ہے لیکن ظاہر ہے
یہہ سہو بابل کے مفید ہے نہ مضر اوسکے: در ہمارے
نزدیک ممکن نہیں کہ یہہ سہو اوسکی درخواست کے بموجب
اپیل اس کی منظوری کی وجہہ معقول قرار پا دے لہذا حکم ہوا کہ
یہہ سوال نامنظور ہوا اور کاغذات ضلع ہذا بعہ منتخب اس روبکاری
ضلع پر واپس بھیجے جاوین اور کاغذات مشمولہ ملاحظہ نقل حسب ضابطہ بہر دیجاوین فقط

نمبر ۲۹ خاص سنه ۱۸۵۴ عیسوی

فیصله گیارهوین جولائی سنه ۱۸۵۴ع

ہنری ولیم ہیگی صاحب		حاکمان
ہنری ہنک نار گمفن صاحب		

بنا راضی فیصله صدر الصدور ضلع کانپور

مورخه تیرهوین جون سنه ۱۸۵۴ عیسوی کے

کنهیا لعل مدعی سایل بابو بینی پرشاد وکیل

بنام

کنج بہاری لعل مدعاعلیه طرف ثانی

واضح ہو کہ سایل کا پہلا عذر یہہ ہے کہ ہرگاہ دادخواہ نے مدعاعلیه
زمینداران سایل کی حقیت واقع موضع رہبری پور لعلت اجرای ڈگری
عدالت کے مول لیکر اوسپر قبضه پایا تو زمین کاشت مدعاعلیه
کی لگان دادخواہ کو موافق حیثیت زمین کے پانی چاہیے
کیونکہ موجب ضمن ہشتم دفعه سیوم آئین ہشتم سنه ۱۸۲۵ع کے تمام حق

مدعا علیہا کا جو شئی نیلامی میں نہاد ادخواہ کی طرف عاید ہوا مدعا علیہ
کا کچہ حق کاشتکاری یا سیر کا باقی نہ رہا اور مقدار لگان سنہ ۱۲۴۹ فصلی
بابت موازی ... بیگہ اراضی کاشت مدعا علیہ کے لگائی مبلغ ...
بموجب روبکار بندوبست مرقومہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۳ع و نقل سوال
مدعا علیہ و کیفیت نقل نویسان مندرجہ اوسکی و کاغذ دیہی متعلقہ
آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع کے صحیح ہے صدر الصدور صاحب نے اپنی
تجویز نسبت اسعذر خاص کے مبہم لکہی اور کچہہ تصفیہ اسعذر معقول
کا نہیں فرمایا و الاحق تلفی دادخواہ کی ہوتی اور جو حاکم موصوف
نے لکہا ہے کہ سب عذرات ایلانٹ کے مرافعہ اول کے فیصلہ سے
رفع ہیں یہہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مرافعہ اول میں کوئی تجویز نسبت
عذرات ایلانٹ کے مرافعہ اول کے فیصلہ سے کوئی تجویز نسبت
روبکاری بندوبست مورخہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۳ع مستدلہ دادخواہ
کی نہیں ہوئی فقط دوسرا عذر یہہ ہے کہ ڈسمس ہونا دعوی
سود رقم ڈگری شدہ کا خلاف فیصلہ اسعدالت بابت مقدمہ
دولارے لعل ایلانٹ مصدورہ ۲۵ اگست سنہ ۱۸۵۱ع فیصلہ
مقدمہ میر علی وغیرہ ایلانٹ مصدورہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۸۵۲ع
کے ہے فقط

ہو سکے حاکم موصوف نے جو دعوی کو ڈسمس کیا اسکا یہہ سبب تہا کہ سایل نے
بہی کہاتہ اپنا پیش نہین کیا بلکہ وجہہ تمسک یہہ تہی کہ اگر اُسکا بہی کہاتہ حسب رواج
ساہوکاری درست ہوتا اور عدالت مین پیش کیا جاتا تو ظاہر ہی کہ اس سے
دوسری دلایل جو سایل نے تمسک متنازعہ دعوی کے ثبوت مین پیش کیے
بہت قوت پاتی پس صاحب جج اس امر کو کہ سایل نے اپنا بہی کہاتہ پیش
نہین کیا ایک وجہہ گردانتے ہین جسکے لحاظ سے حاکم موصوف نے اُن دلایل
کو جو سایل نے واسطے ثبوت دعوی کے پیش کیے بمقابلہ انکار مدعا علیہم تمسک
کے متناقض اور غیر کافی قرار دیا سایل کو یہہ اختیار تہا کہ جب اُسکو حکم ملا تہا
کہ تمسک متنازعہ دعوی کو ثابت کرے تب محکمہ جات ماتحت مین اپنا
بہی کہاتہ پیش کرتا لیکن اُسنے بہی کہاتہ محکمہ مرافعہ اول مین پیش نہین کیا اور جبکہ
مدعا علیہ نے اسکے عدم درستی کو ایک وجہہ اپیل نسبت اُس ڈگری کے
جو محکمہ مرافعہ اول مین بمقابلہ اُسکے صادر ہوئی تہی گردانے تاہم اُسنے محکمہ
مرافعہ ثانی مین بہی کہاتہ پیش نہین کیا اِس صورت مین سایل کو مناسب
نہین کہ جو تجویز صاحب جج نے اِس غفلت کے باعث دعوی سے خلاف قایم
کی اُسکی شکایت کرے بلکہ لازم ہی کہ وہ اپنی سہو کا ثمرہ قبول کرے لہذا
حکم ہوا کہ درخواست اپیل خاص سایل کی نامنظور ہو اور فیصلجات مشمولہ
بلا داشت نقل سایل کو واپس دیجائین فقط

نمبر ۱۶ ۱۸۵۴ء

منفصلہ چوبیسوین جولائی سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

ہنری نبک ہارنگٹن صاحب سوزلی اسمت صاحب	حاکمان

بنا راضی فیصلہ صاحب جج ضلع علی گڈہ

مرقومہ تیرہوین جون سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

شیخ محفوظ علی و حافظ علی مدعیان سایلان بابو بینی پرشاد وکیل

بنام

سید تفضل حسین و غلام حسین مدعا علیہما طرفثانی مولوی محمد نادر علی وکیل واضح ہو کہ سایل کا یہہ عذر ہی کہ ہر گاہ حاکم ضلع کے نزدیک مدعا علیہما کے عذر کا ثبوت درباب وصول دینے فرجسک کی نسبت اختلاف تقریر گواہان مدعا علیہما و نہونے اسکے رسید کے کافی نہ سمجہا گیا تو دعوی مدعی کو مشتبہ اور تمادی ایام سے بچانے کے واسطے قیاس کو دخل دیکر ادائی وصول کو تسلیم کر لینا نچاہیئے تہا کیونکہ بار ثبوت اسکا مدعا علیہما پر تہا